

# حضرات القُدس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مؤلفہ

شیخ بدر الدین سمرقندی

مقدمہ، تحقیق، تصحیح

مولانا محبوب الہی



محکمہ اوقاف پنجاب ○ لاہور

۱۹۶۱ء

علی گڑھ یونیورسٹی لائبریری  
شیخوپورہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت: مجتہد علم کلام شروع ۱۲۲

(تدریس) عارف المرعارف کی شرح عربی میں لکھنا شروع کی ص ۱۲۰

یا نیک من المتقین ص ۱۰۱

شعاعِ سیدی جس کی چین پاکتِ قصاں  
 جمالِ ایزدی جس کے فروغِ حسن سے رشتاں  
 فضائے قدس کا ہر جلوہ جس کے نورِ قزبان  
 بسیطِ خاک کا ہر ذرہ جس کا تابعِ فرماں  
 وہ سلطانِ اہم آیا وہ مختارِ القاب آیا  
 وہ آئینہ دکھایا جس نے عکس کوئے جاناں کو  
 نمایاں کر دیا جس نے فروغِ حسن پہیاں کو  
 چراغِ ان کا کرویا جس نے تجلی گاہِ امکاں کو  
 عطا کی دولتِ نظارہ جس نے دیدہ جہاں کو  
 جلوہ اب جمالِ احمدی میں بے نقاب آیا  
 معارف کا خیاباں تازہ جس کی رسی باری سے  
 مکارم کا چمنِ شاداب جس کی آبیاری سے  
 شناسا جس نے عالم کو کیا لوحِ باری سے  
 دلوں کی اکیٹیاں سرسبز جس کے فیضِ جاری سے  
 وہ دریائے کرم آیا وہ رحمت کا سحاب آیا  
 زمانے کوئی بدباہن، مگر نیا توایاں ہے  
 کہ اس کی شانِ عالی تا ورائے قومِ انساں ہے  
 ملک کچھ بھی اس عروجِ قدر پر پستیدہ جہاں ہے  
 در دولتِ سگر کی گواہی ز بخیرِ جنباں ہے  
 سجا یا جاگیر کا دربار جب سرکارِ وحدت کا  
 مگر وہ جا کے بزمِ لامکاں سے باریاں آیا  
 یہ غل ہوگا وہ آیا کو کہ شاہِ ہمالیت کا  
 تو عالم دیدنی ہوگا گنہگار ان امت کا  
 بھرم کھلنے کو سے اب تا بس ہر قیامت کا  
 لوگے حمد لے کر شافعِ یومِ الحساب آیا  
 اگر فالوں سے آوہ سے الہم نورِ وحدت کا  
 تو لے صدیقِ اکبر آئیں ہمہ شمعِ رسالت کا  
 یہ ہے فیضِ تقرب یہ کرشمہ ہمعیت کا  
 جد اس طرح رہتا سما یہ اس کے وقامت کا  
 وہ آیا اور صدیقِ امین بھی ہمہ کاب آیا

(افلاہیل)

ماہنامہ محفل لاہور ستمبر ۱۹۷۲ء

یا قوت رقم ۱/۷  
۷۳۱

# نغمہ توحید باری عزرا سمہ

ای صانع کل ارض و مملکت خالق  
 ہر شعبے میں تیرے نور کی جلو نہانی  
 جلو تیری قدرت کے روزاں میں نظر میں  
 گلزار جہاں سے تیری توحید تسلیم عیاں ہے  
 امید کرم تجھ سے درویش و غنی کو  
 کیا اعلیٰ کیا اسفل کیا ماہ اور ماہی  
 لائق عبادت تیرے کسے وہ کس ہوئی ہے  
 یار ہے کسے مار سکے تم تیرے ارگے  
 ابراج و نباتات و جمادات کے خالق  
 لایب بگھی کو ہے سپر اور خدائی  
 تاروں میں کہیں اور کہیں شمس و قمر میں  
 پہر برگ تنائیش میں تیری چرب عیاں ہے  
 تیرا ہی سہارا ہے ضعیف اور قوی کو  
 ہر اک تیری توحید کی دیا ہے گواہی  
 غرماں سے تیرے مدد پر توجرتی ہے  
 وہ کونسا سر ہے جو نہیں خم تیرے ارگے

حق تیرے تشکر کا ادا ہو نہیں سکتا  
 اس فرض سے دل عہدہ برا ہو نہیں سکتا

ای خالق ہر بلبل و پتے  
 شمس چتر عطا کین زہستی  
 ایمان و امان و بندہستی  
 علم و عمل و فراخ دستی  
 دادہ سپا و عمر در لہو و فوس  
 زینہار مشور زہمت حق مایوس  
 ہمشدار کہ آتش جہنم حق را  
 تہذیب عرض بود نہ تہذیب نفوس  
 خائب در حوم

—  
 رب العالیان  
 —  
 شیخ سعید  
 یاقوت



کاشف ۹-۸-۷ ص ۹۸ دلد و کاشف - رعایت سنت کاشف

کاشف ۱۳ - کاشف ۱۳ - کاشف ۱۳

کاشف ۱۵ - کاشف ۱۵ - کاشف ۱۵

کاشف ۱۶ - کاشف ۱۶ - کاشف ۱۶

کاشف ۱۷ - کاشف ۱۷ - کاشف ۱۷

کاشف ۱۸ - کاشف ۱۸ - کاشف ۱۸

کاشف ۱۹ - کاشف ۱۹ - کاشف ۱۹

کاشف ۲۰ - کاشف ۲۰ - کاشف ۲۰

کاشف ۲۱ - کاشف ۲۱ - کاشف ۲۱

کاشف ۲۲ - کاشف ۲۲ - کاشف ۲۲

کاشف ۲۳ - کاشف ۲۳ - کاشف ۲۳

کاشف ۲۴ - کاشف ۲۴ - کاشف ۲۴

کاشف ۲۵ - کاشف ۲۵ - کاشف ۲۵

کاشف ۲۶ - کاشف ۲۶ - کاشف ۲۶

کاشف ۲۷ - کاشف ۲۷ - کاشف ۲۷

کاشف ۲۸ - کاشف ۲۸ - کاشف ۲۸

کاشف ۲۹ - کاشف ۲۹ - کاشف ۲۹

کاشف ۳۰ - کاشف ۳۰ - کاشف ۳۰

کاشف ۳۱ - کاشف ۳۱ - کاشف ۳۱

Marfat.com

# حضرت القُدس

میں

مؤلف

شیخ بدر الدین سمرقندی

مقدمہ، تحقیق، تصحیح

مولانا محبوب الہی



محکمہ اوقاف پنجاب، لاہور

۱۹۶۱ء

چاپ خانہ سید محمد رفیع شاہ  
لاہور

جملہ حقوق طبع محفوظ ہیں

یکے مطبوعات شعبہ، مطبوعات محکمہ اوقاف، پنجاب، لاہور

طبع اول :	...	...	...
تعداد :	...	...	...
مؤرخہ :	...	...	...
قیمت :	...	...	...

ناشر

شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف، حکومت پنجاب

حضورى باغ (بادشاہى مسجد) لاہور

فون : ۵۵۸۳۵

طابع

مطبعة المكتبة العلمية ۱۵ - ليک روڈ، لاہور

## فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷	مظہریتِ مجددی	۵	پیش لفظ
۲۸	نسبتِ چشتیہ	۱	مقدمہ
۲۹	انتسابِ بخاندانِ قادری	۴	حضراتِ القدس کی تالیف
۳۰	انتسابِ بخاندانِ نقشبندیہ		موازنہٴ زبدۃ المقامات
۳۰	شجرہٴ منظوم	۷	و حضراتِ القدس
۳۱	ولادت ، طفولیت ، تعلیم	۹	مؤلفِ حضراتِ القدس
۳۳	کسبِ کمالاتِ باطنی	۹	پیدائش
۳۶	مرتبہٴ حقِ الیقین در توحید	۱۰	تعلیم و بیعت و تربیت
۳۷	بیانِ مرتبہٴ فرق بعد الجمع	۱۳	بارگاہِ مجددی میں تقریب
۴۲	الحضرة الثالثة	۱۵	اجازتِ بیعت
۶۶	الحضرة الرابعة	۱۶	رابطہٴ شیخ
	الحضرة الخامسة	۱۷	نماز میں حضور قلب
۸۰	فی وظائفہ و طاعاتہ و اخلاقہ	۱۷	رعایتِ مذاہبِ آئمہ مجتہدین
	الحضرة السادسة		مؤلف کے نام امامِ ربانی کے
۹۳	فی مکاشفاتہ	۱۸	مکتوبات
۱۱۳	الحضرة السابعة	۱۹	شغلِ بیعت و ارشاد
	الحضرة الثامنة	۲۱	تالیفاتِ مؤلف
۱۴۴	فی ملفوظاتہ	۲۲	دیباچہ کتاب
	الحضرة التاسعة	۲۵	حضرة ثالیہ
۱۰۰	فی حلیتہ و کراماتہ	۲۶	ظہورِ نورِ مجددی



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۷	خواجہ محمد صادق بدخشانی		الحضرة العاشرة
۳۳۴	شیخ بدیع الدین سہارنپوری		فی تاریخ و صالحہ
۳۴۰	شیخ محمد طاہر بدخشی	۲۱۱	الحضرة الحادی عشرہ
۳۴۳	شیخ یار محمد قدیم		در بیان فرزندان گرامی
۳۴۴	شیخ عبدالہادی	۲۲۰	و خلفائے آن
۳۴۵	خواجہ محمد صادق کابلی	۲۲۰	ذکر خواجہ محمد صادق
۳۴۷	ہاجی خضر خان افغان	۲۳۴	خواجہ محمد سعید
۳۴۹	شیخ احمد دیوبندی	۲۶۲	خواجہ محمد معصوم
۳۵۱	شیخ احمد برکی	۲۹۵	خواجہ محمد یحییٰ
۳۵۴	شیخ یوسف برکی		ذکر محمد فرخ ، محمد عیسیٰ
۳۵۵	شیخ کریم الدین	۲۹۷	و أم کلثوم
۳۶۲	شیخ حسن برکی	۲۹۹	الحضرة الثانية عشر
۳۶۶	شیخ عبدالحمی	۲۹۹	فی بیان احوال خلفائہ
۳۶۸	خواجہ محمد ہاشم کشمی	۲۹۹	ذکر محمد نعمان
۳۸۳	شیخ آدم بندری	۳۱۱	ذکر شیخ نور محمد پٹی
۴۱۳	مؤلف حضرات القدس	۳۱۴	ذکر شیخ حمید بنگالی
		۳۱۹	شیخ محمد طاہر لاہوری

## پیش لفظ

شیخ احمد سرہندی کی غیر معمولی شخصیت پر لکھتے ہوئے علامہ غلام علی آزاد لکھتے ہیں کہ شیخ موصوف کی ذات گرامی برعظیم ہند و پاکستان کے لیے باعث افتخار ہے اور ان کا وجود گرامی نوع انسانی کی برتری کی دلیل ہے۔ شیخ موصوف کی زندگی اور ان کا پیغام اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ :

”بہ مصطفیٰ برسان خویش را کہ دین ہمہ اوست“

شیخ موصوف نے اجتماعی زندگی میں شریعت کی سختی سے پابندی کی اور انسان کی معنوی زندگی کے ارتقاء کے لیے نہ صرف خود کامیاب جدوجہد کی بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی منزل کا پتا دیا۔

شریعت کی پابندی اور انسانی وقار کی حفاظت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دفعہ شاہجہان نے اپنے دو آدمیوں افضل خان اور خواجہ عبد الرحمن المفتی کو شیخ کے پاس بھجوایا جنہوں نے شیخ سے کہا کہ بادشاہوں کے لیے سجدہ تعظیم جائز ہے، اور شیخ سے التجا کی کہ وہ بھی بادشاہ سے ملتے وقت اس ”بدعت“ کو قبول کریں۔ لیکن شیخ نے کہا کہ ہرچند یہ روا ہے لیکن مقام عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ نہ کیا جائے۔“۔ چونکہ معنوی زندگی کی اصلاح ہی مذہب کی اصل روح ہے اس لیے شیخ نے اپنے ہزاروں عقیدت مندوں کی زندگیوں کو تصوف کی راہ سے بدل ڈالا اور وہ سچائی، راست بازی اور پاکیزگی کا نمونہ بنے۔ اس لیے زمانہ حاضر کے بعض علماء کا یہ کہنا شاید صحیح نہ ہوگا کہ حضرت شیخ کو لوگوں کی اصلاح کے لیے تصوف کو اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ سیاست کی راہ سے اخلاقی اصلاح کی منزل تک پہنچنا چاہتے

۱ - سبحة المرجان فی آثار ہندوستان ، حیدرآباد ، ۱۳۰۳ھ ، صفحہ ۴۵ -

۲ - ایضاً ، صفحہ ۴۹ -

ہیں ، انہیں عملی دنیا میں پیش آنے والے واقعات کی روشنی میں اپنے موقف پر نظر ثانی کرنی چاہیے ۔ شیخ موصوف کے سوانح پر مستند کتابیں خود آپ ہی کے براہ راست خلفاء نے 'زبدۃ المقامات' اور 'حضرات القدس' کے نام سے لکھیں ۔

”حضرات القدس“ کے متعدد قلمی نسخے پاکستان کی مختلف لائبریریوں میں موجود

ہیں ۔ مثلاً :

۱ ۔ خانقاہ کنڈیاں شریف (پنجاب) ۔

کر سلیمان

۲ ۔ کتاب خانہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف (حیدر آباد سندھ) ۔

۳ ۔ آغا ہاشم جان (حیدر آباد سندھ) ۔

محکمہ اوقاف ان تینوں نسخوں کی بنیاد پر کتاب ہذا شائع کر رہا ہے ۔ چنانچہ حاشیے میں دیے گئے نمبر ۱ ، ۲ اور ۳ سے بالترتیب کنڈیاں شریف ، آغا ہاشم جان اور خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے قلمی نسخے مراد ہیں ۔

اسید ہے کہ اہل علم اور ملک کے دوسرے دانشور اس علمی کتاب سے استفادہ کریں گے اور برعظیم ہند و پاکستان کے اس مایہ ناز فرزند کی تعلیمات اور سوانح ان لوگوں کے لیے یقیناً مشعلِ راہ ثابت ہوں گے جو اخلاص سے یہ یقین رکھتے ہیں کہ :

”مستقبل ان قوموں کے ہاتھ میں ہے جو پاک دامن ہیں ۔“

رشید احمد (جالندھری) پی ایچ ۔ ڈی

لاہور

جنوری ۱۹۷۱ ع

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمہ

### حامداً ومصلياً ومسلماً

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے حالاتِ زندگی، احوالِ عرفانی، مقاماتِ حقانی اور تجدیدی کارناموں کی تفصیلات کے بیان و ترتیب کے بارے میں خود آپ کے عہدِ مبارک ہی میں آپ کے فرزند ان گرامی اور خلفائے عظام نے اپنے طور پر سعی و کوشش شروع کر دی تھی۔ آنحضرت قدس سرہ کے مکتوبات کی ترتیب و اشاعت بھی اسی سلسلے کی ایک بہت اہم کڑی ہے، بلکہ حق یہ ہے کہ یہ کام سب سے اہم تھا۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ کے مقاماتِ عالیہ کا صحیح اندازہ آپ کے مکتوبات عالیہ ہی سے لگایا جاسکتا ہے۔

مکتوبات شریفہ کے علاوہ بھی آپ کے علوم و معارف اور دیگر مسائل سے متعلق اس خانوادہ مقدس کے کئی اصحابِ قلم نے رسائل ترتیب دیے اور شائع کیے۔ مطابع نہ ہونے کی وجہ سے اس زمانے میں اشاعت کا ذریعہ قلمی نقول تک ہی محدود تھا، ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا ان رسائل کی نقل آتارہا رہتا تھا۔ اس طرح ملک اور بیرون ملک میں آپ کے علمی کارنامے پھیلتے جا رہے تھے۔ اسی سلسلے میں آپ کی سیرت پاک اور سوانح عمری کی تالیف و ترتیب کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ آپ کے ایک خلیفہ خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ نے 'زبدۃ المقامات' کے نام سے اور دوسرے خلیفہ شیخ بدر الدین سرہندیؒ نے 'حضرات القدس' کے نام سے آپ کی سوانح نگاری کو اپنا مطمح نظر اقرار دے کر اپنی اپنی کتاب مرتب کی یہ دونوں کتابیں آپ کے حالات معلوم کرنے کے سلسلہ میں ایک مستند مأخذ تصور کی جاتی ہیں۔

دونوں حضرات نے فوائدِ تالیف کو وسعت دینے کے لیے اپنے اپنے نقطہ نظر کو بھی وسعت دی۔ خواجہ ہاشم کشمی نے حضرت امام ربانی سے پہلے ان کے شیخ خواجہ باقی باللہ کے احوال سے اپنی کتاب شروع کی۔ پھر ان کے چند خلفا کا ذکر کرنے کے



بعد حضرت امام ربانیؒ کی سیرت نگاری پر پورا زور قلم صرف کیا۔ شیخ بدر الدین سرہندیؒ نے اپنے نظریہٴ تالیف کو اور زیادہ وسیع کیا۔ خلفائے رسول اکرم ﷺ کے احوال و سیرت سے اپنی کتاب کا آغاز کیا اور بارہ ابواب پر، جن کے لیے انہوں نے حضرات کی اصطلاح مقرر کی ہے، بارہ عنوانوں کے ساتھ مرتب فرمایا۔ ہر چہار خلفائے رسالت مآب علیہم السلام کی مختصر سیرت لکھنے کے بعد خواجگان و اکابر نقشبندیہ عایہم الرضوان کے حالات حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے لے کر اپنے عہد تک قلمبند فرمائے۔ زیادہ زور تحریر حضرت امام ربانی قدس سرہ اور ان کے خلفاء کے احوال پر صرف کیا۔ باب اول جس کو وہاں حضرتِ اوالی سے تعبیر فرماتے ہیں، خلفائے اربعہ سے شروع ہو کر حضرت خواجہ باقی باللہ اور ان کے چیدہ چیدہ خلفاء کے احوال پر ختم ہوتا ہے۔ باب دوم سے باب دوازدہم تک گیارہ باب حضرت امام ربانیؒ، ان کے فرزندان عالی قدر اور خلفائے بلند مرتبہ کے لیے مخصوص ہیں۔

مگر تعجب ہے کہ صاحبِ 'حضرات القدس' نے حضرت امام ربانی کا نسب شریف تو بیان فرمایا مگر آپ کے آبا و اجداد خصوصاً والد ماجد حضرت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر اپنی کتاب میں کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اگرچہ حالات و مقاماتِ امام ربانی قدس سرہ کو، حیظہٴ تحریر میں لانے کا خیال پہلے پہل آپ کے ہی گوشہٴ خیال میں آیا تھا مگر بعض حوادث و موانع کی وجہ سے، جیسا کہ آئندہ ان کا ذکر آئے گا، یہ کام پایہٴ تکمیل کو نہ پہنچ سکا تھا اور آپ کی کتاب 'حضرات القدس' سے پہلے خواجہ ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی 'زبدۃ المقامات' منصفہٴ شہود پر آگئی تھی اور اس میں حضرت امام ربانی قدس سرہ کے والد ماجد اور دیگر بزرگوں کا ذکر خاصی تفصیل کے ساتھ آچکا تھا۔ غالباً یہی امر اس کا باعث ہوا ہوگا کہ آپ نے باب دوم کا آغاز حضرت امام ربانیؒ کے سلاسلِ انتساب اور ایامِ طفولیت کے مختصر ذکر کے بعد حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں آپ کی حاضری سے کیا ہے۔

'زبدۃ المقامات' (۱۰۳۷ھ) مؤلفہ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی کی ترتیب کا آغاز غالباً ۱۰۳۲ھ یا ۱۰۳۳ھ میں بفرمائش حضرت خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم ہوچکا

تھا۔ اسی اثنا میں خواجہ موصوف کو خلعتِ خلافت مرحمت ہوا اور حضرت امام ربانی قدس سرہ کی طرف سے مامور ہو کر آپ برہانپور چلے گئے۔ تالیف کا بقیہ حصہ وہاں رہ کر ۱۰۳۷ھ میں حضرت امام ربانی قدس سرہ کی وفات کے تین سال بعد مکمل کیا۔ کتاب کا اصلی نام 'برکات احمدیہ' رکھا اور تاریخی نام 'زبدۃ المقامات' تجویز فرمایا۔ موخر الذکر نام مقبول و مشہور ہوا۔

کتاب مذکور گو نقشِ اول ہے مگر اپنے موضوع پر جامع اور مستند ہے اور بعد کے سیرت نگاروں کے لیے مفید ماخذ کا درجہ رکھتی ہے اور مطبع نولکشور سے ۱۸۹۰ء مطابق ۱۳۰۷ھ میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

خواجہ ہاشم کشمی اولاً حضرت امام ربانی کے خلیفہ میر محمد نعمان رحمہ اللہ سے برہانپور میں بیعت ہوئے اور ان کی خدمت میں رہ کر مقاماتِ سلوک مجددی طے فرما رہے تھے کہ استعدادِ بلند اور قابلیتِ ارجمند کی بنا پر ۱۰۳۱ھ میں امام ربانی قدس سرہ کی طرف سے آپ سرہند شریف طلب کر لیے گئے، خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پورے دو سال سفر و حضر میں امام ربانیؒ کے ساتھ رہے اور محرمانِ خاص میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ فرماتے ہیں کہ:

”فوائدے کہ این غریب در آن مدت قلیلہ از موائد کثیرہ آنحضرت یافتہ و انوارے کہ از آن آفتاب عالمتاب ہر روزنہ این شکستہ خاطر تافتہ شرح و بیان را برنتابد۔“  
(زبدۃ المقامات، ص ۳)

صاحب 'حضرات القدس' خواجہ موصوف کے حالات میں ان کے کمالات کا اظہار فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”الحق خواجہ در مدت یسیر بہ یمن توجہ و قوت تصرف حضرت ایشان باحوال باطنی و مقامات معنوی و حالات عجیبہ و کمالات غریبہ رسیدہ سورد الطاف کثیرہ و اعطاف عظیمہ آنحضرت گشتہ بامر آنحضرت بہ برہانپور نشستہ۔“  
(حضرت دوازدهم، ذکر خواجہ ہاشمؒ)

دوسرا تذکرہ ، جو قدیم اور قابلِ استناد ہے ، وہ شیخ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب 'حضرات القدس' مسمیٰ باسم تاریخی 'درجات الابرار' (۱۰۳۳ھ) ہے جو اب تک قلمی کتب کی فہرست میں ہی شامل ہے۔ آج تک اس کی طباعت کی نوبت نہیں آئی۔ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان کی سعی سے امید ہے کہ کتاب کا دتر دوم جو خانوادہ مجددیہ سے متعلق ہے ، ان شاء اللہ زیور طباعت سے مزین ہو جائے گا۔ دستبردِ زمانہ اور قدر شناسوں کے قحط کی وجہ سے بزرگوں کے بہت سے قابلِ قدر علمی کارنامے ضائع ہو چکے ہیں اور جو کچھ باقی ہیں اگر وہ طباعت سے روشناس نہ ہوئے تو ان کے بھی ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محکمہ اوقاف اور اس کے قدر شناس اور عام نواز کارکنوں کو جزائے خیر دے کہ وہ اس طرف خاص توجہ دے رہے ہیں۔ محکمہ مذکور کی طرف سے اس عاجز کو دفترِ دوم 'حضرات القدس' کی تصحیح و مقابلہ و ترتیب جدید کا کام سونپا گیا تھا جو اپنی استطاعت کے مطابق پوری محنت سے انجام دے کر پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے!

### 'حضرات القدس' کی تالیف کا آغاز :

اگرچہ 'حضرات القدس' کی صورت میں امام ربانی قدس سرہ اور اکابر نقشبندیہ کا یہ تذکرہ 'زبدۃ المقامات' سے تقریباً پانچ سال بعد ۱۰۳۳ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچ سکا اور شرفِ تقدم خواجہ ہاشم کشمی کے حصے میں آیا لیکن مؤلف 'حضرات القدس' کے بیان کے مطابق 'مقامات مجددیہ' پر پہلی تالیف آپ نے ہی 'سیر احمدی' کے نام سے مرتب کی۔ اگرچہ اس کے مسودات اثاث البیت کے ساتھ چوری ہو گئے جس کا مؤلف کو بڑا قاق تھا ، لیکن درحقیقت 'حضرات القدس' کی بنیاد وہی گم شدہ رسالہ تھا۔ حضرت مؤلف 'حضرتہم' باب کراماتِ مجددیہ میں تحریر فرماتے ہیں :

"پر چند این حقیر پیش ازین در حالات بابرکات آن قبلہ حاجات یک بارے مقامات ایشان را مسودہ کردہ بود و آن را سیر احمدی نام نہادہ و در نظر کیمیا اثر ایشان گذرانندہ . . . . (حضرت ایشان خوشوقت شدہ) برسبیل طیبیت فرمودہ کہ باری نخستین تصنیف شاہ در ذکر احوال ما واقع شدہ"

اسی رسالے میں مؤلف رحمہ نے خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کے ہندوستان تشریف لانے کے سلسلے میں استخازہ فرمانے اور خواب میں طوطی کے واقعے کا ذکر کیا تھا اور اتفاق سے طوطی کے بجائے طائر ہندی لکھا تھا۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے اصلاح فرمائی اور طائر ہندی کے بجائے لفظ طوطی تحریر فرما دیا تھا۔ ان مسودات کے چوری ہو جانے سے مؤلف کی طبیعت افسردہ اور سرد ہو گئی، پھر ۱۰۳۹ھ میں یہ خیال تازہ ہوا، غالباً اس سلسلے کی تحریک کا باعث خواجہ ہاشم کشمیؒ کا تذکرہ 'زبدۃ المقامات' ہوا جو ۱۰۳۷ھ میں منظر عام پر آ گیا تھا۔ اس کے مطالعے سے مؤلف کے جذبہ سیرت نگاری میں نئی حرکت اور طبیعت سرد میں نئی گرمی پیدا ہو گئی۔ غرض ۱۰۳۹ھ میں ہمارے مؤلف نے نئے جذبے سے اس کام کی ابتدا کی لیکن دوران تالیف میں موانع اور عوائق پیش آتے رہے جن کا ذکر بہ تفصیل مؤلف مرحوم نے حضرت ہم 'حضرات القدس' میں کیا ہے۔

وہ موانع بھی تالیفی و تصنیفی ہی تھے؛ ہوا یہ کہ ۱۰۴۳ھ میں تسوید کے کام سے فارغ ہو کر مسودات کو صاف کرنا چاہتے تھے کہ ایک سید صاحب، جو سرہند کے ہی رہنے والے تھے اور بعہدہ کروری فائز تھے، انہوں نے آپ سے ایک جامع تذکرہ اولیا جمع کرنے کی فرمائش کی اور جلد اس کام کو مکمل کرنے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ آپ نے 'حضرات القدس' کی تبیض کا کام روک دیا اور 'مجمع الاولیا' کے نام سے ایک ہزار پانسو بزرگوں کے حالات جمع فرما کر ۱۰۴۴ھ میں فراغت پائی۔ اب پھر مسودات 'حضرات القدس' کو تیزی سے صاف کرنا شروع کیا، کیونکہ خطرہ تھا کہ پھر کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے گی لیکن یہ تمنا پھر بھی پوری نہ ہو سکی۔ حاکم مذکور نے 'مجمع الاولیا' کے مسودات صاف کرنے اور تصحیح و مقابلہ کرنے کے لیے بلا لیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان مسودات میں کچھ ترمیمات اور حذف و اضافہ کا کام بھی نکل آیا ہوگا کہ مؤلف مرحوم کو وہ کام پورا کرنے میں تین سال لگ گئے۔ ۱۰۴۷ھ میں فارغ ہوئے تھے کہ داراشکوہ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ اس کی فرمائش پر 'بہجت الاسرار' اور 'روضۃ النواظر' کو عربی سے فارسی میں منتقل کرنے کی خدمت انجام دینی پڑی۔ ان کے



ترجمے سے فارغ ہوئے تو تفسیر 'عرائس البیان' تصنیف روز بہان بقلی کے ترجمہ فارسی کا کام سونپ دیا گیا۔

مؤلف اس اثنا میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے 'حضرات القدس' کے مسودات بھی صاف کرتے رہے۔ تفسیر 'عرائس البیان' کے ربع حصہ کا ترجمہ کر لینے کے بعد اس کام کو روک کر 'حضرات القدس' کی تبیض کا کام پورا کیا۔ فرماتے ہیں:

”ربع آن را بہ ترجمہ رسانید ان شاء اللہ العزیز بعد اتمام این کتاب حضرت القدس بہ ترجمہ بقیہ آن خواہد پرداخت۔“

(حضرت نہم، حضرات القدس)

ظاہر ہے کہ ان تراجم میں کافی وقت صرف ہوا ہوگا۔ اگر یہ مدت پانچ سال فرض کر لی جائے تو 'حضرات القدس' کی تبیض کا کام تقریباً ۱۰۵۲ میں پایہ تکمیل کو پہنچا ہوگا۔

صفحہ ۲۶۹ میں میر محمد عثمان کے ساتھ قدس سرہ اگر مصنف ہی نے لکھا ہے تو ان کی وفات ۱۸ صفر ۱۰۵۸ھ کے بعد حضرت القدس کی تکمیل ہوئی۔  
- ۳۸۵ دیکھیں -

محتویات :

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کو بارہ ابواب پر تقسیم کیا ہے جن کو وہ 'حضرات' کے عنوان سے تعبیر کرتے ہیں۔ 'حضرت اولیٰ' کے آغاز میں جناب رسالت مآب ﷺ کے چاروں خلفا حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے مختصر حالات و فضائل تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ تک تمام اکابر نقشبندیہ اور ان کے بعض خلفائے عظام کا تذکرہ فرمایا ہے۔

'حضرت ثانیہ' (باب دوم) امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز کے احوال و مقامات کا بیان شروع فرما کر مختلف عنوانات کے تحت حضرت دہم میں تواریخ و ضال پر ختم کیا ہے۔ حضرت یازدہم میں آپ کے فرزندان: حضرت خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم رحمہم اللہ تعالیٰ کے تفصیلی ذکر کے بعد صاحبزادہ محمد فرخ اور محمد عیسیٰ رحمہما اللہ کا ذکر بھی مختصر طور سے کر دیا ہے۔ باب کے آخر

میں کچھ احوال حضرت امام ربانی قدس سرہ کی صاحبزادی ام کلثومؑ کے بھی ایزاد کردیے ہیں۔

آخری باب 'حضرت دوازدهم' میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے (بشمول خود) بیس خلفا کا تذکرہ فرمایا ہے، بعض کا تفصیلی اور بعض کا اجالی۔

موازنہ 'زبدۃ المقامات و حضرات القدس':

یہ دونوں کتابیں تقریباً ایک ہی عہد کی مرتب کردہ ہیں۔ ان کے دونوں مؤلفین حضرت امام ربانیؑ کے خلفا میں سے ہیں اور دونوں نے آپ کی زندگی میں ہی اس کام کی ابتدا بھی کر دی تھی۔ لیکن اتفاق وقت سے شیخ بدر الدین کی تالیف اول 'سیر احمدی' جو فی الجملہ مکمل ہو کر حضرت امام ربانی قدس سرہ کی نظر مبارک میں شرف قبولیت بھی حاصل کر چکی تھی، اس کے مسودات اثاث البیت کے ساتھ سرقہ ہو گئے۔ بہر حال جب ۱۰۳۹ھ میں مؤلف 'حضرات القدس' کو پھر از سر نو تحریر مقامات امام ربانی کا خیال پیدا ہوا تو ظاہر ہے کہ انہوں نے 'سیر احمدی' کے بہت سے مضامین اور واقعات بہ مدد حافظہ 'حضرات القدس' میں شامل کر لیے ہوں گے۔ اسی عرصے میں 'زبدۃ المقامات' مؤلفہ خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ چونکہ ۱۰۳۷ھ میں منظر عام پر آ چکی ہے، اس لیے مؤلف 'حضرات القدس' کو اس سے بھی استفادہ کا موقع مل گیا اور آپ نے بعض واقعات و حالات اس سے بھی اخذ کیے ہیں۔ چنانچہ خود خواجہ محمد ہاشم کشمی کے حالات کے بعض اجزاء مقدمہ 'زبدۃ المقامات' سے ماخوذ نظر آتے ہیں۔

دونوں مؤلفات کا فرق:

(۱) بلحاظ زبان 'حضرات القدس' 'زبدۃ المقامات' سے زیادہ صاف و سلیس ہے۔

مگر بلحاظ پختگی و شوکتِ زباندانی 'زبدۃ المقامات' کا مرتبہ بلند نظر آتا ہے۔

(۲) تفسیر بے نقط قرآن مجید کی تصنیف کو مؤلف 'حضرات القدس' نے ابوالفضل

کی طرف منسوب کیا ہے (صفحہ ۱۰) جو بحیثیت تاریخی درست نہیں۔ ممکن ہے کہ ابوالفیض

لکھا ہو جو فیضی کی کنیت تھی۔ کتابت کی غلطی سے ابوالفضل لکھا گیا۔ نیز جملہ اخیر

''اکثر آن تفسیر بہ معاونت ایشان پانجام رسید'' محل تامل ہے۔ 'زبدۃ المقامات' میں تفسیر

ترجمے سے فارغ ہوئے تو تفسیر 'عرائس البیان' تصنیف روزِ مہانِ بقلی کے ترجمہ فارسی کا کام سونپ دیا گیا۔

مؤلف اس اثنا میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے 'حضرات القدس' کے مسودات بھی صاف کرتے رہے۔ تفسیر 'عرائس البیان' کے ربع حصہ کا ترجمہ کر لینے کے بعد اس کام کو روک کر 'حضرات القدس' کی تبیض کا کام پورا کیا۔ فرماتے ہیں:

”ربع آن را بہ ترجمہ رسانید ان شاء اللہ العزیز بعد اتمام این کتاب  
حضرات القدس بہ ترجمہ بقیہ آن خواہد پرداخت۔“

(حضرت نہم، حضرات القدس)

ظاہر ہے کہ ان تراجم میں کافی وقت صرف ہوا ہوگا۔ اگر یہ مدت پانچ سال فرض کر لی جائے تو 'حضرات القدس' کی تبیض کا کام تقریباً ۱۰۵۲ میں پایہ تکمیل کو پہنچا ہوگا۔

صفحہ ۲۶۹ میں میر محمد نعمان کے ساتھ قدس سرہ اگر مصنف ہی خلیفہ ہوئے  
تو ان کی وفات ۱۸ صفر ۱۰۵۸ھ کے بعد حضرت القدس کی تکمیل ہوئی  
- ۲۸۵ دیکھیں -

محتویات :

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کو بارہ ابواب پر تقسیم کیا ہے جن کو وہ 'حضرات' کے عنوان سے تعبیر کرتے ہیں۔ 'حضرة اولیٰ' کے آغاز میں جناب رسالت مآب ﷺ کے چاروں خلفا حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے مختصر حالات و فضائل تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ تک تمام اکابر نقشبندیہ اور ان کے بعض خلفائے عظام کا تذکرہ فرمایا ہے۔

'حضرة ثانیہ' (باب دوم) امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز کے احوال و مقامات کا بیان شروع فرما کر مختلف عنوانات کے تحت حضرت دہم میں تواریخ و فضائل پر ختم کیا ہے۔ حضرت یازدہم میں آپ کے فرزندان: حضرت خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم رحمہم اللہ تعالیٰ کے تفصیلی ذکر کے بعد صاحبزادہ محمد فرخ اور محمد عیسیٰ رحمہما اللہ کا ذکر بھی مختصر طور سے کر دیا ہے۔ باب کے آخر

میں کچھ احوال حضرت امام ربانی قدس سرہ کی صاحبزادی ام کلثومؑ کے بھی ایزاز کردیے ہیں۔

آخری باب 'حضرت دوازدهم' میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے (بشمول خود) بیس خلفا کا تذکرہ فرمایا ہے، بعض کا تفصیلی اور بعض کا اجمالی۔

### موازنہٴ زبده المقامات و حضرات القدس :

یہ دونوں کتابیں تقریباً ایک ہی عہد کی مرتب کردہ ہیں۔ ان کے دونوں مؤلفین حضرت امام ربانیؑ کے خلفا میں سے ہیں اور دونوں نے آپ کی زندگی میں ہی اس کام کی ابتدا بھی کر دی تھی۔ لیکن اتفاق وقت سے شیخ بدر الدین کی تالیف اول 'سیر احمدی' جو فی الجملہ مکمل ہو کر حضرت امام ربانی قدس سرہ کی نظر مبارک میں شرف قبولیت بھی حاصل کر چکی تھی، اس کے مسودات اثاث البیت کے ساتھ سرقہ ہو گئے۔ بہر حال جب ۱۰۳۹ھ میں مؤلف 'حضرات القدس' کو پھر از سر نو تحریر مقامات امام ربانی کا خیال پیدا ہوا تو ظاہر ہے کہ انہوں نے 'سیر احمدی' کے بہت سے مضامین اور واقعات بہ مدد حافظہ 'حضرات القدس' میں شامل کر لیے ہوں گے۔ اسی عرصے میں 'زبده المقامات' مؤلفہ خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ چونکہ ۱۰۳۷ھ میں منظر عام پر آ چکی ہے، اس لیے مؤلف 'حضرات القدس' کو اس سے بھی استفادہ کا موقع مل گیا اور آپ نے بعض واقعات و حالات اس سے بھی اخذ کیے ہیں۔ چنانچہ خود خواجہ محمد ہاشم کشمی کے حالات کے بعض اجزاء مقدمہ 'زبده المقامات' سے ماخوذ نظر آتے ہیں۔

### دونوں مؤلفات کا فرق :

(۱) بلحاظ زبان 'حضرات القدس' 'زبده المقامات' سے زیادہ صاف و سلیس ہے۔

مگر بلحاظ پختگی و شوکتِ زباندانی 'زبده المقامات' کا مرتبہ بلند نظر آتا ہے۔

(۲) تفسیر بے نقط قرآن مجید کی تصنیف کو مؤلف 'حضرات القدس' نے ابوالفضل

کی طرف منسوب کیا ہے (صفحہ ۱۰) جو بحیثیت تاریخی درست نہیں۔ ممکن ہے کہ ابوالفیض

لکھا ہو جو فیضی کی کنیت تھی۔ کتابت کی غلطی سے ابوالفضل لکھا گیا۔ نیز جملہ 'اخیر

' اکثر آن تفسیر بہ معاونت ایشان بانجام رسید' محل تامل ہے۔ 'زبده المقامات' میں تفسیر



کی نسبت فیضی کی طرف کی گئی ہے اور بقدر یک صفحہ حضرت امام ربانی نے برجستہ بے نقط حروف میں مقام مشکل کو حل کرنا کر فیضی کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا تھا۔ صرف اس قدر واقعہ مندرج ہے جو صحیح و درست ہے (زبدۃ المقامات، صفحہ ۱۳۲)۔

(۳) صاحب 'زبدۃ المقامات' نے حضرت امام مجدد الف ثانی قدس سرہ کے جدِ اعلیٰ امام رفیع الدین اور والد ماجد مخدوم شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہما کے حالات کافی تفصیل کے ساتھ درج فرمائے ہیں اور شیخ عبدالقدوس گنگوہی اور ان کے فرزندان کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ صاحب 'حضرات القدس' نے غالباً 'زبدۃ المقامات' میں یہ تذکرہ خیر آجانے کی وجہ سے اس سے صرف نظر فرمائی۔

(۴) اگرچہ دونوں مؤلفین کی نظر میں اپنی اپنی تالیف میں مرکزی شخصیت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی ذات گرامی ہے لیکن صاحب 'زبدۃ المقامات' نے صرف حضرت خواجہ باقی باللہ کے حالات سے کتاب کا آغاز کیا اور اپنی تالیف کے دائرے کو یہیں تک محدود رکھا اور صاحب 'حضرات القدس' نے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ذکر سے آغاز کتاب فرما کر اپنے عہد تک کے اکابر نقشبندیہ کے احوال قلمبند کر کے اپنی تالیف کو جامعیت کا مقام بخشا۔ چنانچہ مقدمہ دفتر اول میں فرماتے ہیں :

”کمترین خاک نشینان بارگاہ انور بدر الدین بن شیخ ابراہیم سرہندی نے پیران سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مقامات کو اول سے آخر تک (کہ کسی اور نے اس طور سے اس وقت تک ان مقامات کو جمع کرنے کی توفیق نہ پائی تھی) جمع کر دیا اور اس کا نام 'حضرات القدس' رکھا۔“ (صفحہ ۸)

(۴) صاحب 'زبدۃ المقامات' نے اپنی ذات کو نظر انداز کر کے حضرت امام ربانی قدس سرہ کے فرزندان گرامی قدر کے علاوہ صرف بائیس خلفائے جلیل القدر کے حالات قلمبند فرمائے۔ اور صاحب 'حضرات القدس' نے صرف بیس خلفاء کے حالات لکھے ہیں جن میں وہ خود بھی شامل ہیں اور صاحب 'زبدۃ المقامات' خواجہ مجدد ہاشم کشمیؒ بھی۔ صاحب 'زبدۃ المقامات' نے شیخ بدر الدین کا صرف نام فہرستِ خلفاء میں درج کر دیا ہے۔ تفصیلی حالات نہیں دیے۔

غرض ان جزوی تفاوتوں کے باوجود یہ دونوں کتابیں امام ربانی مجدد الف ثانی  
قدس سرہ کے مقامات و کمالاتِ ظاہری و باطنی معلوم کرنے کے لیے تحقیقی کام کرنے  
والے حضرات کو مفید مآخذ کا کام دیتی ہیں۔ جزاها الله خير الجزاء۔

### اصطلاحات :

صاحبِ 'حضرات القدس' نے ابوابِ کتاب کو 'حضرات' کے عنوان سے اور اقوال  
اکابر کو قدسیہ یا ملفوظ سے اور مقامات کو درجہ اور کرامات کو کرامت یا  
تصرف کے لقب سے تعبیر کرنے کا التزام کیا ہے۔

### مؤلف رحمہ اللہ

مؤلف کتاب شیخ بدر الدین بن شیخ محمد ابراہیمؒ سرہندیؒ ہیں۔ آپ نے اپنی  
اس تالیف کے آخر میں اپنے حالات بھی درج فرما دیے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو  
شاید آپ کے حالات سے بعد کے لوگ آشنا نہ ہو سکتے۔ کیونکہ دیگر تذکرے حتیٰ کہ  
'زبدۃ المقامات' بھی ان کے حالات سے خالی ہے۔ ہم مؤلف رحمہ اللہ کے ممنون ہیں کہ  
انہوں نے باوجود اظہارِ انکسار کے تکلفِ بے جا سے کام نہیں لیا اور اپنے حالات خاصی  
تفصیل کے ساتھ ذکر فرما دیے۔ لیکن اپنی تاریخِ پیدائش اور ایامِ طفلی کے حالات درج  
نہیں فرمائے۔

### تاریخِ پیدائش :

تعیین کے ساتھ آپ کی تاریخِ پیدائش مذکور نہیں۔ البتہ ایک مقام پر یہ تصریح ہے:  
"این فقیر پانژدہ سالہ بود کہ بشرف ارادت آنحضرت استسعاد یافت۔"

(حضرت دوازدهم)

دوسری جگہ بارگاہِ حضرت مجدد علیہ الرحمہ میں اپنے قیام کی مجموعی مدت کا تعین  
فرماتے ہیں :

"این حقیر ہفدہ سال در خدمت ایشان بود۔" (حضرت نہم)

اس لیے تقریباً یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ  
کی وفات (۱۰۳۰ھ) کے وقت ہمارے مؤلف کی عمر بسیس سال تھی۔ اس لحاظ سے

آپ کی پیدائش ۱۰۰۲ھ میں یا چند روز کے تفاوت سے آگے پیچھے واقع ہوئی ہوگی۔

### تعلیم و تربیت :

خانقاہ مجددیہ اگرچہ سالکانِ طریقت کی تربیت کا گہوارہ تھی لیکن علومِ ظاہری کی تعلیم کا مرکز ہونے کی حیثیت بھی رکھتی تھی اور حضرت مخدوم عبدالاحدؒ کے عہد مبارک سے علومِ ظاہری کی تعلیم گاہ کا بھی کام دے رہی ہیں۔ خود حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ نے بہت سی درسی کتب اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ پھر آپ نے فارغ التحصیل ہو کر یہاں سیندِ ارشاد سے پہلے سیندِ درس بچھائی اور مختلف علوم و فنون کی کتابیں آپ کے زیرِ درس رہیں۔

شیخ بدر الدین رحمہ اللہ نے بھی تحصیلِ علم کی عمر کو پہنچنے کے بعد علومِ ظاہری کی تحصیل حضرت امام ربانی کے زیرِ سایہ کی۔ اپنے تلمذ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے :

”این حقیر شرحِ مواقف و بیضاوی و عضدی با حاشیہ میر در خدمت

آنحضرت خواندہ است و بسعادت تلمذ آنحضرت نیز مستسعد گشت۔“

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان بھی درس دیتے تھے، کچھ کتابیں ان سے بھی پڑھی ہوں گی۔

### بیعت و تربیت روحانی :

آپ ابھی تحصیلِ علم سے فارغ نہ ہونے پائے تھے اور ابھی پندرہ سال کی عمر تھی کہ حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ سے شرفِ بیعت و ارادت حاصل کر لیا۔ بیعت ہونا تھا کہ احوال و وارداتِ باطنی کا باب مفتوح ہو گیا اور سلوک کے معارج و منازل سے گذر ہونے لگا۔ فرماتے ہیں :

”در بہان مجلس ذکر در گرفت . . . . و کار از اختیار بیرون رفت۔“

حضرت امام ربانی قدس سرہ نے آپ کی استعداد ملاحظہ فرما کر حکم دیا کہ :

”چند روز ترک سبق خود و تکرار طلبہ باید کرد تا ذکر ملکہ دل گردد۔“

حسب ہدایت چند روز اسباقِ کتب کو ملتوی رکھا ، فرماتے ہیں کہ :  
 ”ہمچنان شد کہ میل خواندن و جدا ماندن بالکل برخاست . . . بعد ازان  
 ذکر بجانب یمن صدر کہ مقام روح است منتقل شد . . .“

لطائفِ خمسہ عالمِ امر کے ذاکر ہو جانے کے بعد تمام بدن میں ذکر سرایت کر  
 گیا اور ہر چیز حتیٰ کہ شجر و حجر تک ذاکر محسوس ہونے لگے۔ توحید و جودی  
 کا انکشاف ہوا اور ہر چیز مظہرِ جلالِ ربانی نظر آنے لگی تا آنکہ :

”گوئیا باطن این حقیر را بتام بردہ اند و اکثرے از ظاہر نیز ہمراہی کردہ  
 اگر کسے با من سخن می گفت یا من بہ کسے سخن می کردم نمی دانستم کہ اوچہ  
 گفت و من چہ گفتم و اگر گاہے باز می دادند می دیدم کہ ہیچ قسم غبارے نہ  
 از دنیا و نہ از دین دران راہ یافتہ است و از آئینہ ہم صاف تراہت اما نمی  
 دانستم کہ کجا می بردند۔“

غرض ان صحو و محو ، تشبیہ و توحید و جودی کی کیفیات و احوال سے گزر کر  
 آپ جلد ہی تنزیہ و تقدیس اور معرفتِ ذات کی دولت سے ہمکنار ہو گئے۔ اب بے مزگی،  
 بے حلاوتی ، یاس و ناامیدی کے عالم میں گریہ و زاری ، بے چینی اور اضطراب کی  
 کیفیات وارد ہوئیں۔ فرماتے ہیں :

”بعد ازان بتوجہ آنحضرت تنزیہ و تقدیس پرتو انداخت و تشبیہ و توحید  
 رخت بر بست حق سبحانہ را غیب الغیب یافت۔ غیب الغیب ہم از تنگی  
 عبارت می گفت والا این لفظ را ہم در آنجا گنجائش نبود اورا سبحانہ بعالم  
 ہیچ نسبتے بہ ہیچ وجہ ثابت نمی کرد . . . و بے مزگی و بے حلاوتی  
 با کمال یاس و ناامیدی می یافت . . . و اکثر اوقات ازین معنی گریہا  
 و سینہ خراشی با کردہ می شد۔ اما حضرت ایشان را ہمیشہ بچشم سر  
 (بفتح سین) یا خود می دید کہ در میان آمدہ تسلی می بخشیدند۔“

حضرت مؤلف رحمہ اللہ کے یہ احوال ابتدائے عشق کے ہیں۔ بقول کسے :  
 ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ؟ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا ؟

سبحان اللہ ! اسی سے انتہائے عشق اور اس کے واردات و مقامات کا کچھ دھندلا سا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سلاسلِ دیگر کے مقاماتِ انتہا کی چاشنی سلسلہٴ علیہ نقشبندیہ میں ابتداءً بتوجہ پیر کامل و مکمل چکھا دی جاتی ہے۔ اسی کا نام ان کی اصطلاح میں اندراج النہایہ فی البدایہ ہے، یعنی ان حضرات کی ابتدا دوسرے سلاسل کی انتہا کے پھرنگ ہوتی ہے۔ پس : ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

یہ تمام احوال تاریک پردوں کے گرنے اور اٹھنے سے پیدا ہو رہے تھے جنہیں اصطلاح قوم میں حجبِ ظلمانی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ان کے خاتمے کے بعد حجبِ نورانی کے توارد کا معاملہ درپیش آیا۔ فرماتے ہیں :

”این یافت غیب الغیب در ضمن حجب ظلمانی بود، بعد ازان . . . شروع در حجب نورانی افتاد، آن را ہم قطع نموده می رفت۔ در آن حالت بعد ہر حجابے تعین او تعالیٰ می کرد . . . . . اما درین حالت (قرب) پیچ جا تعین نمی کرد و ہر حجاب کہ . . . . . بنظر می آمد، ازان بالکلیہ وراء می یافت بلکہ نمی یافت و بحیرت و جہالت می رفت۔ بے تعین و تشخیص . . . . . طرفہ کارے و عجیب معاملہ بود، امید و ناامیدی دست و گریبان یک دگر بود۔“

حضرت شیخ بدرالدین گویا اب اس مقام پر تھے کہ :

دوربینان بارگاہ السمت جز ازین پے نہ بردہ اند کہ ہست

یافت و نایافت کے حیرت کدے میں اور جہالت و نکارت کی وادی میں سرگردان و حیران تھے۔ اسی حالت میں ایک بار موقع پا کر خلوت میں حضرت امام ربانی قدس سرہ کی خدمت اقدس میں عرض حال کیا۔ اتفاق سے حضرت امام ربانی قدس سرہ کے بڑے صاحب زادے خواجہ محمد صادقؒ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت نے ان کی جانب التفات فرما کر ارشاد فرمایا :

”شنیدید فلا نے معطل شدہ است۔“

پھر صاحبِ احوال شیخ بدرالدین سے مسکراتے ہوئے مخاطب ہو کر فرمایا :  
 ”باک نیست این احوال اصالت مال بر سالکان وارد نمی شود۔ اما شکر کن  
 کہ در عالم تنزیہ است ، در لباس تشبیہ نیست کہ آن منزلہ اقدام است  
 و موجب ضلالت و ظلام۔ اکثرے از صوفیہ از راہ تشبیہ بر قدم رفتہ اند  
 نہ از راہ تنزیہ و دعوت انبیاء ہمہ تنزیہ بودہ است۔“

شیخ کے جستہ جستہ ابتدائی حالات کا یہ خاکہ محض اس خیال سے پیش کیا گیا  
 ہے تا کہ اندازہ ہو سکے کہ حضرت امام ربانی کی توجہات عالیہ و صحبت کمیہ تاثیر  
 نے کس قدر جلد ان منازل سے شیخ کو گزار دیا جن کے طے کرنے میں عموماً سالکین  
 کو عمریں صرف کر دینی پڑتی ہیں اور پھر بھی منزل حقیقت پر پہنچنا کسی کسی کو  
 ہی نصیب ہوتا ہے۔

### بارگاہِ مجددی میں تقرب :

رفتہ رفتہ مؤلف علیہ الرحمۃ نے اپنے خصوصی احوال بلند اور کامل اتباع  
 شیخ کی بدولت بارگاہِ مجددی میں وہ قرب حاصل کر لیا کہ مہرمان اسرار اور بار  
 یافتگان خلوت کے زمرے میں داخل ہو گئے اور اس سعادت کے حاصل ہونے کے سلسلے  
 میں ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ :

”ایک روز حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اپنے جماعت خانے میں تشریف لائے اور  
 صاحبزادگانِ عالی مقام میں سے خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم علیہما  
 الرحمۃ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے ہر دو صاحبزادگان کے ساتھ داخل ہو  
 کر اندر سے دروازے کی کنڈی اپنے دست مبارک سے لگالی تاکہ کوئی  
 دوسرا نہ آنے پائے اور جس جگہ اب حضرت خواجہ محمد صادق فرزند اعظم  
 کا مزار ہے ، اس سے قبلہ کی طرف آپ تشریف فرما ہوئے اور معارف خاصہ  
 صاحبزادگان سے بیان فرمانے لگے۔ میں خواجہ محمد صادق رحمہ اللہ کے مزار  
 کے دوسری طرف بیٹھ گیا ، مجھے ان حضرات نے نہ دیکھا تھا۔ اس طرح  
 چھپ کر میں بھی حضرت کے خاص علوم و معارف سننے لگا اور یہ خیال



اور آرزو دل میں لیے ہوئے تھا کہ کیا اچھا ہو کہ مجھے بھی اندر بلا لیں اور خلوتِ خاص میں حاضر ہونے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔

آپ کا سلسلہ بیان ابھی یہاں تک پہنچا تھا کہ جو سالک فنائے حقیقی کے مقام پر پہنچ گیا ہو، اس کے دل میں غیر اللہ کا خطرہ و خیال بھی نہیں گذر سکتا، خواہ اس کو عمر نوح<sup>۴</sup> کیوں نہ دے دی جائے۔ اتفاقاً ان دنوں میرا حال یہی تھا کہ خطرہ غیر دل سے بالکل منقطع ہو چکا تھا لیکن ابھی تک میں اپنا یہ حال آنحضرت کی خدمت میں عرض نہ کر پایا تھا کہ اتنے میں حضرت نے میرا نام لے کر زور سے مجھے پکارا، میں فوراً بولا: ”حاضر ہوں“ اور خلوت خانہ خاص میں داخل ہو گیا۔ فرمایا: ”بیٹو جاؤ، تم ہمارے محرموں میں شامل اور عیال میں داخل ہو، خلوت میں بھی حاضر ہوتے رہا کرو۔ کسی حال کا پہلے سے علم ہو جانا اس حال کے حاصل ہونے کی خبر دیتا ہے اور اب بسہولت تمام تمہارا حال یہ ہے کہ خطرے کا گذر تمہارے دل پر نہیں ہوتا لیکن یہ بتاؤ کہ کھانے، پینے، اٹھنے، بیٹھنے وغیرہ کے یہ بہت سے خیالات و خطرات جب دل پر نہیں گذرتے تو پھر کہاں گذرتے ہیں؟“ میں نے عرض کیا کہ لطائف ستہ: قلب، روح، سر، خفی، اخفی اور نفس کے درمیان کچھ کچھ فاصلے ہیں۔ اس قسم کے خیالات و خطرات ان فاصلوں کے درمیان آتے جاتے رہتے ہیں۔ حضرت نے میری اس بات پر خوب داد تحسین دی، پھر فرمایا کہ ہم پر جو بات ظاہر کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ان خطرات کا گذر نفس پر ہوتا ہے، ان کا تعلق نفس سے ہوتا ہے، دل سے ان خطرات کا کوئی واسطہ نہیں۔“

غرض ہمارے مؤلف رحمہ اللہ حضرت امام ربانی قدس سرہ کے انیس خلوت اور ندیم خلوت ہونے کا بھی شرف رکھتے تھے۔ مقامات سلوک، مدارج عروج اور منازل نزول، کوائف و احوال عجیبہ، کمالات ولایات اور کمالات وراثت و نبوت کے فیوض و برکات سے باتباع پیر بزرگوار پوری طرح بہرہ ور ہوئے۔ آپ نے بہت سے اپنے

خصوصی وقائع و حالات اپنی کتاب 'حضرات القدس' میں ذکر فرمائے، جن سے حضرت مجدد قدس سرہ کی جانب سے بذات خود آپ کی تربیت خاصہ فرمانے کا اور بوسیلاً اتباع آنحضرت دیگر اکابر سلاسل سے فیوضاتِ روحانی حاصل ہونے کا انکشاف ہوتا ہے جن میں سے چند کا ذکر کر دینا باعث دلچسپی ہوگا۔

### اجازت بیعت و خلافت کا واقعہ :

مؤلف رحمہ اللہ اجازت بیعت مطلقہ عطا ہونے کا واقعہ یوں بیان فرماتے

ہیں کہ :

”ایک دفعہ میرے خاندان کی چند مستورات، جو میری محرم تھیں اور میرے چچا شیخ محمد، جو بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور بوجہ ضعف حضرت امام ربانی کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکتے تھے، ان سب نے باصرار مجھ سے مطالبہ کیا کہ ہم کو حضرت مجدد صاحب کے طریقے میں داخل کر لو اور ذکر و شغل سکھاؤ۔ میں نے کہا ”مجھے حضرت کی طرف سے اجازت بیعت نہیں ہے، حضرت کی طرف سے اجازت ہو گی تو بیعت و تلقین کروں گا“ میں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کچھ نیک بیبیاں اس عاجز سے تلقین ذکر چاہتی ہیں، جیسا ارشادِ عالی ہو اس پر عمل کروں۔ اس وقت میں اپنے چچا صاحب کا نام ذکر کرنا بھول گیا۔ حضرت نے فرمایا : ”ان بیبیوں کو تلقین ذکر کرو اور اپنے چچا شیخ محمد کو بھی تلقین کرو، وہ بھی مشتاق ہیں“ اور آپ نے ایک اور بوڑھے شخص کا نام لیا اور فرمایا : ”اس کا لڑکا ہمارے پاس آیا تھا اور اس کی طرف سے بیعت اور تعلیم ذکر و شغل کی درخواست کی تھی، اس کے گھر جا کر اس کو بھی بیعت کرو اور تعلیم ذکر و شغل دو“۔ مجھے خیال گذرا کہ آیا یہ اجازت انہی لوگوں تک محدود ہے یا ان کے علاوہ اوروں کو بھی تلقین و تعلیم کی اجازت ہے۔ ابھی یہ خطرہ دل میں پوری طرح گذرنے بھی نہ پایا تھا کہ حضرت نے فرمایا :

”تم کو اجازت مطلقہ ہے کیونکہ تم بہاری عیال میں شامل ہو۔“ الخ

رابطہ شیخ :

حضرت امام ربانی قدس سرہ کے ساتھ اپنے رابطہ قوی کے سلسلے میں ایک کرامت ذکر فرماتے ہیں کہ :

”احقر جب بھی آنحضرت کے حلقہ ذکر و مراقبہ میں بیٹھتا ، آنحضرت کی صورت مبارک میرے دل میں جم جاتی ، تمام شغل و مراقبہ اسی حالت میں جاری رہتا اور حلقہ ختم ہونے تک یہی نقشہ رہتا تھا ، اور جب دوران بشغولی مجھے یہ نظر آتا کہ حضرت کی شبیہ مبارک میرے دل سے اٹھ گئی ہے تو میں فوراً آنکھیں کھول دیتا اور یہ دیکھتا کہ حضرت یا تو اٹھ کھڑے ہوئے ہیں یا اٹھ رہے ہیں ۔ اس معاملے میں کبھی تخلف نہیں ہوا ۔ سبحان اللہ ! حضرت کا تصرف سالکین کے قلوب پر کس قدر تھا !“

مؤلف نے امام ربانی قدس سرہ کے چند ملفوظات مبارکہ بھی درج فرما دیے ہیں ۔ ان میں سے ایک دو بطور تبرک یہاں ذکر کیے جاتے ہیں :

بلی سے محبت کرنا علامتِ ایمان ہے :

ایک روز حضرت امام ربانی قدس سرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے : ”حب الہرة من الایمان“ لیکن اکثر دل میں یہ خلجان رہا کرتا تھا کہ بلی سے محبت کرنے کا ایمان سے کیا تعلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دوستی و محبت کو علامتِ ایمان قرار دیا ہے ۔ اس بارے میں جب پوری توجہ صرف کی تو منجانب اللہ القا ہوا کہ لوگ بلی کے رونے کی آواز کو بدشگون جان کر عموماً اس سے نفرت کرتے اور عداوت رکھتے ہیں اس لیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے ؛ مطلب یہ ہے کہ جب بلی سے محبت رکھیں گے تو اس کے رونے کی آواز کو بدشگون نہ سمجھیں گے اور بدفالی اور بدشگونی لینا چونکہ علاماتِ کفر میں سے ہے اس لیے اس کا ترک کرنا یقیناً ایمان کی علامت ہوگا ۔

### نماز میں حضور قلب :

حضرت امام ربانی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ نماز میں سنن ، مستحبات اور آداب صلوٰۃ کو مد نظر رکھنا حضور قلب کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ ان امور کی رعایت رکھنا ذکر ہے اور ذکر یہی ہے کہ امرِ خداوندی کی تعمیل کی جائے اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ تام رکھی جائے۔

### نماز میں خشوع و خضوع :

شیخ مؤلف فرماتے ہیں کہ ایک روز میں امام ربانی قدس سرہ کی مجلس مقدس میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ شریعت مطہرہ میں نماز میں بندے کو حضور قلب کا بایں معنی کہ کسی اور بات کی طرف دھیان قطعاً نہ جائے ، مکلف نہیں کیا گیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس خضوع و خشوع کا حکم دیا ہے ، وہ یہ ہے کہ بحالت قیام نظر سجدہ گاہ پر رکھے اور رکوع میں قدموں پر اور سجدے میں ناک کے بانسے پر اور جلسے میں آغوش پر۔ اس میں راز یہ ہے کہ نظر کو بند اور محدود رکھنا جمعیتِ دل کے حصول میں بڑا دخل رکھتا ہے۔ جس کی نظر پراگندہ نہیں ہوتی اس کا دل بھی پراگندہ نہیں ہوتا۔

نیز جس دن حضرت نے مجھے ذکر کی تلقین فرمائی تھی ، یہ بھی فرمایا تھا کہ اگرچہ ذکر کے وقت آنکھیں بند کر لینا ذکر کی شرط نہیں ہے لیکن جب تک ذکر ملکہ دل نہ بنے ، آنکھیں بند کر کے بھی ذکر کرنا چاہیے کیونکہ حصول جمعیت میں اس کو بڑا دخل ہے۔

اگرچہ دیدہ بود پاسبان تو اے دل

پہوش باش کہ نقد تو پاسبان نبرد

### رعایت مذاہب ائمہ مجتہدین :

امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا معمول مذاہب فقہیہ کے بارے میں یہ تھا کہ جہاں تک ممکن ہوتا، سب ائمہ کے مسالک کو جمع فرما لیا کرتے تھے۔ اسی سلسلے کا ایک واقعہ شیخ مؤلف نے بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت نے ایک طویل مدت

تک آونی قالین پر نمازیں ادا فرمائیں۔ چونکہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک آونی کپڑے پر سجدہ کرنا مکروہ ہے اور آپ حتی الامکان جمع مذاہب فرمایا کرتے تھے، اس لیے سجدے کے مقام پر سوتی پیوند لگوا لیا تھا۔ برسوں آپ نے اس جائناز پر نمازیں ادا فرمائیں اور سجدہ سوتی پیوند پر کیا۔ جب وہ پیوند سیلا ہو گیا تو خدام نے پرانا پیوند اتار کر اس کی جگہ نیا پیوند لگا دیا۔ میں نے اس سیلے پیوند کو جو نہایت متبرک تھا، لے لیا اور اپنی پگڑی میں رکھ لیا، اس خیال سے کہ گھر جا کر تغظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ جگہ پر رکھ دوں گا۔ اتفاق سے رات ہو گئی اور میں عشاء کی نماز پڑھ کر سو گیا اور بھولے سے وہ پیوند میری دستار میں ہی رکھا رہا۔ اس کی برکت اور آنحضرت کی کرامت! کہ اس رات مجھے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و سلم کی زیارت کا شرف بارہ دفعہ بلکہ اس سے بھی زیادہ حاصل ہوا۔ بار بار جاگتا اور پھر سو جاتا تھا اور ہر دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرف یاب ہوتا تھا۔

حضرت مؤلف نے امام ربانی قدس سرہ کی آغوش تربیت میں رہتے ہوئے جو بے شمار واقعات دیکھے اور سنے ہیں، ان میں سے انہوں نے صرف چند کا ذکر کیا ہے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ اور سلسلہ پاک کے دیگر اکابر اور خانوادہ مجددی کے بزرگوں کے مقامات عالیہ اور طریق تربیت سالکین کا صحیح اندازہ پوری کتاب کے مطالعے سے ہی ہو سکتا ہے۔

مؤلف رحمہ اللہ کے نام امام ربانی قدس سرہ کے مکتوبات:

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے دفاتر ثلثہ میں حضرت مؤلف مرحوم کے نام متعدد مکتوب ملتے ہیں۔ ہر مکتوب بلند حقائق و معارف کا حامل ہے۔ دفتر اول میں مکتوب نمبر ۲۸۹ اسرارِ قضا و قدر کے بیان میں اور مکتوب نمبر ۲۹۷ احاطہ و سریانِ حق تعالیٰ کی تحقیق کے سلسلے میں نہایت فصیح و بلیغ عربی میں نگارش پذیر ہوئے ہیں۔ دفتر دوم میں مکتوب نمبر ۳۰ کی شانِ ورود یہ معرفتِ خاصہ ہے کہ خرقِ حجبِ شہودی ہوتا ہے نہ وجودی۔ دفتر سوم میں مکتوب نمبر ۳۱ عالم ارواح، عالم مثال اور عالم اجساد کی تحقیق کے سلسلے میں شیخ بدر الدین کے

عریضے کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔ شیخ موصوف نے عذابِ قبر کے سلسلے میں اپنے کشفی رنگ میں یہ ظاہر کیا تھا کہ روح بدن میں آنے سے پہلے عالمِ مثال میں تھی اور بدنی موت کے بعد پھر عالمِ مثال میں منتقل ہو جائے گی تو عذابِ قبر کی نوعیت درد ناک خواب کے رنج و الم سے مشابہ ہوگی۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے ان کو اس کشف کی غلطی پر متنبہ فرمایا ہے اور عذابِ قبر کی حقیقت واضح کرتے ہوئے پرسہ عدوالم پر تحقیقی نظر سے حقائق سے لبریز مذہبِ اہل السنۃ کے مطابق کلام فرمایا ہے۔

### خانہ نشینی و شغلِ بیعت و ارشاد :

شیخ مؤلف کو حضرت مجدد الف ثانی قدسی سرہ نے جب اجازتِ بیعت و ارشاد فرمائی تھی اور آپ نے اجازت کے بعد اپنے چچا شیخ مجد اور گھر کی چند بیبیوں کو اور آنحضرت کے حکم کے بموجب ایک اور بزرگ کو بیعت کیا تھا جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے، تو آپ نے اپنے ان مریدین کے احوال آنحضرت کی خدمت میں عرض کیے اور تاثیرِ صحبت اور تلقینِ ذکر کے اثرات بیان فرمائے تھے۔ جس پر حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ نے بہت خوش ہو کر فرمایا تھا : ”ما می خواستیم کہ تو بنشینی و بارشاد خلق پرداز کی کثرت عیال ترا نمی گذارد“ اور یہ حقیقت تھی کہ شیخ مؤلف کو عیال داری کی وجہ سے کسبِ معاش کی ضرورت سے اپنا وقت دوسرے کاموں میں کافی خرچ کرنا پڑتا تھا اور امرا و سلاطین سے بھی تعلق رکھنا پڑتا تھا۔ چنانچہ اسی واقعہ اجازت کے ذیل میں مؤلف رحمہ اللہ نے اپنے اکبر آباد (آگرہ) جانے کا ذکر کیا ہے اور راستے میں پانی پت میں خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی اور شیخ ابو علی قلندر پانی پتی اور دہلی میں خواجہ باقی باللہ قدس سرہ اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات مقدسہ پر حاضری کے واقعات لکھے ہیں۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت کی طرف سے بھی آپ نے گھر بیٹھ کر ارشادِ خلقِ اللہ میں مشغول ہونے کا اشارہ پایا۔ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ نے یہ ہدایت فرمائی کہ :

”از ہمین جا برگرد و در گوشہ بنشین و راہ آمد و رفت خلق بر خود بہ بند



آنچہ ازین سفر جوئی پہانجا یابی۔“

لیکن چونکہ آپ بارادہ سفر گھر سے نکل چکے تھے اس لیے عرض کیا کہ:

”چون برآمدہ ام یکبار باکبر آباد بروم و باز گردم و آن چہ فرمودہ اند،

انشاء اللہ تعالیٰ بعمل آرم۔“

دوبارہ حضرت خواجہ نے تاکید فرمائی کہ:

”تا زود باز گردی“ اور رخصت فرما دیا۔

دہلی سے روانہ ہو کر آگرہ پہنچے، جو کام در پیش تھا، انجام دیا، پھر حضرت

خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے مزار پر حاضر ہوئے، وہاں سے بھی ہدایت ملی کہ:

”ہوطن باز گرد و آنجا بنشین و راہ آمد و رفت مردم بہ بند و ایذائے آنجا

بکش۔“

واپسی میں دہلی آئے تو حضرت سلطان المشائخ نظام الدینؒ کی زیارت کی۔ انہوں

نے بھی عالم واقعہ میں ارشاد فرمایا:

”بنا بر وصیت مشائخ بنشین و صبر اجر دارد و تحمل تجمل۔“

دہلی سے پانی پت شیخ شرف الدین بوعلی قلندرؒ کے مزار مبارک پر پھر حاضر

ہوئے، ان کی طرف سے ارشاد ہوا:

”ایذائے نیست و صبرے نہ و بعد ازان ایذائے و صبر و تحمل است۔“

غرض جب اس قدر تائیدات حاصل ہو گئیں اور حضرت مجدد رحمہ اللہ کے قول

مبارک ”ما سی خواستیم کہ بنشین و بارشاد خلق اللہ مشغول باشی“ کی تصدیق ہر جگہ

سے حاصل ہو گئی تو آپ سرہند شریف پہنچ کر حسب ہدایت امام ربانی قدس سرہ و

دیگر مشائخ قدس اللہ اسرارہم ہدایت خلق اللہ کے کام میں مشغول ہو گئے اور آخر دم

تک اسی میں مصروف رہے رحمہ اللہ تعالیٰ رحمة واسعة۔ تاریخ وصال معلوم نہ ہو سکی

اور نہ ان کے خلفا کے حالات دستیاب ہو سکے۔ لعل اللہ یجدث بعد ذلك امرا۔

### تعداد تالیفات مؤلف رحمہ اللہ :

آپ نے جو کتابیں 'حضرات القدس' کی تالیف کے زمانے میں مرتب فرمائیں ، ان کا تذکرہ پہلے گذر چکا ہے ۔ ان کے علاوہ بھی مؤلف مرحوم کی تالیفات ہیں جن کا ذکر باب نہم میں فرماتے ہیں :

”بعد ارتحال آن کعبہ آمال کتاب کرامات الاولیا در اثبات خوارق بعد موت تالیف نمودم و فتوح الغیب غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ را ترجمہ فارسی کردم و روائع در اصطلاحات صوفیہ و اشغال قادریہ و نقشبندیہ جمع نمودم و سنوآت الاتقیاء در بیان تواریخ وصال و احوال ارباب کمال از خلقت آدم تا زمان خود تالیف نمودم ۔“

نیز ایک رسالہ 'وضال احمدی' کے نام سے حضرت امام ربانی قدس سرہ کے وصال پر مرتب کیا جس میں آپ کے بعض خوارق قبل وفات اور بعد وفات کے جمع فرمائے ۔ اس طرح آپ کی تالیفات کی مجموعی فہرست حسب ذیل ہو جاتی ہے :

- (۱) سیر احمدی - (۲) حضرات القدس - (۳) کرامات الاولیا - (۴) روائع -
- (۵) ترجمہ فارسی فتوح الغیب - (۶) سنوآت الاتقیاء - (۷) مجمع الاولیا -
- (۸) مقامات غوث الثقلین یعنی ترجمہ بہجتہ الاسرار - (۹) ترجمہ روضۃ النواظر -
- (۱۰) - ترجمہ تفسیر عرائس البیان -

محمد محبوب الہمی عفی عنہ

۱۰ جون ۱۹۷۱ء

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### دیباچہ

### هو المستعان وهو المقصود

#### حمد و نعت

حضرات القدس محمد مقدسہ و نفعات الانس مکارم منزہہ پیارگار واجب الوجود سزد کہ عالم گوناگون را از کتمِ عدم بمنصبہ ظہور کشیدہ ، و صفات ازلیہ قدیمہ خود را در مکونات حدیثہ جدیدہ منعکس گردانیدہ لابل عدم را کسر صولت عدسیت او فرمودہ مرآت شیون و صفات خود نمودہ ، آن را بوجود برداشتہ ، و انبیاء و اولیا از آن ساختہ ، و ارشاد و ہدایت عالمیان بتوسط ایشان خواستہ ، و فیوض و برکات بوسیلہ ایشان بچہانیان فائض گردانیدہ ، و ایشان را بہ نیابت و خلاف امتیاز بخشیدہ ، و ید ایشان را ید خود فرمودہ ، و بیعت ایشان را بیعت خود نمودہ و عجائب و غرائب اسور کہ مقذور ہیچ بشر نتواند بود برید پیضائے ایشان پیدا و ہوندا گردانیدہ - عجب کاروبار است ، خاکی چہ پاکی آوردہ ، عدم چہ راہ بقدم بردہ - بلے این ہمہ کارخانہ از دولت محبت برپاست ، و این ہمہ دارومدار بعشق برجاست کہ احببت أن أعرف باعث ایجاد افراد کائنات گشتہ است ، و ولولاک لما خلقت الافلاک موجب تکوین این عرصہ گردیدہ - ازینجاست کہ حمد حامدان کہ مخصوص پیارگاہ احدی ست ، و خاصہ او تعالی کہ در غیر او یافتہ نشود ، بجناب احمدی محمدی بخشیدہ ، و ستودگی و ستائش مندمج در اسم سامی او علیہ الصلوٰۃ والسلام گردانیدہ - و خاصہ خود رائثار محبوب خویش ساختہ لوآء الحمد یومئذ بیدی مشعر این معنی ست - چہ جائے افلاک کہ ہمہ مکونات در راہ او در باختہ ، و معبان خود را از وجود مسعود وے خبردار ساختہ ، تا غائبانہ بوی علیہ السلام

۲ - در مخطوطہ ۱ : باسم -

۱ - در مخطوطہ ۱ ، ۲ : ایجاد و افراد -

محبت و رزق و اعتقاد و ایمان باوے علیہ السلام درست کنند و بذکر نام ناسی او علیہ السلام  
 فیوض و برکات برسند کہ محب محبوب ، محبوب محب محبوب ست - از آن ست کہ بعض  
 انبیاء التماس رویت او علیہ السلام نمودند و برخی از پیغمبران مسلمین دخول در امت  
 او علیہ الصلوٰۃ و السلام گشتند -

و حضرت رب العزة محبوب خود را دو طریقہ مرحمت فرموده ، ظاهر و باطن ،  
 ظاهر را عام ساخته و باطن را خاص گردانیده - علماء را بظاہر امتیاز بخشید و اولیاء را  
 بعلو باطن رسانیده و نسبت باطن چون احکام ظاهر معنی و مسلسل از خیر البشر بارباب  
 ولایت رسیده و ہمین نہج تاقیام قیامت خواهد رسانید کہ انا نحن نزلنا الذکر و  
 انا له لحافظون حاکی ازین معنی ست صلوات اللہ و تسلیماتہ علی محبوبہ  
 و علی جمیع الانبیاء و علی آلہ و آلہم و اصحابہ و اصحابہم و علی  
 جمیع اتباعہ و اتباعہم و علی جمیع الاولیاء و الاتقیاء و متوسلیمہم بعدد  
 کل ذرہ الف الف مرۃ الی یوم القیامۃ -

اما بعد بندہ<sup>۱</sup> خاکسار بے مقدار دور از کار بدر الدین بن شیخ ابراہیم سمرندی  
 مشہود ضہائر اولی البصائر می گرداند کہ چون دفتر اول کتاب حضرات القدس کہ  
 محتوی بر ذکر مقامات مشائخ سلسلہ علیہ نقشبندیہ است مرتب و مسلسل از ذکر  
 مناقب و مآثر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا ذکر مقامات حضرت خواجہ  
 محمد باقی قدس سرہ الاقدس باتمام رسانیدم ، و ذکر آبناء و بعض اصحاب حضرت  
 خواجہ را کہ ذکر ایشان مختصر بود بان<sup>۲</sup> ملحق کردم ، اکنون شروع در دفتر ثانی کہ  
 مشتمل بر ذکر مقامات و کرامات و درجات و کمالات و احوال و اقوال و اعمال  
 حضرت پیر دستگیر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کہ اسم ساسی آن حضرت عنقریب  
 مذکور گردد<sup>۳</sup> ، و باعث تصنیف این کتاب معلی القاب بیان مناقب آن حضرت ست ،  
 می نمایم ، و بیان احوال و کمال آبناء و بعضی خلفا و کمال اصحاب ایشان کہ مشاہیر

۱ - در مخطوطہ ۳ : کمترین بندہ -

۲ - در مخطوطہ ۱ : می گردد -

۱ - در مخطوطہ ۱ : مصوں -

۳ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : بدان -

بودند بدان ملحق می گردانم - و چون این کتاب مبتنی بر دوازده حضرت ست و دفتر اول بحضرت اول تمام گشت باقی حضرات را دفتر ثانی محتوی و مشتمل گردید - و از حضرت ثانی شروع افتاد ، و این دفتر را بحکم خذوا العلم من افواه الرجال بروایات ثقات و صلحائے عالی درجات اخذ کرده ، بنوعی که هیچ ریب و شبه در آن اسناد راه نداشت جمع نموده است و درین باب احتیاط بسیار بکار برده<sup>۱</sup> انه تعالی ولی التوفیق و منه الاستعانة و علیه التکلان -

## الحضرة الثانية

من كتاب حضرات القدس في بيان مجمل مبادئ الحالات الى منتهى المقامات ، لشيخنا و امامنا و قبلتنا قطب الاقطاب غوث الشيخ و الشاب حضرة<sup>۱</sup> مجدد الف الثاني خازن الرحمة الرباني<sup>۲</sup> ، بحر الاسرار الالهية مزين الاطوار النقشبندية حجة العرفاء المحققين<sup>۳</sup> ختم العلماء الراسخين شيخ الاسلام و المسلمين الشيخ احمد الفاروقى الكابلى النقشبندى السهرندى رضى الله تعالى عنه -

انتساب آن حضرت درين طريقه انيقه حضرت خواجه محمد باقى قدس سره است و ايشان اعظم و اكمل خلفائے حضرت خواجه اند - عالم عالم غريقان بجزر عمان غفلت به طفيل ايشان بساحل دوام حضور افتاده اند ، و جهان جهان راه گم كردگان تيه ضلالت بتوسط ايشان بشا پراه هدايت رسيده - علما و فضلا از اقصائے بلاد بخدمت آن خير عباد چون بور و بلخ مي شتافتند ، ( و شائخ ) وقت ترك مشيخت نموده بادراك صحبت آن مرکز كهالات قطبيت و غوثيت مفتخر و مباهي مي گشتند و اولياء عصر انقياد آن حضرت را سربلندی بقرب صمدى مي دانستند - و ملوك ( و صعلوك ) چون پروانه بر شمع مي ريختند - چه آن حضرت در وقت خود قبله اهل روزگار و كعبه ديار بوده اند - وصول فيض و هدايت و حصول فضل و رحمت بعالم و عالميان از مشرق تا مغرب و از جنوب تا شمال از وقت ظهور ايشان تا روز قيامت بتوسط شريف آن حضرت ست - افاضه شان منتظر توجه ايشان نيست ، و افاده شان مترصد قصد ايشان نه - چون نور آفتاب و ظهور مايتاب بر افراد كائنات بر سبيل تفصيل ساطع و لامع ست ، و موقوف بر علم مهر و ماه نيست ، مثل ايشان مثل بحر محيط است كه بر انجاد خود ايستاده است ،

۱ - در مخطوطه 'ب' لفظ حضرت مذکور نيست -

۲ - در مخطوطه ۳ : الرحاني -

۳ - در مخطوطه ۱ : المتحققين -



سیلان آن، منوطاً بتوجہ مستوجہ و اخلاص مخلص ست - واگر دریا خواهد بفردے یا بر جماعہ سیلان و فیضان بخشید ، در بخشش او کرا سخن ست ؟ جہانے را دریک لمحہ مالا مال و مملو سازد -

### مقام آنحضرت :

و معاندہ ایشان وراء طور عقل و درایت است - خرد کہنہ لنگ در آنجا قدم ندارد بعد از ہزار سال از ارتحال محبوب ذوالجلال علیہ و علی آلہ الصلوٰات و التسلیات بکمال اتباع آن سرور (علیہ الصلوٰة و السلام<sup>۲</sup>) بکلمات وراثت شدہ مجدد بعد الف آمدہ اند ، و آنچہ آن سرور علیہ السلام فرمودہ ”مثل امتی کمثل المطر لایدری اولہم خیرہم ام آخرہم“ توآند کہ اشارہ بوجود مسعود آن حضرت بود ، چہ آخریت این امت از مضی الف است - و پیغمبر علیہ السلام فرمودہ کہ در ہر مائتہ مجددے آید کہ دین متین مرا از سر نو تازہ گرداند - از مجدد مائتہ تا مجدد الف ، از صد تا ہزار فرق است بل زیادہ از آن - ہزار سال بایستے تا این چنین گوہرے بوجود آید -

ہزار سال ببايد کہ تا بباغ یقین  
ز شاخ ہمت چون تو گلے بہار آید  
بہر قران و بہر قرن چون توئے نبود  
بروزگار چون تو کے بروزگار آید<sup>۳</sup>

### ظہور نور ہدی :

نور آن سرور علیہ السلام بعد ہر مائتہ در کسوت قطب وقت ظہور کند و ارشاد و ہدایت فرماید اما در کسوت قطب الاقطابے کہ ہزار سال تخمیر طینت او کردہ اند ، و مادر دہرسی<sup>۴</sup> و سہ قرن و دہ سال در شکم داشتہ ، و دایہ قضا سہ لک<sup>۵</sup> و شصت ہزار روز در کنار حمایت تربیت فرمودہ ، و مشاطہ ازل در مدت دوازده

۱ - در مخطوطہ 'الف' محو شدہ است ، از مخطوطہ 'ب' آورده شد -

۲ - نسخہ خطی میں یہاں بیاض چھوڑی ہوئی ہے -

۳ - مصرعہ میں سکتہ پایا جاتا ہے ہر سہ نسخ خطیہ میں یہی صورت ہے -

۴ - ایک قرن مساوی تیس سال - ۵ - بحساب قمری . ۳۶ روز فی سال -

ہزار ماہ بجلی ظاہر و باطن اورا محلی و مزین ساختہ ، و بہ تزیین<sup>۱</sup> صورت و معنی آراستہ ،  
و الحاق آخر باول خواستہ ، ظہور اتم و اکمل است ، و تجدید درین صورت کہ سراپا  
بروز<sup>۲</sup> حقیقت و معنی است اعم و اشمل -

زہے دولتِ مادرِ روزگار کہ پورے چین پرورد در کنار (نوبے)

از آن ست کہ کارخانہ<sup>۳</sup> رحمت و خزانہ<sup>۴</sup> فضل و احسان بآن حضرت حوالہ رفتہ  
است ، و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین دربارہ سید المرسلین<sup>۵</sup> از حضرت رب العالمین  
خطاب مستطاب آمدہ ، بعد از ہزار سال از محمد<sup>۶</sup> بر احمد<sup>۷</sup> پرتو انداخت - (مستزاد)

تو خازن گنج رحمت مولائی - ہنگام نثار  
مشاطہ<sup>۸</sup> حسن ملت بیضائی - از بعد ہزار  
ز انجام نخست حرف نامت پید است - از روئے شمار<sup>۹</sup>  
بر اول و آخر درِ رحمتہائی - در روز شمار

نام حضرت ایشان عنداللہ عبدالرحمن است اعجوبہ<sup>۱۰</sup> روزگار و انموذج عطیات

پروردگار بودہ اند :

چندین ہزار صنع خدائی بکار رقت  
تا بوالعجوبہ مثل تو مخلوق خلق شد

مظہریتِ محمدی :

دلیل مظہریتِ محمدی بہ ازین نباشد کہ اسرار مقطعاتِ قرآنی کہ راز سبحانی با

محبوب خود است ، و خصوص بآن سرور داشت ، بریاطن ایشان ظاہر گشتہ -

منقبت آن خدیو کارخانہ<sup>۱۱</sup> ہستی ازین گرفتار خود پیرستی چہ آید و بخت آن

کدخدائے سرائے وجود ، ازین مبتلائے بود و نابود چہ تراود - بیان اطوار و اسرار و

مقامات و کرامات ایشان را کہ از اقطار<sup>۱۲</sup> امطار و از نجوم افلاک افزون است ، قراطیس

۱ - در مخطوطہ ۳ : تزیین - ۲ - در نسخہ خطی : روز -

۳ - اسم گرامی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ -

۴ - در نسخہ خطی ۱ ، ۲ ، ۳ : حساب -

۵ - در مخطوطہ ۱ : اقطار و امطار و از نجوم و افلاک -

دنیوی خورسندی نیازد - و مداد بحار و اقلام اشجار بسندی نہ بخشد ، و حوصلہ انسان تصور آن را برنتابد - شعر :

از کتاب حسن او حرفے است اوراق فلک  
در کتابش نقطہ شک نیست الا آفتاب

وصف یک نقطہ خالش نتوانست نوشت  
تا سرانگشت نویسنده بفرسود قلم

باوجود آن دست و پائے زده ام ، از دریا بہ نمے و از خرمن بخوشہ و از بستان بگلے و از خمخانہ بہ ملے اکتفا نموده ، جزوے چند نوشتہ ام - بشنو ۲ :

نسب شریف :

نسب انساب ایشان بہ امیرالمومنین امام الاعلیٰ عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ می رسد بدین طریق :

ایشان فرزند شیخ عبدالاحدند و وے فرزند شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن شیخ مجد بن شیخ حبیب اللہ ، بن امام رفیع الدین ، بن خواجہ نور ، بن خواجہ نصر ، بن خواجہ سلیمان ، بن خواجہ یوسف ، بن سلطان شہاب الدین علی المعروف بفرخ شاہ کابلی ، بن خواجہ نصیر الدین ، بن خواجہ محمود ، بن خواجہ سلیمان ، بن خواجہ مسعود ، بن خواجہ عبداللہ ، بن خواجہ واعظ اصغر بن خواجہ واعظ اکبر ، بن خواجہ ابوالفتح ، بن خواجہ اسحاق ، بن خواجہ ابراہیم ، بن ناصر ، بن عبد اللہ ، بن امیرالمومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

نسبت چشتیہ :

و انتساب ایشان در سلسلہ چشتیہ بوالد خود شیخ عبدالاحد است ، و والد ایشان را انتساب بہ شیخ رکن الدین است ، و وے را بوالد ماجد خود شیخ عبدالقدوس الغزنوی الکنگوہی الحنفی نسباً و مذہباً ، و او را بشیخ مجد عارف ، و او را بہ پدر و شیخ خود

۱ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : جزوے - ۲ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : بشنو بشنو -

شیخ احمد عبدالحق ، و او را بشیخ جلال پانی پتی ، و او را بشیخ شمس الدین ترک پانی پتی، و او را بشیخ علاء الدین علی احمد صابر (کلیری) ، و او را بخواجه شیخ فرید الحق و الدین مسعود اجودہنی مشہور بگنج شکر ، و او را بخواجه قطب الدین بختیار اوشی کاکی دہلوی ، و او را بخواجه معین الدین سنجری اجمیری<sup>۲</sup> ، و او را بشیخ عثمان ہرونی ، و او را بشیخ حاجی شریف زندنی ، و او را بشیخ مودود چشتی ، و او را بشیخ ابو یوسف چشتی ، و او را بشیخ ابو محمد چشتی ، و او را بشیخ ابو اسحاق شامی ، و او را بشیخ علی دینوری ، و او را بشیخ پیرہ بصری ، و او را بشیخ حذیفہ مرعشی ، و او را بسطان ابراہیم ادہم ، و او را بفضیل عیاض ، و او را بشیخ عبدالواحد بن زید ، و او را بحسن بصری ، و او را بلایر المومنین علی المرتضیٰ و او را بحضرت رسالت ﷺ -

### انتساب بخاندان قادری :

و نیز حضرت ایشان را انتساب در سلسلہ<sup>۱</sup> قادریہ بدین طریق است کہ :  
آنحضرت را انتساب بوالد خود بود ، و وہ را بشیخ رکن الدین مذکور ، و او را بید ابراہیم معین الحسنی<sup>۱</sup> الاپرچی القادری ، و او را بشیخ بہاء الدین الانصاری الحسنی القادری ، و او را بشیخ احمد چلبی<sup>۲</sup> قادری ، و او را بوالد خود سید موسیٰ قادری ، و او را بوالد خود سید عبدالقادر ، و او را بوالد خود سید حسن ، و او را بوالد خود سید محی الدین<sup>۳</sup> ابو نصر ، و او را بوالد خود سید ابو صالح ، و او را بوالد خود سید عبدالرزاق ، و او را بوالد خود غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی -

و نیز حضرت ایشان را در سلسلہ<sup>۱</sup> قادریہ باوجود نظر قبولیت از حضرت شاہ کمال کیتھلی انتساب بشاہ سکندر نبیرہ شاہ مشار الیہ است<sup>۴</sup> کہ باوجود پسر خود شاہ عہاد خلافت بہ نبیرہ مذکور عنایت فرمودہ ، و شاہ کمال<sup>۲</sup> را انتساب بشیخ فضیل بود ، و او را بسید گدا رحمن ثانی<sup>۵</sup> ، و او را بسید شمس الدین عارف ، و او را بسید گدا رحمن

۱ - در ترجمہ اردو : الحسنی - ۲ - در ترجمہ : احمد محی الدین قادری -

۳ - در ترجمہ : فخر الدین - مترجم<sup>۳</sup> نے خط شکستہ میں 'محی الدین' کو 'فخر الدین' سے جھ لیا۔

۴ - در مخطوطہ در قید کتابت نیامدہ -

۵ - در ترجمہ : قاشانی - اور یہ صحیح نہیں ، قلمی نسخے سے نقل میں غلطی ہو گئی -

اول ، و او را بسید ابوالحسن، و او را بسید شمس الدین صحرائی، و او را بسید عقیل ،  
 و او را بسید بہاء الدین، و او را بسید عبدالوہاب ، و او را بسید شرف الدین، و او را  
 بسید عبدالرزاق ، و او را بوالد خود غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی، و آنحضرت را  
 بوالد خود سید ابو صالح و او را بہ پدر خود سید موسیٰ فالح ، و او را بہ پدر خود  
 سید یحییٰ زاہد، و او را بہ پدر خود سید داؤد ، و او را بہ پدر خود سید موسیٰ<sup>۲</sup> و او  
 را بہ پدر خود سید عبداللہ ، و او را بہ پدر خود سید موسیٰ<sup>۳</sup> ، و او را بہ پدر خود  
 سید محسن<sup>۴</sup> ، و او را بہ پدر خود حسن مثنیٰ و او را بہ پدر خود حضرت امام حسن رضی  
 اللہ عنہ و او را بہ پدر خود علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ -

### انتساب مصافحہ :

و نیز حضرت ایشان مصافحہ با حاجی عبدالرحمن بدخشی کابلی مشہور بہ حاجی  
 رمزی کردہ اند، و وہے با حافظ سلطان اوہمی<sup>۵</sup> کہ صد و دہ سال عمر یافتہ مصافحہ  
 کردہ، و او باشیخ محمود الفزاری ، و او بشیخ سعید معمر<sup>۶</sup> حبشی، و او باحضرت رسالت  
 پناہ مصافحہ کردہ و تفصیل آن در کتاب سنوآت اتقیا نوشتہ ام -

### انتساب بخاندان نقشبندیہ :

و انتساب آن حضرت قدس اللہ تعالیٰ سرہ بسلسلہ<sup>۷</sup> علیہ نقشبندیہ بتفصیل و تعدد  
 طرق در صدر دفتر اول این کتاب ذکر یافتہ است ، مع ذالک با جہال درین دفتر نیز  
 می آرد و اکتفا باین منظومہ می نماید :

### شجرہ منظوم

رسید فیض بصدیق رضی ز احمد مختار

ازو رسید بسلمان رضی مخزن اسرار

۱ - در ترجمہ : سید عبداللہ جلی - ۲ - در ترجمہ : موسیٰ ثانی -

۳ - در ترجمہ : موسیٰ الجون - ۴ - در ترجمہ : المعض -

۵ - در ترجمہ : ادہمی - ۶ - در ترجمہ : معمن -

۷ - شجرہ منظوم قلمی نسخہ میں مذکور نہیں - مخطوطہ ۲ ، ۳ سے نقل کیا گیا -

ازو بقاسم<sup>۱</sup> و جعفر<sup>۲</sup> ، ابویزید<sup>۳</sup> ازو  
بخرقانی<sup>۴</sup> و زو بوعلی<sup>۵</sup> سر ابرار

ازوست یوسف<sup>۶</sup> ، و زو غجدوانی<sup>۷</sup> و عارف<sup>۸</sup>  
ز فغنوی<sup>۹</sup> ست برامیتی بزرگوار

ازوست حضرت بابا<sup>۱۰</sup> ، پس ست امیر کلال<sup>۱۱</sup>  
بہائے ملت و دین نقشبند<sup>۱۲</sup> فخر کبار

عقیب این ہمہ یعقوب چرخ<sup>۱۳</sup> است دگر  
ازو بخواجه عبیداللہ<sup>۱۴</sup> واقف اسرار

ازوست زاہد<sup>۱۵</sup> و درویش<sup>۱۶</sup> ، خواجہ امکنگی<sup>۱۷</sup>  
ازو بخواجه باقی<sup>۱۸</sup> ست معدن انوار

ازو امام زمان قطب وقت شیخ احمد<sup>۱۹</sup>  
کہ ہست بانی این راہ<sup>۲۰</sup> منبع اسرار

### ولادت و طفولیت و تعالیم :

ولادت باسعادت آن حضرت در ماہ شوال سنہ نہصد و ہفتاد و یک در بلدہ معظمہ  
سہرند<sup>۱</sup> حرسہا<sup>۲</sup> اللہ سبحانہ عن الآفات اتفاق یافتہ - چون بسن تعلم رسیدند  
ایشان را بمکتب آورده اند<sup>۳</sup> ، در مدت قابل حفظ قرآن مجید نموده بہ تحصیل علوم نزد  
والد خود شیخ عبدالاحد<sup>۴</sup> اشتغال فرمودند ، اکثر علوم پیش والد بزرگوار خود خواندند۔  
بعد ازان بسیالکوٹ<sup>۵</sup> رفتند ، نزد مولانا کمال کشمیری کہ محقق و مدقق<sup>۶</sup> بودہ است  
و علامہ روزگار و عابد و زاہد ، بعضے کتب معقولات<sup>۷</sup> کہ مولانا در آن ممتاز بود  
باکمال تدقیق و تحقیق گذرانندند ، و برخی از کتب حدیث پیش مولانا یعقوب کشمیری

۱ - یعنی طریقہ خاص مجددیہ - ۲ - یہ شہر اب 'سہرند' بولا جاتا ہے -

۳ - ترجمہ : اللہ تعالیٰ اس شہر کو آفتوں سے بچائے -

۴ - در خطوطہ ۳ : آوردند -

۵ - مغربی پاکستان کا مشہور صنعتی شہر -

۶ - باریک بین - ۷ - علوم منطق و فلسفہ -



کہ از خلفائے شیخ حسین خوارزمی کبریٰ بوده و در حرمین محترمین از کبار محدثین استفاده نموده سند کرده اند۔ بنا نا کہ بیعت سلسلہ علیہ کبریہ نیز بایشان نموده اند۔

### فراغت از تعلیم :

در سن ہفدہ سالگی با تمام تحصیل علوم ظاہری سر بلند گشتند و درین مدت سیرا<sup>۱</sup> علوم کثیر حاصل نمودند۔ چون تحصیل را بانجام رسانیدند، در حضور والد ماجد خود بدرس مشغول گشتند و در اثناء مطالعہ یا<sup>۲</sup> درس بعضی سخنان دقیق رو می داد در حواشی کتب تعلیق می نمودند و اجازت درس کتب تفسیر و حدیث از صحاح ستہ و غیرہا و حدیث سلسل بالاولیة "الراحمون یرحمہم الرحمن، ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء" بیک واسطہ از قدوۃ المحققین و زبدة المحدثین شیخ عبدالرحمن کہ از کبراء اہل حدیث<sup>۳</sup> و اکابر علماء عصر بود داشتند و حضرت ایشان در اوان اشتغال علوم ظاہرہ رسائل لطیفہ بلسان عربی و فارسی در نہایت فصاحت و بلاغت تصنیف فرمودہ اند و رسالہ<sup>۴</sup> تہلیلہ و رسالہ اثبات نبوت و رسالہ رد شیعہ وغیرہ از انجملہ است و اقتدار مولویت ایشان از ان قیاس باید نمود کہ ابوالفضل<sup>۵</sup> علامی تفسیر قرآن بحروف بے نقط تصنیف کرد و علمائے ہندوستان مثل مولانا جمال لاہوری تلوی وغیرہ برائے امداد و اعانت این کار ہمیشہ در مجلس وے جمع می شدند۔ ناگاہ در مقامے حصر شدہ اند و اعتراف بعجز نمودہ۔ ابوالفضل حضرت ایشان را تکلیف نمود کہ علماء درین جا محصور شدہ اند و اعتراف بعجز نمودہ، اگر ایشان عبارتے کہ معنی تحت اللفظ ہم تواند بود بنگارند بسیار غنیمت می دانیم کہ درین باب حیرانیم۔ حضرت ایشان علیہ الرضوان دست بقلم بردند و بحروف غیر معجمہ در بہان محل کہ فحول در آنجا حیران بودند با کمال بسط

ابوالفیض  
فیضی

- ۱۔ نسخہ مترجم میں اس عبارت کا ترجمہ حسب ذیل ہے : "اور اس مدت میں اکثر علوم کی سیر فرمائی" جو 'سیر' کو 'سیر' سمجھنے کا نتیجہ ہے۔
- ۲۔ در نسخہ خطی : با۔
- ۳۔ یعنی محدثین۔
- ۴۔ ازین رسائل دو رسالہ اول الذکر در مجموعہ رسائل مجددیہ و ثالث الذکر بنام تائید مذہب اہل السنۃ از ادارہ سعدیہ مجددیہ لاہور بہ ترتیب نو اشاعت یافتہ۔
- ۵۔ شاید اصل میں ابوالفیض ہوگا کیونکہ تفسیر بے نقط ابو الفیض فیضی برادر ابوالفضل کی طرف منسوب ہے۔

و بیان و تحریر مقاصد و ذکر قصص و شان نزول کہ عقل عقیل در تصور آن کوتہی کند املا فرمودہ اند، یک بیک<sup>۱</sup> ازین تفسیر بے نقط بر عرصہ<sup>۲</sup> ظہور می آورده اند، چنانکہ شیخ ابو الفضل (صحیح ابو الفیض) و سائر اہل فضل حیران می ماندہ اند<sup>۳</sup> و اعتراف بکہال قوت علمیہ ایشان می نموده اند<sup>۴</sup> و اکثر<sup>۵</sup> آن تفسیر بہ معاونت ایشان بانجام رسید و این تصنیف تفسیر پیش از زمان ارشاد ایشان<sup>۶</sup> بود۔

### کسب کمالات باطنی :

الغرض آن حضرت بعد از تحصیل و تدریس ملتزم صحبت والد ماجد خود شدند و کسب کمالات باطنیہ و اقتباس انوار سلسلہ قادریہ و چشتیہ از دولت خانہ پدر بزرگوار خود نمودند و در نفس اخیر والد ماجد ایشان خرقہ<sup>۱</sup> خلافت از میان فرزندان بایشان داد و جانشین خود گردانید۔ حضرت ایشان علیہ الرضوان در بعضی<sup>۲</sup> تصانیف خود نگارش فرمودند کہ:

”این درویش را مایہ نسبت فردیت از پدر بزرگوار خود حاصل شدہ بود و پدر بزرگوار او را از عزیزے کہ جذبہ<sup>۱</sup> قویہ داشتند و بخوارق مشہور بودند بدست آمدہ۔“

مراد حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری است، و نیز نوشتہ اند کہ :

”این درویش را توفیق عبادات نافلہ خصوصاً ادائے صلوٰۃ نافلہ مددے از پدر وے ست و پدر بزرگوار او را این سعادت از شیخ خود کہ در سلسلہ<sup>۱</sup> چشتیہ بود، حاصل شدہ۔“

مراد شیخ عبدالقدوس حنفی غزنوی گنگوہی است۔

- 
- ۱ - یعنی ناگاہ بے مشق تحریر بے نقط۔ اسن جملے کا ترجمہ نسخہ مترجمہ میں صحیح نہیں کیا گیا۔
  - در مخطوطہ ۳ : و چنگ چنگ ہر روز۔
  - ۲ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : می ماندند۔
  - ۳ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : می نمودند۔
  - ۴ - بودن اکثر آن تفسیر بمعاونت ایشان از روے تاریخ بہ ثبوت نہ پیوستہ۔
  - ۵ - در نسخہ خطیہ : ایشانرا۔
  - ۶ - ’مبتدئہ و معاد‘ کے شروع میں یہ ذکر آیا ہے۔

عزم حج بیت الله و رسیدن بملازمت خواجه باقی بالله :

و حضرت ایشان را همواره عزم زیارت بیت الله و روضه رسول الله دامن گیر می بود، و از جهت خدمت والد ماجد خود و کسب کمالات در تعویق می افتاد - چون پدر بزرگوار آنحضرت در سنه یک هزار و هفت (۱۰۰۷ هـ) ارتحال فرمودند، آن عزم سر کشید و شوق غالب گردید، به تجرید و تفرید بسفر مبارک بیرون آمدند، پیچکس را برین معنی اطلاع نه بخشیدند - چون آنحضرت بدہلی رسیدند، ملاقات شیخ حسن کشمیری که از مخلصان حضرت خواجه مجدد باقی قدس سره بود و از دوستان قدیمی حضرت ایشان اتفاق افتاد و وی مناقب و مآثر و کرامات و مقامات حضرت خواجه را در میان آورد - حضرت ایشان از آنجا که اشتیاق این نسبت عزیز الوجود داشتند و والد ماجد را نیز شائق این طریقہ انیقہ دیدہ بودند، بے اختیار زمام اختیار از دست داده بملازمت حضرت خواجه قدس سره شتافتند تا ذکر و مراقبہ از ایشان حاصل نموده توشہ راه پشرب و بطحا سازند - حضرت خواجه بمجرد ملاقات فرمودند کہ شما زیارت بیت الله می روید، اگر چند گاہ درین جا باشید شاید کہ آنچه از آن جا می طلبید ہمین جا یابید، و فرمودند کہ لا اقل سه روز درینجا مقام نمائید بعد ازان اگر عزم مصمم شود متوجه شوید - حضرت ایشان قبول نمودند - بانکہ طریقہ حضرت خواجه چنین بود کہ طالبان در خدمت ایشان می آمدند، تا مدت مدید و عہد بعید آمد و رفت می نمودند و طلب طریقہ می کردند، آنحضرت طریقہ نمی فرمودند و نصیحت می نمودند کہ کسب حلال کنید و حقوق عیال و اطفال بجا آرید - بعد ازان کہ صدق طلب می دیدند بعد از استخارات طریقہ می فرمودند - حضرت ایشان را ترک وضع خود نموده بتصرف باطن و تملق ظاہر جانب ایشان روئے کرده بصید آوردند، بعد ازان طریقہ بایشان فرمودند - ہر روز بلکہ ہر ساعت کار ایشان در ترقی بود و معاملہ سنین بساعات و اسی نمود -

گلے بردند زین دہلیزہ پست

بدان درگاہ والا دست بردست

بعد از اندک مدت کار باوج خود رسید و از اقران و امثال خویش فائق گشتند

۱ - در خطی : 'تلمق' شاید 'تملق' ہوگا -

و بکمال و تکمیل و قطبیت و فردیت الی ما شاء الله رسیدند چنانکه حضرت ایشان مجملے از احوال ابتدا در مکتوب بیان طریقہ نگارش فرمودند و آن این است :

قدسیہ : این درویش را چون ہوس این کار پیدا شد عنایت خداوندی جل و علا ہادی کار او گشتہ بخدمت ولایت پناہ حقیقت آگاہ ، ہادی طریق اندراج النہایہ فی البدایہ والی السبیل الموصل الی درجات الولایہ مؤید الدین الرضی شیخنا و امامنا الشیخ محمد الباقی قدس سرہ کہ یکے از خلفائے کبار خانوادہ اکابر نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم بودہ اند و ایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانہ تعلیم نمودند و بطریق معہود توجہ فرمودند تا التذاذ تمام در من پیدا شد و از کمال شوق گریہ دست داد ، بعد از یک روز کیفیت بے خودی کہ نزد این اکابر معتبر ست و مسمی است بہ 'غیبت' روئے نمود در آن بے خودی یک دریائے محیط می دیدم و صور و اشکال عالم در رنگ سایہ در آن دریا می یافتم و این بیخودی رفتہ رفتہ استیلائے پیدا کردہ و بامتداد کشیدہ گاہے تا یک پھر روز می کشید گاہے تا دوپہر و در بعضے اوقات استیعاب شب می نمود۔ چون این قضیہ را حضرت خواجہ رسانیدم فرمودند "نحوے از فنا حاصل شدہ است" و از ذکر گفتن منع فرمودند و بہ نگاہ داشت آن آگاہی امر نمودند۔ بعد دو روز مرا فنائے مصطلح حاصل شد چون بعرض رسانیدم ، فرمودند کہ "بکار خود مشغول باش" بعد از آن فنائے فنا حاصل شد۔ چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ تمام عالم را یکے می بینی و متصل واحد می یابی؟" عرض کردم "بلے" فرمودند کہ "معتبر در فنا آن است کہ باوجود دید اتصال بے شعوری حاصل شود" در بہان شب فنائے فنا باین صفت حاصل شد ، بعرض رسانیدم و گفتم کہ "من علم خود را نسبت بحق سبحانہ حضوری می یابم۔ بعد ازان نورے محیط ہمہ اشیا ظاہر گشت و من آن را حق دانستم جل و علا و آن نور رنگ سیاہ داشت۔ بعرض رسانیدم فرمودند کہ : "حق مشہود است جل سلطانہ اما در پردہ نور" و نیز ۲ فرمودند کہ : این انبساط کہ در آن نور می نماید در علم ست بواسطہ تعلق ذات جل شانہ باشیاء متعدده کہ در بالا و پست واقع شدہ اند منبسط می نماید ، نفی انبساط باید کرد۔ بعد ازان آن نور

۱۔ مخطوطہ ۱ و ۲ : این کلمہ ندارد۔

۲۔ در مخطوطہ ۱ : فرمودہ اند۔

سیاه منبسط روی بانقباض آورد و تنگ شدن گرفت تا آنکه بنقطه کشید - فرمودند که آن نقطه را هم نفی<sup>۱</sup> باید کرد و بحیرت آمد همچنان کردم آن نقطه هم از میان زائل شد و بحیرت انجامید که در آن موطن شهود حق خود بخود است ، چون بعرض رسانیدم فرمودند که: همین حضور حضور نقشندیه است و نسبت نقشندیه عبارت ازین حضور است ، و این حضور را حضور بے غیبت نیز می گویند و اندراج نهایت در بدایت درین موطن صورت می بندد و حصول این نسبت مرطالب را درین طریق در رنگ اخذ کردن طالب است در سلاسل دیگر اذکار و اوراد را از پیر<sup>۲</sup> تا بران عمل نماید و بے مقصود برد -

قیاس کن ز گلستان من بهار مرا

و این درویش را این نسبت عزیز الوجود بعد از دوماه و چند روز از ابتدائے زمان تعالیم ذکر حاصل شده بود - و بعد از متحقق شدن باین نسبت فنائے دیگر که آن را فنائے حقیقی می گویند ، حاصل گشت و دل<sup>۳</sup> را آن قدر وسعت پیدا شد که تمام عالم را از عرش تا مرکز زمین در جنب آن وسعت مقدار خردله<sup>۴</sup> قدرے نبود -

### مرتبہ حق الیقین در توحید :

بعد ازان بر ذره عالم را فرادی فرادی عین خود دیدم و خود را عین همه اینها تا آنکه تمام عالم را در یک ذره گم یافتم ، بعد ازان خود را بلکه بر ذره را آن قدر منبسط و وسیع دیدم که تمام عالم را بلکه اضعاف عالم را در آن گنجائش باشد بلکه خود را و بر ذره را نورے یافتم منبسط که در هر ذره ساری ست و صور و اشکال عالم در آن نور مضمحل و متلاشی - بعد ازان خود را و بر ذره را مقوم تمام عالم یافتم ، چون بعرض رسانیدم فرمودند که مرتبہ حق الیقین در توحید همین ست و جمع الجمع عبارت ازین مقام ست - بعد ازان صور و اشکال عالم را چنانکه اول حق می یافتم این زمان موهوم دیدم و بر ذره را که حق می یافتم بے تفاوت و بے تغیر همان ذره را موهوم یافتم بغایت حیرت دست داد و درین اثنا عبارت فصوص که از پدر بزرگوار شنیده بودم بیاد آمد که

۲ - مخطوطه ۱ این کلمه ندارد -

۳ - در مخطوطه ۱ : مقدم -

۱ - در مخطوطه : باید نفی کرد -

۳ - در مخطوطه ۱ : و آن را -

فرمودہ است: "ان شئت قلت انه ای العالم حق وان شئت قلت انه خلق وان شئت قلت انه حق من وجه وخلق من وجه وان شئت قلت بالحیرة لعدم التمییز بینہما۔" این عبارت فی الجملہ مسکن آن اضطراب گشت۔ بعد ازان در ملازمت ایشان رفتہ عرض حال خود کردم فرمودند کہ ہنوز حضور تو صاف نشدہ است ، بکار خود مشغول باش تا تمییز موجود از سوہوم ظاہر شود۔ عبارتِ فصوص را کہ مشعر بعدم تمییز بود خواندم ، فرمودند کہ : شیخ بیان حال کامل نکرده است ، عدم تمییز ہم نسبت بہ بعضی ثابت است۔

### بیان مرتبہ فرق بعد الجمع :

حسب الامر بکار خود مشغول شدم<sup>۲</sup>۔ حضرت حق سبحانہ بمحض توجہ شریف حضرت ایشان قدس سرہ بعد از دو روز تمییز در موجود و سوہوم ظاہر گردانید تا موجود حقیقی را از سوہوم متخیل ممتاز یافتم و صفات و افعال و آثار کہ از سوہوم می نمایند از حق سبحانہ یافتم و این صفات و افعال را نیز سوہوم محض یافتم و در خارج جز یک ذات موجود ندیدم۔ چون این حالت را بعرض اشرف رسانیدم گفتند "مرتبہ" فرق بعد الجمع ہمین است و نہایت سعی تا اینجاست۔ پیش ازین آنچه در نہاد استعداد ہر کس<sup>۳</sup> نہادہ اند ظاہر می شود و این مرتبہ را مشائخ طریقت مقام تکمیل گفته اند۔" تم کلامہ الشریف۔

حضرت ایشان قدس سرہ سہ مرتبہ از وطن مالوف خود بخدست حضرت خواجہ قدس سرہ رسیدہ اند۔

مرتبہ اول حضرت خواجہ قدس سرہ ایشان را بشارت حصول دولت کمال و تکمیل و ترقیات در مدارج قرب و نہایت فرمودند کہ مرتبہ الاشارة الیہ۔

مرتبہ دوم اجازت ارشاد و افادہ طلاب دادہ اند و خلعت خلافت عنایت فرمودہ

۱۔ ترجمہ : خواہ یوں کہو کہ وہ یعنی عالم حق ہے ، خواہ یہ کہو کہ وہ خلق ہے ، خواہ عالم کو ایک اعتبار سے حق کہو اور دوسرے اعتبار سے خلق سمجھو اور خواہ دونوں میں امتیاز نہ ہونے کے باعث حیرت کے قائل ہو جاؤ۔

۲۔ در مخطوطہ ۳ : گشتم۔

۳۔ در مخطوطہ ۲ ، ۳ : ہر کس۔



رخصت نمودند و جمعے از منتخبان اصحاب خود را ہمراہ ایشان دادہ تربیت آنها را بان عالی حضرت حوالہ کردند ۔

مرتبہ سیوم حضرت ایشان بخدمت حضرت خواجہ رفتہ اند ۔ خواجہ ولایت پناہ بمجرد استماع قدم حضرت ایشان قدس سرہ پا پیادہ از قلعہ فیروزی کہ مسکن مبارک ایشان بود برآمدہ تا دروازہ کابل کہ معروف است استقبال فرمودہ اند ۔ وبانواع اعزاز و اکرام بردند ، و چون مجلس مقدس انعقاد یافت ، حضرت خواجہ قدس سرہ از حضرت ایشان پرسیدند کہ : سید الطائفہ قدس سرہ العزیز گفتہ ”لو طولبنا بما علیہ الخراز لہلکنا“ یعنی اگر مطالبہ کنند ما را بہ آنچه خراز بران بودہ بر آئینہ ہلاک شویم ۔ گفتہ اند کہ آن آگاہی و عدم غفلت بود بین الخرزتین و چون آخر وقت از خراز پرسیدند کہ چہ آرزو داری ؟ گفت : حسرت دارم بر غفلت ، تطبیق چگونہ باشد ؟

حضرت ایشان در جواب گفتند کہ آرزوئے خراز حضور بالکلیہ بود بظاہر و باطن کہ ورائے آنرا غفلت می دانست و دوام حصول آن متعسر بود ، بر آن تحسر داشت و آنکہ گفتہ کہ بین الخرزتین او را غفلت نبود مراد حضور باطنی ست فقط ۔

بالجملہ درین مرتبہ حضرت خواجہ ایشان را اکرام و احترام فوق الحد می نمودند ، چنانکہ ہر گاہ از مجلس بر می خاستند رجوع القہقری می کردند ، مبادا پشت بجانب ایشان شود و در راہ رفتن رعایت می نمودند و بطلاب و حضار می فرمودند کہ زہار در حضور ایشان تعظیم من نکنید و جمہور اصحاب خود را بایشان حوالہ نمودند و بالکل معاملہ شیخت<sup>۱</sup> و ارشاد بایشان سپردند بلکہ فرزندان گرامی خود را کہ اطفال رضیع<sup>۲</sup> بودند ، طلبیہ ازان حضرت طلب توجہ در باب ایشان کردند ، چنانکہ در احوال ہر دو مخدوم زادہ در آخر ”حضرت اول“ گذشت و بعضے اصحاب کہ در حضور حضرت خواجہ قدس سرہ ماندند در باب اینہا تربیت غائبانہ ازان حضرت طلب می نمودند و می فرمودند کہ مقصود ازین شیخی کہ ما کردیم ظہور ایشان بود بناء علیہ خود ترک شیخت فرمودند ۔

۱ در مخطوطہ : شیخت ارشاد ۔

۲ - یعنی شیرخوار ۔



آن حضرت بامر حضرت خواجہ بسپرند تشریف آوردند و بتربیت طلاب مشغول گشتند چنانکہ حضرت ایشان نگارش فرموده اند -

**قدسیہ :** "چون<sup>۱</sup> خواجہ من مرا کامل و مکمل دانسته مرا اجازت تعلیم طریقہ فرمودند و جمعے از طالبان را حوالہ من نمودند - مرا در آن وقت در کمال و تکمیل خود ترددی بود - حضرت خواجہ فرمودند کہ تردد را دران راه نباید داد کہ ازان ترددی در کمال نشائخ لازم می آید - حسب الامر الشریف شروع در تعلیم طریقہ رفت<sup>۲</sup> و در مسترشدان کار سنین بساعات محسوس گشت درین میان باز علم بنقص خود پدید آمد آنان را کہ پیرامون من می تنیدند جمع کرده حدیث نقص خود گفتم و وداع خواستم اما طالبان این معنی را محمول بر تواضع داشته از آنچه داشتند نگشتند - بعد از چند گاہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ احوال منتظرہ را محصل گردانید، تم کلامہ الشریف - و از احوال و کمال خود و ترقیات ارباب صحبت و ہم پیرہا کہ تربیت ایشان حوالہ<sup>۳</sup> آنحضرت شدہ بود بخدمت حضرت خواجہ عرضداشت می نمودند و آن عرائض در دفتر اول مکتوبات قدسی آیات ثبت یافته بدآنجا رجوع نمایند و همچنین احوال ہر یک از اصحاب حضرت خواجہ (قدس سرہ) کہ در خدمت ایشان نیامدہ<sup>۴</sup> بودند بعد استفسار حضرت خواجہ قدس سرہ از آن حضرت، ایشان بکشف صریح<sup>۵</sup> و صریح اطلاع یافته از سپرند بخدمت خواجہ<sup>۶</sup> می نوشتند و توجہ غائبانہ بر ترقیات آنها می گہاشتند - زہے نظر دور بین! زہے قوت و ہمت تصرف!!

بالجملہ چون آوازہ ارشاد ایشان بچہان و جہانیان رسیدہ و گلبانگ<sup>۷</sup> ایشان بررب مسکون بردند و نوبت ایشان در ہفت اقلیم زدند بر حکم منطوقہ کریمہ "اذا جاء نصر اللہ و الفتح و رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاظاً" خلق اللہ از اقصائے بلاد حلیہ مبارک ایشان را در واقعات و منامات می دیدند و اشارات و بشارات بترغیب صحبت شریف آنحضرت از انبیاء و اولیاء می یافتند و فوج فوج و جوق جوق بگرامی خدمت

۱ - این کلام در رسالہ مبدیہ و معاد مذکور است -

۲ - در مخطوطہ ۴ : کرد -

۳ - در مخطوطہ ۱ : این عبارت متروک مانده -

۴ - صاف و درست -

۵ - شہرت -

آن قطب الاقطاب می شتافتند و بشارات در معاملات ازان عالی درجات می شنیدند ، بعد از ملازمت آنحضرت برطبق<sup>۱</sup> آن می دیدند ، ناچار باعتقاد تمام و انقیاد<sup>۲</sup> تمام می گزیدند و خوارق عادات و کرامات و کشف قلوب و اشراف<sup>۳</sup> غیوب چون ابرنیشان متوالی و متواتر از آن حضرت احساس می نمودند و آثار تصرفات و توجهات در ظاهر و باطن خویش بے عد و حد<sup>۴</sup> مشاہدہ می فرمودند و عاشق صورت و معنی ایشان می گشتند و در حضور آنحضرت وجود نداشتند و از غایت ادب و انکسار چون نقش دیوار دور تر<sup>۵</sup> می ایستادند و تاب خطاب آن قطب الاقطاب کرا ؟ و یارائے ہمزبانی کجا ؟ مجمعے از خدا دوستان و حق پرستان انعقاد یافته بود کہ در ہفت اقلیم روئے زمین شبہے و مثالی ازان موجود نبود - صورت ہر یکے ازان طالبان حق و حلیہ ہر واحدے ازان سالکان محق ہر کہ می دید بے تامل و بے عمل<sup>۶</sup> و بے اختیار و بے انتظار ہرزبان ”ان هذا الا ملک کریم“ (می راند<sup>۷</sup>) -

و طریق ایشان بعینہ طریق اصحاب رض کبار بود و لباس ایشان ہم بطور صحابہ<sup>۸</sup> سید ابرار رضی اللہ عنہم - عمامہ<sup>۹</sup> معظم بر سر و سواک محرف در کور دستار و طرد و فکش بین الکتفین<sup>۱۰</sup> مسدول و قمیص مشقوق<sup>۱۱</sup> المنکبین در بر - و سراویل<sup>۱۲</sup> فوق الکتفین<sup>۱۳</sup> بل وسط<sup>۱۴</sup> الساق در تہ ، و کفش در پا و عصا در دست ، و سجادہ بر کتف و نشان کثرت سجود در پیشانی و تلالؤ<sup>۱۵</sup> انوار بر جباہ<sup>۱۶</sup> و بہاء خدود دلیل نورانیت باطن - شبہا در قیام یا در مراقبہ بسر گردندے و روزہا در اوقات حلقہ ذکر کہ بعد نماز بامداد و پیشین و دیگر انعقاد می یافت در مجلس مقدس ، ایشان استغراق داشتندے و اشراق و چاشت گذاردندے - تمام روز و شب کار ایشان وضو یا نماز یا مراقبہ یا تلاوت بود - نظافت مکان

- |                                 |                                      |                              |
|---------------------------------|--------------------------------------|------------------------------|
| ۱ - مطابق ۱۲ -                  | ۲ - اطاعت ۱۲ -                       | ۳ - اطلاع بر امور غیبیہ ۱۲ - |
| ۴ - بے شمار و بے انتہا ۱۲ -     | ۵ - در نسخہ خطی ۱ : و در دور تر ۱۲ - |                              |
| ۶ - بے تکلف ۱۲ -                | ۷ - در اصل نسخہ مذکور نیست -         |                              |
| ۸ - در میان ہر دو دوش فروہشتہ - | ۹ - گریبان ہر دو دوش شکافتہ -        |                              |
| ۱۰ - ازار ۲ -                   | ۱۱ - ٹخنوں سے اوپر ۱۲ -              |                              |
| ۱۲ - ہلکہ نصف پنڈلی تک ۱۲ -     | ۱۳ - روشنی ۱۲ -                      |                              |
| ۱۴ - جمع جیبہ بمعنی پیشانی -    |                                      |                              |

و ظرافت لباس در حین نماز از پرچه گویم بهتر می داشتند - ما نا که حدیث نبوی علی  
مصدرها الصلوه 'لا یدری اولهم خیر ام آخرهم' در باب آن قطب الاقطاب و احباب  
و اصحاب ایشان خواهد بود - حضرت ایشان به برادر حقیقی خود شیخ محمد مودود  
نگارش فرموده اند :

قدسیه : "اے برادر! این نوع اجتماع اهل الله و این قسم جمعیت الله و فی الله  
که امروز در سهرند میسر است ، اگر گرد عالم گردید معلوم نیست که عشر  
عشیر این دولت پیدا آرید و شمه از آن ماجرا حاصل کنید و شما این چنین  
دولت را مفت از دست دادید و از جواهر نفیس بجوز و سوز در رنگ  
طفلان اکتفا نمودید ع : شرمست بادا هزار شرمست بادا -"

## الحضرة الثالثه

فی بیان درجاته التي ظهرت علی خیر عباد الله و اولیاء الله قبل ظهوره و بعده رضی الله تعالی عنهم -

**درجه ۱ :** علامه سیوطی در جمع الجوامع حدیثی روایت کرده کہ پیغمبر علیہ السلام فرموده ”یکون فی استی رجل یقال له صلوة یدخل الجنة بشفاعته کذا و کذا“ مانا کہ اشارت بوجود حضرت ایشان باشد کہ ایشان در میان علم و صوفیہ صلہ بودند کہ اختلاف فریقین را در وحدت وجود بلفظ راجع داشته اند چنانکہ بعد تحریر آن مقال خود نوشته اند : الحمد لله الذی جعلنی صلوة بین البحرین“ و حضرت ایشان از سرور کائنات علیہ افضل الصلوات مبشر شده اند کہ فردائے قیامت چندین ہزار کس را بشفاعت تو بخشند - منطوق حدیث مضمون بشارت بر آن حضرت صادق می آید و درین مدت ہزار سال دیگرے ہاین لقب نگذشتہ است -

**درجه ۲ :** در یکے از مقامات شیخ الاسلام شیخ احمد جام قدس سرہ دیدہ ام کہ فرمودہ :

”بعد من ہفده تن مثل من مسمی باسم من پیدا شوند و آخرین ایشان بعد ہزار سال ظہور نماید و از ہمہ بزرگ بود -“

**درجه ۳ :** شیخ ظہیر الدین کہ یکے از فرزندان شیخ احمد جام است ، در کتاب رموز العاشقین نوشتہ کہ تا آخر عمر پدرم شیخ الاسلام کہ بردست وے شش ہزار کس توبہ کردہ اند و از پدرم پرسیدند کہ مقامات مشائخ شہیندہ ایم و کتب ایشان دیدہ ایم مثل این حالات کہ از شا ظاہر می شود از پیچکس نشدہ ، فرمود کہ در وقت ریاضت ما ہر ریاضیتے کہ دانستیم کہ اولیائے خدا کردہ اند کردیم و بر آن افزودیم

۱ - حضرت سوم آپ کے درجات کے بیان میں جو اللہ کے نیک بندوں اور اولیاء اللہ پر آپ کے ظہور سے قبل اور اس کے بعد نمودار ہوئے -

حق سبحانہ آنچه پراگندہ بایشان داد تنها باحمد داد و در ہر چہار صد سال چون احمد شخصے پدید آید کہ آثار عنایت حق سبحانہ در باب او این باشد کہ ہمہ خلق بہ بینند ہذا من فضل ربی - انگارم کہ این سخن اشارت بوجود مسعود حضرت ایشان است زیرا کہ ارتحال شیخ احمد جام در ششم صد است و ولادت حضرت ایشان در ہجرت و ہفتاد و یک (۵۹۷۱) -

**درجہ ۳ :** یکے از ثقات پیش فقیر نقل کردہ کہ در بعضے رسائل شیخ خلیل اللہ بدخشانی دیدہ ام کہ نوشتہ است کہ در سلسلہٴ حضرات خواجہا در ہندوستان عزیزے پیدا خواہد شد کہ بے نظیر عصر خود خواہد بود - افسوس ! کہ حیات من تا آن زمان وفا نخواہد کرد -

قطب المحققین حضرت خواجہ باقی قدس سرہ سی فرمودند کہ حضرت مخدوم ما مولانا خواجگی امکانگی مارا امر کردند کہ بہند بروید تا این سلسلہٴ شریفہ را رواجے از شا پیدا شود، ما خود را شایان این معنی ندیدہ تواضع نمودہ ایم - ایشان امر باستخارہ فرمودند استخارہ کردیم ، در آن استخارہ دیدیم کہ گوئیا طوطی بر سر شاخے نشستہ است و ما در دل خود نیت کردیم کہ اگر این طوطی ازان شاخ پریدہ بر دست ما نشیند پس مارا درین سفر کشائشہا خواہد بود - بمجرد خطور این خاطر آن طوطی پرواز نمودہ بر دست ما نشست و ما منقار وے را در دہان خود گرفتیم و از لعاب خود بوے چشانیدیم گویا گردید - بار دیگر منقارش در دہان خود گرفتیم در دہان ما شکر ریخت - تعبیر این واقعہ چنین کردیم کہ طوطی چون از طیور ہندوستان است عزیزے از ہند بما متوسل شود کہ بمعارف و حقائق و اسرار گویا گردد و مارا نیز از وے فائدہ برسد ، و این واقعہ را بتعبیر آن در خدمت مولانا گذرانیدیم<sup>۳</sup> مولانا فرمود کہ تعبیر این واقعہ چنین است کہ بخاطر شا راہ یافتہ - دیرگاہ است کہ بزرگان منتظر قدوم آن عزیز اند ہشتابید و آن عزیز را دریابید - معلوم شد کہ آن بزرگ از دامن شا پرواز خواہد کرد - حضرت خواجہ قدس سرہ بعد اتمام این کلام خطاب بان قطب الاقطاب

۲ - مخطوطہ ۱ : این کلمہ ندارد -

۱ - در مخطوطہ ۳ : از شا رواجے -

۳ - در مخطوطہ : گذرانیدم -

کرده فرمودند که ما این واقعه را اشارت و بشارت نسبت<sup>۱</sup> بحال شما می دانیم - آخر کار موافق تعبیر حضرت خواجه بوقوع آمد -

**درجه ۵ :** حضرت خواجه قدس سره بحضرت ایشان ما می فرمودند که چون وقت مراجعت از خدمت مولانا خواجه امکنگی قدس سره بسمهرند شما رسیدیم در واقعه دیدیم که می فرمایند که تو در جوار قطب فرود آمده و حلیه آن قطب را نیز نمودند - بامداد به دریافت صحبت مشائخ و گوشه نشینان آن بلده رقم پیچ کدام را از ایشان بدان صورت نیاقم و آثار و دثار قطبیت در پیچ یکے معاینه نکردم ، گفتم شاید که از اهل این شهر کسی قابلیت قطبیت داشته باشد که بعد ازین بظهور آید - همان روز اول که شما را دیدم بهم حلیه شما را موافق آن حلیه یافتیم و بهم نشان آن قابلیت در شما شناختم -

**درجه ۶ :** و نیز حضرت خواجه قدس سره در اوائل ایام رسیدن حضرت ایشان بخدمت حضرت خواجه صفا کیشان<sup>۲</sup> قدس سره بحضرت ایشان قدس سره فرموده اند که در شهر شما فرود آمده بودیم دیده شده بود که مشعلی سربفلک کشیده برافروخته اند که تمام عالم از مشرق تا مغرب از آن یک مشعل روشن شده است و محسوس می گشت<sup>۳</sup> که انوار آن مشعل ساعت بساعت متزاید می گردد و مردم از آن یک مشعل چراغهای بسیار افروختند و این واقعه را اشارت و بشارت بمعامله شما می دانیم -

**درجه ۷ :** و نیز حضرت خواجه قدس سره در اوائل ایام وصول آنحضرت بملازمت حضرت خواجه قدس سره بیکے از بزرگان روزگار مکتوبے نوشته بودند و در آنجا نگارش فرموده که شیخ احمد نام مردے است در سمرند کثیر العلم و قوی العمل ، روزے چند فقیر با او نشست و برخاست کرده عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاهده نموده بان می ماند که آفتابے شود که عالمے ازو روشن گردد الحمد لله که احوال کامله او مرا یقین پیوسته و این شیخ مشارالیه برادران و اقربا دارد و همه مردم صالح و از طبقه علماء ، چندے را دعا گو ملازمت نموده از جواهر عالیہ دانسته استعداد های عجب دارند -

۱ - مخطوطه ۱ : این کلمه ندارد -

۲ - مخطوطه ۳ : این کلمه ندارد -

۳ - در مخطوطه ۱ : گشته -



وفرزندان آن شیخ کہ اطفالند اسرارِ الہی اند بالجملہ شجرہ طیبہ است انبتہ اللہ نباتا حسنا۔

درجہ ۸ : و نیز حضرت خواجہ قدس سرہ در باب آنحضرت فرمودہ اند کہ ما درین سہ چہار سال مشیخت<sup>۱</sup> نکردیم ، چند روز بازی کردیم الحمد للہ والمنتہ کہہ این بازی ما و این دوکان پردازی ما بے فائدہ نشد کہ چون ایشان بے روئے روزگار آمد۔

درجہ ۹ : و نیز حضرت خواجہ قدس سرہ در باب حضرت ایشان می فرمودند کہ این تخم را از بخارا و سمرقند آورده در زمین برکت آئین ہند کشتیم ، سرگرمی ما بہ تربیت طالبان تا زمانے بود کہ معاملہ ایشان بانتمہا نرسیدہ بود۔ چون از کار ایشان فارغ شدیم خود را از کار مشیخت کشیدیم و طلاب را بایشان حوالہ نمودیم۔

درجہ ۱۰ : حضرت خواجہ قدس سرہ بحضرت ایشان مکتوب باین اسلوب نوشتہ اند کہ دلالت بر جلالت قدر و منزلت آنحضرت دارد و آن مکتوب این ست :

”حق سبحانہ بمرتبہ کمال و اکمال برساند وللارض من کاس الکرام نصیب تکلف<sup>۲</sup> نیست آنچه حقیقت حال ست نوشتہ می شود پیر انصاری حضرت عبداللہ قدس سرہ می فرماید کہ من مرید ابوالحسن خرقانی ام ، اما اگر خرقانی درین وقت می بود باوجود پیریش مریدی من می کرد۔ ہر گاہ صفت آن بے صفتان <sup>لین</sup> چنین باشد گرفتاران آثار و صفات چرا جان فدائے لوازم طلب گاری نکنند و از ہرجائے کہ بوئے بمشام جان برسد از پے آن نروند۔ اکنون توقف و اہمال ما نہ از راہ استغنا و بے پروائی ما است ، منتظر اشارت است۔“

گر طمع خواہد زمن سلطان دین

خاک بر فرق قناعت بعد ازین

”این ست حقیقت احوال کہ نوشتہ می شود حق سبحانہ تعالی بدانچہ باید مہتد<sup>۳</sup> گرداناد و از عجب و پندار مخلصی بخشاد۔ بقیہ المقصود جناب سیادت سآب

۲ - در مخطوطہ ۳ : تکلفی -

۱ - در مخطوطہ ۳ : شیخی -

۴ - در مخطوطہ ۱ : اینجا بیاض گذاشتہ اند



مقامے خواہد بود کہ از عود مذکور ایمن گرداند۔ ایضاً در مقام فنا فی اللہ نیز نظرے فرمایند کہ شاید غیر ازین راہ ظاہر بتفصیل راہے دیگر ہم داشتہ باشد و بعضے عزیزان از ان راہ داخل شدہ باشند باقی احوال آن متوقف<sup>۱</sup> ایشان را بہتر معلوم است چہ نویسم۔ چندان اسامی و علامات و مقامات ما را معلوم نیست تعبیر آنرا<sup>۲</sup> چہ نوع توان نوشت، ان شاء اللہ تعالیٰ آنچہ مرضی ست بیان شود۔ مجد صادق و جمیع برادران و اعزہ نیازمندی قبول نمایند۔“

**درجہ ۱۴ :** و نیز حضرت خواجہ در جواب عرائض حضرت ایشان صحائف گرامی ساسی نگارش فرمودہ ارسال داشتہ اند و زبان گوہر فشان الہام ترجان را بہ ستائش<sup>۳</sup> ایشان و صحت احوال و کشوف آنحضرت حکم فرمودہ اند و آن این ست : ”آنچہ از کشوف مذکور گشت طریق آن بغایت مرضی و صحیح و مستقیم و مستحسن است کہ بے قول و زبان چیزہا مکشوف می شود۔ حاجت نیست کہ بیان ہمہ وجوہ نمودہ شود ان شاء اللہ تعالیٰ بعد از ملاقات آنچہ باید گفت بحضور گفتہ خواہد شد۔“

**درجہ ۱۵ :** روزے ایشان<sup>۴</sup> قدس سرہ در حجرہ خود در مسجد فیروز آباد دہلی مشغول بودند کہ حضرت خواجہ قدس سرہ تنہا بقصد ملاقات حضرت ایشان بدر آن حجرہ آمدند۔ خادم حضرت ایشان خواست کہ آن حضرت را از ورود خواجہ آگاہ سازد وے را بمبالغہ منع فرمودند و بیرون حجرہ نشستند، بعد از لمحہ حضرت بافاقت آمدند فرمودند کہ بیرون در کیست؟ حضرت خواجہ فرمودند ”فقیر عبدالباقی۔“ حضرت ایشان باضطراب تمام در بکشادند و بیرون آمدند و بافتقار و انکسار تمام در خدمت حضرت خواجہ قدس سرہ نشستند۔

**درجہ ۱۶ :** حضرت خواجہ بشکرانہ<sup>۵</sup> آنکہ حق سبحانہ اینچنین مریدے بلند استعدادے عالی نہادے را بصحبت ایشان رسانید و از برکات صحبت ایشان بدرجہ کمال

۱ - کنایہ از ذات گرامی خود یعنی حضرت خواجہ۔  
 ۲ - در مخطوطہ ۱، ۳ : تعبیر را۔  
 ۳ - مانا کہ اینجا لفظے مانده است و عبارت چنین بودہ : بستائش ایشان کشادہ بصحت احوال الخ  
 ۴ - در مخطوطہ ۱ : حضرت۔

و تکمیل واصل گردانید همواره رطب<sup>۱</sup> اللسان می بودند و باین معنی مفاخرت و مباہات می فرمودند و در حضور خود ایشان را سر حلقه<sup>۲</sup> اصحاب خود گردانیدند و خود بان حلقه در آمدند<sup>۳</sup> و بگوشه<sup>۴</sup> می نشستند -

**درجه ۱۷ :** گویند کہ یکبارے حضرت شاه کمال کیتھلی بر سبیل عادت قدیم خود بمنزل شریف والد ماجد خود حضرت ایشان اعنی شیخ عبدالاحد نزول فرمودند - در آن ایام حضرت ایشان طفل رضیع<sup>۳</sup> بودند و مرض طحاله<sup>۴</sup> کہ از امراض مہلکہ اطفال است داشتند ، نفس دراز گشته بود و از ہوش رفتہ و مدتی گذشتہ کہ شیر ماسدر بکام شان نرفتہ - اہل بیت خاطر شکستہ و مایوس گشتہ نشستہ بودند و رود شاه را غنیمت دانستہ ایشان را بہان حال در خدمت شاه آوردند - شاه ولایت پناہ ایشان را در کنار گرفتند و زبان مبارک خود را در دہان ایشان انداختند - آنحضرت فی الفور مکیدند بعد ازان حضرت شاه فرمودند کہ خاطر عاطر دوستان از جہت ایشان جمع باشد کہ عمر عزیز ایشان بسیار است و خدائے را جل و علا با ایشان بسیار کاروبار است و ایشان مثل من بزرگ خوابند شد ، ایشان را بفرزندی قبول کردم - ہان لحظہ ایشان را صحت تام و عافیت تمام حاصل شد -

**درجه ۱۸ :** حضرت ایشان را در ایام شباب مرض شدید و ضعف قوی روئے نمودہ بود کہ کار بہیاس کشیدہ - والدہ حضرات مخدوم زادہ ہائے عالی قدر کہ از مستورات صالحات عابدات بود ، تجدید وضو ساختہ و دو رکعت نماز گذارده بگریہ و زاری روئے نیاز بدرگاہ باری جلت عظمتہ نہادہ برائے صحت آنحضرت دعا می کرد - درین اثنا آن زہرائے عصر را خواب در ربود ، دید کہ قائلے می گوید کہ خاطر جمع دار کہ ما را باوے کار ہائے عظیم در پیش است کہ ہنوز یکے از ہزار بظہور نیامدہ - حضرت حق سبحانہ عنقریب آنحضرت را صحت کامل کرامت فرمودہ بدرجہ<sup>۵</sup> قرب رسانید -

۱ - بمعنی تر زبان -

۲ - در مخطوطہ ۳ : در آمدہ بگوشہ الخ - ۳ - یعنی شیرخوار -

۴ - بر حاشیہ مخطوطہ ۲ نوشتہ : "شاید مراد از طحاله ام الصبیان باشد" - ۱۲ -

درجہ ۱۹ : عصمت پناہ زہرائے عصر والدہ حضرات مخدوم زاد ہائے عالیقدر در ایام نوکندہائی خود والد ماجد خود حاجی الحرمین المحترمین شیخ سلطان را کہ عالم و فاضل بود و متقی و سخی بود ، بعد از وفات وے در خواب دید کہ گوئیا می گوید کہ این زمان در صحبت کثیر البرکت حضرت خیرالبشر علیہ الصلوٰۃ و السلام بودم ، آنحضرت علیہ التحیہ بر کاغذی بخط خاص مسجل فرمودہ اند کہ مرا چہار بار اند پنجم ایشان شیخ احمد است ۔ عم من شیخ زکریا گوئیا انکار اظہار می نماید ، والد من باوے می گوید این سخن را انکار میار کہ من ہمین ساعت در خدمت سید کونین علیہ الصلوٰۃ حاضر بودہ ام و این معاملہ را معاینہ نمودہ ام ، درین معنی بیچ شکے و ریبے نیست ۔ بعد از افاقت از عظم این واقعہ در حیرت افتادم ، آخر الامر حضرت حق سبحانہ ایشان را بکمال متابعت سرور کونین علیہ السلام و اصحاب کبار بمرتبہ رسانید کہ ہر کہ ایشان را می دید می گفت کہ طریقہ ایشان بعینہ طریقہ اصحاب کبار است ۔

درجہ ۲۰ : حضرت شاہ کمال کیتھلی قدس سرہ وقت ارتحال خود جبہ متبرکہ خود را کہ سالہا در بر خود داشتند باوجود پسر خود شاہ عہاد بہ نبیرہ خود شاہ سکندر بن شاہ عہاد عنایت نمودند و فرمودند کہ این جبہ را بتو امانت می سپارم بہر عزیزے کہ خواہم گفت خواہی رسانید ۔ اتفاقاً شاہ کمال در گذشتند و نام پیچکس نگفتند ، بعد ازان در واقعہ بشاہ سکندر فرمودند کہ این جبہ را بفرزند معنوی شیخ احمد سپہرندی برسان کہ این جبہ امانت ایشان است پیش تو ۔ شاہ سکندر توقف و تعلل نمودہ کہ نعمت خانہ بہ بیگانہ چون دہم ۔ حضرت شاہ باز در معاملہ امر نمودند و دران باب مبالغہ فرمودند ، شاہ سکندر بر این معنی نیامدہ ۔ میوم مرتبہ حضرت شاہ بعتاب عظیم معاتب ساختند ۔ این زمان شاہ سکندر ناچار شدہ آن جبہ را از قصبہ کیتھل بسپہرند نزد ایشان آورد و در پوشانید ، و آنچه حضرت ایشان بعد پوشیدن آن جبہ متبرکہ مشاہدہ نمودہ اند ، در مکشوفات مذکور خواہد شد ان شاء اللہ تعالی ۔

درجہ ۲۱ : وقتی کہ حضرت ایشان قدس سرہ بعد ارتحال حضرت خواجہ قدس سرہ بجمہت عزاء آنحضرت طرف ۲ دہلی تشریف بردند ، اصحاب حضرت خواجہ قدس سرہ

برسنن<sup>۱</sup> سابق استقبال ایشان نمودند و بر طریق قدیم در حلقه<sup>۲</sup> ذکر ایشان حاضر می شدند و مریدانه سلوک می کردند بلکه به تجدید بیعت بآنحضرت می نمودند، ناگاه<sup>۳</sup> ”الخناس“<sup>۴</sup> الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنه والناس“ چندی را که قوت یقینیه غالب نداشتند به مقدمات موپه زر اندوده خود از جا برد و برسز انکار ایشان آورد و صحبت منغص شد<sup>۵</sup> - حضرت ایشان توجه بوطن مالوف خود فرمودند - حقائق و معارف پناه شیخ تاج<sup>۶</sup> با آنکه مخلص خاص ایشان بود بسبب صحبت بعضی ازین فرقه عناد ترددی و شبهی به خاطر وی نیز متمکن شده بود - بعد ازان شیخ تاج از سنبل که وطن مالوف وی بوده، مکتوبی به مولانا محمد قلیچ خسر پوره حضرت خواجه<sup>۷</sup> نوشت که :

”بخدمت حضرت ایشان عریضه<sup>۸</sup> نویسد و در آنجا دعائے فقیر را رسانیده معروض دارد که در واقع از جریمه<sup>۹</sup> من در گذشته اند، در واقع نیز از گناه من در گذرند، دیگر بیاران دہلی بگویند پر آنکه بخدمت حضرت ایشان رجوع داشت و الحال منحرف شده مرتد<sup>۱۰</sup> طریقت است و پر که رجوع نداشت و انحراف گرفته نیز مرتد طریقت، زیرا که انکار کامل اولیا داخل ارتداد است و این دو روزه زندگانی سهل است اما پر که بر بہان<sup>۱۱</sup> انحراف ماند، دم آخر ایمان او مسلوب خواهد شد - چون ہم پیرہائے یکدیگریم خبر کردیم -“

بعد ازان به چندگاہ شیخ تاج بدہلی تشریف آوردند و در حجره حاجی صالح فرود آمدند - اخوند ملا حسن و جعفر بیگ تہانی و خواجه محمد صدیق در خدمت ایشان حاضر شدند<sup>۱۲</sup> - جعفر بیگ و ملا حسن بخدمت شیخ عرض کردند کہ باین مضمون مکتوبی از شما بما رسیده بود آیا این مکتوب را کسی از پیش خود ساخته بود یا در واقع

۱ - طور و طریق ۱۲ -

۲ - شیطان خناس جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے -

۳ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : گشت -

۴ - در مخطوطہ ۳ : کہ از کامل اصحاب و اجلاء خلفائے حضرت خواجه و از مشاہیر مشائخ

ہند و حرمین شریفین بود با آنکہ الخ - ۵ - در مخطوطہ ۱ ، ۳ : بہان -

۶ - در مخطوطہ ۱ ، ۲ : خواجه صدیق - ۷ - در مخطوطہ ۲ : چون جعفر بیگ الخ -

مکتوب شاہا بود - حضرت شیخ فرمودند کہ مکتوب از من بود و حقیقت معاملہ آن ست کہ مرا انکارے بخدمت شیخ احمد بودہ است - از دست ایشان لت خوردم ، بعد ازان معتقد گشتم و متوجہ احوال یاران دہلی شدم اثرے رشدے مفہوم نشد و چندانکہ توجہ نمودم راہے بہ مقصد نمی کشود تا شبے نیازمندی فراوان بدرگاہ مولیٰ تعالیٰ نمودم در بہان حال غیبت در ربود ، سی بینم کہ مجلس عالی است کہ جمیع کمل اولیا درآن مجمع معلی جمع اند ، من نیز خود را در گوشہٴ آن محفل مقدس خزاندم - چون ساعتے گذشت یکے ازین<sup>۱</sup> اکابر مرا مخاطب ساختہ فرمود کہ تو باکمل عصر انکار داری مگر این قدر ندانی<sup>۲</sup> کہ باکمل وقت در مقام بے ادبی بودن و غلظت<sup>۳</sup> نمودن باعث خرابی دین و موجب سلب ایمان است - ازین انکار برگرد و نادم و تائب شو - چون این بزرگ ساکت شد بزرگے دیگر از آن بزرگان مرا مخاطب ساختہ بہمین صرافت تہ تراشہ<sup>۴</sup> کشید -

الغرض جمیع کبرائے آن مجلس فرداً فرداً بہمین طریق خطاب و عتاب می فرمودند من حیران گشتم کہ خداوند بسکدام یکے از اکابر دین کہ او اکمل وقت باشد ، مرا غلظت خواہد بود کہ مستوجب اینہمہ اعتراض گشتم - ناگاہ می بینم کہ در صدر این مجلس مقدس بندگی میان شیخ احمد نشستہ است<sup>۵</sup> و جمیع این بزرگان را روے توجہ بجانب ایشان است و رأس و رئیس این محفل عالی ایشانند - این زمان معلوم شد کہ معاملہ چیست؟ لاجرم از جائے خود برخاستہ بخدمت ایشان شتافتہ خود را بر قدم ایشان انداختم - چون ایشان فقیر را دیدند برخاستہ در کنار کشیدہ و کمال مرحمت بجا آوردند ، عرض کردم کہ چون من در میان یاران غیب نشستہ بودم ، از من نیز نسبت بایشان غیبت سر بر زدہ است ، امید کہ عفو فرمایند - فرمودند کہ "از مثل توئے" عجب ، از مثل توئے عجب ، از مثل توئے عجب ، سہ بار تکرار نمودند -

۲ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : ندانستہ -

۳ - یعنی عتاب فرمودہ واللہ اعلم -

۱ - در مخطوطہ ۳ : یکے از اکابر -

۳ - در مخطوطہ ۱ ، ۲ : غلظت -

۵ - در مخطوطہ ۳ : نشستہ اند -

۶ - در مخطوطہ ۱ : این کلمات یک بار و در مخطوطہ ۳ : دو بار و در مخطوطہ ۲ : سہ بار بعبارت آمدہ -

بتضرع و زاری معروض داشتم کہ بمقتضائے بشریت واقع شدہ است۔ فرمودند کہ عفو کردیم۔ چون از خواب بیدار گشتم تائب شدم و تضرع بسیار نمودم۔ اثر قبول بظہور پیوستہ و رشدے درکار پدید آمد۔ بنا بران بدوستان و ہم پیرہا نوشتم کہ این دو روزہ زندگانی سہل است ہر کہ بہان انحراف بحضرت ایشان خواہد مساند و رجوع و بازگشت نخواہد نمود در آخر دم ایمان بیاد خواہد داد۔ و چون حضرت ایشان بتقریب عرس حضرت خواجہ قدس سرہ بدہلی تشریف بردند شیخ تاج کہ از کمل اصحاب و از اجلہ خلفائے حضرت خواجہ قدس سرہ و از مشاہیر مشائخ ہند بود، نیز بدہلی آمدہ بودند۔ استقبال ایشان نمودہ بالمشافہہ طلب عفو کردند<sup>۱</sup> و قبل ازین نیز شیخ تاج بخدمت ایشان نامہ محتوی بر شفاعت جماعت فیروز آبادی و طلب عفو تقصیرات اینہا نگاشتہ بودند، در آن نامہ این حکایت را نگارش فرمودندہ بودہ اند کہ بزرگے در ناحیہ مسجدے در مراقبہ بود کہ بازرگانے آنجا بجهت نماز ورود نمود، اتفاقاً ہمیانی پانصد دینار کہ در کمر داشت در آنجا پاخود نیافت، گان او بر آن قرار یافت کہ این مرد کہ در زاویہ مسجد نشستہ است آنرا برداشت<sup>۲</sup>۔ مردم خود را فرمود تا آن بزرگ را بانواع عقوبات معاقب ساختند، آخر آن عزیز طوعاً و کرہاً اعتراف نمود کہ این زر را او ادا نماید۔ آن درویش مخلصان و مریدان داشت برینہا توزیع<sup>۳</sup> نمود و آن زر بوے ادا فرمود۔ بعد ازان ہمیانی را آن بازرگان از جائے دیگر یافت۔ ازان آزارہا کہ بان درویش صابر کردہ بود، بر خود بلرزید و بملازمت آن عزیز رسید و بانواع تذلات درپیش وے متذلل شدہ<sup>۴</sup> ندامتہا و پشیمانیا کشید۔ آن بزرگ فرمود اے فلان اینہمہ اظہار تذلل و انکسار برائے چیست؟ سن ہان روز کہ از تو آزار یافتم پاخود عہد بستم کہ در بہشت فروم تا ترا نبرم۔ غرض از عرض آنست کہ سلف چنین کردہ اند توقع کہ ایشان از زلات این گروہ بگذرند و عفو کنند۔ حضرت ایشان بنا بشفاعت شیخ تاج بالمراسلہ اولاً و بالمشافہہ

۱۔ در مخطوطہ ۳ : فرمودند۔

۲۔ در مخطوطہ ۲ : آن را برداشتہ است۔

۳۔ یعنی تقسیم کرد۔ در مخطوطہ ۱ : توضیح و در مخطوطہ ۳، ۲ : توضیح۔

۴۔ در مخطوطہ ۳، ۲ : گردیدہ۔



تانیاً عفو فرمودند -

**درجه ۲۲ :** دران ایام که حضرت ایشان قدس سره بعد ارتحال حضرت خواجه قدس سره بجهت تعزیت آنحضرت بسدہلی تشریف برده بودند واصحاب<sup>۱</sup> حضرت خواجه قدس سره بایشان بیعت مجددہ نموده بودند خدمت خواجه حسام الدین احمد در واقعہ دیدند کہ گوئیا حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم بہ منبر برآمده اند و خطبہ<sup>۲</sup> در ثناء و ستائش حضرت ایشان قدس سره می خوانند و بفقرات فصیحہ و کلمات ملیحہ ایشان را می ستایند ومفاخرت ومباہات می نمایند و می فرمایند کہ می نازم باآنکہ در است من شیخ احمد این چنین عزیزے ظہور فرمودہ است و مجدد دین متین من گشتہ -

**درجه ۲۳ :** ونیز خدمت خواجه حسام الدین احمد در واقعہ دیدند کہ گوئیا بایشان می فرمایند کہ در یاران فیروزآباد بلائے عظیم نازل خواهد شد ، ہر کہ غسلہ وضوے ایشان بیاشامد ازان بلا نجات یابد - چون خواجه مشار الیہ این واقعہ را بخدمت حضرت ایشان گزراند فرمودند کہ آب مستعمل آشامیدن مکروه است ، بکتب فقہ رجوع نمودند ، این قدر رخصت پیدا شد کہ اگر چہارم مرتبہ اعضا را بے نیت قربت شستہ شود آب مستعمل نمی شود ، آشامیدن آن کراہت ندارد و بنا بر آن غسلہ<sup>۳</sup> مرتبہ<sup>۴</sup> چہارم<sup>۲</sup> را ہمہ یاران چہ اصحاب حضرت خواجه و چہ مریدان ایشان ہمہ باعتقاد راسخ آشامیدند ، حق سبحانہ و تعالی بپرکت آن ایشان را ازان بلا نجات ارزانی داشت -

**درجه ۲۴ :** یکے از مخلصان حضرت ایشان قدس سره کہ صالح و حافظ قرآن بود پیش بندہ نقل نموده کہ حضرت ایشان در عشرہ اخیرہ ماہ رمضان گونہ تکسر<sup>۳</sup> داشتند - درین ایام شبے در واقعہ می بینم کہ مردم فوج فوج و جوق جوق از ہر طرف می دویدند پرسیدم کہ موجب این ہمہ تلاش چیست ؟ گفتند قطب الاقطاب عصر شیخ احمد فاروقی بیمار اند درین قلعہ سنگین در مسجد جامع تشریف ارزانی دارند و امیرالمؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بجهت بیمار پرسسی ایشان آمدہ اند - مردمان بدیدن ایشان می دونند، من

۲ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : رابع -

۱ - مخطوطہ ۱ : این عبارت ندارد -

۳ - اعضا شکنی مراد علالت -



نیز در تگ و دو افتاده ام و شوق دریافت دیدار پر انوار حضرت امیرالمؤمنین غالب گشت کہ حق تعالی این خلیفہ برحق را بجهت عیادت آنحضرت زندہ ساختہ بدین جہان فرستادہ است ، دیدار ایشان غنیمت است -

گوئیا آن قلعه سراپا از سنگ سرخ عمارت یافته است و بغایت رفعت و استحکام دارد و آن قلعه (بر مقام ۱ بلند) واقع است ، چنانکہ بر کوه برمی آیند مردم بر آن قلعه برمی آیند چون نزدیک دروازه آن حصن رسیدم شور و غوغائے مردم و دویدن و رسیدن از ہر طرف کہ بود تسکین یافت و مردم از دو طرف راہ صف بستہ ایستادہ شدند - بعد از ساعتی شور در شہر افتاد کہ حضرت امیرالمؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ حضرت شیخ احمد را عیادت فرمودہ<sup>۲</sup> معاودت می فرمایند - درین اثنا سہ مرد بر اسب سوار پیدا شدند ، حضرت ذی النورین اندکے پیش و آن دو مرد در عقب - من نیز برابر صف دست بستہ ایستادہ ام - چون مرور<sup>۳</sup> آنحضرت رضی اللہ عنہ از پیش من (شد<sup>۴</sup>) دست بر زانوئے ایشان نهادم و بوسہ دادم گریہ شوق در من پیدا شد - حضرت امیرالمؤمنین بمن فرمودند ہرگہ مرا یاد کنی حاضر شوم - ہمدرین اثنا از خواب درآمدم ، دیدم کہ اشکم چون چشمہ جاری ست -

**درجہ ۲۵ :** زمانے کہ حضرت ایشان قدس سرہ بعد ارتحال حضرت خواجہ قدس سرہ بدہلی تشریف بردہ بودند و بعضے اصحاب خواجہ بعد از آنکہ منکر<sup>۵</sup> ارادت آمدہ اند و آن حضرت بجهت شکوک و شبہات اینہا نصاب و مواعظ بسیار فرمودند - چون سودمند نہ دیدند سلب نسبت بعضے ازینہا نمودہ اند - باز منتہ<sup>۶</sup> نشدہ اند بلکہ اجتماع بروضہ<sup>۷</sup> منورہ حضرت خواجہ رفتہ توجہ والتجا بجا آوردہ اند - یکے را کہ از آن جماعت صاحب کشف بودہ اند واقعہ بنظر در آمدہ کہ گوئیا ہر یک ازین درویشان چراغ برافروختہ است کہ ناگاہ برق خاطر در رسیدہ وہمہ چراغہائے ایشان را منطفی گردانیدہ وہم در

۱ - در مخطوطہ این فقرہ متروک است ۱۲ -

۲ - در مخطوطہ عیادت فرمودند معاودت می فرمایند ۱۲ -

۳ - گزر - ۴ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ اند -

۵ - در نسخہ خطیہ : شوا - ۶ - آگاہ ۱۲ -

معامله معلوم شد کہ دانی این چراغها چیست ؟ توجهات درویشان فیروز آباد است و برق خاطر کدما است ؟ توجه عالی حضرت ایشان است - باوجود آن مشاہدہ جلالت قدر و علو مرتبہ آنحضرت ، چنانکہ استفادہ را شاید بانحضرت رجوع نمودند اما بعد از مدتی شیخ تاج شفاعت نموده از حضرت ایشان زلات آن جامعہ را استعفا نموده و آن حضرت بکرم عفو فرمودند - بعد ازان صفا در صفا بود و آن جماعت بانابت و اردات حضرت ایشان پیش می آمدند و در صحبت و حلقہ ایشان بادب و تعظیم تمام امیدوار فیوض و برکات می نشستند و بخدمات قیام و اقدام می نمودند و آن حضرت ہر سال در ایام عرس حضرت خواجہ قدس سرہ بدہلی تشریف می بردند الا ماشاء اللہ سبحانہ -

درجہ ۲۶ : عورتے صالحہ عابدہ خدا طلب حق پرست کہ بزرگان را دیدہ و از ہر کس بہ نصیبہ خود رسیدہ می گفت کہ در اکبر آباد بودم کہ بعضی عورات می گفتند کہ در فتح پور سیکری درویشی آمدہ است صاحب کشف و کرامات ، گاہ پیدا می شود و گاہ غائب می گردد - اکنون بعد از مدتی از غیب بظہور آمدہ است - گفتم بملازمت آن عزیز بروم و از تعطش طلب خود در راہ حق اظہار نمایم - باشد کہ نصیبی دریابم - چند عورات دیگر از اہل دولت ہم ہمراہ من شدند تا ازان درویش التماس دعا کنند -

الغرض وقت شام بہ باغچہ کہ آن درویش در آنجا بود رسیدیم و کس فرستادیم کہ اذن در آمدن ما بہ ملازمت او بیارد - فرمود کہ بیائید - وقتی کہ می در آمدیم ہمراہان گفتم کہ شا عورات خورد سال و جوانید مبادا در حرکات و سکنات بے ادبی کنید و یا بر لباس فقیر بخندیدید کہ موجب ضرر است بارے بخدمتش رسیدیم (دیدیم) کہ سیاہ پوش است و دو سہ خادم ہمراہ دارد - سلام کردیم و دورتر نشستیم و من اندکے بفرق ازینہا نشستم کہ اگر ازینہا خندہ ظاہر شود اعتراض درویش بر من نباشد - لمحہ نگذشتہ کہ اینہا آہستہ اشارہ بر لباس سیاہ وے کردند - از آنجا کہ نشستہ بود بااعتراض تمام گفتم کہ نزدیک فقیران باستمزاء و تمسخر می آئید - حیران گشتند کہ

باوجودے کہ اشارہ نازکے واقع شدہ بود و شب تاریک تر و دور تر نشسته بودند، غیر از انکہ بکشف دانسته روئے دیگر نیست۔ از دہشت روح از بدن اینہا پرید و بغایت وحشت کشیدند و نہایت ترسیدند و حیران گردیدند۔ بعد لمحہ کہ آن عزیز از اعتراض تسکین یافت، من اظهار طلب خدا و تعطش این راہ نمودم فرمود کہ :

در ہر زمان قطب یکے ست و درین زمانہ قطب یگانہ حضرت سیان شیخ احمد اند۔ ہر گاہ تو بخدمت ایشان رسیدی و از دریائے عمان سیراب نگریدی از جوئے خورد چہ سیراب خواہی شد۔ من نکرت و جہالت انداختہ گفتم آری ایشان بزرگ اند، من تعریف ایشان شنیدہ ام خدائے جل و علا میسر گرداند کہ ایشان را بہ بنیم۔ الحال بخدمت شہا آمدہ ایم ازینجا بہرہ می خواہیم، فرمود چرا دروغ می گوئی تو فلان جا وقت نیمروز بود کہ بخدمت ایشان رسیدی و در میان تو و ایشان فلان سخن گذشت۔ ہرچہ رفتہ بود بعینہ مطابق واقعہ سوانق نفس الامر بیان نمود و حال آنکہ در آن وقت بخدمت ایشان بعضے چیزہا استفسار نمودہ بودم و جواب یافتہ کہ پیچکس حاضر نبود۔ ناچار باقرار آمدم گفتم بلے من ایشان را ملازمت کردم اما کنون از شہا اسیدوارم۔ فرمود کہ من ہم از حضرت ایشان اسیدوارم کہ یکبار ملازمت آن سید اختیار کردہ ام ان شاء اللہ تعالیٰ یکبار دیگر آنحضرت را خواہم دید ہر کہ ایشان را دیدہ است از آتش دوزخ رہا گردد و بروئے حرام شود۔ و عورات دیگر کہ بہرہ عقیقہ آمدہ بودند بہمین عبارت بلا تفاوت این ماجرا نقل نمودند۔

**درجہ ۲۷ :** خواجہ محمد اشرف کابلی کہ از مخلصان خاص حضرت ایشان بود از فضائے عہد بود بامن فقیر نقل می نمود کہ بہمت ارادت و انابت بخدمت خادمان حضرت ایشان قدس سرہ استخارہ کردہ بودم در واقعہ دیدم کہ صحرائے است بس فراخ و مسطح دران دشت جمع شتابان بزیارت عزیزے می روند من نیز بشوق تمام متوجہ آن جمع گردیدم و ازان جماعہ استفسار نمودم کہ اے فلان بزیارت کدام عزیزے می روید؟ یکے ازینہا گفت اے پیغمبر! اینجا حضرت رسالت علیہ السلام تشریف دارند۔

بعد از استماع این خبر مسرت و اثر فرحت و شوق غالب گشت ، بسرعت تمام خود را بان مجمع رسانیدم ، دیدم که مردم حلقه کرده ایستاده اند ، دور تمام شده ، دور حلقه دوم شروع شده ، بن خود را بسعی بلیغ مابین حلقه رسانیدم ، درین اثنا هجوم مردم بسیار شد ، چنانکه حلقه سیوم نیز با تمام رسید . درین ولا بخاطر آمده که ازین مردم نیک تحقیق باید نمود تا اطمینان حاصل شود . ازان جماعه باز استفسار کردم اینهمه سعی بزیارت می نمائید فرمائید که این کدام عزیز است ؟ همه متفق اللفظ والمعنی گفتند که هنوز ندانسته ؟ که حضرت خاتمیت علیه السلام و التوحید اند . شوق (افزون تر) شد ، از کوتاهی قد و قامت بصد مشقت بر سر انگشتان پا ایستاده ملاحظه نمودم . چون چشم من بر جمال پر انوار افتاد ، دیدم که حضرت ایشان اند بان جماعه اظهار نمودم که ایشان حضرت میان شیخ احمد اند ، شما فرمودید که حضرت رسالت اند علیه السلام بالاتفاق گفتند که حضرت رسالت اند .

بعد از آنکه بیدار شدم کیفیت روئے داد که بے هوش افتادم ، چون از بے خودی بشعور آمدم گریه عظیم بر من مستولی شد بعد ازان بسعادت ارادت و انابت حضرت ایشان مستعد<sup>۳</sup> گشتم .

درجه ۲۸ : درویشی بلخی گفته که در واقع دیدم که گوئیا جنازه با عظمت و جلالت آورده اند و جمع کثیر و جم غفیر در سلف و خلف خصوصاً اکابر ملوراء النهر مثل قطب ربانی عبدالخالق غجدوانی و غوث الافراد خواجه بهاء الدین نقشبند و قلوبه الابرار خواجه عبیدالله احرار و اقران و امثال ایشان قدس اسرارهم برآن جنازه حضور ارزانی دارند و انتظار عزیز می برند و چشم بر راه او دارند و برپا ایستاده اند . درین میان بیکم از اعزه گفتم که این نعش کدام عزیز است و این اولیای کبار در انتظار کدام بزرگ ایستاده اند ؟ فرمود که این میت قطب بوده و این بزرگان منتظر قطب الاقطاب اند تا تشریف آورد و نماز جنازه گذارد و ایشان اقتدا بدو کنند .

۱ - در مخطوطه اینجا بیاض گذاشته اند .

۲ - در مخطوطه این لفظ از کتابت مانده .

۳ - در مخطوطه : مستعد ۱۲ -

و درین اثنا بزرگی سرو قدی ، گندم گون ، مائل بسفیدی ، کشاده چشم ، فراخ پیشانی ، بلند بینی ، انبوه و سریع ریش ، پرموی<sup>۱</sup> که صباحتش از حسین یوسفی خیر می داد و ملاحظت از حسن مجدی انباء می نمود و انوار ولایت برجین مبین مستلالی بود و وجابت و وقار و تمکین دثار<sup>۲</sup> خود داشت ، در رسید ، همه اولیا تواضع کردند ، وے پیش رفت و امامت کرد -

چون جنازه برداشتند از یکے پرسیدم که نام این امام و مقام این بهام کدام است ؟ گفت نام ایشان حضرت میان شیخ احمد است و مقام ایشان سهرند - از خواب درآمد و در طلب دیدار آن بزرگوار بے قرار گشتم ، علی الصبح از بلخ رخت رحلت بجانب آن قطب الاقطاب (بربستم<sup>۳</sup>) چون بسهرند رسیدم و بملازمت آن عالی حضرت مشرف گردیدم ، حلیه مبارک ایشان را همچنان یافتم که در واقعه دیده بودم ، روے نیاز بدرگه عرش اشتباه وے مالیدم و چند گاه گرد خانقاه ملائک پناه وے گردیدم و دیدم آنچه دیدم -

**درجه ۲۹ :** یکے از درویشان که آثار نیستی و دثار مستی بر وے پیدا بود از مبداء حال و از سبب انابت خود بحضرت ایشان<sup>۴</sup> می گفت شیے بعد از نماز تهجد بروح پر فتوح خلیفه صدر الدین ، که از خلفائے خواجه همد زاهد بلخی بوده ، اما مدت مدید بر مسند مشیخت و راهبری طلاب سلسله کبرویه نموده و والد سن مرا در صغر سنی بملازمت ایشان برده بود ، توجه آوردم ، گفتم یا خلیفه صدر الدین ! شما ازین عالم فانی بملک جاودانی رفتید ، مرا به بزرگی که درین زمانه از وے بزرگتر نه باشد ، هدایت و دلالت نمائید - خوابم در ربود حضرت خلیفه صدر الدین را دیدم که آمدند و فرمودند که ترا بخدمت میان شیخ احمد سهرندی می فرستم که درین عصر پیچکس از وے کامل تر نیست -

علی الصبح با کمال اشتیاق بخدمت آن قطب آفاق شتافتم و قبول یافتم -

۲ - بمعنی لباس -

۳ - در مخطوطه : خواجه ۱۲ -

۱ - در مخطوطه : دو موی -

۳ - این کلمه در مخطوطه متروک است -

**درجہ ۳۰ :** تاجرے صانعے کہ ساکن یکے از قرائے پنجاب بود ، نقل نموده کہ محبت بن باغوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ غالب بود و ہمیشہ بعد صلوات خمسہ فاتحہ بروح پرفتوح غوث الثقلین می خواندم و در خلوت بعجز و انکسار بدان غوث آفاق عرض حاجات خود می نمودم و باوراد و وظائف و اذکار سلسلہ علیہ قادریہ اشتغال داشتم تا شبے غوث الثاقین را قدس سرہ بین النوم<sup>۱</sup> و الیقظہ دیدم ، دویدم و پائے مبارکش بوسیدم ، فرمود کہ در ظاہر نیز پیر گرفتن از ضروریات این کراہ است - عرض کردم کہ بہر کہ از مشائخ زمانہ اکمل باشد امر فرمائید تا بحضورت او برسم - فرمودند در سہرند عزیزے ست جامع علم ظاہر و معرفت باطنی و اعمال صوری و کمال معنوی شیخ احمد نام - نزد وے رو کہ درین عصر مثل او دیگرے نیست - علی الصبح متوجہ آن<sup>۲</sup> بارگاہ قطب الاقطاب گشتم تا آنکہ باستانہ<sup>۳</sup> فلک نشانہ آنحضرت پیوستم و حقیقت معاملہ معروض داشتم ، مورد عنایات بے غایات و الطاف بیکران گشتم - بجزبہ و سلوک بنواختند و کار مرا در اندک مدت ساختند -

**درجہ ۳۱ :** میر سید احمد کہ از مقبولان حضرت ایشان ما بود ، نقل کرد کہ دران ایام کہ سلطان ایشان را آزار رسانیدہ بود ، من در ملک دکھن بودم و بماجرائے اطلاع نداشتم کہ ناگاہ خبر شنودم کہ سلطان<sup>۳</sup> زمان حضرت ایشان را بعنف تمام طلبیدہ بشہادت رسانید و ازین خبر وحشت اثر بے قرار گشتہ ببازار در آمدم تا باشد کہ قاصدے خبر فرحت اثرے و مسرت ثمرے برگوید - دیدم کہ در کنار بازار بازرگانان چند کہ سیائے<sup>۴</sup> صلاح از ایشان ہویدا و پیدا است ، فرود آمدہ اند - نزد آنها رقم و سلام کردم - بنشستم یکے از آنها اندوہ و ستوہ در من فہید و از آن معنی پرسید - خبر سوخش کہ در گوش من خوردہ بود بیان نمودم ، وے آہ سرد از دل پردرد برآورد و سر بگریبان فرو برد ہر لمحہ متلون سی شد تا در چہرہ اش تغیر کثیر راہ یافت - بعد از زمان فراوان سر بر آورد و گفت خاطر جمع دار کہ حضرت ایشان زندہ اند لیکن مقید اند -

۲ - والصحيح بارگاہ آن قطب الاقطاب -

۱ - در میان بیداری و خواب ۱۲ -

۳ - مراد اثر ۱۲ -

۳ - سلطان جہانگیر ۱۲ -

مرا ازین سر بمراقبہ فرو بردن و اخبار از عالم غیب نمودن او حیرت فرو گرفت ۔  
گفتم شاہ حضرت ایشان را دیدہ اید ؟ گفت کمترین مریدان ایشانم ۔ بالتاس تمام وے را  
بخانہ خود آوردم و تسلی خاطر حزین بصحبت آن عزیز خواستم و پرسیدم کہ چندگہ  
در ملازمت آنحضرت بسر بردہ اید و چہ نعمت یافتہ اید و باعث ارادت بایشان چہ بود ؟  
چون دانست کہ از مخلصان ہستم سبب ارادت چنانکہ برو گذشتہ بود بیان نمود و این  
مرد در زی<sup>۲</sup> تجار می گذرانند و در معنی از کمال بود ۔

**درجہ ۳۲ :** یکے از شاہزادہا<sup>۳</sup> با پدر خود محاربہ داشت ، باوجود کثرت لشکر  
وقوت محاربان فتح نمی یافت ، روزے آن شاہزادہ از درویشے کہ صیاحب خوارق  
ظاہرہ و کرامات باہرہ و کشف جلی و فراست سنی<sup>۴</sup> بود ، استفسار نمود کہ سر چیست ؟  
کہ باینہمہ لشکر بیحد و مبارزان بے غد فتح نمی شود ، حال آنکہ امرائے پدر من  
اکثر باسن موافق اند ۔ شیخ جلیل القدر توجہ نمود و بکشف و فراست خود دریافت  
و گفت کہ درین عصر چہار تن اند کہ مدار این کار باستصواب ایشان است ؛ سہ کس  
بر فتح شاہ راضی اند و یکے کہ بزرگتر ایشان است بدین معنی راضی نیست ۔ گفت کیست ؟  
گفت حضرت میان شیخ احمد سہرندی ۔ تم کلامہ والحق ہمچنان بود ۔

یکے از کبرائے مشائخ ہندوستان بخدمت حضرت ایشان نوشت کہ اکابر زمان بفتح  
شاہزادہ حکم می کنند ۔ شاہ درین باب چہ می فرمائید ؟ ایشان در جواب نوشتند کہ  
درین جنگہا خود فتح شاہزادہ بنظر در نمی آید اما آخر کار معاملہ آن شاہزادہ بلند در  
نظر می آید ، ہمچنان واقع شد ۔ در آن محاربات فتح شاہزادہ نشد ، اما بعد ارتحال پدر  
شاہزادہ پادشاہ شد و دین را رواج و اسلام را رونق داد و شریعت را از سر نو زندہ  
گردانید ۔

**درجہ ۳۳ :** دانشورے خدا پرستے کہ بشرف ملازمت حضرت ایشان مشرف شدہ  
بود نقل کرد کہ در برہانپور بخدمت شیخ فضل اللہ کہ وے را از اقطاب آن سرزمین

۱ - در مخطوطہ این فقرہ مذکور نیست ۱۲ - ۲ - یعنی لباس و ہیئت ۱۲ -  
۳ - شاہزادہ سے مراد شاہزادہ خرم ہے جو شاہجہان کے نام سے بادشاہ ہوا ۔  
۴ - بمعنی بلند ۱۲ -



توان گفت رسیدم۔ شیخ از من اوضاع و اطوار حضرت ایشان را پرسید کہ در سہرند بخدمت ایشان رسیدہ ہاں ! بگو تا ایشان را چہ طور دیدہ ؟ گفتم از احوال باطن مرا چہ یارا کہ بیان نمایم اما در ظاہر و غائب سنت و دقائق آن چنانچہ ایشان دارند اگر مشائخ وقت جمع شوند عشر عشر آن اداب از ایشان نیاید۔ شیخ بغایت مبتمہج شد و مسرور گشت و فرمود پس ہرچہ آن قطب الاقطاب از اسرار بحقیقت ہی گوید و ہی نویسد ہمہ صحیح و اصیل است و دران صادق و بان متحقق کہ علامت صدق مقال و علو حال اتباع بر کمال است۔ مرا بایشان اخلاص و محبت غائبانہ تمام است و لہذا دران ایام کہ حضرت ایشان را والی وقت بگفتہ بعضی دشمنان دین ایشانرا در حضور خود طلبیدہ و تکلیف سجدہ نمودہ و ایشان اورا سجدہ نکرده اند و در قلعہ گوالیار ایشان را مقید ساخت، شیخ ہموارہ ہر پنج وقت نماز برای خلاصی ایشان دعا و فاتحہ ورد ساختہ بود از آنجاست کہ چون کسے پیش شیخ بارادت و انابت رفتی و اورا معلوم گشتی کہ سہرندی است فرمودی عجب است کہ شاہ در شہر حضرت ایشان مسکن دارید و بجائے دیگر مرید ہی شوید و آفتاب را گذاشتہ بستارہ رجوع ہی آرید۔

**درجہ ۳۴ :** یکے از امرائے وقت کہ در کار حضرت ایشان ترددی داشت از قاضی القضاة عصر کہ بخدمت حضرت ایشان ارادت داشت در خلوت پرسید کہ شاہ عالمید و صادق القول و صاحب امانت و دیانت از حال ایشان بگوئید۔ فرمود کہ احوال باطنہ این طائفہ از ادراک ما بیرون است اما این قدر ہی دانیم کہ اطوار و اوضاع ایشان مارا بطور اولیاء ما تقدم یقین تازہ بخشید زیرا کہ چون ریاضات عجیبہ و طاعات غریبہ کمل متقدمین را در کتب سلف مطالعہ ہی کردیم در دل ہی گذشت کہ شاید مریدان ایشان بمبالغہ نوشتہ باشند۔ چون اوضاع ایشان را دیدیم آن تردد برخاست بلکہ از محرران احوال اولیاء آزرده ایم کہ چرا کم نوشتہ اند۔

**درجہ ۳۵ :** عالمی عاملی پرہیزگارے مقتدائے عصرے درباب تصانیف شریف حضرت ایشان ہی گفت کہ کتب و رسائل قوم تصنیف است یا تالیف ، تالیف آن است کہ

۱۔ درمخطوطہ : اگر مشائخ وقت جمع عشر عشر آن اداب ایشان نیاید۔

ایشان سخنان مردم را بترتیب نیکو جمع نمایند و تصنیف آنکه علوم و اسرار و نکات و مقامات حاصله خود را بنگارند - مدتها بود که تصنیف از عالم ساقط شده بود و همین تالیف مانده - بر چند من مرید ایشان نیستم اما حق و انصاف آن ست که درین جزو زمان مکاتیب و رسائل ایشان تصنیفات ست نه تالیفات زیرا که بر چند بران عبور نمودیم از دیگران آنجا نقلی ندیدیم الا بندرت و ضرورت - بیشتر مکشوفات و بلبهات خاصه ایشان است و همه عالی و زیبا و منطبق بر شریعت غراء جزاه الله تعالی خیر الجزاء -

**درجه ۳۶ :** یکی از فضلاء وقت که بصحبت بسیاری از عرفا و علماء رسیده بود و سالها سخنان این طائفه علیه دیده و شنیده ، چون قیل و قال بعضی معاندان دین در کلمات عالیات حضرت ایشان قدس سره استماع نمود ، فرمود که حق این ست که مزاج اهل زمانه شایان ادراک دقائق و حقائق این بزرگوار نیست ، این عزیز در ایام سلف می بایست تا قدر و مرتبه او را و درجه کلام او را در می یافتند و متاخران سخن او را به استمشاد و استدلال در کتب خود ایراد می نمودند - فطرت ارباب این عصر با سخنان ایشان چون قصه آن کسوته اندیش است در باب آن دانائے حکمت کیش ، و آن حکایت چنین بود که دانائے در محفل شایه بر زبان راند که جانورے دیده ام که اخگر بر افروخته می خورد ، مجلسیان که آن را ندیده بودند باور شان نیامد ، باوے در پیچیدند و بجهالت و بلاهت وے اتفاق نمودند -

**درجه ۳۷ :** فاضله کاملی معمرے به طینت کشف و معرفت مخمرے که مشائخ را دیده بود و ارادت بشیخ مجد غوث گوالیاری داشت ، اعنی مولانا حسن غوثی که تذکره احوال اولیاء الله نوشته است ، در احوال مشائخ که در ممالک هندوستان بهدایت و ارشاد اشتغال داشته اند ، در عنوان آن ایشان را باین القاب نگاشته :

”بالانشین مسند محبوبیت ، صدر آرائے محفل وحدانیت ، خدیو مقام فردیت صاحب مرتبت قطبیت -“

**درجه ۳۸ :** هدایت و سیادت پناه سید میرک شاه و شیخ اجل کبروی میر مجد موسی بلخی و مولانا ربانی حسن قبادیانی واقضی القضاة مولانا تولک مصحوب درویش امانات

و دعوات نیازمندانہ بحضرت ایشان مرسل داشته<sup>۱</sup> بودند۔ درویش صفاکیش دعوات ہمہ را بخدست آنحضرت رسانید۔ بعد ازان پیغام از پیر خود میر محمد مومن بلخی معروض داشت کہ ایشان بعد از عرض نیاز بجناب حضرت شاہ چین گفتہ اند کہ اگر کبر سن و مسافت بعیدہ مانع نبودے بملازمت ایشان رسیدہ بقیتہ العدر درخدمت بسر بردے و از احوال بلند مالا عین رأت ولا اذن سمعت اقتباس نمودے۔ چون این موانع درمیان است التماس آنست کہ از مخلصان حضور دانستہ بافاضات غائبانہ متوجہ احوال این محب بظاہر سہجور و بمعنی در حضور باشند۔ و آن درویش گفت کہ مرا فرمودہ اند کہ از جانب من بایشان بیعت نمائی، برخاست و بخدست ایشان از جانب مشار الیہ بیعت کرد و وقت رخصت التماس نمود کہ اعزہ آنجا معارف بلند ایشان شنودہ اند، بشوق تمام التماس نمودہ اند کہ مکتوبے مشتمل برحقائق علیہ مرسل گردد، غایت کرم خواهد بود، حضرت ایشان دو کلمہ متضمن دعا دادند۔

و بعضے اعزہ کہ از دیار بلخ و ماوراء النہر بہ ہندوستان سفر<sup>۲</sup> کردہ بودند می گفتند کہ در ملازمت قدوۃ العرفاء میر مشار الیہ بودیم کہ معارف حضرت ایشان چون بانجا رسید بمطالعہ حضرت میر درآمد رقص کردہ اند و فرمودند کہ اگر سلطان العارفین و سید الطائفہ درین وقت می بودند غاشیہ برداری این عزیز می کردند۔

**درجہ ۳۹ :** سید زادہ صالح خداپرست کہ از مخلصان حضرت ایشان بود، باین حقیر نقل نمود کہ روزے یکے از منکران این طائفہ گفت کہ حضرت ایشان می گویند کہ :  
”اگر خواجہ بہاء الدین نقشبند درین وقت می بود خدمت من می کرد۔“

از استماع این سخن تعجب روئے نمود، گفتم معاذ اللہ! ایشان چنین فرمودہ باشند۔ طریقہ ایشان نیست کہ این قسم حرف بر زبان رانند، اتفاقاً در آن ایام بطاعون گرفتار گشتم۔ شبے در شدت مرض دیدم کہ ملائکہ از آسمان برائے قبض روح من فرود آمدند۔ درین اثنا حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ پیدا شدند و بملائکہ خطاب فرمودند کہ این سید زادہ را حیات بخشیدند، شاہ باز گردید۔ قابضان ارواح پرسیدند کہ سبب چیست؟ فرمودند کہ اگر وے از عالم برفت سہ کس کافر می شوند۔ بعد ازان

۲۔ درخطیبہ : ہندومتان کردہ بودند۔

۱۔ مخطوطہ : مرسل بودند۔

بمن خطاب کرده فرمودند ”اگرچه حضرت ایشان ابن سخن را کہ طاعن نقل کرده نکتہ اند اما درجہ ایشان ازان ہم عالی ترست ۔

درجہ . م : وہم وے گفت کہ شیخ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ را در واقعہ دیدم کہ گویا براہے می روند ۔ در پیش ایشان فوج ست و علمہائے پادشاہانہ پیش پیش ایشان می برند و عقب ایشان نیز فوجے است و مانند پادشاہان بجاہ و جلال و حشمت می روند و من نزدیک ایشان می روم ۔ درین اثنا شخصے با من گفت کہ پدران تو در سلسلہ چشتیہ ارادت دارند ، تو چرا در سلسلہ نقشبندیہ رقتی و مرید حضرت ایشان شدی ؟ گفتم کہ سگ از ہر جا کہ پارچہ نانے بیابد بہان جا آساید ، بجائے دیگر نرود ۔ آن شخص گفت کہ در طریقہ حضرت خواجہ معین الدین و حضرت ایشان چہ تفاوت دیدی کہ ملازمت ایشان گزیدی و از پیران اجداد خود رمیدی ؟ گفتم کہ فرق درمیان حضرت ایشان و مشائخ آبا و اجداد مثل فرق حبیب اللہ و کلیم اللہ علیہما السلام است :

موسوی ز ہوش رفت بیک پرتو صفات  
تو عین ذات می نگری در تبسمی

حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ بان شخص خطاب باعتبار کرده فرمودند کہ او را بیچ مگو کہ پیر وے بسیار متشرع است و بغایت الغایۃ ربوہ و استقامت دارد ۔

## الحضرة الرابعة

فی بیان شطر من مقامات الخاتمة و درجاته العالیة التي خصه الله تعالى بها من اولها<sup>۱</sup> -

درجه ۱ : حضرت ایشان را حق تعالی از اخص خواص و از علمای راسخین گردانید و از آن اقل قلیل که بوراثت نبوی علیه السلام محرم اسرار متشابهات قرآنی و مقطعات فرقانی ساخت چنانکه آنحضرت خود نگارش فرموده اند که :

قدسية : این فقیر تا مدت متشابهات را مفوض بعلم حضرت حق می ساخت و علماء راسخین را غیر از ایمان بمتشابهات نصیب نمی یافت و تاویلاتی که بعضی علماء صوفیه بیان کرده اند آنها را لائق شان آن متشابهات نمی دانست و آن تاویلات را از اسرارے که قابل استتار باشند تصور نمی کرد - چنانکه عین القضاة از حلف ، لام ، میم ، الم خواسته بمعنی درد که لازمه محبت است و امثال آن - آخر کار چون حضرت حق تعالی به محض فضل شمه از تاویلات متشابهات برین فقیر ظاهر ساخت و جدولے از آن محیط بزمین استعداد این مسکین کشاده گردانید ، دانست که علماء راسخین را از تاویلات متشابهات و مقطعات نصیب وافر است و همچنین آنکه بعضی علماء از وجه ذات مراد داشته اند و از ید قدرت ، آن هم نیست ، بلکه تاویل آنها از اسرار غامضه است که باخص الخواص آن را نموده اند و از حروف مقطعات چه گوید که هر حرفے از آن حروف بحرے است بواج و از اسرار خفیه عاشق و معشوق است و رمزے مت غامض از رموز دقیقه محب و محبوب - محکات بر چند اسمات کتاب اند اما نتایج و ثمرات آن متشابهات اند - مقاصد کتاب متشابهات اند اسمات و سائل یش نیستند - عالم راسخ کسی بود که این رابا آن جمع سازد و حقیقت را تواند که بصورت آرد - آنکه بے علم محکات و بے عمل مقتضیات

۱ - ترجمه : حضرت چهارم در بیان بعض مقامات خاصه و درجات عالیہ حضرت ایشان که الله تعالی ایشان و را از اولیاء مخصوص ساخته -

آن محکات تاویلات متشابهات جوید و صورت را گذاشته بحقیقت پوید ، آنکس جاہل است و از جاہل خود بے خبر ، و ضال است و از ضلالت خود بے شعور -

نیز رقم فرمودند کہ :

علم متشابهات مخصوص برسل است علیہم الصلوٰت و از آستان مگر اقل قلیل را بہ تبعیت و وراثت ازین علم بشریہ ارزانی دارند - درین نشاء برقع از جال شان براینان بکشایند اما امید است کہ در نشاء آخرت جم غفیر از امتان نیز بہ تبعیت باین دولت مہتد گردند - این قدر بعلم می در آید کہ درین نشاء نیز بعضی دیگر را ورائے آن اقل روا است کہ باین دولت مشرف سازند اما علم بحقیقت معاملہ ندہند و تاویل منکشف نسازند بالجملہ جائز است کہ تاویل متشابهات حاصل آن بعضی بود اما نداند کہ چہ حاصل دارد زیرا کہ متشابهات کنایات از معاملات اند ، روا بود کہ معاملہ حاصل شود و علم بان معاملہ حاصل نگردد - این معنی را در یک فردے از متشابهات خود مشاہدہ نموده است بدیگران تا چہ رسد انتہی (مکتوبات) -

روزے خدمت مخدوم زادگی عالم ربانی ، نور اتم قیوم خواجہ محمد معصوم سلمہ اللہ باین حقیر در خلوت فرمودند کہ بر حضرت ایشان اسرار و رموز متشابهات و مقطعات منکشف شدہ است ، اما اظہار نمی فرمایند ، ہر گاہ التماس اظہار آن نموده شود می فرمایند کہ شیطان دشمن قوی است و پیوستہ در جستجوی اظہار اسرار پیرامون می گردد کہ اگر مکاشفان این معاملات بر زبان آرند ، استراق سمع نموده افشا نماید - حق تعالی علماء را کہ باین معاملہ وا رسیدہ اند راسخین فرمودہ است باعتبار رسوخ ایشان در ستر این معاملہ - ناچار ہر کرا آگاہ ساختہ اند و بے مستور داشتہ است - مگر ض کردیم کہ حضرت ایشان قادر اند بر آنکہ شیاطین را از آن محل طرد و سدفع نمایند و از حوالی خود اینہا را مندفع گردانند تا استراق سمع نتوانند نمود - چون الحجاج و التماس از حد افزون شد آنحضرت باظہار اسرار حرف قی را بہ بیان آورده اند و ما را از ہوش بردند -

درجہ ۲ : حضرت حق تعالی ایشان را مجدد الف ثانی ساختہ چنانکہ خود باین

معاملہ تصریح فرمودند - در مکتوبے بعد تحریر علوم و معارف خاصہ برنگاشتہ اند -



قدسیہ : این علوم مقتبس از مشکوٰۃ انوار نبوت علی اربابہا الصلوٰۃ و السلام کہ بعد از تجدید الف ثانی بہ تبعیت و وراثت تازہ گشتہ ماندہ و بطراوت مظهر یافتہ صاحب این علوم و معارف مجدد این الف است کہ لا یخفی علی الناظرین فی علومہ و معارفہ الی تعلق بالذات و الصفات والافعال و تتلبس بالاحوال والمواجید و التجلیات و الظہورات فیعلمون ان ہذہ العلوم و المعارف وراء علوم العلماء و وراء معارف الاولیاء بل علوم هؤلاء بالنسبۃ الی تلك العلوم قشر و تلك المعارف لب ذلك القشر والله سبحانه الہادی ۔

بدانند کہ بر سر ہر مائتہ مجددی گذشتہ است اما مجددی است دیگر است و مجدد الف دیگر چنانچہ در میان مائتہ و الف فرق است در مجددین اینہا نیز همان قدر فرق است بلکہ زیادہ ازان و مجدد آن ست کہ ہرچہ دران مدت از فیوض و برکات بہ امتان برسد بتوسط او برسد اگرچہ اقطاب و اوتاد آن وقت ہوند و بدلاء و نجبا باشند انتہی کلامہ الشریف ۔

و نیز در مکتوبات چند ایمائے باین مدعا فرمودہ اند آنجا کہ تحریر نمودہ اند :  
 ”اے فرزند ! این آن وقت است کہ در امم سابقہ سابقہ درین طور وقت کہ پر از ظلمت است پیغمبر اولو العزم مبعوث می گشت و بنائے شریعت جدیدہ می کرد درین امت کہ خیر الامم است و پیغمبر ایشان خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام علما را مرتبہ انبیائے بنی اسرائیل دادہ اند و بسبب وجود علماء از انبیا کفایت فرمودہ اند لہذا بر سر ہر مائتہ از علماء این امت مجددی تعیین می نمایند کہ احیاء شریعت فرماید علی الخصوص بعد ماضی الف کہ در امم سابقہ وقت بعثت اولو العزم است و بہر پیغمبری در آن وقت اکتفا نمودہ اند ۔ درین طور وقت عالمی عارفی تام المعرفہ ازین امت در کار است کہ بمقام اولی العزم امم سابقہ باشد انتہی ۔“

و در جائے دیگر در ہمین باب نوشتہ اند کہ :



آخریت این امت از بدایت الف ثانی است از ارتحال آن سرور علیہ السلام  
 زیر حکم مضمی القدر و خاصیت سبت عظیم در تغییر امور و تاثیرے است قوی  
 در تبدیل اشیاء و چون درین امت نسخ و تبدیل نبوده ناچار نسبت سابق  
 بہان طراوت و نضارت در متاخران جلوہ گر گشته است و تائید شریعت  
 و تجدید ملت در الف ثانی فرموده ، گو اہان عدل برین معنی حضرت عیسیٰ علی  
نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت مہدی است علیہ الرضوان ۔

فیض روح القدس از باز مدد فرماید  
 دیگران ہم بکنند آنچه مسیحا می کرد

اے برادر این سخن امروز بر اکثر خلائق گران است و از افہام اینہا دور، اما  
 اگر بر سر انصاف بیایند و علوم و معارف یکدیگر را موازنہ کنند و صحت و سقم احوال  
 را بمطابقت علوم شریعت و عدم مطابقت آن ملاحظہ نمایند و تعظیم و توقیر شریعت  
 و نبوت را ببینند کہ در کدام یکے بیشتر است شاید از استبعاد برآیند ۔ دیدہ باشند  
 کہ فقیر در کتب و رسائل خود نوشتہ است کہ طریقت و حقیقت خادمان شریعت اند  
 و نبوت افضل از ولایت است اگرچہ ولایت آن نبی باشد و نوشتہ کہ کمالات ولایت  
 را در جنب کمالات نبوت بیچ مقدارے نیست کاشکہ حکم قطرہ داشتے نسبت بدریائے  
 محیط و امثال این بسیار رقم نمودہ خصوصاً در مکتوبات بیان طریق ، آنجا ملاحظہ نمایند ۔  
 مقصود ازین گفتگو اظہار نعمت حق است سبحانہ و ترغیب طالبان این طریق ، نہ  
 تفضیل خود بر دیگران ۔ معرفت خدائے جل و علا بر آن کس حرام است کہ خود را از  
کافر فونگ بدتر نداند فکیف از اکابر دین ۔

ولے شہ چون مرا برداشت از خاک  
 سزد گر بگذرانم سر ز افلاک  
 من آن خاکم کہ ابر نو بہاری  
 کند از لطف بر من قطرہ باری  
 اگر بر روید از تن صد زبانی  
 چو سوسن ، شکر لطفش کے توانم

(مکتوبات)

درجه ۳ : نگارش فرموده اند :

**قدسیه :** علومی که ثعلی بمقام فنا فی الله و البقاء به داشتند حق سبحانه بعنایت خود منکشف گردانید و بمچنین معلوم ساخته که وجه خاص هر چیز چیست ؟ و سیر فی الله بچه معنی است ؟ و تجلی برقی چه باشد ؟ و مهدی المشرب کیست ؟ و امثال آن - در هر مقام لوازم و ضروریات آنرا می نمایند و می گذرانند و کم چیزه مانده باشد که اولیاء الله قدس الله اسرارهم آن را نشان داده باشند در راه فرو گذارند و ننایند قبل من قبل بلا علة - (مکتوبات)

درجه ۴ : نوشته اند :

**قدسیه :** الله تعالی بمحض عنایت بے غایت در مدارج کمالات ترقیات ارزانی داشته است فوق مقام ولایت مقام شهادت است و نسبت ولایت بشهادت نسبت تجلی صوری است بتجلی ذاتی بل بعد ما بینها اکثر من بعد هذین التجلیین و فوق مقام شهادت مقام صدیقت است و تفاوتی که میان این دو مقام است اجل من ان یعبّر بعبارة و اعظم ان یشار الیه باشارة و فوق آن مقامی نیست الا النبوة علی اهالیها الصلوات والتسلیات و نشاید که میان صدیقیت و نبوت مقامی بوده باشد بلکه محال است و این حکم بمحالیّت بکشف صریح و صحیح معلوم گشته و آنچه بعضی اهل الله واسطه میان این دو مقام ثابت کرده اند و آن را بقربت نامیده اند بآن نیز مشرف ساختند و بر حقیقت آن مقام اطلاع دادند -

بعد از توجه بسیار و تضرع بے شمار اولاً بدان طور که بعضی اکابر فرموده اند ظاهر شد - آخر الامر حقیقت را معلوم فرمودند آرے حصول این مقام بعد حصول صدیقیت است در وقت عروج ، اما واسطه بودن محل تامل است و آن مقام بسے عالی است و در منازل عروج فوق آن مقامی نیست وزائدیت وجود برذات جل و علا درین مقام ظاهر می شود چنانکه مقرر علمائے اهل حق است شکر الله سعیهم واینجا وجودهم در راه می ماند و فوق آن عروج واقع می شود - ابو المکارم رکن الدین شیخ علاء الدوله در بعضی مصنفات خود می فرمایند و فوق عالم الوجود عالم الملك الودود و مقام صدیقیت از

مقام بقا است کہ رو بعالم دارد پایان تر ازین مقام مقام نبوت است کہ فی الحقیقت بالا تر است و کمال صحو و بقا است - مقام قربت لیاقت برزخیت این دو مقام ندارد کہ رویش بہ تنزیہ صرف است -

درپس آئینہ طوطی صفتہ اند  
ہرچہ استاد ازل گفت ہان می گویم

علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ ضروریہ کشفیہ ساختہ اند و از نظریت بہ ضرورت آورده اند -  
**درجہ ۵ :** رقم فرسودہ اند :

**قدسیہ :** استطاعت مع الفعل منکشف شدہ است ، پیش از فعل قدرتی ندارد و قدرت بمقارنت فعل می بخشند و تکلیف بر سلامت اسباب و اعضا می داند کہ قرہ علماء اہل السنۃ و درین مقام ہر قدم حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ می یابد - ایشان درین مقام ہودہ اند و حضرت خواجہ علاء الدین را قدس سرہ نیز ازین مقام نصیبی ہست و از بزرگان این سلسلہ علیہ حضرت خواجہ عبد الخالق (غجدوانی) اند و از مشائخ متقدمین حضرت خواجہ معروف کرخی و امام داؤد طائی و خواجہ حسن بصری و حبیب اعجمی قدس اللہ تعالی اسرارہم -

**درجہ ۶ :** بقلم آورده اند :

**قدسیہ :** درویشی را ہوس این راہ پیدا شد ، عنایت خداوندی جل سلطانہ او را بیکے<sup>۱</sup> از خلفاء خانوادہ حضرت خواجگان قدس اللہ تعالی اسرارہم رسانید و از آنجا طریقہ این بزرگواران اخذ کردہ ملازم صحبت آن عزیز گشت بہ برکت توجہ آن بزرگ جذبہ<sup>۲</sup> کہ از جہت استہلاک در صفت قیومیت می خیزد او را حاصل گشت و از طریق اندراج النہایۃ نیز شرعے میسر شد - بعد از تحقق این جذبہ کار او بسلوک قرار یافت و این راہ بہ تربیت روحانیت اسد اللہ الفالب کرم اللہ وجہہ تانہایت رسانید یعنی باسمے کہ رب اوست و ازان اسم بقابلیت اولی کہ معبر بحقیقت مجدیہ است علی صاحبہا الصلوۃ والسلام بمدد روانیت حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ عروج نمودہ و از آنجا بدستگیری روحانیت حضرت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فوق آن قابلیت<sup>۲</sup> استعلاء میسر شد و از آنجا تا مقامے کہ فوق آن

۱ - مراد حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالی ۱۲ -

۲ - مبدء و معاد صفحہ ۶۲ ، مطبوعہ ادارہ سعیدیہ مجددیہ و درمخطوطہ: فوق آن اعزہ استقلال میسر شد -

قابلیت است و آن قابلیت کالتفصیل است آن مقام را و آن مقام اجال اوست و آن مقام مقام اقطاب مجدیہ است بہ تربیت روحانیت حضرت خاتمیت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ ترقی واقع شد و در وقت وصول باین مقام نحوے امتداد از روحانیت حضرت خواجہ علاءالدین عطار کہ خلیفہٗ حضرت خواجہ نقشبند اند قدس اللہ تعالیٰ اسرارہا و قطب ارشاد بودند باین درویش رسید۔ نہایت عروج اقطاب تا این مقام است و دائرہ ظلیت تا ہمیں مقام منتمی می شود، بعد ازان اصل خالص است یا ممتزج۔ طائفہ افراد بوصول این دولت ممتازند۔ بعضے از اقطاب را بواسطہٗ مصاحبت افراد تا مقام ممتزج عروج واقع شدہ و می شود، ناظر اصل ممتزج بظل می گردند اما وصول باصل خالص یا نظر بآن علی تفاوت درجاتہم خاصہٗ افراد است۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

و این درویش را خلعت قطبیت ارشاد بعد از وصول بآن مقام کہ مقام اقطاب است، ازان سرور دین و دنیا علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام عنایت شد و باین منصب سرفراز ساختند۔ بعد ازان باز عنایت خداوندی شامل حال او گشت و از آنجا متوجہ فوق ساخت یک دفعہ تا با اصل ممتزج برد و فناے در آنجا میسر شد، چنانکہ در مقامات سابقہ۔ و از آنجا بمقامات اصل ترقی ارزانی فرمودہ باصل الاصل رسانیدند۔ و درین عروج اخیر کہ عروج در مقامات اصل است بید از روحانیت غوث الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر بود قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس و بقوت و تصرف ازان مقام گزارنیدہ باصل الاصل واصل گردانیدند و از آنجا بعالم باز گردانیدند چنانکہ از ہر مقامے باز می گردانیدند۔

و ایضاً این درویش را مایہٗ نسبت فردیت کہ عروج اخیر مخصوص بانست از پدر بزرگوار خود حاصل شدہ بود و پدر بزرگوار او را از عزیزے<sup>۲</sup> کہ جذبہٗ قویہ داشتند و بخوارق مشہور بودند بدست آمدہ۔ و نیز این درویش را علوم لدنی از روحانیت حضرت خضر بودہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکن ستا زمانے کہ از مقام اقطاب نگذشتہ بود، اما بعد از عبور ازان مقام و حصول ترقیات عالیات اخذ علوم از حقیقت خود است در

۲۔ شاہ کمال کیتھلی رحمہ اللہ۔

۱۔ شیخ عبدالاحد رحمہ اللہ ۱۲۔

خود بخود از خود می یابد ، احدی از مجال نمانده است تا در میان درآید - (مبدء و معاد ۲  
صفحه ۶۱ تا ۶۳ -)

درجه ۷ : نگارش فرموده اند که :

قدسیه : این درویش را در وقت نزول که عبارت از سیر عن الله یا الله بمقام مشائخ  
سالمین دیگر هم عبور می واقع شد و از هر مقام نصیبی فراگرفت و مشائخ آن مقام محمد  
و معاون کار او شدند و از خلاصه های نسبت بهائے خویش نصیبی ارزانی داشتند - اول بمقام  
اکابر چشتیه قدس الله تعالی اسرار هم عبور می واقع شد و از آن مقام حظی وافر نصیب  
گشت و از آن مشائخ عظام روحانیت حضرت خواجه قطب الدین بیس از دیگران امداد  
فرمود - الحق ایشان در آن مقام شان عظیم دارند و رئیس آن مقام اند - بعد از آن مقام  
کبر و قدس الله تعالی اسرار هم گذر می واقع شد - این هر دو مقام باعتبار عروج برآیند  
لیکن این مقام در وقت نزول از فوق در جانب یمن آن شاهراه است و مقام اول بجانب  
یسار آن صراط مستقیم - و این شاهراه است که بعضی از اکابر اقطاب ارشاد از آن راه بمقام  
فردیت می روند و بنهایت النهایة می رسند - افراد تنها را راه دیگر است ، بے قطبیت  
از آن راه نمی توان گذشت - این مقام در میان مقام صفات و این شاهراه واقع شده است  
کانه برزخ است میان این دو مقام - از هر دو جهت بهره ور است - و مقام اول در جانب  
دیگر از آن شاهراه واقع شده است که بصفات مناسبت کم دارد -

و بعد از آن بمقام اکابر سهروردیه که از شیخ شهاب الدین ابن طرف اند قدس الله  
تعالی اسرار هم عبور واقع شد آن مقام متجلی بنور اتباع سنت است علی مصدرها الصلوة  
والسلام والتحید و متزین است بنورانیت مشاهده فوق الفوق و توفیق عبادات رفیق آن  
مقام است بعضی از سالکان نا رسیده که بعبادات نافله مشغولند و بان آرام دارند ، نصیبی  
از آن مقام بواسطه مناسبت آن مقام یافته اند - بالاصالة عبادات نافله مناسبت آن مقام است -  
دیگران را از جهتدیان و منتهمیان بواسطه مناسبت بان مقام است و آن مقام بس شگرف  
است و آن نورانیت که درین مقام مشهود می شود در مقامات دیگر کم است - و مشائخ  
این مقام بواسطه کمال اتباع عظیم الشان و رفیع المکان اند و در اینان جنس خود امتیاز

خاص<sup>۱</sup> دارند۔ بعد از آن بمقام جذبہ فرود آوردند و این مقام جامع مقامات جذبات بے اندازہ است، از آنجا نیز فرود آوردند۔ نہایت مراتب نزول تا مقام قلب است کہ حقیقت جامعہ است و ارشاد و تکمیل بفرآورد آمدن<sup>۲</sup> باین مقام تعلق دارد، درین مقام فرود آوردند۔ پیش از آنکہ درین مقام تمکین پیدا شود باز عروجی واقع شد۔ این زمان اصل را نیز در رنگ ظل واگذاشته درین عروج کہ در مقام قلب واقع شد بتکمین پیوست۔

درجہ ۸ : نگاشته اند و از کمال خود خبر داده اند کہ :

قدسیہ : قطب ارشاد کہ جامع کمالات فردیت نیز باشد بسیار عزیز الوجود است۔ بعد از قرون بسیار وازمنہ بے شمار این قسم گوہرے بظہور می آید و عالم ظلمانی از نور ظہور او نورانی می گردد و نور ارشاد و ہدایت او شامل تمام عالم است از محیط عرش تا مرکز فرش ہر کسے را کہ رشد و ہدایت و ایمان و معرفت حاصل می شود از راہ او می آید و ازو استفاد می گردد، بے توسط او ہیچ کس باین دولت نمی رسد مثلاً نور ہدایت او در رنگ دریائے محیط تمام عالم را فرو گرفته است و آن دریا گویا منجمد است کہ اصلاً حرکت ندارد۔ شخصے کہ متوجہ آن بزرگ است و باو اخلاص دارد یا آنکہ آن بزرگ متوجہ حال طالبے شد، در وقت توجہ گوئیا روزنے در دل طالب کشادہ می شود، از ان راہ بقدر توجہ و اخلاص از ان دریا سیراب می گردد و ہمچنین شخصے کہ متوجہ ذکر الہی مت جل شأنہ و بان اصلاً متوجہ نیست، نہ از انکار، بلکہ اورا نمی شناسد، ہمین قسم افادہ آنجا ہم حاصل می شود و لیکن در صورت اولی بیشتر از صورت ثانیہ است۔

اما شخصے کہ منکر آن بزرگ است یا آن بزرگ ازو دربار است ہر چند بذکر الہی تعالی و تقدس مشغول است اما از حقیقت رشد و ہدایت محروم است، بان انکار او سد راہ فیض او می گردد بے آنکہ آن عزیز متوجہ عدم افادہ او شود و قصد ضرر او نماید، حقیقت ہدایت ازو بے مفقود است، صورت رشد است و صورت بے معنی قلیل النفع است

۱ - در مبداء و معاد : تمام، صفحہ ۶۵ -

۲ - در مبداء و معاد : آوردن -



و جامعاً کہ اخلاص و محبت بآن عزیز دارند ہر چند از توجہ مذکور و ذکر الہی تعالیٰ شانہ خالی باشند ، نیز ایشان را بواسطہ مجرد محبت نور رشد و ہدایت می رسد ۔  
(مبدء و معاد ، صفحہ ۶۵ ، ۶۶)

**درجہ ۹ :** نیز حضرت ایشان را بہفت درجہ بتابعیت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ از خصائص بزرگ آن حضرت است مشرف ساختہ اند ۔ تحقیق آن بہفت درجہ در مکتوب پنجم از دفتر ثانی مکتوبات حضرت ایشان مسطور است بدانجا رجوع نمایند ۔

**درجہ ۱۰ :** بر حضرت ایشان مشارب استعدادات انبیاء علیہم السلام و مبادی تعینات ایشان و نسبت ہر کدام با علیم علام از محبت و محبوبیت و خلقت و کذا لک سالکانی کہ بر قدم پیغمبرے از پیغمبران اند مکشوف گردانیدہ بودند و نیز تفاوت اقدام ہریک را از ان مشارب و نمودہ اند چنانکہ می فرمودند فلانے در ولایت موسوی است و فلانے در ولایت عیسوی ۔ و فلانے مجدی المشرب است و فلانے نزدیک نقطہ مرکز فلان ولایت ۔ و فلانے قریب دائرہ آن و امثال آن ۔ و این از خصائص عظیمہ و مقامات جسیمہ است ۔

**درجہ ۱۱ :** و تعین وجودی را کہ تا این زمان عارفے لب بآن نکشودہ بر آن حضرت ظاہر ساختند و باسرار و برکات آن مرتبہ قصوی ایشان را ممتاز گردانیدند چنانکہ در مکتوب ہشتاد و نہم (۸۹) از جلد سوم مکتوبات حضرت ایشان و غیر آن مکتوب است ۔

**درجہ ۱۲ :** حضرت ایشان را باسرار و علوم قلوب خمسہ نواختہ اند خصوصاً بہرتبہ علیا کہ بقلب خالص تعلق دارد و این مرتبہ اعلائے مرتبہ قرب است و اقصائے منازل حصول ، و از خصائص علیائے آن حضرت و آنحضرت را بہرتبہ نیابت رسالت پناہ رسانیدند و بہرتبہ کہ فوق آن مقامے نیست داخل گردانیدند و اقطاب و اوتاد را داخل تحت ولایت آنحضرت ساختند چنانکہ در رسالہ مبدء و معاد<sup>۲</sup> افادہ فرمودہ اند :

۱ - در مخطوطہ : در تعین وجودی را ۔

۲ - صفحہ ۷۵ تا ۷۹ ، مطبوعہ ادارہ سعیدیہ مجددیہ لاہور ۔



**قدسیہ :** فاذا بلغ العارف الاتم معرفة والاكمل بشهودا هذا المقام العزيز وجوده و الشريف اتبته، يصير ذلك العارف قلباً للعوالم كلها و الظهورات جميعها وهو المتحقق بالولاية رلمحمدية و المشرف بالدعوة المصطفوية على صاحبها الصلوة والسلام و التحية فالاقطاب و الاوتاد و الابدال داخلون تحت دائرة ولايته و الافراد و الاحاد و سائر فرق الاولياء مندرجون تحت انوار هدايته لما هو النائب مناب رسول الله و المهدي بهدي حبيب الله و هذه النسبة الشريفة العزيز وجودها مخصوصة باحد المرادين ليس للمريدین من هذا الكمال نصيب هذا هو النهاية العظمى والغاية القصوى ليس فوقه كمال ولا اكرم منه نوال - لو وجد بعد الموف سنة مثل هذا العارف لاغتم وليسرى بركته الى مدد سديدة و آجال متباعدة و هو الذي كلامه دواء و حضرة المهدي موجود على هذه النسبة من هذه الامة الخيرة ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ط

درجہ ۱۳ : حضرت ايشان را درجات ثلثه و لايت منكشف ساختند : ولايت صغرى ، ولايت كبرى ، ولايت عليا و آن بر سه درجه به تفصيل در مكاتيب خويش نوشته اند -  
درجہ ۱۴ : بر حضرت ايشان اسرار حقيقت قرآنى و كعبه شريانى و حقيقت بيت المقدس منكشف ساختند و ظاهر گردانيدند كه بعد هزار سال حقيقت مجدى با حقيقت احمدى متحد

۱ - ترجمہ : جب یہ عارف ، جس کا شہود کامل اور معرفت تام ہے ، اس نادر الوجود مقام پر پہنچ جاتا ہے تو یہ عارف تمام عالموں اور کل ظہورات کے لیے بمنزلہ قلب بن جاتا ہے اور ولايت مہدیہ اور دعوت مصطفویہ سے مشرف اور اس مقام پر پہنچا ہوا یہی عارف ہے - اقطاب ، اوتاد ، ابدال ، افراد و آحاد اور باقی تمام اولیاء اللہ کے طبقات اس کی ولايت اور ہدایت کے ماتحت آجاتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور ان کی رہنمائی سے کامل ہدایت یافتہ یہی بزرگ ہے اور یہ نادر اور اہلوان نسبت مرادین میں سے کسی کے لیے مخصوص رکھی گئی ہے - مریدین کو اس کمال سے کوئی حصہ نہیں ملتا - یہ آخری درجہ اور انتہائی مقام ہے ، جس سے بالا تر نہ کوئی کمال ہے اور نہ اس سے بڑھ کر کوئی عطا - اس قسم کا عارف اگر ہزاروں برس کے بعد بھی پایا جائے تو بہت غنیمت ہے - اس کی برکت مدت ہائے دراز تک جاری و ساری رہتی ہے اور یہی وہ ہستی ہے جس کا کلام دوا اور نظر شفا ہے - اس خیر امت میں کچھ مدت بعد حضرت مہدی علیہ السلام اسی نسبت پر ظہور فرمائیں گے اور یہ خدا کی دین ہے ، جسے چاہے دے دے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں -

گشت و این معنی را بتفصیل تحریر فرموده اند -

درجه ۱۵ : بر حضرت ایشان قدس سره ظاهر ساختند کہ درین نشاء پر چند رویت

نیست اما بے رویت نیست بعد ازان رقم نموده اند کہ :

قدسیہ : این دولت عظمیٰ کہ بعد از زمان اصحاب کم کسے باین دولت

بستسعد گشته است پر چند این سخن مستبعد می نماید و مقبول اکثرے نمی گردد اما

اظہار نعمت می نماید کوتہ اندیشان قبول کنند یا نہ و این نسبت فردا پر وجہ اکمل

در حضرت مہدی علیہ الرضوان ظہور خواهد یافت (مکتوبات شریفہ) -

درجه ۱۶ : حضرت حق تعالیٰ ایشان را بحق الیقین مشرف ساخته کہ حق الیقین

مصطلح صوفیہ نزد آن عین الیقین است بعد تحریر آن نگارش فرموده اند کہ :

قدسیہ : و از ا عین الیقین و حق الیقین چه گوید ؟ اگر گوید کہ فہم کند و چه

دریابد ؟ این معارف از حیطہ ولایت خارج است ، ارباب ولایت در رنگ علمائے ظواہر

در ادراک آن عاجزاند و در درک آن قاصر - این علوم مقتبس از مشکوٰۃ انوار نبوت اند

کہ بعد از تجدید الف بہ تبعیت و وراثت تازہ گشته اند - (مکتوبات شریفہ ج ۳ ص ۲)

درجه ۱۷ : بر حضرت ایشان قدس سره ورائے جذبہ و سلوک طریقے ظاہر ساخته

اند - و آن را حضرت ایشان بطریق اقتباس<sup>۲</sup> از مشکوٰۃ نبوت تعبیر نموده اند و تفصیل

آن در مکتوب سیصد و یکم (۳۰۱) (دفتر اول) واقع است -

درجه ۱۸ : حضرت ایشان را بکمال اتباع سرور کائنات علیہ و علی آلہ الف الف

صلوات و تسلیات بمقامے کہ فوق مقام رضا است ممتاز گردانیدند چنانکہ در دوم مکتوب از

جلد ثانی آنرا نگارش فرموده اند -

درجه ۱۹ : حضرت ایشان را خزینہ دار رحمت گردانیدند چنانکہ در مکتوب

سیصد و یازدهم (۳۱۱) از جلد اول بتقریب سربائے دو چشمی اشارت باین معنی

فرموده اند -

۲ - در مخطوطہ : اقتباس نبوت -

۱ - در مخطوطہ : ازین حق الیقین -

درجہ ۲۰ : حضرت حق سبحانہ ایشان را بمقام سابقان کہ درجہ آنها فوق درجات اصحاب عین است ، واصل گردانید۔

درجہ ۲۱ : حضرت حق سبحانہ ایشان را مکلم و محدث گردانید بفتح ۱ دال چنانکہ آنحضرت در مکتوبے نگارش فرمودہ اند :

قدسیہ : اعلم<sup>۲</sup> ان کلامہ سبحانہ مع البشر قد یکون شفاہاً و ذلك لافراد من الانبياء عليهم الصلوات والتسليّات و قد یکون ذلك لبعض الکمل من متابعيهم بالتبعية والوراثة ايضاً اذ اکثر هذا القسم من کلامہ<sup>۳</sup> مع واحد منهم سمی محدثاً كما كان امير المؤمنين عمر رضي الله تعالى عنه و هذا غير الالهام وغير الالتقاء في الروع وغير الكلام الذي مع الملك انما يخاطب بهذا الكلام الانسان الكامل الجامع لعالمی الامر والخلق والروح و النفس و آلة العقل و الخيال والله يختص برحمته من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔

درجہ ۲۲ : حضرت ایشان را بولایت انبياء عليهم السلام مشرف ساختند۔ از ولایت ظلی بولایت اصلی الحاق<sup>۳</sup> بخشیدند۔

درجہ ۲۳ : حضرت ایشان را سیرے و رائے سیر آفاقی و انفسی منکشف ساختند۔

درجہ ۲۴ : حضرت ایشان را بہ نسبت قیومیت مشرف ساختند چنانکہ تفصیل این در مکتوبات مندرج است۔

- ۱۔ در مخطوطہ ۲ و ۳ : این کلمہ قبل ”گردانید“ مذکور است۔
- ۲۔ ترجمہ : واضح ہو کہ بندے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کبھی بلا واسطہ کلام فرماتا ہے۔ ایسا انبیاء علیہم السلام میں بعض کے لیے ہوا ہے۔ اور کبھی انبیاء علیہم السلام کے کامل متبعین میں سے بھی بعض کو بطریق وراثت کے یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر اس نوع کا کلام کسی فرد امت کے ساتھ بکثرت پایا جائے تو وہ شخص محدث کہلاتا ہے، جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ کلام الہام، القاء قلبی کے مفائر ہے۔ فرشتہ کے ساتھ جو کلام ہوتا ہے، اس کی نوعیت بھی یہ نہیں۔ اس کلام کا مخاطب صرف وہ انسان کامل ہے جو عالم امر، عالم خلق، عالم روح و نفس اور آلہ عقل و خیال کا جامع ہو۔
- ۳۔ در مخطوطہ ۲ : - کلام۔ و در مخطوطہ ۳ : من الکلام۔
- ۴۔ در مخطوطہ ۳ : امتیاز۔

درجه ۲۵ : آنحضرت را قطب الاقطاب ارشاد گردانیدند که در روئے زمین و بالائے آسمان فیض بتوسط ایشان برسد بشرط عدم انکار که منکر محروم مطلق است -

درجه ۲۶ : حضرت حق سبحانه بغضه مریدان ایشان را بطیفیل ایشان بدرجه قطبیت رسانید -

درجه ۲۷ : حضرت ایشان بی فرمودند که بر من منکشف ساختند که این سلسله بردست فرزندان من تا روز قیامت باقی خواهد ماند -

پوشیده نیست که احصائے جمیع درجات آنحضرت از حیطة حوصله کاتب و قرطاس خارج است ، بالضرورة بهمین قدر اکتفا رفت و برخی از درجات ایشان در **حضرة مادسه** که در بیان مکاشفات آنحضرت است و شطرے در احوال خلفا و اصحاب ایشان نیز ذکر خواهد یافت ان شاء الله تعالی -

## الحضرة الخامسة

### فی و ظائفه و طاعاته و اخلاقه رضی اللہ عنہ

عمل حضرت ایشان در گرما و سرما و سفر و حضر آن بود که بعد نصف لیل بیدار می گشتند و ادعیه<sup>۱</sup> مسنونہ<sup>۲</sup> آن وقت می خواندند - بعد ازان باستنجا می رفتند و نخستین قدم چپ در موضع خلا می در آوردند و بعد ازان پائے راست و دعائے مسنونہ<sup>۳</sup> آن وقت می خواندند - بعد ازان آنکه آنجاسی نشستند ، قوت بر پائے چپ می کردند - بعد ازان بکلوخ طاق استنجا می نمودند ، بعد ازان بآب استنجا می کردند - بعد ازان بوضو می پرداختند ، مستقبل قبله می نشستند و در وضو مدد از کسی نمی خواستند ، آفتابه بدست چپ نهاده اول آب بدست راست می ریختند ، بعد ازان بر دست چپ ، بعد ازان بر دو دست جمع کرده می نشستند و خلال اصابع از طرف کف دست می نمودند<sup>۴</sup> و در حین مضمضه مسواک استعمال می فرمودند ، سه بار بجانب یمن و سه بار بجانب یسار و سه بار بر زبان می گذراندند و اگر زیاده می کردند رعایت و تر می نمودند ابتداء از دندانهای بالای جانب راست می کردند ، بعد ازان بر دندانهای زیر پان طرف ، بعد ازان بر دندانهای بالای طرف چپ ، بعد ازان بر دندانهای زیر پان جانب - در هر وضو التزام مسواک داشتند و بعد فراغ گاه مسواک را چنانکه کاتب قلم نگهدارد (بالائے گوش) می داشتند و اکثر بخادم می سپردند ، و اصحاب ایشان مسواک را بر پیچ دستار نگاه می داشتند ، و آب مضمضه دور ترک می انداختند و بتثلیث در مضمضه<sup>۵</sup> واستنشاق<sup>۶</sup> بآبهای جدا جدا کرده بر روئے مبارک بکمال آهستگی و لینت از بالائے پیشانی آب می ریختند و دست راست بر خد راست گذاردن را برگذراندن دست چپ بر رخساره چپ گونه تقدم می دادند تا ابتدا به یمن باشد و در وقت غسل وجه مبارک دستار خود را کج می نهادند تا ربعی

۱ - در مخطوطه ۱ : می خوردند -

۲ - در مخطوطه این کلمه مانا که از کتاب مانده است -

۳ - مضمضه = کلی کرنا - م - ناک میں ہانی چڑھانا -

۵ - در مخطوطه ۱ : کاتب اینجا ہاضی گذاشته -

از سر مکشوف گردد و از آنجا شسته شود و بنوعی آب بر روئے مبارک می کشیدند کہ رشاشه<sup>۱</sup> از آن بر جامه یا بر بدن نمی جست و در ہر مرتبہ تا عدم<sup>۲</sup> قطران دست بر رو می کشیدند کہ مبادا قطرہ بماند و بر جامہ چکد۔ بعد از آن دست راست تا آرنج سہ مرتبہ می شستند و ہر مرتبہ مکرر دست بالائے آن می گردانیدند تا آنکہ قطرہ نمی ماند و ہمچنین دست چپ۔ و آب از جانب انگشتان می ریختند۔ و آہے کہ برائے مسح در دست راست می گرفتند آنرا بدست چپ رسانیدہ دور ترک می انداختند کہ رشاشه<sup>۳</sup> آن از زمین نخیزد و بجامہ نرسد و تمام سر را مسح می کردند از مقدم رأس تا مؤخر آن۔ ہر فرقہ سر بباطن اصابع یدین مسح می کردند و در اطراف سر بکف ہر دو دست از مؤخر رأس بمقدم آن باز می آوردند۔ بعد از آن پہان آب مسح باطن گوش بسبابہ و ظہر آن بباطن نر انگشت می کردند، بعد از آن بہ پشت (کف<sup>۴</sup>) مسح رقبہ می نمودند و در شستن پائے راست و چپ تثلیث می کردند و باشتالنگ<sup>۵</sup> پارہ ساق می شستند و ہر بار چندان دست بر بالائے آن می گردانیدند کہ نزدیک بخشک شدن می رسید و ادعیہ ماثورہ کہ در وقت غسل ہر عضو مروی است مواظبت داشتند۔ و بعد از فراغ از وضو نیز ادعیہ ماثورہ می خواندند و اعضائے وضو را بجامہ پاک نمی کردند۔ بعد از آن جامہائے لطیف و نفیس می پوشیدند و بہ تجمل و وقار تمام بنام متوجہ می شدند و دو رکعت خفیف می گذاردند و باقی نماز تہجد را بطول قرأت ادا می کردند، غالباً دو سہ جزو قرآن میخواندند۔ گاہ در غلبات از نصف لیل تا صبح در یک رکعت می گذشت، چون خادم فریاد می کرد کہ صبح رسید رکعت ثانیہ را بتخفیف ادا می کردند و سلام می دادند۔ و اکثر اوقات تا دوازده رکعت کم و بیش بر طبق اقتضائے وقت می گذاردند۔ بعد از ہر دوگانہ بخضوع و خشوع در مراقبہ و استغراق اشتغال می نمودند و بعد از فراغ صد بار استغفار و ادعیہ دیگر و صلوات می خواندند و تا صبح بمراقبہ می ساختند و یا بکلمہ طیبہ می پرداختند، و پیش از صبح اندکے ہر وفق سنت سنہ نبویہ علی مصدرہا الصلوۃ والسلام و التحیہ بخواب می رفتند تا تہجد بین النومین واقع شود و قبل صبح بیدار

۲ - در مخطوطہ ۱ : این لفظ مذکور نیست۔

۱ - یعنی پانی ٹپکنا بند ہونے تک۔

۳ - در مخطوطہ ۳ : با کعبتین۔

می گشتند و وضوئی جدید ساختند سنت در خانه می گذاردند - بعد ازان بجانب قبله دست راست زیر رخصاره راست داشته دراز می کشیدند و معاً برخاسته متوجه مسجد می گشتند - در آخر ترک این اضطجاع<sup>۱</sup> نموده بودند - بعد ازان فرض فجر<sup>۲</sup> را در مسجد بجاعت کثیره در اول روشنی و آخر غلس ادا می نمودند و خود امامت می کردند و طوال مفصل می خواندند - بعد از فراغ نماز بعضی ادعیه ماثوره می خواندند و بجانب قوم و یا یمن و یسار رجوع فرموده دست بدعا بر می داشتند و بعد از دعا هر دو دست بر روئی خود می کشیدند و با اصحاب حلقه ذکر کرده می نشستند و بشغل باطنی می پرداختند تا آفتاب قدر نیزه بلند می گشت ، در ضمن حلقه گاه قرآن هم از حافظ می شنیدند - آنگاه نماز اشراق بطول قرأت دو رکعت می گذاردند - بعد ازان دو رکعت خفیه ادا می کردند ، بعد از فراغ دعائی استخاره و تتمه ادعیه موقته ماثوره می خواندند - بعد ازان بخلوت می شدند بمقتضای حال گاه به تلاوت قرآن مجید و گاه بختم کلمه طیبه اشتغال می نمودند ، و گاه طالبان را جدا جدا طلب داشته از هر کدام احوال پرسی می کردند و موافق حال هر کدام ارشاد می فرمودند - و بسا بودی که احوال خفیه ایشان را حالاً و استقبالاً بیان می کردند و بتفصیل مشروح می ساختند و تربیت می فرمودند و بر اسما مقامات و کیفیات و واردات آگاه می ساختند -

و گاه خلص اصحاب را طلبیده اسرار خاصه و معارف مکشوفه خود بیان می فرمودند و در ستر آن اسرار بیان می کوشیدند و در حین بیان معارف محسوس می گشت که القاء و اعطاء حال می نمودند - بسیار بودی که چون معرفت بلند را که از زبان گوهر فشان ایشان می شنیدند ، بتوجه ایشان همان لحظه خود را متحقق بدان معرفت می یافتند و اکثر صحبت آنحضرت با اصحاب و غیر ایشان بخاسوشی بوده است و اصحاب را از غایت دهشت و پبیت آنحضرت قدرت آن نبود که دم توانند زد ، و تمکین ایشان بدرجه بود که باوجود توارد و تکاثر واردات متنوعه و متلونه برگز از ایشان اثری از آثار تلوین از آنحضرت ظاهر نمی گشت - جوشی و خروشی و نعره و صیحه برگز از ایشان دیده نشد مگر بر سبیل ندرت و در بعضی احوال ایشان را گزیه

۲ - این عبارت در مخطوطه ۱ و ۲ متروک است -

۱ - بر پهلو دراز کشیدن ۱۲ -



دست داده و آب در چشم گردانیده اند و گاه در اثنائے بیان حقائق تلون رنگ رخساره دیده شده -

بر سر اصل سخن رویم چون ضحوه کبری می شد ، نماز چاشت را پشت رکعت ادا می نمودند و احياناً بضرورت<sup>۱</sup> چهار رکعت می گذاردند و بعد ازان طعام تناول می فرمودند و در حین طعام دیده می شد که اکثر وقت بتقسیم طعام بدرویشان و خویشان و خادمان و قادمان می گذشت و درین اثنا گاه بسه انگشت یگان نواله می گرفتند و گاه دستے بطبق رسانیده بدپان می بردند و تذوق گونه می کردند - در آن وقت چنان معلوم می شد گویا ایشان را احتیاجی بطعام نیست ، محض برای آن چیزے می خوردند که اکل سنت است ، انبیاء ترک آن نکرده اند و در وقت خوردن جلسہ ایشان بر طریق سنت بودی ، گاه بر دو زانون بر می داشتند و گاه پاے راست برپاے چپ و زانوے راست بر زانوے چپ می نهادند - بعد از فراغ از طعام ادعیہ<sup>۲</sup> ماثوره آن وقت می خواندند و فاتحه بنا بر مرسوم عوام بعد طعام ازان حضرت مرئی نگشته که سنت نیست -

بعد از طعام ساعتی بحکم سنت قیلوله می نمودند - همین که سایه برگشت مؤذن اذان می گفت لفظ الله اکبر مؤذن و یقظه<sup>۳</sup> ایشان معاً واقع می شد - بے اختیار بقوت تمام بعجلت تمام بر زمین فرود می آمدند و این معنی هرگز تخلف نکرده - در حین استماع اذان هر کلمه<sup>۴</sup> آن را اعاده می نمودند مگر در وقت حیعتین<sup>۲</sup> لاحول می خواندند - بعد فراغ از استماع اذان دعا می خواندند ، آن را خوانده متصل بر می خاستند و وضو می ساختند و جامه های نفیس پوشیده (بمسجد<sup>۳</sup>) می آمدند - نخستین دو رکعت تحیة المسجد می گذاردند ، بعد ازان چهار رکعت سنت زوال بقرأت طویل ادا می کردند ، بعد ازان چهار رکعت سنت موکده ظهر می گذاردند ، بعد ازان مکبر اقامت می گفت ، خود امام می شدند و قرأت طوال مفصل می خواندند<sup>۴</sup> - بعد از فراغ از فرض بے آنکه اشتغال بادعیه نمایند غیر اللهم

۱ - در مخطوطه ۱ : این عبارت متروک است -

۲ - حی علی الصلوه وحی علی الفلاح گفتن -

۳ - مانا که کلمه 'بمسجد' در مخطوطات بکتابت نیامده -

۴ - در مخطوطه ۳ : می نمودند -

انت السلام و منك السلام تبارکت یا ذا الجلال والا کرام برسی خاستند و دو رکعت دیگر سنت مؤکده می گذاردند ، بعد ازان چهار رکعت که دیگر سنت زوائد است ادا می کردند ، بعد ازان ادعیه که بعد از فرض ماثور است می خواندند - بعد ازان روئے بجانب قوم کرده می نشستند و اصحاب حلقه می کردند و حافظ قرآن می خواند و ایشان بایاران متوجه و مراقب می نشستند -

بعد فراغ یکدو سبق درس می فرمودند تا وقت عصر می رسید - برای تجدید وضو بر می خاستند - بعد ذهابِ شلین و سایه اصلی در اول وقت عصر بمسجد می آمدند و دو رکعت تحیتہ المسجد و چهار رکعت سنت می گذاردند و بعد ازان امامت می کردند و با جماعت کثیر فرض عصر می گذاردند - بعد ازان ادعیه که بعد فرض ماثور است می خواندند ، بعد ازان گاه روئے بجانب قوم کرده می نشستند و اصحاب حلقه می کردند و حافظ قرآن می خواند و آنحضرت و اصحاب اشتغال می نمودند و درین اثنا باطناً متوجه احوال ایشان می گشتند و همت بر ترقیات ایشان می گذاشتند و گاه باعمال صالحه دیگر می پرداختند - بعد ازان اول وقت نماز مغرب می گذاردند - بعد از ادائے فرض دو رکعت سنت مؤکده بلا مکث و تراخی می گذاردند ، بعد ازان شش رکعت بسه سلام بطول قرأت ادا می نمودند و اکثر قرأت که در اواین بوده سورۃ واقعہ و سورۃ اخلاص مکرراً و غیرها می بود و نماز عشا را بعد از زوال بیاض افق که نزد امام اعظم رضی الله عنه شفق عبارت از آن ست و وقت متفق علیه است بمسجد می آمدند - اول دو رکعت تحیتہ المسجد می خواندند ، بعد ازان چهار رکعت سنت می گذاردند ، بعد ازان چهار رکعت فرض بجاعت گذارده بے آنکه اشتغال بادعیه نمایند ورائے اللهم انت السلام الخ . . . برسی خاستند و دو رکعت سنت مؤکده گذارده چهار رکعت دیگر مستحب می گذاردند - بعد ازان وتر ادا می نمودند - بعد ازان سورۃ الم سجدہ می خواندند و گاه در چهار رکعت بعد فرض سورۃ سجدہ و سورۃ تبارک و قل یاایها الکفرون و قل هو الله می خواندند و گاه چهار قل و در وتر سبح اسم و قل یاایها الکفرون و قل هو الله می خواندند و دعائے قنوت حنفی و شافعی را که حنفیه جمع کرده اند و هر دو را اولی گفته اند ، جمع می کردند و بعد وتر در اوائل دو رکعت نشسته می خواندند و سورۃ اذا زلزلت

الارض و قل یا ایها الکفرون قرأت می کردند - اما در اواخر ترک این دو رکعت نموده اند و می فرمودند که در آن اختلاف است - و سجده که بعد وتر متعارف است آنحضرت نمی کردند که علم بکراهت آن قائلند - وتر را گاه اول شب می گذاردند و گاه آخر شب - بعد از نماز تهجد اعاده نمی کردند که بر قول پیغمبر علیه السلام در یک شب دو وتر نیست و بعد ازان وقت خواب سوره و آیات و تسبیحات و ادعیه ماثوره خوانده بر عریش دوازده می کشیدند ، چنانکه روئے بقبله و دست راست زیر رخساره می بود -

و خواب باصواب آنحضرت بتامی حضور و مراقبه بود و وصال و مشاهده جلال - ع

زہے مراتبِ خوابِ که بہ ز بیداری ست

می فرمودند کہ :

**قدسیہ :** بحکم النوم اخ الموت حالتی کہ در وقت خواب روئے می نماید ، فوق حالت بیداری ست ، ہر چند عقل عقیل پے باین دقیقہ نتواند برد ، ہمچنین حالتی کہ وقت موت روئے نماید فوق حالت خواب ست و حالتی کہ در قبر روئے نماید فوق حالت موت ست ، و حالتی کہ در برزخ کبریٰ رو نماید فوق این حالات است ، و حالتی کہ در بہشت روئے نماید فوق ہمہ اینہا است -

و در آخر عشرہ رمضان در مسجد معتکف می شدند و در عشرہ ذی الحجہ عزلت می کردند - دران عشرہ باتیان طاعات و اذکار و صیام حرصاً تام و درود بسیار می خواندند - در وقت شبہائے جمعہ ہزار بار با اصحاب حلقہ کردہ صلوٰۃ بر پیغمبر علیہ السلام می فرستادند و بیہ نماز جمعہ و عیدین حاضر می شدند و فرض نماز ظہر را بعد چہار رکعت سنت بعد الجمعہ بہ نیت آخر ظہر علی (نیتہ ۲) ادرکت وقتہ ولم اؤدہ بعد از وے احتیاطاً می گذاردند کہ شرائط جمعہ بقول بعضی یافتہ نمی شود -

۲ - در مخطوطہ : علی ادرکت -

۱ - در مخطوطہ ۱ : غرض -

و روز عید اضحی تکبیرات را در راه جہراً<sup>۱</sup> می گفتند و در عشرہ<sup>۲</sup> آخر ذی الحجہ عزلت و تبتل و انقطاع و صیام و قیام لیلی می ورزیدند - و موئے و ناخن نمی گرفتند تشبیہاً بحجاج الحرمین ، اما آنچه متعارف شدہ کہ در روز عرفہ در صحرا برآیند و دو رکعت نماز سر برہنہ کردہ بہ تشبیہ اہل حج گزارند، ایشان آن را نمی گزاردند و در عشرہ ذی الحجہ ہر روز در نماز عشاء و در رکعت دوم نماز فجر سورۃ الفجر می خواندند و همچنین در تمام آن ماہ

صلوات الکسوف و الخسوف می گذاردند و نماز تراویح را بست رکعت در سفر و حضر بجمعیت تمام ادا می نمودند ، و کم از سہ ختم قرآن در ماہ رمضان نمی کردند و در میان ہر چہار رکعت تراویح سہ کرات سبحان ذی الملک و الملکوت می خواندند ، و در ایام دیگر چون حفظ قرآن داشتند عن ظہر القلب بتلاوت اشتغال می داشتند و استماع قرآن در حلقات ذکر نیز ہموارہ جاری بود -

در وقت قرأت در نماز و غیرہ بطریقہ<sup>۳</sup> قرآن می خواندند کہ گویا ادائے معنی در ضمن لفظ<sup>۴</sup> می فرمایند - و از شنودن قرأت ایشان بر سامعان پیداہت ظاہر می گشت کہ اسرار قرآنی بزآن بقرب سبحانی فائض می گردد ، و بسیاری از مردم کہ داخل مریدان ہم نبودند ہی گفتند کہ حضرت ایشان بر نہجے قرآن می خوانند کہ گویا الفاظ از دل ایشان بر می آید - ہرگز رعایت اصوات<sup>۵</sup> آغانی نمی کردند - و در تراویح کم کسے را از سامعان می دیدیم کہ غنودگی وے را نمی گرفت - اما حضرت ایشان قرآن را اکثر ایستادہ می شنودند ، ہرگز شائبہ<sup>۶</sup> غنودگی گرد ایشان نمی گشت -

روزے این حقیر عرض کرد کہ کرامت ایشان ست کہ غنودگی نمی آرند ، فرمودند کہ شناوری دریائے اسرار قرآن نمی گذارد کہ چشم ہم زخم<sup>۷</sup> -

۱ - در مخطوطہ : جہر -

۲ - والصحیح در عشرہ ذی الحجہ چنانکہ گذشت -

۳ - در مخطوطہ ۱ : بطریقہ -

۴ - در مخطوطہ بکتابت نیامدہ - در مخطوطہ ۳ : می کنند -

۵ - نغمات غنائی -

۶ - در مخطوطہ : ۱ و ۳ : ہم زند -

و در سفرها تا بمنزل رسیدن تلاوت قرآن می نمودند و چون آیت سجده آمده بالفور از من کعب فرود آمده بر زمین سجده می کردند - و تسبیحات رکوع و سجود را در حالت انفراد به پنج یا هفت کرت بلکه نه و یازده می رساندند و گاه بر سه اقتصار می کردند و گاه چهار مرتبه می گفتند تا مقتدیان سه بار بفراموشی بگویند و چند روزی در امامت پنج مرتبه تسبیح رکوع و سجود گفته بودند که از حضرت خق جل و علا ممنوع شدند ، بعد ازان بز چهار اقتصار کردند - چنانکه احتیاط می فرمودند که سنت نبوی علیه الصلوة والسلام نقصان نپذیرد همچنین در زیادتی بر سنت احتیاط می فرمودند که واقع نشود -

و غیر تراویح و صلوة کسوف بیچ نماز نفل را بجماعت نمی گذاردند و آن را مکروه می دانستند و آنچه مردم روز عاشوراء و شب قدر و شب براءت و لیلۃ الرغائب نماز نفل بجماعت می گذاردند ، آن را بشدت منع می کردند و خلاف سنت می گفتند و جماعتی که نماز تهجد را بجماعت گذارند ، تشنیع آنها می کردند - و در هر کارے شروع بنماز استخاره می نمودند و گاه بدعاے استخاره اکتفا می فرمودند ، و در تشهد بانگشت منابه اشاره نمی کردند که در مذهب حنفی مکروه و حرام گفته اند ، هر چند برخی از علما بسنیت آن هم رفته اند و اذا دار الامر بین السنن والکراهت فترکه اولی مع ذلك احياناً بمقتضای احادیث در نواقل اشاره کرده اند تا این عمل متروک مطلق نشود -

و فاتحه برائے ارواح موئلی و برائے سهبات که بعد نماز مرسوم مشائخ شده ، نمی خواندند - و عیادت مرضی می نمودند و ادعیه ماثوره بر مریض می خواندند و در دفع مرض مریض توجه باطنی می گماشتند و آثار آن ظاهر می گشت چنانکه در کراست ایشان مسطور است - و بزیارت قبور می رفتند و باستغفار و دعاهاے ماثوره مدد می کردند و بیاطن توجه رفع عذاب و ترقی درجات اموات می نمودند ، چنانکه در مکاشفات ایشان مذکور است و تقبیل قبور را مستحسن نمی انگاشتند ، اما گاه بر قبر والد ماجد و پیر دستگیر خود دست می رسانیدند -

و اجابت دعوت خاص می فرمودند و بدعوت عام نمی رفتند و در مجالس سرود و سماع و مولود خوانی حاضر نمی شدند و ذکر جمهر را ترک اولی می دانستند و خواص بشر را بر خواص ملک فضل می دادند و نبوت را افضل از ولایت می گفتند اگرچه ولایت آن نبی بود - غلبه صحو را بر غلبه سکر ترجیح می دادند و صحو خالص نصیب عوام کالانعام می گفتند - و ولی عشرت را که نافع و هادی خلائق است بهتر از ولی عزلت که در صحاری و جبال تنها جان سلامت برد ، می دانستند و جمیع اصحاب را بر جمیع اولیاء آمنت ، بر چند اقطاب و اوتاد و ابدل باشند ، افضل می فرمودند و مشاجرات صحابه را بر اجتهاد محمول می دانستند و از هوای نفسانیه بپرا می گفتند -

روزے جوانی که آثار صلاح بر چهره او پیدا بود بخدمت آنحضرت ورود نمود و عرض کرد که از برهان پور می آیم و حضرت شیخ محمد فضل الله بخدمت ایشان دعوات مخلصانه مرسل داشته اند و گفته که در مردم شهرت یافته است که ایشان در مکتوبات نوشته اند که مرتبه من از مرتبه صدیق اکبر افزون است ، حقیقت این ماجرا چون است ؟ ایشان فرمودند که ”هرگاه تجویز نه نمایم که حضرت امیر را کرم الله وجهه که بان کمالات و فضائل متصف بوده اند بر خلفای دیگر تفضیل دهم ، خود را خود چون فضل توأم داد ، معرفت خدای بر آنکس حرام که خود را از کافر فرنگ بهتر داند چه جائے ؟ از اکابر دین -“

و حضرت ایشان بعضی مریدان صاحب حال را که در صحبت اینها رشد و کیفیات بطلاب می رسید پیش از وصول بدرجه کمال و تکمیل گونه اجازت تعلیم طریقه داده اند تا مردم را از گرداب ضلالت برآورده دلالت بجناب حق سبحانه نمایند ، اما از ناتمامی آنها بتکرار و مبالغه تصریح می کردند که بسا خيال تمامی کار نموده در عجب افتند و راه ترقی اینها مسدود گردد و از همه طریق مشائخ ، طریقه علییه نقشنیدی را افضل می دانستند و این طریق را بعینه طریق اصحاب کرام می گفتند و نسبت ایشان را فوق نسبتها می دانستند -

و بدعتہا کہ درین زمان احداث نموده اند مثل جماعت تہجد و جمہر استغفار سحر<sup>۱</sup> آنرا نمی پسندیدند و شیخ محی الدین عربی را بزرگ می دانستند و باوجود این<sup>۲</sup> در بعض کشف وے را تخطیہ می کردند و خطائے کشفی وے را در رنگ خطائے اجتہادی دور از مؤاخذہ می دانستند و درس بعضے کتب چون بیضاوی و بخاری ، مشکوٰۃ و ہدایہ و شرح مواقف و حاشیہ عضدی و عوارف می فرمودند۔ این حقیر شرح مواقف و بیضاوی و عضدی با حاشیہ میر در خدمت آنحضرت خوانده است و بسعادت تلمذ آنحضرت نیز مستسعد گشته و طلبہ علم را تحریر و ترغیب بر علم می نمودند و تحصیل علم را بر طریقہ صوفیہ تقدم می دادند۔ این فقیر را در ایام عنفوان شباب اکثر اوقات از استعلائے حال ذوق خواندن نمی شد ، ہمہ ربانی تمام می فرمودند کہ سبق بیار و بخوان کہ صوفی جاہل مسخرہ شیطان است۔

و اکثر اوقات کہ بسفر متوجہ می شدند روز دو شنبہ و پنجشنبہ توجہ می فرمودند۔ بکرہ ہر روز را برائے سفر مبارک می دانستند و بساعت نجومی عمل نمی کردند کہ بولادت حضرت رسالت پناہ علیہ السلام نحوست از ایام تمام رفتہ و عمل ایشان برین حدیث بود کہ الايام ايام الله والعباد عباد الله ودر وقت سفر استخارہ البتہ می کردند و ادعیہ کہ در ابتدائے سفر ماثور است می خواندند۔ ہمچنین در وقت در آمدن در منزل و بر آمدن از آن دعوات ماثورہ می خواندند و نیز ادعیہ مرویہ در وقت پوشیدن جامہ نو و نوشیدن آب و خوردن طعام و دیدن ماہ و آئینہ می خواندند و پارہ ادعیہ و وظائف ایشان در رسالہ جدا کہ متضمن وظائف یومیہ و لیلیہ ایشان است ، مذکور است۔

اکنون صفت صلوٰۃ ایشان بیان نمایم؛ وقت تحریمہ ابہام ہر دو دست بر ہر دو نرہ گوش رسانیدہ و انگشتان<sup>۳</sup> ایدی را بے آنکہ مفتوح دارند و یا مضموم ، بجانب قبلہ متوجہ ساختہ "اللہ اکبر" گویان فرود می آوردند و ارسال نا کردہ زیر ناف دست راست را بر دست چپ بطریقہ نہادہ کہ خنصر و ابہام یمین حلقہ می شد و سہر انگشت بر دست چپ دراز

۱۔ در مخطوطہ بیاض گذاشتہ اند۔

۲۔ در مخطوطات این کلمہ از کتابت مانده است۔

۳۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو۔



می گشت ، قبض می نمودند - فاصله هر دو پائے مقدار چهار انگشت می کردند و بر هر دو پا قوت می نمودند - هر یک از دو پائے استراحت می نمودند و نظر در قیام بر موضع سجده می داشتند و به ترتیل و تجوید و تعمق در معانی و اسرار قرآنی و حضور که آن را ایشان دانند قرأت می نمودند ، بعد ازان تکبیر گویان بر کوع می رفتند و نظر بر قدم می داشتند و سر با پشت برابر می کردند و زانوها را بتفریح<sup>۱</sup> اصابع ایدی بقوت می گرفتند بے آنکه انحنائے<sup>۲</sup> در زانوها واقع شود - بعد ازان قومه مقدار تسبیح می نمودند و در حال انفراد سمع الله لمن حمده و ربنا لک الحمد راجع می فرمودند و حالت امامت سمع الله و در وقت اقتداء ربنا لک الحمد می خواندند و میان دو سجده مقدار یک تسبیح جلسہ می نمودند و در سجده نظر بر نرمه بینی می کردند و شکم را از زانو و زانو را از بازو جدا می داشتند و بر جمیع مواضع و اعضائے سجده قوت برابر می کردند و حالے و قربے که آنحضرت را در اوان رکوع و سجود حاصل وقت می شد مگر معلوم ایشان بود - و در قعدہ تشہد انگشتان هر دو پائے را متوجه قبلہ می داشتند و نظر بر کنار می کردند و آثار خضوع و خشوع از استیلائے باطن بر ظاهر ایشان پیدا و هویدا می شد و اصحاب ایشان در صورت بنام ایشان تقلید می کردند -

این حقیر پیش از انتظام در زمره خدام آن امام پیام گاه گاه در نماز پائے جمعہ بمسجد ایشان می رسید و نماز گذاردن ایشان را که می دید بے اختیار از جا می رفت به یقین می دانست که ایشان بمواریه با سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صحبت می دارند و نماز کردن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را علیه السلام والتحیہ می بینند و بر وفق<sup>۳</sup> آن نماز می گذارند و اگر نه این حقیر علما و مشائخ دیگر را ہم می دید و این قسم نماز از پیچکس نمی دید - همیشه در اول نقطه<sup>۴</sup> (وقت) نماز گزاردن و بیک نسق پیوسته ادا کردن از غرائب روزگار است ، گاہ ندیدیم که از وقت خود لمحہ تجاوز کرده باشند و یا از طریق ادائے نماز گاہ در قومه یا در جلسہ یا در ادبے از آداب نماز گونه تفاوت ظاهر شود نماز ایشان اعظم خوارق بود که

۱ - تفریح : کھولنا - اصابع : انگلیان - ایدی : ہاتھ ، جمع ید -

۲ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشته اند -

۳ - در اینجا ہم بیاض گذاشته -

خرقِ عادت و عرفِ عالم می نمودند - پر ظاہر است کہ ہموارہ بر یک طرز بے حصول  
ملالے و کلالے ہمعنان بہ تعظیم و تمکین و توقیر و وقار و خشوع و انکسار نماز گزاردن  
کمال رسوخ بر اتباع نبوی و نہایت قوت باطن می خواہد و این حقیر را بلکہ جمع کثیر را  
موجب اعتقاد و ارادت نماز بانیاں ایشان شدہ است -

و در ماہ رمضان مصلاہا در مسجد می انداختند و مشاعل می افروختند و  
جم غفیر از دور و نزدیک در آن ایام از صلحا و علما و مریدان و مسترشدان بخدمت ایشان  
می شتافتند و در تراویح و ختمات قرآنی قیام می داشتند - در تعجیل افطار و تاخیر تسحر  
بسیار می کوشیدند و در روزا حتی الامکان بخلا نمی رفتند کہ استنجا بآب احتال نفوذ  
آب در جوف دارد و اگر ناگاہ استنجا در روز اتفاق می افتاد از روئے احتیاط آن روزہ را  
قبض می کردند و بتلاوت قرآن و استماع آن در روز و شب مداومت می نمودند -

و در ادائے زکوٰۃ طریقہ آنحضرت چنان بود کہ ہر گاہ مبالغ فتوح و ندور رسیدے  
انتظار حولان حول نکردند کہ تا سال نمی ماند - بمجرد رسیدن آن حساب کردہ  
زکوٰۃ آن را ادا می نمودند و باہل صلاح و بیوہا و قرابتیان و اہل رحم قسمت  
می فرمودند -

برائے حج چندے قصد مصمم نمودہ بودند میسر نشد و ہمیشہ در شوق آن بودند ،  
در بہان شوق از جہان عبور کردند - می فرمودند کہ عزم حج مصمم نمودہ می شود  
اما استخارہ راہ نمی دہد و بھج رفتن بنظر نمی درآید و از جملہ خوارق ایشان ست کہ تا  
آخر دم میسر نشد -

خلق و تواضع و شفقت بر خلق اللہ و رضا و تسلیم بر کمال داشتند، خویشان ایشان را  
از حکام ستمگار آزار بسیار رسیدہ است ، بتسلیم و رضا رفتہ آن را بر روئے نیاوردہ اند - ہر گاہ  
عزیزے بدیدن ایشان می آمد بہ تعظیم بر می خاستند و بصدر مجلس جائے می دادند  
و باندازہ وے سخن می کردند ، و تعظیم کفار اگرچہ صاحب حکومت و جاہ بودے، نمی  
کردند و ابتدا بسلام بہر کس دیدن<sup>۲</sup> ایشان بود - معلوم نیست کہ کسے در سلام بر

۲ - بمعنی عادت -

۱ - در مخطوطہ ۲ و ۳ : روزانہ -

ایشان سبقت کرده باشد۔ در رعایت حقوق اہل رحم بغایۃ الغایتہ می پوشیدند و ہرگاہ خبر ارتحال کسی می شنیدند، عبرت می گرفتند و تأسف می نمودند و کلمہ 'ترجیع' می خواندند و بناز جنازہ حاضر می شدند و بدعا و فاتحہ امداد می نمودند۔

لباس ایشان قمیص مشقوق<sup>۲</sup> المنکین بودے، بالائے آن فرجی<sup>۳</sup> می پوشیدند مگر در حر غالباً بہ تنہا پیرین کفایت می کردند و درحین بستن دستار بر سر می گردانیدند چنانکہ سنت است و فوش<sup>۴</sup> بین الکتفین مسدول می داشتند الا در اوان استنجا و بول۔ و کمر بند می بستند و سراویل<sup>۵</sup> فوق الکتفین می پوشیدند و در ایام جمعہ و عیدین لباس فاخرتر می پوشیدند، و ہرگاہ لباس نو می پوشیدند، سابق را بدرویشے یا خویشے و یا خادمے یا خادمے می دادند<sup>۶</sup>۔ تا پنجاہ و شصت درویش بلکہ صد کس در خدمت ایشان از علما و عرفا و مشائخ و حفاظ و مردم اشراف و سادات می بودند کہ ہمہ را از مطبخ ایشان طعام می رسید۔

۱ - "انا لله" الخ گفتن -

۲ - چاک ہر دو دوش -

۳ - عبا -

۴ - شملہ دستار درمیان ہر دو دوش ہر پشت می گذاشتند -

۵ - زیر جامہ کہ از شتالنگ بلند باشد -

۶ - در مخطوطہ ۴ : می بخشیدند -

## الحضرة السادسة

فی مکاشفاته رحمه الله تعالى

**مکاشفہ ۱ :** شبے حضرت ایشان رضی اللہ عنہ با اصحابِ عالی درجات و درویشانِ ارباب مقامات بزیارت مزار پر انوار امام رفیع الدین ، کہ از اجداد امجاد آنحضرت اند و از خلفائے حضرت سید جلال مخدوم جہانیان ، تشریف بردہ بودند و تا مدت متبادی بر قبر امام قیام داشتند و بمراقبہ توجہ پرداختند ۔ بعد از رجوع از مزار آن بزرگوار باصحاب اسرار می فرمودند کہ چون مقابل مزار امام بایستادم بحضرت صمدانیت جلت عظمتہ توجہ نمودم و عرض کردم خداوند! بر اموات این مزارات رحمت فرما و عذاب از ارباب این قبور رفع نمائے ۔ حکم شد تا یک ہفتہ بنا بر التماس تو ازین گورستان عذاب برداشتیم ۔ گفتم بار خدایا! رحمت ترا نہایت نیست ، در مغفرت بیفزائے ۔ فرمان در رسید کہ یک سہ بنا بر ملتہس تو عذاب ازین مقابر رفع فرمودیم ۔ باز التجا پیش از پیش کردم ۔ خطاب آمد کہ چون مکرر رفع عذاب این جماعہ از درگاہ ما خواستی ، ایشان را بخشیدیم ۔

**مکاشفہ ۲ :** روزے بزیارت تربتِ والد ماجدِ خویش تشریف بردہ بودند ، بخاطر عاطر آنحضرت رسید کہ در حدیث نبوی علی مصدرہ<sup>۱</sup> الصلوۃ والسلام آمدہ کہ چون عالمے بر مقبرہ گذر نمایند تا چہل روز عذاب از اہل مقبرہ بردارند ۔ مقارن این خطوط ملہم شدند کہ از قدوم<sup>۲</sup> تو تا روز قیامت از اہل این مقبرہ عذاب برداشتیم ۔

**مکاشفہ ۳ :** روزے حضرت ایشان بزیارت امام رفیع الدین رفتہ بودند و در مقبرہ ایشان قبر عورتے از اہل قرابت بلکہ از اہل حقوق آنحضرت نیز ہودہ ۔ بعد از زیارت امام بزیارت آن اہل حقوق آمدند و محاذی آن قبر تا مدت مدید ایستادند و آثار خشوع و خضوع در آن وقت بر رخسارہ آنحضرت پیدا بود و بعد از مدتے بہجت و مسرت در

۲ - در مخطوطہ : از قدوم تا روز قیامت ۔

۱ - در مخطوطہ : علی مصدرہ ہا ۔

روئے مبارک ایشان ظاہر گشت - چون بمنزل شریف تشریف آوردند بعضی محرمان سراپرده اسرار ازان قبلہ ابرار استفسار نمودند کہ این ہمہ دیر ماندن بر آن قبر چه بود ؟ نخستین بر رخسارہ مبارک ایشان آثار انکسار و اصرار<sup>۱</sup> ظاہر شدہ بود ، بعد از مدت مدید آثار فرحت و احمرار<sup>۲</sup> پویدا گشت ، فرمودند کہ چون بر آن قبر رسیدیم اورا معذب دیدیم ، متوجہ گردیدیم ، معلوم شد کہ اندفاع عذاب را صورت نیست - متوجہ ارواح آبا و اجداد خود گشتم ، ارواح ایشان حاضر گشتند ، رفع عذاب حاصل نہ گشت ، توجہ بارواح عالیات حضرات خواجہ با قدس اللہ اسرار ہم نمودم ، ارواح این عزیزان نیز حاضر شدند - رفع آن عذاب بحصول نہ پیوست - بصد ہزار نیاز متوجہ بارگاہ مجددی علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام گشتم ، دیدم کہ آنحضرت علیہ السلام بر تخت نبوت سوار تشریف آوردند - ورود تخت مجددی و رفع عذاب معاً واقع شد - و او مرا دعا کرد کہ خدائے تعالیٰ ترا راحت رساناد ، چنانکہ تو مرا راحت رساندی و این زمان آثار فرحت بر روئے من ظاہر گشت -

مکاشفہ ۴ : روزے حضرت ایشان قدس سرہ بتقریب فرمودند چون نظر کشفی سردادہ می شود بعد از حضرت غوث الثقلین در مشائخ سلسلہ علیہ قادریہ مثل شاہ کمال کیتھلی کم کسے بنظر می آید -

مکاشفہ ۵ : روزے حضرت ایشان قدس سرہ در حلقہ بامداد نشیستہ بودند ، استغراق و توجہ و مراقبہ داشتند ، ناگاہ شاہ سکندر آمدہ خرقہ متبرکہ<sup>۳</sup> حضرت شاہ کمال<sup>۴</sup> را بردوش حضرت ایشان انداختہ ، چون آنحضرت چشم بکشادند شاہ سکندر<sup>۵</sup> را دیدند ، برخاستند و بتواضع تمام معانقہ کردند - شاہ گفت جد من شاہ کمال<sup>۶</sup> نزدیک وصال این 'جبتہ' متبرکہ را بمن سپردند کہ پیش تو بطریق امانت باشد ، بہر کس کہ خواہم گفت خواہی رسانید - الحال چند مرتبہ می شود کہ در معاملہ از حضرت شاہ کمال<sup>۷</sup> مامور میشوم کہ این 'جبتہ' را بشا رسانم ، با آنکہ بر من بسیار تعذر داشت کہ خرقہ متبرکہ<sup>۸</sup> جد بزرگوار و نعمت خانہ خود بیرون دہم لیکن چون بتاکید و تہدید مامور گشتم ناچار

بے اختیار آورده ام - حضرت ایشان آن 'جبہ' متبرکہ را در پوشیدند و برخاستند و بخلوت شدند - می فرمودند کہ در آن وقت بخاطر گذشت کہ رسمے میان مشائخ افتاده است کہ جامہ بیکے می پوشانند و ہمین او را خلیفہ نامند - باید کہ خلعت معنوی پوشانند و از زلال احوال و کمال بنوشانند ، آن گاہ خلیفہ خودش خوانند - درین اثنا حضرت غوث الثقلین را قدس سرہ دیدم کہ با خلفا تا شاہ کمال حاضر شدند و تصرفے در کار من فرمودند و ذل مرا در تصرف خود آوردند و انوار و اسرار نسبتہائے خاصہ خود عطا فرمودند و من غرق دریائے انوار گشتم و در غواصی آن محیط در آمدم - چون ساعتے برین تربیت گذشت در عین غلبات ناگاہ بر دلم عبور نمود کہ تو مربائے اکابر نقشبندیہ بودی ، اکنون این معنی صورت گرفت ، بمجرد این خطور دیدم کہ مشائخ سلسلہ علیہ نقشبندیہ از حضرت خواجہ عبدالخالق تا حضرت خواجہ محمد باقی قدست اسرار ہم در رسیدند و حضرت خواجہ بہاء الدین قدس سرہ در پہلوئے شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نشستند - بعد از نشستن ، اکابر نقشبندیہ فرمودند کہ فلانے مربائے ما است و از تربیت ما بکمال و اکمال رسیدہ ، شہارا باو چہ کار ست ؟ اکابر قادریہ فرمودند کہ در طفولیت ما را باو نظرے بودہ و چاشنی از خوان الوان ما ربودہ و الحال خرقہ ما پوشیدہ - درین مباحثہ بودند کہ جماعتے از کیرویہ و چشتیہ و بسیاری از مشائخ در رسیدند و اجتماع برپا شد بحدے کہ دشت و صحرائے این شہر پر گشت و در آخر روز مصالحہ نمودند کہ او چون بدرجہ کمال و تکمیل از تربیت نقشبندیہ رسیدہ است و اعتبار تمام آن را ست مشرف بر آن طریقہ باشد و اکثر دران طریقہ ارشاد نماید و در طریقہ قادریہ نیز ہدایت و تکمیل فرماید -

مکاشفہ ۶ : حاجی حبیب کہ از خادمان خاص حضرت ایشان بود کثیر الخدمہ و بوضع ریاضت و مجاہدہ متصف در حضر و سفر ہموارہ در ملازمت آنحضرت می بود ، می گفت کہ در لاجمیر در خدمت ایشان قدس سرہ بودم ، ہفتاد ہزار بار ختم کلمہ طیبہ کردہ بخدمت آن حضرت رفتم ، گفتم کہ ہفتاد ہزار بار کلمہ طیبہ خواندہ ام ، ثواب آن را



حضرت ایشان می گذارم ، آنحضرت بالفور دستہائے مبارک برداشتند و دعا خواندند و روز دیگر فرمودند کہ وقتے کہ من دعا می خواندم ، بلائکہ فوج فوج از آسمان با ثواب این کلمہ طیبہ می آمدند ، چنانکہ جائے پائیدان بر زمین نمانده بود و این ختم در معاملہ من بسیار مدد نمود ۔ بعد ازان فرمودند تا سبحة ہزار دانہ راست کردند و ہمیشہ در خلوات ذکر کلمہ طیبہ بزبان بموافقت جنان<sup>۱</sup> اشتغال می داشتند و در شب ہائے جمعہ سبحة را در حلقہ یاران حاضر می ساختند و باجتماع ہزار بار صلوات بر سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰات والتسلیٰات می خواندند و الحال آن سنت سنیمہ ایشان در اصحاب آنحضرت جاریست ۔

ابتدائے سبحة گرفتن ایشان این بود باز خطاب مستطاب بمن<sup>۲</sup> کرده فرمودند کہ بدانچہ<sup>۳</sup> گفتم عجیبی در تو راہ نیابد ، سخنے از خود ہم بگویم ، ہر شب وقت سحر بعد از نماز تہجد پانصدبار کلمہ طیبہ خوانندہ ارواح مجد عیسیٰ و مجد فرخ و ام کلثوم فرزندان خویش کہ ارتحال کرده بودند می بخشیدم ۔ الحال ازان باز ہر شب روح مجد عیسیٰ وقت سحر می آید و مرا بیدار می سازد و باعث می شود کہ ختم کلمہ طیبہ تمام و بعد از بیدار کردن من می رود و ارواح برادر مجد فرخ و خواہر خویش ام کلثوم را طلبیدہ می آرد کہ پدر بزرگوار بیدار شدہ است و تا آنکہ من وضو می ساختم و نماز تہجد می گذاردم و ختم کلمہ طیبہ می کردم ، گرد و پیش من می بودند ، چنانکہ مادر نان تیار می سازد و فرزندان خورد سال گرد و پیش او می آیند تا نان بایشان دہد ۔ بعد ازان کہ ثواب کلمہ طیبہ بایشان می بخشیدم ، می رفتند ۔ الحال از کثرت ثواب امتلا دارند و معمورند ہرگز نمی آیند ۔

مکاشفہ A : روزے حضرت ایشان قدس سرہ بتقریبے بروضہ شاہ ابو بخاری کہ از

۱ - بمعنی دل ۔ ۲ - یعنی بحاجی حبیب<sup>۲</sup> ۔

۳ - یعنی مدد کردن آن کلمہ طیبہ در معاملہ حضرت ایشان قدس سرہ ۔

۴ - اردو ترجمہ 'حضرات القدس' میں اس مقام پر ایک اور مکاشفہ درج ہے جو مخطوطہ فارسی میں موجود نہیں ۔ ہم اردو ترجمہ نقل کرتے ہیں : 'مکاشفہ : ایک روز آنحضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ سرہند کا فلاں گاؤں جو بادشاہ نے ہاری خانقاہ کے خادموں کے لیے بطور جاگیر دیا ہے ، اس کے متعلق مشاہدہ ہوا کہ بارگاہ عظمت و جلال حضرت بیچوں نے نزول اجلال بے کیف فرمایا اور ایک خیمہ عالی طناب بے چون قائم کیا گیا ہے اور حشم بے قیاس بے چگونگی نے ظہور فرمایا ہے ۔

مزارات متبرکہ مشہورہ سہرند است ، رفتہ بودند و راقم این سطور در رکاب سعادت  
 بودہ ، آنحضرت بزیارت شاہ مشار الیہ در آمدند و نزدیک مزار وے بسیار نشستند  
 و توجہ و مراقبہ داشتند ، بعد مدت مدید برخاستند و وداع خواستند ۔ بعد از مراجعت  
 چون بخانقاہ خود رسیدند ، محرمان اسرارے کہ میان ایشان و شاہ ابّو گذشتہ پرسیدند ،  
 فرمودند کہ چون بمزار شاہ در آمدم شاہ حاضر شد و تعظیم و تکریم بجا آورد و کرمہا  
 و محبتہا اظہار نمود کہ ذکر آن طولے دارد ۔ این قدر وا می نماید کہ فرمود  
 صاحب ولایت در اینجا منم ۔ چون مثل شاہ بزرگے مہمان من بیاید تحفہ بہ ازین ندارم  
 کہ ولایت خود بشا بگذارم ۔ بعد ازین صاحب ولایت درین ملک شاہ با شید و این ملک  
 در تحت تصرف شاہ باشد ۔

بعد ازان ہمدے مصداق کشف صریح و صحیح حضرت ایشان قدس سرہ (ابن ۱ بود  
 کہ) معمرے نزد راقم این سطور نقل کرد کہ در سہرند مجذوبے بود بسیار بزرگ  
 شیخ داؤد نام کہ مزار پُر انوار ایشان در مقبرہ شیخ مجد الدین (قصداری<sup>۲</sup>) واقع است ۔  
 چون وقت ارتحال وے نزدیک رسید یکے را پیش شاہ ابّو بخاری فرستاد کہ او را  
 طلبیدہ بیار ، وے گفت کہ شاہ ابّو مردے مجذوب است ، ہموارہ در آب حوض کلان  
 سہرند ایستادہ می باشد باوے چہ گویم ؟ گفت تو پیغام من می رسانی ، خواہد آمد ۔  
 آن مرد رفت پیغام شیخ داؤد باو رسانید ، شاہ ابّو بمجرد استماع این سخن بالفور روان  
 شد و بخدمت شیخ داؤد رسید ، شیخ داؤد باوے گفت کہ تا حال درین شہر صاحب  
 ولایت من بودہ ام و پاسبانی و نگہبانی بمن حوالہ بود ۔ من می روم ، این شہر را بتو  
 حوالہ کردہ اند و ترا صاحب ولایت ساختہ نیک خبردار خواہی بود ۔ این سخن  
 گفت و برفت ۔ شاہ ابّو آمدہ بجائے خود نشست و ازان روز رجوع خلق اللہ بشاہ ابّو  
 چنان شد کہ مردم فوج فوج بزیارت وے می آمدند و خواری از وے می دیدند ۔

مشہور است کہ ضیافت مگان کردہ بود و آن چنان ست کہ سگرے را گفت کہ برو  
 و مگان شہر را طلبیدہ بیار ، وے برفت و بعضے مگان خبر کرد ، آنہا بایکدیگر خبر

۱ ۔ مانا کہ این چنین فقرہ در مخطوطہ از کتابت مانده است ۔

۲ ۔ در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ اند ۔

کردند - کلاب قطار قطار متوجه ملازمت آن بزرگوار شدند ، و شور در شهر افتاد ، مردم به تماشا آمدند - چون سگان جمع شدند ، شاه برخاست و نظر بر آنها انداخته فرمود که یک سگ گرگین که این سہانی بطفیل او ست نیامده است - سگے بجانب شهر روان شد ، او را نیز طلب کرده آورد - شیر برنج پختہ بودند در پیش ہر سگے طبق سفالی نهادند - ہمہ بے سنازعت و خصوصت پایکدیگر ، بادب تمام خوردند - بعد ازان منتظر نشستند ، شاه فرمود بروید ، آنگاہ برخاستند و برفتند -

نیز بہان معمر پیش احقر روایت کرد کہ حضرت شاه ابو را گوسفند بسیار بود و مسکن و ماوائے ایشان در سواد قصبہ سہرند در مشرق بود و ہر طرف زراعت بود - گوسفندان زراعت خوردند - مزارعان شکایت بحضرت شاه ابو آورده اند - فرمود بگذارید تا بخورند ، آنچه زراعت از قصبہ ہائے دیگر پیدا شود ، وقت خرمن ہان قدر در خرمن شا حاصل گردد - اتفاقاً مزارعان دیگر زراعت ہا بریدہ خرمن می کردند و این مزارعان گاہ ہا را کہ از خوردن گوسفندان بے خوشہ مانده بود بریدہ جمع کردہ خرمن می ساختند - بکرامت شاه ہا تقدر غلہ بل زیادہ ازان گاہ ہا پیدا می شد کہ دیگران از زراعتہائے خود پیدا می کردند -

**مکاشفہ ۹ :** روزے در لاہور پیرے ترہ فروش بخدست آن حضرت رسید - ایشان برخاستند و احترام او بجا آوردند - حضار بعد از رفتن او معروض داشتند کہ او ترہ فروش بود - فرمودند کہ وہے از ابدال است و این کسب را قباب خود ساختہ است -

**مکاشفہ ۱۰ :** در عشرہ آخر ماہ مبارک رمضان فرمودند کہ امروز عجب معاملہ معاینہ افتاد ، چشم مراقبہ فرو بسته بودم کہ ناگاہ دیدم کہ شخصے در پہلوئے من نشسته است ، چون نیک نگاہ کردم ، سید الاولین والآخرین است علیہ و علی آلہ افضل الصلوات والتسلیات ، فرمودند آمدہ ام تا برائے تو اجازت نامہ نویسم کہ تا حال برائے پیچکس چنین ننوشتہ ام - دیدم کہ در متن آن نامہ الطاف عظیمہ و اعطاف فخیمہ کہ تعلق بان عالم داشت نگارش فرمودند و در ظہر آن نیز عنایت کثیرہ و مرحمت کبیرہ کہ

متعلق باین عالم بود رقم فرمودند، چنانکه در دفتر ثالث مکتوبات قدسی آیات نوشته اند۔

مکاشفہ ۱۱ : می فرمودند کہ مرا ہمیشہ برائے نماز تہجد باذان و اعلام و صدا و مانند آن بیدار کردہ اند و ہرگز بخودی خود بجهت نماز تہجد بر نخاستہ ام مگر یکبارے آنکہ صریحاً و عیاناً ندا رسید بیدار گشتم، گفتم من کیم کہ بخود برخیزم و بہ بندگی و طاعت او تعالیٰ آویزم، باز سر بخواب نہادم، لحظہ نگذشتہ بود کہ از ہر طرف آواز اذان و اعلام برخاست، برخاستم و بنماز پرداختم۔

مکاشفہ ۱۲ : می فرمودند کہ شریعت را دیدم کہ درین جائے ما فرود آمدہ است چنانکہ کاروانے در مکانے فرود می آید، و اشارت بمسجد و خانقاہ خویش کردہ اند۔

مکاشفہ ۱۳ : می فرمودند کہ در آخر عشرہ ماہ مبارک رمضان بعد از ادائے تراویح بر بستر خواب اضطجاع نمودم و در آن وقت خادمے پایم می مالید، از روئے سہو و نسیان بر پہلوئے چپ دراز کشیدم۔ بعد ازان بیادم آمد کہ سنت اضطجاع کہ ابتدا بر پہلوئے راست خوابیدن است متروک گشتہ۔ نفس از کاپلی چنان وا نمود کہ ہرچہ از روئے سہو و نسیان بوقوع آید معفو است، لیکن از خوف از سر نو اضطجاع کردم و ابتدا بہ پہلوئے راست نمودم۔ متعاقب ادائے این سنت از عنایات و برکات و انوار سلسلہ بسیار بر من بظہور پیوست و ندا در دادند کہ بہ سبب این قدر رعایت کہ از تو بوقوع آمد، در آخرت ترا از ہیچ وجہ عذاب نکنیم و خادم ترا کہ در آن وقت پایت می مالید نیز آمرزیدیم۔

مکاشفہ ۱۴ : می فرمودند کہ امروز در حلقہ ظہر حافظ قرآن می خواند، بعضے وسوس در باب قرآن بخاطر خطور کردن گرفت، اندیشہ ناک گشتم کہ نفس مطمئنہ گشتہ و ولایت متحقق شدہ و فنا و بقا بحصول پیوستہ، خطرات از کجا برخاست۔ متوجہ گشتم، بعد از توجہ بسیار و تضرع بے شمار دیدم کہ مرغے عظیم الجثہ از سینہ من بیرون آمد و پریدہ بدر رفت، توجہ نمودم کہ این چہ بود؟ ندا آمد کہ این خناس بود کہ در سینہ ہائے مردم وسواس می اندازد و پیغمبر علیہ السلام را امر باستعاذہ از شر

این خناس است ، چنانکہ فرمود قولہ تعالیٰ ”قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس۔“ و نیز ملہم گردید کہ در اصول دین ہر خطرہ بد کہ بگذرد منشاء آن این خناس است کہ در صدور آشیانہ دارد و ہر وقت نیشہا می زند ، و ایضاً ندا در دادند کہ آشیانہ او را از سینہ بے کنیہ تو دور کردیم ۔ الحق بعد از خروج آن خناس شرح صدرے عجب مرا روئے داد ۔

**مکاشفہ ۱۴ :** می فرمودند کہ روزے چند بر من دید قصور احوال بر نہجے استیلا داشت کہ چون در نماز (وقت قرأت) فاتحہ لفظ ’ایاک‘ می خواندم ، حیران می ماندم کہ چہ باید کرد ؟ اگر می خوانم مصداق ”لم تقولون“ مالا تفعلون“ می شوم و اگر نخوانم ترک واجب کردہ باشم ، تا آنکہ ندا در دادند کہ شرک از عبادات تو برداشتیم و منطوق ”الا لله“ الدین الخالص“ بظہور پیوست ۔

**مکاشفہ ۱۵ :** می فرمودند کہ در حلقہ بامداد نشستہ بودیم کہ ناگہ نوعی از فناء<sup>۱</sup> خاص روئے داد کہ یقین مرا در ربود و این دید تا مدت کشید ۔ بعد از نماز عصر بہن روز امام الائمہ سراج الامہ ابو حنیفہ کوفی را دیدم کہ با جمیع تلامذہ و مجتہدان مذهب سہذب خود با بعضی اساتذہ مثل ابراہیم نخعی وغیرہ گردا گرد من جمع شدند و مرا احاطہ نمودند ، آنگاہ دیدم کہ نور امام اعظم<sup>۲</sup> و انوار ائمہ کرام در من درآمد و من بان انوار تحقق و بقا یافتم و تمام متجسم بان انوار گشتم و انوار ہر یکے جدا جدا اجزائے من گشت ۔ بعد از دو سہ روز این معاملہ ہمین قسم یقین و تحقق بانوار امام شافعی<sup>۳</sup> و تلامذہ و اساتذہ و مجتہدان مذهب او با ظہور رسید ۔ چنان دیدم کہ انوار علماء حنفیہ از من بیرون آمدند و بانوار شافعیہ بقا یافتم و انوار ہر واحدے علیحدہ علیحدہ اجزائے من گردید ، ہمچنانکہ سابقاً متحقق شدہ بودم ۔ بعد ازان دیدم کہ آنچه از من بر آمدہ بود باز در من درآمد و بانوار ہر دو مذہب متحقق شدم و دران

۱ - در مخطوطہ : در نماز و فاتحہ ۔  
۲ - ترجمہ : تم جو کرتے نہیں وہ کہتے کیوں ہو ۔  
۳ - ہاں ! خدا کے لیے دین خالص ہے ۔ - در ترجمہ اردو : لقاے خاص ۔

وقت چنان مشہود گشت کہ حق ازین دو مذہب بیرون نیست و اگر حنفی<sup>۱</sup> جائے در حق مانده است شافعی گرفته است و از شافعی تجاوز ننموده است۔ این معنی را بمبالغہ تمام فرمودند و ایضاً می فرمودند کہ دو حصہ یا سه حصہ حق با امام ابو حنیفہ است و ثلث یا ربع با امام شافعی و از شافعی برگز در نگذشته است۔ پس آنحضرت را باین اعتبار الحنفی الشافعی میتوان گفت۔

**مکاشفہ ۱۷ :** می فرمودند کہ بے شائبہ تکلف و تعصب گفته می شود کہ نورانیت مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریائے عظیم می نماید و سائر مذاہب در رنگ حیاض و جداول بنظر می در آید۔

**مکاشفہ ۱۸ :** می گفتند کہ روزے بروح یکے از فرزندان متوفائے خود طعمے برائے فقرا و درویشان طیار کرده بودم۔ درین اثنا بر زبان من رفت کہ این صدقہ از ما چگونه مقبول شود ؟ کہ حق تعالی می فرماید ”انما ۲ یتقبل الله من المتقین“ درین سخن بودم کہ ندا از حضرت حق جل و علا در رسید ”انک ۳ من المتقین۔“

**مکاشفہ ۱۹ :** می فرمودند کہ مبشر ساختند کہ بر جنازہ کہ تو نماز بگذاری ، آن میت را ببخشم۔ می فرمودند کہ مرا از حضرت پیغمبر علیہ السلام بشارت است کہ فردائے قیامت چندین ہزار کس بشفاعت تو بہ بخشند۔

**مکاشفہ ۲۰ :** می فرمودند کہ بر من مکشوف شد کہ در ہندوستان انبیاء گذشتہ اند ، اما کمتر کسے بایشان گرویدہ ، با بعضے انبیاء دو کس ، با بعضے انبیاء سه کس ، با بعضے رسل یک کس ایمان آورده اند۔ زیادہ از سه کس بنظر نمی در آید۔ اگر خواہم مواضع بعثت و قرای ساکن آن انبیاء را بیان کنم کہ بر ما معلوم ساخته اند و مقابر ایشان نیز بیان نمایم کہ انوار بر آن مقابر تا حال متلالی می گردد۔

**مکاشفہ ۲۱ :** می فرمودند کہ بر ما معلوم ساختند کہ از عہد ما تا ظہور حضرت مہدی<sup>۴</sup> باین کمالات و معاملات کہ خدائے تعالی بر ما افاضہ فرمودہ ، دیگرے بظہور

۱ - والواضح : اگر از حنفی جائے حق مانده است... الخ -

۲ - الله تعالی متقیوں کے صدقات قبول فرماتا ہے -

۳ - تم متقیوں میں شامل ہو -



نخواہد آمد۔

مکاشفہ ۲۲ : می فرمودند کہ یک بارے ارادہ نمودم کہ بگوشہ از گوشہا رفتہ منزوی شوم و خلوت و انزوا گزیم تا استخارہ کردم و طلب اجازت از حضرت رب الارباب نمودم ، خطاب مستطاب از درگاہ رب الارباب در رسید کہ طریق محبوب و مرضی و انسب و ایق ہمین است کہ تو بران ہستی نہ طریق انزوا و خلوت۔

مکاشفہ ۲۳ : می فرمودند کہ مرا محاذی قبر فرزندی اعظمی خواجہ محمد صادق قدس سرہ مدفون خواہند ساخت کہ آنجا روضہ از ریاض جنت دیدہ ام۔

مکاشفہ ۲۴ : مخدوم زادہ عالی قدر خواجہ محمد معصوم نوشتہ اند کہ حضرت ایشان می فرمودند کہ اگر مشتے از خاک پاک روضہ من در قبرے بیندازند ، امیدواریمائے عظیمہ است فکیف کسے کہ در آن مقبرہ مدفون گردد۔

مکاشفہ ۲۵ : زمین گنبد خود را و ہمچنین زمین بیرون گنبد را کہ داخل محاطہ الوقت بود ، می فرمودند کہ روضہ از ریاض جنت ست و الحال آن محاطہ نماندہ است ، وسعت پیدا کردہ است۔

مکاشفہ ۲۶ : و نیز آن مخدوم<sup>۲</sup> زادہ بلند سیر روایت کردہ اند کہ حضرت ایشان می فرمودند کہ در حدیث آمدہ است 'القبر روضۃ من ریاض الجنة' معنی آن بر ما مکشوف ساختند کہ محالے و مسافتے کہ میان آن پارہ قبر و جنت بودہ ، مرتفع می گردد ، گوئیآں پارہ فنا و بقا بجنّت پیدا می کند و ہمین معنی قول پیغمبر علیہ السلام کہ 'ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنة' باید دانست کہ اینقسم روضہ من اخص خواص راست ، ہر سونے را میسر نیست غایۃ ما فی الباب چون مقام ایشان صفائے و نورانیتے پیدا کنند مستعد آن می شود کہ پرتوے از جنت بر آن مقام منعکس گردد و حکم آئینہ کہ مصفا کنند ، می گیرد۔

مکاشفہ ۲۷ : می فرمودند کہ جانب آفتاب بے تکلف می توان دید ، اما بردل شاہ سکندر نبیرہ شاہ کمال<sup>۳</sup> از غلبہ اشعہ نور نظر نتوان کرد و راہ نیست۔

۲ - خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ -

۱ - یعنی اس زمانے کے احاطے میں داخل -



**مکاشفہ ۲۸ :** روزے می فرمودند کہ بر ما چنان ظاہر کردہ اند کہ معارف و حقائق ما کہ بر روزے ترقیم آمدہ بنظر اقدس انور حضرت مہدی موعود خواهد آمد۔

**مکاشفہ ۲۹ :** می فرمودند کہ بر ما مکشوف شدہ کہ حضرت مہدی موعود رضی اللہ عنہ برین نسبت علیہ خواهد بود۔ اشارت بہ نسبت خاصہ خویش می نمودند، چنانچہ در رسائل و مکاتیب تصریح باین معنی نموده اند۔

**مکاشفہ ۳۰ :** می فرمودند کہ شبے از شبہا ما را نمودند کہ در صورت تاخیر ادائے وتر تا وقت تہجد چون مصلی بخواب رود و نیت دارد کہ در آخر شب آنرا ادا نماید کتبہ اعمال او تمام شب بنام او حسنات می نویسند تا زمانے کہ وتر را ادا نماید، پس ہر چند در ادائے وتر تاخیر نماید بہتر باشد۔

**مکاشفہ ۳۱ :** می فرمودند کہ در نظر کشفی می در آید کہ عالم را ظلمات بدعت فروگرفته است و نور سنت در آن چون کرمیک شبتاب بعضے جاہا خال خال می نماید۔

**مکاشفہ ۳۲ :** روزے بتقریب تکرار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فرمودند کہ تمام عالم در جنب این کلمہ مطہرہ کاشکے حکم قطرہ می داشت نسبت بدریائے محیط، این کلمہ مقدمہ جامع کمالات ولایت و نبوت است، مردم تعجب می دارند کہ بیک گفتن این کلمہ چگونه دخول جنت میسر شود؟ و از خلود جہنم چون وا رہد؟ محسوس و مشہود شد کہ اگر تمام عالم را بیک گفتن این کلمہ معظمہ بیخشند و بہشت برند گنجائش دارد و اگر برکات این کلمہ را قسمت کنند بتام عالم، تا ابدالآباد ہمہ سیراب و مغمور باشند۔

**مکاشفہ ۳۳ :** می فرمودند ہر کہ داخل طریقہ ما شدہ و خواهد شد، تا قیام قیامت بواسطہ یا بے واسطہ از رجال و نساء ہمہ را بنظر من درآوردند و اسم و نسب و مولد و مسکن اینہا نمودند، اگر خواہم ہمہ را بیان کنم۔

**مکاشفہ ۳۴ :** می فرمودند کہ حق سبحانہ بمحض کرم و عنایت خالص و لطف و مرحمت (خاص) خویش مرا مبشر ساخت کہ دنیائے ترا آخرت گردانیدیم۔

**مکاشفہ ۳۳۵ :** روزے حضرت ایشان بجهت قضاء حاجت بمستراح<sup>۱</sup> در آمدند، دیدند کہ آنجا کاسه<sup>۲</sup> نا تمام از سفال است کہ کناس<sup>۳</sup> بان نجاسات بر می داشت و اسم الله بر آن نقش کرده اند و بلوث بقاذورات<sup>۴</sup> شده۔ آنحضرت آن کاسه را بدست خود گرفته از آنجا برآمدند و خادم را فرمودند کہ آفتابه بیار، و آن کاسه را بدست خود از قاذورات پاک ساختند۔ ہر چند خدام التماس نمودند کہ ما آن را پاک کنیم قبول فرمودند۔ بعد از پاک کردن آنرا بر طاق بلند بجامه سفید پیچیدہ بتعظیم تمام نگاه داشتند، و ہر گاہ می خواستند کہ آب بیاشامند در بہان کاسه می آشامیدند۔ درین اثنا از درگاہ رب الارباب خطاب مستطاب بانحضرت در رسید کہ چنانکہ تو نام مرا بزرگ داشتی ما نام ترا در دنیا و آخرت بزرگ گردانیم۔

می فرمودند کہ اگر صد سال ریاضت و مجاہدہ می کشیدم فیوض و برکات کہ ازین عمل یافتم، ازان مجاہدات سنین بمحصول نمی پیوست۔

**مکاشفہ ۳۳۶ :** حضرت مخدوم زادہ خواجہ محمد معصوم در بعضے مرقومات خویش برنگاشته اند کہ حضرت ایشان می فرمودند کہ در وضو شک داشتم و جنازہ عاجزہ من ام کلثوم آوردند خواستم کہ وضوے تازه کنم آنگاہ بنماز جنازہ پردازم۔ درین اثنا در سر من ندا در دادند کہ بہمین طہارت نماز جنازہ بگذاری۔ این میت را ببخشیم، بنا بران بہان وضو نماز جنازہ ادا کردم۔

**مکاشفہ ۳۳۷ :** روزے در حلقہ<sup>۱</sup> بامداد مراقبہ داشتند و دید قصور اعمال غالب گشتہ بود و انکسار و تضرع استیلا یافتہ بحکم ”من تواضع لله رفعه الله“ از حضرت غفار الذنوب ستار العیوب جل شانہ و عم سلطانہ خطاب مستطاب در رسید کہ ”غفرت لك و لمن توسل بك بواسطہ او بلا واسطہ الی یوم القیامۃ“ کہ ترا و ہمہ آنها را کہ تا روز قیامت بتو متوسل گردند پیامرزدیم و باظہار آن مامور ساختند۔

**مکاشفہ ۳۳۸ :** روزے در اجمیر بزیارت قبر شریف قطب الاقطاب خواجہ معین

۱ - بیت الخلا -

۲ - نجاسات -

۳ - خاکروب -

۴ - جو شخص الله کے لیے جھکتا ہے، الله تعالیٰ اسے بلند رتبہ کر دیتا ہے۔

الدین چشتی<sup>۳۲</sup> قدس سرہ رفتہ بودند و تا مدتہ محاذی قبر آن بدرالاولیا مراقب نشستند۔ چون بیرون آمدند بمحرمان اسرار فرمودند کہ حضرت خواجہ اعطاف و الطاف بسیار نمودند و از برکات خاصہ خود ضیافت بظہور آوردند و سخنان اسرار درمیان کردند و مارا از سعی خلاصی از لزوم رفاقت عسکر منع نمودند و بتفویض آن برضائے او تعالی امر فرمودند۔

درین اثنا مجاوران مرقد منور حضرت خواجہ چادر قبر پوش آنحضرت را کہ ہر سال تازہ بر قبر قرب اثر می اندازند و آن قدیم را بیکے از کبار مشائخ وقت می فرستند و یا بسلطان عصر تبرک می آرند و سلاطین آن را چون لعل در صندوق بادب و تعظیم نگاہ دارند، بطریق تحفہ نزد ایشان آوردند و گفتند کہ بہ از شما سزاوار این تبرک کہ باشد؟ حضرت ایشان بادبے تمام گرفتند و فرمودند کہ این جامہ تبرک حضرت خواجہ<sup>۳۳</sup> را برائے کفن ما نگہدارید کہ لباسے نزدیک حضرت خواجہ نبود، لاجرم آنرا بما عنایت فرمودند۔

مکاشفہ ۳۷ : حضرت ایشان در مرض اخیر فرمودند : ”ہر کمالے کہ حصول آن در حق بشر متصور است و ممکن الحصول بطفیل آن سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیات، مرا نصیبے از آن ارزانی داشتند“ و حل این عبارات را حضرات مخدوم زادہا تحریر فرمودہ اند۔

مکاشفہ ۳۸ : حضرت ایشان قدس سرہ در بعضے مکاتیب جلد ثالث چنین نگارش فرمودہ اند کہ :

قدسیہ : ملامت این خلق جہال این طائفہ است و صیقل زنگار ایشان باعث قبض و کدورت چرا باشد؟ اوائل حال کہ فقیر باین قلعہ رسید محسوس می شد کہ انوار ملامت خلق از بلاد و قری در رنگ سحابہائے نورانی پے در پے می رسند و کار را از حسیض باوج می برند۔ سالہا بہ تربیت جہالی قطع می نمودند الحال بہ تربیت جلالی قطع مسافت می نمایند

در مقام صبر بلکه در مقام رضا باشند و جلال و جلال را مساوی دانند کہ جفاے محبوب از وفاے او بیشتر لذت می بخشد الی آخره -

**مکاشفہ ۳۹ :** می فرمودند شیخ ابن عربی<sup>۱</sup> با این ہمہ گفتگو و با این ہمہ شطح خلاف از مقبولان بنظر می درآید و در عداد اولیاء مشاہد :

با کریمان کارها دشوار نیست

آرے گاہے بود کہ بدعاے برنخبہ و گاہے بود کہ بدشنامے بختند - رد کنندہ شیخ در خطرست و قبول کنندہ او باسخنان او نیز در خطر - شیخ را قبول باید کرد و سخنان خلافی او را قبول نباید کرد این ست طریق وسط در قبول و عدم قبول او کہ اختیار این فقیر است -

**مکاشفہ ۴۰ :** طریقہ آنحضرت چنین بود کہ بعد نماز بامداد متوجه قوم شدہ می نشستند و بعد از دعا بمراقبہ می پرداختند - یکبار بامداد عرفہ بعد از سلام نماز فجر همچنان روئے قبلہ نشسته ماندند تا آنکہ آفتاب بلند شد - بعد ازاں سر از جیب مراقبہ برآوردند و (بمحرمان<sup>۱</sup> اسرار بزبان راز) فرمودند کہ امروز شوق کعبہ در سر افتادہ و اشتیاق حرم محترم روئے دادہ - ناگاہ دیدم کہ کعبہ مکرمہ بطواف من آمدہ گرد من گشت - عجب کہ یاران ارباب کشف ازین معنی غافل ماندند و اگر نہ بایستے ایشان نیز در آن وقت گرد من می گشتند و طواف من می کردند -

**مکاشفہ ۴۱ :** یکبارے شب بیست و ہفتم ماہ رمضان فرمودند کہ امشب شب قدر است، بعد از فراغ از تراویح گفتند کہ در آن ساعت شریفہ کہ در لیلۃ القدر مودع است مراغبیت در ربود و اخیر آن ساعت را یاقم چنانکہ لشکرے پیش رود و عقب آن واپس ماندگان باہستگی و درماندگی می روند آنرا دیدم -

**مکاشفہ ۴۲ :** بامداد شب برات بود کہ آنحضرت قدس سرہ منکشف گردانیدند کہ نام شیخ طاہر لاہوری<sup>۲</sup> کہ از مریدان خاص ایشان بود، از دقت سعداء بیرون کشیدند

۱ - درمخطوطہ این گونہ عبارت در کتابت نیامدہ ترجمہ اردو مشیر بان است -

۲ - مزار متبرک ایشان در لاہور واقع است یزار و متبرک بہ -

و در دفتر اشقیاء در آوردند ، ایشان متوجه بارگاہ الہی شدند و توجہ بدفع آن گہاشتند ، بنظر درآمد کہ در عرش مجید (لوح محفوظ) این قضائے مہرم نوشتہ اند ، حیرانی روئے داد ، درین اثنا سخن حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کہ فرمودند کہ ”در قضائے مہرم ہیچ کس را دست تصرف نسبت جز من“ پیاد آنحضرت آمد ۔ التجا و تضرع و مناجات کردند کہ الہی ! چون یکے از بندگان برگزیدہ خود را (بدین<sup>۱</sup> دولت مشرف ساختہ اگر این فقیر را) نیز بدین معنی ممتاز فرمائی از عنایت تو دور نبود ۔ باجابت مقرون گشت در آن وقت معلوم کردند کہ قسم<sup>۲</sup> از قضاست کہ در لوح محفوظ مہرم ست و عنداللہ معلق ست بشفاعت یا امرے دیگر درین قضائے مہرم باخص خواص دست تصرف می دہند و آنکہ عنداللہ مہرم است آنرا تغیر و تبدیل نیست (قولہ تعالی) ”ما یبدل القول لیدی“<sup>۳</sup> ، حاکی ازین معنی است ۔

**مکشفہ ۳۳ :** حضرت ایشان قدس سرہ در احوال اخروی شایق<sup>۴</sup> جبل و مشرکان فترت رسل می فرمودند کہ بعد<sup>۵</sup> از مدت مدید عنایت خداوندی حل این معما نمود ۔ منکشف ساختند کہ این جاعہ نہ در بہشت مخلد خواهند بود ونہ در دوزخ موبد بلکہ بعد از بعثت<sup>۶</sup> انبیاء و احیاء آخروی ایشان را در مقام حساب داشتہ باندازہ جریمہ معاتب و معذب خواهند ساخت و استیفاء حقوق نمودہ در رنگ حیوانات غیر مکلف ایشانرا نیز معدوم سطلق و لاشے محض خواهند گردانید پس خلود کرا بود ؟ و مخلد کدام باشد ؟ این معرفت غریبہ چون در محضر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام عرض نمودم ہمہ تصدیق آن فرمودند و قبول نمودند ۔

**مکشفہ ۳۴ :** می فرمودند کہ ما را برسرقضا و قدر اطلاع دادند و آن بر نہجے منکشف ساختند کہ ہیچ وجہ با اصول شریعت غراء مخالفت لازم نیاید و از نقص ایجاب

- ۱ - این نوع عبارت از قلم کاتب مخطوطہ فروماندہ است ۔
- ۲ - در مکتوب نمبر ۲۷۱ دفتر اول مذکور این واقعہ اجالا فرمودہ اند ۔
- ۳ - قولے کہ نزدیک من ~~بہ~~ تبدیل کردہ نمی شود ۔
- ۴ - شخصے کہ در کوبائے بلند و دور دست مے ماند و از بعثت انبیاء بے خبر است ۔
- ۵ - مکتوب نمبر ۲۵۹ ، دفتر اول ۔

و شائبہ جبر مبرا و منزہ است و در ظہور بمثابہ قمر لیلۃ البدر است - عجب ! کہ باوجود عدم مخالفت باصول شریعت چرا پوشیدہ داشتہ اند ، اگر شائبہ مخالفت می داشت ، اخفا و ستر مناسب بود لایسال عما یفعل -

کرا زہرہ آنکہ از بیم "او"۱

کشاید زبان جز بتسلیم "او"۲

مکاشفہ ۴۵ : حضرت مخدوم زادہ خواجہ محمد معصوم دز بیاض خود نوشتہ اند کہ حضرت ایشان قدس سرہ بدعوتہائے عامہ تشریف نمی بردند - روزی یکے از ارباب غنا بخدمت ایشان آمدہ التجا نمود کہ بروح یکے از اقربائے خود طعامی طیار کردہ ام ، حضرت ایشان باجابت دعوت سرا سرفراز فرمایند ، چون دعوت عام بوند اجابت نمودند - وے اظہار انکسار و ابراز نیاز و ابرام تمام نمود - حضرت ایشان ملہم شدند کہ اگر تو درین رفتن ہتک<sup>۲</sup> حرمت خود اختیار کنی آن میت را روز حشر چندان نور دہم کہ تمام اہل محشر بدان نور منور گردند - حضرت ایشان متردد گشتند کہ کدام ہتک حرمت این ست کہ بدان اشارت می شود ؟ معلوم ساختند کہ ہمین رفتن تو بان مجلس ہتک<sup>۳</sup> حرمت است - پس اجابت دعوت وی کردند و بخانہ وے تشریف بردند -

مکاشفہ ۴۶ : می فرمودند کہ فوق مقام رضا قدس نیست مگر خاتم الرسل را علیہ و علیہم الصلوٰات والتسلیات بعد از تحریر این معنی بچند روز فرمودند کہ صحرے بعد از فراغ از نماز تہجد بر کافہ انبیاء علیہم الصلوٰات درود می فرستادم ، دیدم کہ پیغمبران علیہم السلام باجمعہم از مقامات خود عروج فرمودند و در مقامے کہ فوق این مقام بود بوسائط چند ملحق گشتند - بعد ازان سرور کائنات خلاصہ موجودات علیہ و علی آلہ الف الف صلوٰات و تسلیات در مقامے کہ مربوط بمتابعت ملت ابراہیم خلیل الرحمن

۱ - این شعرا از شیخ سعدی ست علیہ الرحمہ برعایت مقام ضمیر خطاب 'تو' را 'باو' مبدل ساختہ اند -

۲ - بمعنی ہتک عزت و توہین خود - مترجم اردو نے اس لفظ کو ہشک حرمت خیل کر کے ترجمہ کیا ہے جس کی وجہ سے تمام عبارت بے ربط ہو گئی ہے اور مفہوم بالکل غلط ہو گیا ہے تجاوز اللہ عنہ -

۳ - کہ خلاف معمول خود کردن است -



علیہ السلام بوده عروج نمودند و بان مقام عزیز ملحق گشتند -

✓ **مکاشفہ ۷۷ :** می فرمودند کہ بر ما منکشف گردانیدند کہ حقیقت ہاے (دوچشمی) گنجینہ رحمت حضرت رحمان است جل سلطانہ و بیچ رحمتے ازین گنجینہ بیرون نیست ، چہ رحمتہائے دنیوی و چہ رحمتہائے آخروی - نود ونہ رحمت کہ برائے آخرت ذخیرہ کردہ اند مستقر آن یک چشمہ است و چشمہ دیگرش گنجینہ رحمتے ست کہ در دنیا پہن کردہ اند -

✓ **مکاشفہ ۷۸ :** یکبارے آنحضرت قدس سرہ طعامے بروحانیت فرزندان گرامی خود کہ در حضور آن حضرت ارتحال فرمودہ قسمت نمودہ بودند - می فرمودند کہ بعد از توجہات کثیرہ آن طعام بدرجہ قبول افتاد - چنان مکشوف گشت کہ ملائکہ کرام خوانہائے طعام را می آرند و بہ قبور ایشان می رسانند و در چمنے از چمنہائے بہشت آنرا جمع می کنند ، چون بہامہ در آنجا مجتمع شد دیدم کہ ایشان بر سر آن طعام رفتند و آن طعام بہامہ در ایشان در رفت - بعد از ان دیدم کہ ایشان را استعداد فوق پیدا شد و در صدد عروج گشتند ، چون عروج بسیار کردند بہشتے ظاہر شد در نہایت رفعت و منزلت و غایت طراوت و نضارت ، ایشان در آن جنت درآمدند -

✓ چون حضرت ایشان تصدق اموات جمع سومنین و سومنات و ملائکہ عالیات رانیز شریک ساختہ بودند می فرمودند کہ بیچ قبر مؤمنے و مؤمنہے را نمی یاقم کہ آن طعام آنجا نرسیدہ باشد و بیچ بہشتے در نظر نمی در آمد کہ ازین طعام خالی بود و نیز می دیدم کہ در ملاء اعلی ہم خوانہائے گونا گون می بردند در ثواب ایشان بیچ کم نکردند - ہمچنین ہر بار کہ حضرت ایشان قدس سرہ بروحانیت اموات عطیات می گذاردند ہمین قسم معاینات و مکاشفات می فرمودند -

✓ **مکاشفہ ۷۹ :** می فرمودند کہ یکبارے بیعادت شخصے رفتہ بودیم و معاملہ قریب باحتضار رسیدہ بود - چون متوجہ حال او شدند دیدند کہ قلب او ظلمات بسیار دارد - ہر چند متوجہ دفع آن ظلمات شدند فائدہ نکرد - بعد از توجہ بسیار معلوم شد کہ آن ظلمات

۱ - مانا کہ این مکاشفہ رمزے ست از رموز مقطعات -

ناشی از خفیات کفر ست کہ دروے مکنون است و منشأ آن کدورات ، سوالات اوست با کفر و اہل کفر - توجہات بدفع آن ظلمات ننہایند ، تنقیہ او از آن ظلمات مربوط بعذاب نار است کہ جزائے کفر است و نیز معلوم شد کہ ذرۂ از ایمان دارد کہ بہ برکت آن آخر او را از دوزخ خواہند بر آورد - چون این حال را در وی مشاہدہ نمودند ، بخاطر گذشتہ کہ آیا نماز جنازہ او ادا باید کرد یا نہ ؟ بعد از توجہ ظاہر شد کہ نماز باید کرد -

**مکاشفہ ۵۰ :** می فرمودند کہ وقتی بعد باتنگ نماز دعا می کردم و دست بر زانو داشتم ، درین اثنا بخاطر گزشت کہ دست برداشتم دعا کنم این روش از ادب دورست - دست برداشتم و بدعا پرداختم ہمین قدر رعایت ادب از درگاہ غفار و ستار ندا در رسید کہ ترا برگز از بیچ قسم عذاب نخواہم کرد -

**مکاشفہ ۵۱ :** حضرت مخدوم زادہ عالی درجہ خواجہ محمد معصوم روایت کردہ اند کہ حضرت ایشان می فرمودند کہ در اخبار آمدہ کہ چون شخصی بمیرد و بر ذمہ او قرضے باشد و یا از حقوق عباد چیزے بود روح او را ترقی نیست تا زمانے کہ از جانب وی ادا کردہ نشود و محبوس است ، او را بالای آسمان نمی برند - حضرت ایشان می فرمودند کہ بر من چنان ظاہر ساختند کہ حکم مخصوص بکسے ست کہ روح او را درین نشأ ترقی واقع نشدہ - اما اگر درین دار باوجود این تعلقات ترقی شد بعد از مردن نیز وی را ترقی شود ، بخلاف شخصی کہ درین دار محبوس بود ، بعد موت نیز محبوس است کہ ترقی بعد الموت مربوط است بخلاصی ازین تعلقات -

**مکاشفہ ۵۲ :** نیز مخدوم زادہ عالی شان در بیاض خاصہ نوشتہ اند قال اللہ تعالی "ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کننا نستنسخ ما کنتم تعملون" علمائے کرام ازین استنساخ ، استنساخ ملک مراد پندارند و اسناد مجازی می دانند - حضرت ایشان قدس سرہ می فرمودند کہ من وقتی این آیت را تکرار می کردم ، یکبارگی در خاطر من ریخت کہ حضرت حق سبحانہ و تعالی کہ استنساخ را بخود نسبت فرمودہ آن را

۱ - ترجمہ : یہ ہے ہاری کتاب جو تم پر سچ بولے گی ، جو کچھ تم کرتے رہے وہ ہم درج کر لیا کرتے تھے -

حقیقتے خواہد بود۔ بعد ازان چنان معلوم شد کہ در مرتبہ مقدسہ نیز استنساخ ورائے استنساخ ملک ثابت است لیکن بعضے افراد کہ حق را سبحانہ با ایشان رازہاست نمی خواہد کہ ملک را بدان اطلاع بود ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء مانا کہ ہمین سر است کہ حق سبحانہ از بعضے خواص و ارباب اختصاص خویش ملائکہ کرام کاتبین اعمال را بر طرف می سازد۔

میان عاشق و معشوق رمزے است

کراما کاتبین را ہم خبر نیست

**مکاشفہ ۵۳ :** قال اللہ سبحانہ : اللہ یتوفی الانفس حین موتہا ، نَسَبَ سبحانہ التوفی الی نفسہ مع ان المتوفی ملک الموت کما یدل علیہ الآیۃ الاخری ، اذ یحتمل ان یکون لبعض الخواص بلا توسط الملک۔ وما جاء فی بعض الاخبار من توسط الملک المذكور ، (یکون) لبعض الخواص فیمكن حملها علی هذا المعنی بادنئی تامل<sup>۲</sup> و توجه فتامل۔

**مکاشفہ ۵۴ :** چون دفتر اول مکتوبات قدسی آیات بر عدد سیصد و سیزده موافق عدد اصحاب بدر تمام گشت بعضے ، اصحاب بعرض اقدس رسانیدہ کہ اگر حکم شود ، مکاتیب کہ بعد صدور یابد جمع کردہ شود و شروع در دفتر ثانی نمودہ آید۔ فرمودند کہ این ہمہ علوم و معارف کہ تحریر یافتہ در آن مترددم کہ مقبول و مرضی باشد یا نہ ؟ درین اثنا انکسار و افتقار بجناب قدس قدوسی و توجه خاص درین باب اتفاق افتاد ندا از درگاہ الہ جل و علا در رسید کہ این ہمہ علوم و معارف کہ نوشتہ بلکہ ہر چہ در گفتگوئے تو در آمدہ ، ہمہ مقبول و مرضی ست بلکہ چنان اشارت می کنند کہ این ہمہ را من گفتہ ام و کلام من است۔ و می فرمودند کہ در آن وقت این علوم را تفصیلاً و

۱۔ این مکاشفہ ہم از بیاض خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ منقول می نماید واللہ اعلم۔ ترجمہ : فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ مرتے دم جانوں کو اللہ تعالیٰ نکالتا ہے۔ 'توفی' کی نسبت خود اپنی طرف فرمائی اگرچہ جان نکالنے والا ملک الموت ہے اس لیے کہ ممکن ہے کہ بعض اخص خواص کے ساتھ بلا واسطہ فرشتہ جان نکالنے کا معاملہ ہو ، اور بعض احادیث میں جو توسط ملک الموت کا ذکر ہے ، وہ بھی بعض خواص دیگر کے لیے ہو ، آیت کو اس معنی پر معمول بادنئی تامل کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ در مخطوطہ : تاویل و توجیہ۔

اجالا ملاحظہ نمودم ، علی الخصوص بعضے علوم کہ در آن تردد داشتیم ہم ، در آن حکم داخل یاقم و بجمع دفتر ثانی ماسور گشتم ۔

مکاشفہ ۵۵ : در تعیین ذنوب کبائر اختلاف علماست اختلافاً کثیراً بحیث تفسیر نفسها و تشخیصها کما لا یخفی علی المتفحص فی کتب الکلام و الفقہ ۔ حضرت ایشان می فرمودند کہ شبے بعد نماز تہجد بخاطر رسید کہ متوجہ باید گردید و بتعین کبائر باید وارسید باندک توجہ معلوم ساختند کہ کبائر ہمگی ہفت است ، چنانچہ در حدیث نفیس آمدہ کہ اتقوا السبع الموبقات<sup>۱</sup> کہ اصل آنها شرک است و شش دیگر گردا گرد وے ، گوئیا شرک تنہ است و آن شش شاخہائے آن و باقی ذنوب داخل دائرہ صغار است و بعضے صغائر را تعین می فرمودند ، مثل ربا خوردن و کذب و غیبت ، اما اینہا را شرک صغائر می فرمودند ۔

۱ - از ہفت مہلکات اجتناب ورزید ۔

## الحضرة السابعة

فی دفع شکوک المخالفین فی کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ذکر مدائح کلماتہ

قدس سرہ -

بدانند کہ حضرت ایشان قدس سرہ باوجود صحو و نہایت اتباع سنت سنیہ از زبان خامہ<sup>۱</sup> عنبرین شامہ ایشان در بعضے اوقات کلمات سکر آمیز از غلبہ وقت سرزده است ، چنانکہ بعضے<sup>۲</sup> مشائخ بخدمت ایشان نوشته اند کہ باوجود<sup>۳</sup> آنکہ آنحضرت سراپا صحواند کلمہ سکریہ از ایشان چون سر زند؟ در جواب نگارش فرمودہ اند کہ صحوخالص نصیب عوام کالانعام است ، این طائفہ را ہر چند صحو بود ، بے مزج سکرے نیست و صحو اظہار این ہمہ علوم را برنتابد و نیز آنحضرت در اظہار آن ماسور بودہ اند چون این سابقہ را دانستی این را بشنو -

**شبه اول :** یکے از شبہات بعضے مخالفان کہ بزبان آرند این است کہ حضرت ایشان در عرضداشت<sup>۴</sup> یازدہم کہ بہ پیر بزرگوار خود حضرت خواجہ قدس سرہ نوشتہ اند (نگاشتہ اند<sup>۵</sup>) :

ثانیا معروض آنکہ در اثناء ملاحظہ آن مقام مرۃ ثانیۃ مقاسات دیگر بعضہا فوق بعض ظاہر شدند - بعد از توجہ بہ نیاز و شکستگی چون بمقام فوق آن مقام سابق رسیدہ شد ، معلوم شد کہ این مقام حضرت ذی النورین<sup>۶</sup> است ، خلفائے دیگر را

۱ - حضرت ہفتم در دفع اعتراضات و شکوک مخالفین کہ در کلام حضرت ایشان کردہ اند و ذکر مدائح کلمات ایشان قدس سرہ -

۲ - میرزا حسام الدین احمد رحمہ -

۳ - این عبارت مفہوم کلام مرزا حسام الدین احمد رحمہ اللہ است وہم جواب آن بالمعنی الفہوم با بعض عبارات آنحضرت نگاشتہ اند (مکتوب صد و بست و یکم ، دفتر سوم) -

۴ - از دفتر اول - ۵ - مانا کہ این فقرہ بسہو کاتب از میان رفتہ -

۶ - لقب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم - معنی صاحب دو نور بسبب نکاح دو دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے یکدیگر باین لقب ملقب گردیدند -

ہم درآن مقام عبورے واقع شدہ است و این مقام ہم مقام تکمیل و ارشاد است - و ہم چنین دو مقام فوق ہم کہ اکنون مذکور می شوند - و بالائے آن مقام ، مقام دیگر در نظر آمد ، چون بآن مقام رسیده ، شد معلوم گشت کہ آن مقام حضرت فاروق<sup>۱</sup> است و خلفائے دیگر را ہم در آنجا عبورے واقع شدہ است - و فوق آن مقام ، مقام حضرت صدیق<sup>۲</sup> اکبر ظاہر شد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بآن مقام نیز رسیده شد ، و از مشائخ خود حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس را در ہر مقام با خود ہمراہ می یافت ، و خلفائے دیگر را ہم در آن مقام عبورے واقع شدہ است - تفاوت نیست الا در عبور و مقام و مرور و ثبات - و بالائے آن مقام بیچ مقامے مفہوم نمی شود الا مقام حضرت رسالت خاتمیت علیہ من الصلوٰات اتمہا ومن التحیات اکملہا و محاذی<sup>۳</sup> مقام حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام دیگر نورانی بس شگرف کہ ہرگز مثل آن در نظر نیامدہ بود ، ظاہر شد و اندکے ازان مقام ارتفاع داشت چنانکہ صفہ را از روئے زمین بلند می سازند و معلوم شد آن مقام ، مقام محبوبیت ست و آن مقام رنگین و منقش بود ، خود را ہم بانعکاس آن مقام رنگین و منقش یافت ، بعد ازان بہان کیفیت خود را لطیف یافت و در رنگ ہوا یا قطعہ ابر در آفاق منتشر دید و بعضے اطراف را در گرفت و حضرت خواجہ بزرگ در مقام صدیق اند رضی اللہ عنہا - خود را در مقام محاذی آن می یابد بکیفیتے کہ معروض داشت تم کلامہ الشریف -

ازین کلمات قدسی آیات آنانکہ در قلوب ایشان مرض است ، باین معنی بے پردہ اند کہ ایشان خود را از صدیق اکبر بلند تر گرفته اند ، آنجا کہ محاذی مقام صدیق اکبر مقام دیگر ظاہر شد و اندکے ازان مقام ارتفاع داشت و خود را بانعکاس رنگین و منقش یافت (مکتوب یازدہم ، دفتر اول) -

۱ - لقب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم یعنی فرق کنندہ در میان حق و باطل -

۲ - لقب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہ بے طلب دلیل تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کردند -

۳ - برابر -



**جواب نمبر ۱ :** گویم کہ این اعتراض از عدم تدبیر و تفکر است و عدم اطلاع بر اصطلاح این طائفہ ، چہ یافت دیگر و وصول دیگر - بساست کہ گدا درستی و سکر خود را پادشاہ یابد و وصول بدرجہ پادشاہی او را حاصل نبود حالانکہ گفتہ اند کہ بعکس آن مقام خود رنگین یافت ، نہ گفتہ اند کہ بآن مقام<sup>۲</sup> رسید - آفتاب کہ در فلک چہارم است عکس وے بر زمین ساطع<sup>۳</sup> است ، نتوان گفت کہ زمین بمقام خورشید رسید و نیز آنچہ حضرت ایشان در ہمین عرضداشت در مبادی این سخن نوشتہ اند کہ ”خلفائے دیگر را ہم در مقام صدیق اکبر عبورے واقع شدہ است ، تفاوت نیست الا در عبور و مقام و مرور و ثبات“ جوابے است شافی (مر اصحاب) امراض قلبیہ را ، یعنی حضرت صدیق را آنجا مقام بودہ است و خلفائے دیگر را مرور و عبور زمانی -

حضرت ایشان را باین حرف نزد جہانگیر پادشاہ بردند ، پادشاہ از ایشان پرسید ”شنیدہ ایم کہ شاہ نوشتہ اید کہ مرتبہ من از مرتبہ صدیق اکبر افضل است؟“ ایشان ہمین جواب دادند و تمثیلے برین معنی آوردند ”مثلاً شاہ احدی را برائے خدمتے نزد خود بطلبید و نوازش فرمائید و باوے سرگوشی کنید ، ناچار وے طی مقامات پنجمزاریان کردہ پیش شاہ خواہد آمد ، بعد ازان رفتہ بجائے خود خواہد ایستاد ، ازینجا لازم نیامد کہ مرتبہ احدی از مرتبہ پنجمزاری زیادہ شد -“ سلطان بدین جواب از سر عتاب درگذشت ، درین اثنا مردے دور از خداشناسی بسطان گفت کہ دیدید تکبر این شیخ را کہ بشاہ کہ ظل اللہ و خلیفہ او تعالی ہستید ، سجدہ نکرد بلکہ تواضع برسمے کہ بایکدیگر می کنند ،

۱ - ظاہر آنکہ این عرضداشت بہ پیر بزرگوار<sup>۴</sup> یا سرایشان برآی ہمین غرض نوشتہ اند کہ بر صحت و سقم احوال اطلاع یابند اگر درین عبارت شائبہ احتمال ترجیح خود بر صدیق اکبر<sup>۵</sup> بودی محال بودے کہ حضرت خواجہ<sup>۶</sup> سکوت ورزیدندے و تصویب جمیع احوال و مقامات حضرت ایشان نمودندے -

۲ - در اثنائے تدبیر درین مقام بردل این عاجز ریختند کہ این مقام بالاصالت مخصوص آنحضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم است ، بطفیل کمال اتباع ہر کرا می خواہند بانعکس این مقام رنگین می سازند از کجا معلوم است کہ خلفائے پیغمبر علیہ السلام از الوان و انوار این مقام متلون و متنور نگردیدہ اند؟ عبارت حضرت ایشان قدس سرہ ازین آبی نیست واللہ اعلم -

محبوب اللہی عفی عنہ -

۳ - روشن -

هم بجا نیاورد - سلطان ازین معنی بشورید و حکم قید<sup>۱</sup> بقلعه<sup>۲</sup> گوالیار نمود -

وقبل ازین شاه زاده دین پناه شاهجهان که باایشان اخلاص تمام داشت ، علامی قهاسی افضل خان و خواجه عبدالرحمن مفتی را باکتب قعه پیش ایشان فرستاده بود که سجده تَحیت برائے سلاطین آمده است ، اگر شما سجده کنید ، پیچ گزندی از پادشاه بشما نخواهد رسید ، من ضامن و متعهد می شوم ، ایشان فرمودند که این رخصت است ، عزیمت آنست که غیر حق را سجده نکنند -

نیز حضرت ایشان در مبادی همین<sup>۳</sup> عرضداشت نوشته بودند که : ”و هر که در عالم است حتی که کافر فرنگ و ملحد زندیق از خود بوجوه بهتر می داند و بدترین همه اینها خود را می انگارد انتهی -

هرگاه دید قصور ایشان باین مرتبه رسیده باشد این گمان بد بردن که ایشان خود را از صدیق اکبر که بعد از انبیا افضل بنی آدم ست ، افضل دانند ، از عقل و فراست دور است -

ونیز حضرت ایشان مکتوب<sup>۳</sup> که بشیخ حمید بنگالی<sup>۲</sup> نوشته ، دران نگاشته اند :-  
”بدانند که بعضی از اغلاط صوفیه آنست که گاه سالک در مقامات عروج خود را فوق دیگران یابد که فی الحقیقت افضلیت آنها باجماع ثابت شده است و به یقین مقام این سالک دون مقامات آن بزرگواران ست بلکه این اشتباه گاه نصیبت که نسبت بانبیاء که بهترین خلایق اند قطعاً علیهم الصلوات والتسلیات واقع شود عیاذا بالله سبحانه من ذلك -

منشاء غلط بعضی<sup>۳</sup> را آنست که هر یک از انبیاء و اولیا را اولاً عروج تا اسماست که مبادی تعینات وجودی ایشانند و باین عروج اسم ولایت متحقق می شود ثانیاً عروج در آن اسماست و از آن اسما الی منشاء الله سبحانه انما باوجود این عروج ماوی و منزل هر کدام ایشانان بان اسم است که بعد تعین وجودی اوست لهذا در مقامات عروج ، هر که ایشان

۲ - مکتوب یازدهم دفتر اول -

۱ - در مخطوطه : حکم بقید گوالیار -

۳ - در مکتوب شریف : جمعی -

۳ - مکتوب نهم دو صد و بیستم ، دفتر اول -

را جوید اکثر در بهان اسما یابد ، چه مکان طبعی این بزرگواران در مراتب عروج بهان اسماست و عروج و پیوسته از آن اسما بواسطهٔ عروض عوارض است - پس سالک بلند فطرت چون سیر او از اسما بلند تر واقع شود لاجرم از آن<sup>۱</sup> اسما نیز بالاتر خواهد رفت و آن<sup>۲</sup> توهم پیدا خواهد شد - عیاذاً بالله سبحانه از آن که آن توهم یقین سابق را زائل گرداند و در افضلیت انبیاء علیهم الصلوات و التسلیات و اولویت اولیائے که باجماع افضل اند اشتباه پیدا آرد و این مقام از مزال اقدام سالکان است و در آن وقت سالک نمی داند که آن اکابر از آن اسما عروجات بے نهایت فرموده اند ، و بفوق فوق رسیده اند و نیز نمی داند که آن اسما ممکنهٔ طبعیه ایشان است و او را نیز در آنجا مکان طبعی است که ادون<sup>۳</sup> آن اسماست و انزل<sup>۴</sup> آنها - چه افضلیت بر شخصی باعتبار اقدمیت اسم اوست که مبدء تعین او گشته است -

ازین قبیل سنت آنچه مشایخ گفته اند که گاه هست که عارف در مقامات عروج برزخیت کبری را حائل نیابد و بے واسطه او ترقی فرماید<sup>۵</sup> - حضرت خواجه قدس سره می فرمودند که رابعه نیز ازین جماعت است - این جماعت در وقت عروج چون از اسمی که مبدء تعین برزخیت کبری است بفوق گذشته اند ، توهم کرده اند که برزخیت کبری در میان حائل نمانده است و از برزخیت کبری حضرت رسالت خاتمیت علیه و علی آله الصلوات<sup>۶</sup> و التسلیات مراد داشته اند و حقیقت معامله آنست که بالا گذشت -

و منشأ آن غلط جمع دیگر را آنکه چون سیر سالک در اسمی واقع شود که مبدء تعین اوست و آن اسم جامع جمیع اسماست بر سبیل اجمال چه جامعیت انسان بواسطه جامعیت آن<sup>۷</sup> اسم است - پس ناچار درین ضمن اسمائے که مبادی تعینات مشایخ دیگر است بطریق اجمال نیز بان سیر قطع خواهد کرد و از هر یکی گذشته بمنتهائے آن اسم

۱ - که مبدء تعین اوست -

۲ - توهم افضلیت خود بر دیگران که افضلیت ایشان مجمع علیه است -

۳ - کمتر -

۴ - پست تر -

۵ - در مخطوطه : رو نماید -

۶ - در مکتوب شریف : الصلوة والسلام -

۷ - در مکتوب شریف : بهان اسم -

خواهد رسید و توهم فوقیت خود پیدا خواهد کرد - نمی داند که آنچه دیده است از مقامات مشائخ و از آنها گذشته انموذجی<sup>۱</sup> است از مقامات ایشان نه حقیقت آن مقامات و چون درین مقام خود را جامع می یابد و دیگران را اجزائی خود می انگارد لا جرم توهم اولویت خود پیدا می آرد - درین مقام شیخ بسطام<sup>۲</sup> می گوید "لوائی ارفع من لواء محمد -" از غلبه<sup>۳</sup> سکر نمی داند که ارفعیت لواء او نه از لوائی محمد است علیه الصلوة والسلام بلکه از انموذج لواء او است که در ضمن حقیقت اسم او مشهود گشته است -

ازین قبیل ست آنچه او گفته از وسعت قلب خود که اگر عرش و مافیہ در زاویہ قلب عارف بنهند هیچ محسوس نشود - اینجا نیز اشتباه انموذج بحقیقت است والا عرش مجید که حضرت حق تعالی آن را عظیم<sup>۴</sup> فرماید قلب عارف را در جنب آن چه اعتبار و چه مقدار - ظهوری که در عرش است عشر عشر آن<sup>۵</sup> در قلب نیست اگرچه قلب عارف بود - رویت اخروی بظهور عرشی متحقق خواهد شد - - - -

این سخن را بمثالی واضح گردانیم ؛ انسان را که جامع عناصر و افلاک است ، هر گاه نظر بر جامعیت خود افتد ، عناصر و افلاک را اجزاء خود پندارد و چون این دید غالب آید دور نیست که بگوید من از کره زمین بزرگ<sup>۶</sup> ترم و از سموات عظیم تر - درین وقت عاقلان می فهمند که عظمت و کلانی<sup>۷</sup> او از اجزائی خود است و کره زمین و سموات فی الحقیقت اجزائی او نیستند ، انموذجات اینها را اجزائی او ساخته اند و کلانی<sup>۸</sup> او از انموذجات است که اجزائی اویند نه از حقیقت کره ارضی و سماوی - و بهمین اشتباه انموذج شیء بحقیقت شیء صاحب<sup>۹</sup> فتوحات مکیه گفته است که جمع محمدی اجمع است از جمع الاهی ، چه جمع محمدی مشتمل است بر حقائق کونی و الاهی ، پس اجمع باشد - نمی داند که آن اشتغال بر ظلی از اطلال مرتبه<sup>۱۰</sup> الوهیت است و انموذجی است از انموذجات آن ، نه بر حقیقت آن مرتبه مقدسه بلکه نسبت بان مرتبه مقدسه که عظمت

۱ - ظل و شبه معرب نمونه و بمعنی اندک نیز آید -

۲ - قوله تعالی "وهو رب العرش العظيم" (آخر سوره توبه) -

۳ - در مکتوب شریف : از آن -

۴ - در مکتوب شریف : کلان ترم -

۵ - شیخ محی الدین بن العربی<sup>۱۱</sup> -

و کبریائی از لوازم آن ست ، جمع مجددی را ہیج مقدارے نیست ما للتراب ورب الارباب۔  
 وہم درین مقام کہ سیر سالک در اسمے کہ رب او ست واقع شود گاہ ہست کہ  
 پندارد کہ بعضے از اکابر کہ بیقین از وے افضل اند بتوسط او ببعضے از درجات فوق  
 رسیدہ اند و بتوسلی او ترقی فرمودہ۔ اینجا نیز از مزال اقدام سالکان ست عیاذاً باللہ  
 سبحانہ کہ باین گان خود را افضل داند و بہ خسارۂ ابدی پیوندد۔ وچہ عجب و کدام  
 فضیلت ؟ اگر پادشاہ عظیم الشان تمام السلطان در تصرف زمیندارے کہ داخل مملکت  
 اوست برود و بتوسط آن زمیندار ببعضے از مقامات برسد و بتوسط آن فتح بعضے مواضع  
 نماید غایتہ ما فی الباب اینجا احتمال فضل جزئی ست کہ خارج از مبحث ست کہ  
 ہر حجام و حائک ببعضے از وجوہ مخصوصہ خود بر عالم ذو فنون و حکیم بوقلمون  
 فضل دارد اما آن فضیلت از اعتبار خارج است ، آنچه معتبرست فضل کلی ست کہ  
 حکیم و عالم را ثابت است۔

این درویش را نیز ازین قسم اشتباہات بسیار واقع شدہ بود و ازین تخیلات بسیار  
 ناشی گشتہ و تا مدت ہا این حالت داشت۔ مع ذلك حفظ خداوندی جل شانہ شامل  
 حال او بود کہ در یقین سابق سر موے تذبذب نرفت و در اعتقاد مجمع علیہ فتورے  
 راہ نیافت لله سبحانہ الحمد و المنۃ علی ذلك و علی جمیع نعمائہ۔ آنچه خلاف مجمع  
 علیہ ظاہر می شد در حیز اعتبار نمی آورد ، و ہر محامل نیک صرف می کرد و مجملاً این  
 قدر می دانست کہ ہر تقدیر صحت این کشف این زیادتی راجع بفضیل جزئی خواہد بود،  
 ہرچند این وسوسہ معارض می شد کہ مدار فضل ہر قرب الہی ست جل سلطانہ و این  
 زیادتی در آن قرب است پس جزئی چون باشد ؟ اما در جنب یقین سابق این وسوسہ  
 ہبائ منثور می گشت و ہیج اعتبار نداشت۔ بلکہ بتوبہ و استغفار و انابت التجا می آورد  
 و بتضرع و زاری دعا می کرد کہ ازین قسم کشوف ظاہر نشود و خلاف معتقدات  
 اہل سنت و جماعت سر موے سنکشف نگردد۔ روزے این خوف غلبہ کرد کہ مبادا  
 برین کشوف مواخذہ نمایند و ازین توہیات مسئلت فرمایند و غلبہ این خوف بے قرار

۱۔ گردے و غبارے کہ در ہوائے روزن خانہ بوجہ نور آفتاب پیدا آید۔

و بے آرام ساخت۔ التجا و تضرع را بجناب قدس قدوس جل شانہ مضاعف گردانید و این حالت تا مدتی کشید۔ اتفاقاً درین وقت گذر پر مزار عزیزے افتاد و درین معاملہ آن عزیز را مدد و معاون خود کرد۔ درین اثنا عنایت خداوندی جل سلطانہ در رسید و حقیقت معاملہ را کہا ینبغی وانمود۔ روحانیت حضرت رسالت علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتسلیٰات کہ رحمت عالمیان است، درین وقت حضور ارزانی فرمود و تسلی خاطر جزین نمود و معلوم گشت کہ آری این قرب الہی موجب فضل کلی است اما این قرب کہ ترا حاصل شدہ است، قرب ظلے ست از ظلال مراتب الوہیت کہ مخصوص باسمے ست کہ رب تست، پس موجب فضل کلی نباشد و صورت مثالی<sup>۱</sup> این مقام را بر نہجے منکشف گردانیدند کہ جائے ریب نماند و محل رین<sup>۲</sup> با لکلیہ زائل گشت۔

و این درویش بعضے از علوم کہ محل اشتباہ دارند و گنجائش تاویل و توجیہ، در کتب و رسائل خود نوشتہ بود و منتشر گشتہ است، خواست کہ منشأ اغلاط آن علوم را کہ بمحض فضل خداوندی جل سلطانہ لائح گشتہ است بنویسد و انتشار دہد کہ گناہ مشتہر را اشتہار توبہ در کار ست تا مردم ازان علوم، خلاف شریعت فہم نکنند و بتقلید در ضلالت نیفتند و یا بتعسف و تکلف تضلیل و تجمیل نکنند کہ درین راہ غیب الغیب این گلہا بسیار سی شگفد جمعے را بہدایت سی برد و جمعے دیگر را بضلالت رہنمونی سی فرماید۔“ تم کلامہ

و نیز حضرت ایشان قدس سرہ برائے دفع ہمین قسم شکوک و شبہات نوشتہ اند و معاملہ عروج سالک را از اسائے کہ مبادی تعینات وے ست بمثالے واضح گردانیدند و آن این ست :

”ارباب<sup>۳</sup> معقول گفتمہ اند کہ دخان مرکب از اجزائے ارضی و اجزائے ناری ست ہر وقت<sup>۴</sup> کہ دخان صعود نماید اجزائے ارضی بمصاحبت اجزائے ناری بالا

۱ - در مخطوطہ: مثال -

۲ - رین بفتح را بمعنی مہر کردن و چرک گرفتن - و غلبہ گناہ شدن بردل -

۳ - مکتوب دو صد و ہشتم دفتر اول -

۴ - در مکتوب شریف: وقتی کہ -



خواہند رفت، بحصول قسر قاسر عروج خواہند نمود، وگفته اند اگر دخان قوی باشد عروج او تا کرہ نار متحقق می شود و درین صعود اجزائے ارضی بمقامات اجزائے آبی و ہوائی کہ بالطبع تفوق دارند، خواہند رسید و از انجا عروج نموده بالا خواہند رفت۔ درین صورت نمی توان گفت کہ رتبہ اجزائے ارضی بلند تر است از رتبہ اجزائے آبی و ہوائی، چہ آن تفوق باعتبار قسر قاسر بوده است، نہ باعتبار ذات۔ و بعد از وصول بکرہ نار چون آن اجزائے ارضی ہیوط نمایند و بمرکز طبیعی خود برسند، ہر آئینہ مقام اینہا فرو تر از مقام آب و ہوا خواہند بود۔

پس در مانحن فیہ نیز عروج آن سالک ازین مقامات باعتبار قسر قاسر است کہ آن قاسر افراط حرارت محبت است و قوت جذب عشق۔ و باعتبار ذات مقام او تحت آن مقامات است۔ این جواب کہ، گفته شد، مناسب حال منتمی ست۔ اما اگر در ابتدا، این توہم پیدا شود و خود را در مقام اکابر یابد، وجہش آن ست کہ ہر مقام را در ابتدا و وسط ظل و مثال است و مبتدی و متوسط چون بظلال آنها می رسند خیال می کنند کہ بحقیقت آن مقامات رسیدند، فرق در میان ظلال و حقائق نمی توانند کرد و ہمچنین شبہ و مثال اکابر را چون در ظلال مقامات ایشان می یابند، خیال می کنند کہ شرکتی با اکابر در مقامات پیدا کرده اند۔ نہ چنین ست بلکہ این اشتیاء ظل شے است بنفس شے۔ اللهم<sup>۲</sup> أرنا حقائق الاشیاء کما ہی و جنبنا عن الاشتغال بالملاہی بجرمة سید الاولین والآخرین علیہ و علی آلہ الصلوٰات والتسلیات اتمہا و اکملہا۔“ انتہی

و نیز گویم کہ لیس هذا اول قارورة کسرت فی الاسلام از قدیم کلمات متشابہ

- ۱۔ در مخطوطہ ۱ : بحصول فرق سر۔
- ۲۔ اے خدا! ہمیں چیزوں کی حقیقتیں جیسی کہ وہ ہیں، اسی رنگ میں دکھادے اور لہو و لعل کے مشغلوں سے ہمیں دور رکھ، بواسطہ سید اولین و آخرین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

واقع شدہ است ، در کلام اللہ لفظ ید و ساق و استوی کہ جمعے را (بتاویل مبتلا) ساختہ از راہ بردہ - و در حدیث "ان اللہ خلق آدم علی صورته و رأیت ربی علی صورۃ امرء او شاب فی سکک المدینتہ" و از مشائخ شیخ با یزید<sup>۲</sup> گفتہ "لوائی<sup>۳</sup> ارفع من لواء مہدی" کہ مر بتفصیلہ و شیخ محی الدین عربی گفتہ کہ خاتم نبوت خشت فضہ است و خاتم ولایت خشت ذہب و نیز گفتہ خاتم النبوة از خاتم الولاية معارف و علوم اخذ می نماید - و حضرت خواجہ نقشبند فرمودہ کہ در مقامات شیخ منصور حلاج و شیخ با یزید بسطامی و شیخ جنید بغدادی میر کردم ، بدانجا کہ ایشان رسیدہ بودند ، رسیدم ، تا آنکہ بہار گاہے رسیدم کہ ازان معظم تر بہار گاہے نبود و ملہم گردیدم کہ این بہار گاہے مہدی ست علیہ الصلوۃ والسلام و گستاخی نکردم و آنچه ابو یزید کردہ بود (ہم) نکردم و نیز حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ فرمودہ کہ ابو یزید گفتہ<sup>۴</sup> کہ در مقامات انبیاء سیر می کردم ، بہ بہار گاہے مہدی رسیدم ، خواستم کہ در حقیقت او علیہ السلام سیر کنم - دست را بر پیشانی من کشیدند و من بعنایت الہی در سیر مقامات باین مقام رسیدم گستاخی نکردم سر نیاز بر آستان عرش نشان آنحضرت کشیدم - بر من کرم فرمودند و مرا داخل آن مقام گردانیدند - انتہی

پر ظاہر ست کہ ہر کس کہ بمقام مہدی علیہ الصلوۃ والسلام برسد ناچار از مقامات سائر انبیاء و خلفا بالا رفتہ باشد - ہر تاویلے کہ در اینجا کنند آنجا نیز بکار برند - شیخ عطار فرمودہ ہمچنان کہ در عالم شہادت انبیاء و خلفائے ایشان را اماکن خاصہ است و مسافران و زائران بزیارت آن می آیند و استفادہا می برند ، ہمچنین در عالم غیب نیز ایشان را مقامات است کہ سالکان طریقت جہت در سوزہ فتح کار و برائے طلب نعمت احوال باین مقامات انبیاء عظام و اولیاء کرام نیز می رسند و بر آستانہ ایشان روئے نیاز نہادہ مسألت کشائش می نمایند ، بلکہ بسیار ست کہ فتح باب نمی بینند ، پس بعقبہ

۱ - اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا -

۲ - میں نے اپنے رب کو بے ریش لڑکے یا نوجوان کی شکل میں مدینہ کی کیوں میں دیکھا -

۳ - میرا جہنڈا مہدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جہنڈے سے بلند ہے -

۴ - در مخطوطہ : در انبیاء می کردم -

۵ - در مخطوطہ : می بیند -

علیه نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام می رسند و از آنجا فیض می برند -

**شبه دوم :** آنکه گویند که حضرت ایشان از وحدت وجود که مسئله متفق علیہ

متاخرین ست ، منکر اند -

**جواب :** آنحضرت می فرمودند و چیزے کہ از کلام ایشان ظاہر می شود آن ست کہ

وحدت الوجود در اثنائے راه سالکان این طریق منکشف می شود ، اما آنرا کمال الکمال نمی دانند کہ فوق آن ترقی نباشد چنانکہ نوشته اند کہ :

”این حال نیک است اما بشرط عبور -“

و آن حضرت را در مبادی حاصل شده بود، چنانکہ حضرت ایشان می نویسند کہ :

”ہرچہ از مسئلہ وحدت الوجود و توابع آن گفتہ اند ، در اوائل حال بان

مشرف ساختند و شہود احدیت در کثرت میسر شد - ازان مقام بدرجات بالا

بروند و انواع علوم درین ضمن افتادہ فرمودند ، اما مصداق این مقامات

و معارف از کلام قوم صریحاً یافتہ نمی شود ، اشارات و رموز اجالیہ در کلام

شریف بعضی از بزرگان است لیکن گواہ عدل برصحت آنها موافقت شریعت

و اجماع اہل سنت است در ہیچ جزئی مخالفت بظاہر شریعت غرا ندارند و نہ در

ہیچ چیز موافقت بحکم - و اصول معقولہ آنها بلکہ از علمائے اسلام جماعتی کہ

مخالفت باہل سنت دارند باصول آنها نیز موافق نیست -

و نیز حضرت ایشان بشیخ<sup>۱</sup> صوفی نوشتہ اند کہ درویشے<sup>۲</sup> در صحبت شا از فقیر

مذکور ساخت کہ انکار وحدت وجود می نماید . . . . . مخدوسا مکرماس معتقد فقیر از

خوردی با مشرب اہل توحید بود والد فقیر قدس سرہ بظاہر<sup>۳</sup> بر ہمین مشرب بودہ اند

و برسبیل دوام بہ ہمین طریق اشتغال داشتہ باوجود<sup>۴</sup> نگرانی تمام در باطن<sup>۵</sup> کہ بجانب<sup>۶</sup>

۱ - مکتوب سی و یکم ، دفتر اول -

۲ - در مکتوب شریف : ”یکے از درویشان میان نظام تنہائسری در آن مجلس ازین فقیرا . . . -

۳ - در مخطوطہ این کلمہ ندارد - ۴ - در مکتوب : باوجود حصول نگرانی -

۵ - در مخطوطہ این کلمہ ندارد - ۶ - در مخطوطہ : بجانب فوق و مرتبہ بے کیفی -

مرتبہ بے کیفی<sup>۱</sup> داشتہ اند و بحکم ”ابن الفقیہ نصف الفقیہ“ فقیر را ازین مشرب از روئے علم حظ وافر بود ولذت عظیم داشت تا آنکہ حضرت حق سبحانہ بمحض کرم خویش بخدست ارشاد پناہی حقایق و معارف آگاہی<sup>۲</sup> مویذ الدین الرضی شیخنا و امامنا و مولانا و قبلتنا الشیخ محمد الباقی قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس رسانید و ایشان بفقیر طریقه علیہ نقشبندیہ تعلیم فرمودند و توجہ بلیغ بحال این مسکین مرعی داشتند۔ بعد از ممارست این طریقه علیہ در اندک مدت توحید وجودی منکشف گشت و غلوئے درین کشف پیدا شد، علوم و معارف این مقام فراوان<sup>۳</sup> ظاہر گشتند و کم دقیقه از دقائق این مرتبہ مانده باشد کہ آن را منکشف نہ گردانیدند۔

دقائق و معارف شیخ محی الدین ابن العربی را کما ینبغی لایح ساختند و تجلی ذاتی کہ آن را صاحب فصوص بیان فرموده است و نہایت عروج جز آن نمی داند و در شان آن تجلی می گوید : ”وما بعد<sup>۴</sup> هذا الا العدم المحض“ بان تجلی ذاتی مشرف گشت و علوم و معارف آن تجلی را کہ شیخ مخصوص بخاتم الولاية می داند نیز بتفصیل معلوم شدند<sup>۵</sup> و ”سکر وقت و غلبہ“ حال درین توحید بخدے رسید کہ در بعضی عریضہا<sup>۶</sup> کہ بحضرت خواجہ نوشته بود، این دو بیت<sup>۷</sup> را کہ سراسر سکر است، نوشته بود۔ رباعی :

اے دریغا کین شریعت ملت اعنائی است  
ملت ما کافری و ملت ترسائی است  
کفر و ایمان زلف و روئے آن پری زیبائی است  
کفر و ایمان ہر دو اندر راہ ما یکتائی است

درین حال تا مدت مدید کشید و از شہسور بسنین انجامید، ناگاہ عنایت بے غایت حضرت حق<sup>۸</sup> جل سلطانہ از دریچہ<sup>۹</sup> شیب در عرصہ<sup>۱۰</sup> ظہور آمد و پردہ روپوش بے چونی

- 
- ۱ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -  
۲ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -  
۳ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -  
۴ - اس کے بعد عدم محض کے سوا کچھ نہیں -  
۵ - در مخطوطہ و مطبوعہ امرتسری ہر دو ”شدند“ است اما کلمہ ”را“ کہ بعد تجلی آمدہ است  
۶ - در مخطوطہ : عرائض -  
۷ - در مخطوطہ امرتسری : رباعی -  
۸ - در مخطوطہ امرتسری : اللہ -

و بے چگونگی را برانداخت ، علوم سابق کہ سببی از اتحاد و وحدت بوده اند ، رو بزوال آوردند و احاطہ و سریان و قرب و معیت ذاتیہ کہ در آن مقام سنکشف شدہ مستتر گشتند و بیقین یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہ باعالم ازین نسبتہائے مذکورہ ہیچ ثابت نیست ، احاطہ و قرب او تعالیٰ علمی ست ، چنانچہ مقرر اہل حق است شکر اللہ تعالیٰ سعیم و او سبحانہ باہیچ چیز متحد نیست - او اوست تعالیٰ و تقدس و عالم ، عالم او سبحانہ بے چون و بے چگونہ است و عالم سراسر بداغ چونی و چگونگی متہم ، ہیچون را عین چون نتوان گفت ، واجب تعالیٰ را عین ممکن نتوان خواند - قدیم ہرگز عین حادث نشود ، ممتنع العدم عین جائز العدم نگردد - انقلاب حقائق محال است عقلاً و شرعاً و صحت حمل یکے بر دیگرے ممتنع است اصلاً و رأساً -

عجب مت کہ شیخ محی الدین و تابعان او ذات واجب تعالیٰ مجہول را مطلق می گویند و محکوم علیہ ہیچ حکمے نمی دانند و ما هو الاحکیم و علی الذات تعالیٰ و تقدس فالصواب<sup>۲</sup> ما قالہ العلاء من اهل السنۃ من القرب<sup>۳</sup> العلمی والاحاطۃ العلمیۃ -

معلوم ضائر اولی البصائر بودہ باشد کہ حضرت ایشان قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس اثبات اعلائے درجات وحدت وجود می نمایند - غایۃ ما فی الباب اختلافی کہ مجمعی از صوفیہ علیہ کہ اہل این مشرب اند دارند ، آن ست ؛ چون این جماعت اشیا را مظاهر اسمائے الہی می دانند و مظهر را عین ظاہر ، ازین بعینیت قائل شدہ اند و می گویند کہ ذات حق سبحانہ و تعالیٰ وجود مطلق ست و اشیا را وجودات مقید و قید جز در وہم نہ ، لاچار بہ عینیت قائل اند و حضرت ایشان می فرمایند کہ حقائق اشیا عدمات است کہ مرایای کمالات است و مظاهر حضرت وجود - و اتحاد عدم با وجود از جملہ محالات -

۱ - در مخطوطہ این یک سطر تا "او سبحانہ" بسہر کاتب در تحریر نیامدہ -

۲ - در مخطوطہ بیاض گذاشتہ اند -

۳ - باید دانست کہ این کلام در اوائل این حال فرمودہ اند و بعد ازان از علمی و ذاتی ہر دو گفتن سکوت وزیدہ اند ، موکول بعلم الہی داشتہ اند و علمی گفتن را نیز از تاویلات متشایبات شمردہ اند ، چنانکہ مکتوب نمبر ۲۶۶ دفتر اول و مکتوب ۸ ، دفتر دوم و مبدہ و معاد منہا نمبر ۳۵ صفحہ ۱۱۳ ظاہرست -

و ظہور <sup>X</sup> غیہ وجود در مرآت عدم از ممتنعات - لاچار بعینیت قائل نشده اند بکنہ شریعت و حقیقت رسیده اند و اعلائے درجات توحید را ثابت نموده اند -  
پس فرق میان مشرین<sup>۱</sup> بر پوشمندان پوشیده نیست کہ کدام بحقیقت توحید و متابعت سرور انبیاء علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیٰات انسب است -

بے خبرے چند زخود بے خبر عیب پسندند بزعم ہنر

چنانکہ تفصیل این مقدمہ از مکتوبات قدسی آیات لائح و ظاہر است -  
شبهہ سیوم: آنکہ حضرت ایشان قدس سرہ الاقدس در رسالہ مبداء و معاد نوشتہ اند کہ "صورتِ کعبہ چنانچہ مسجود<sup>۲</sup> صورتِ محمدی ست ، حقیقتِ کعبہ نیز مسجودِ حقیقتِ محمدی است" ازین عبارت افضلیتِ حقیقتِ کعبہ بر حقیقتِ محمدی لازم می آید و حال آنکہ مقرر است کہ مقصود از خلقتِ عالم و عالمیان اوست علیہ و علی آلہ الصلوٰت و آدم و آدمیان طفیل اویند : لولاه لما خلق الله الافلاك ولما اظهر الربوبية -

جواب : حضرت ایشان قدس سرہ بجهتِ دفعِ این شبهہ نوشتہ اند کہ :  
" صورتِ کعبہ عبارت از سنگ و کلوخ نیست ، چہ اگر سنگ و کلوخ در میان نباشد کعبہ کعبہ است و مسجود خلأئق بلکہ صورتِ کعبہ بانکہ از عالم خلق است در رنگ حقائق اشیاء امرے ست سبطن<sup>۳</sup> کہ حیطہ<sup>۴</sup> حس و خیال بیرون است از عالم محسوسات و پیچ محسوس نہ و متوجہ الیہا<sup>۵</sup> است مر اشیاء را و پیچ در توجہ نہ - ہستی ایست کہ لباس نیستی پوشیدہ است و نیستی ایست کہ بکسوتِ ہستی خود را وا نموده است - در جهتِ بے جهت است و در سمتِ بے سمت - بالجملہ این صورتِ حقیقتِ متعش اعجوبہ<sup>۶</sup> ایست کہ عقل در تشخیص آن عاجز ست و عقلا در تعیین آن حیران - گوئیا نمونہ<sup>۷</sup>

۱ - در مخطوطہ : مشرب -

۲ - یعنی مسجود الیہ - بدانکہ در مبداء و معاد عبارت این طورست : "حقیقتِ قرآنی و حقیقتِ کعبہ فوق حقیقتِ محمدی ست علی مظهرہا الصلوٰہ والسلام لهذا حقیقتِ قرآنی امام حقیقتِ محمدی آمد و حقیقتِ کعبہ ربانی مسجود حقیقتِ محمدی گشت" منها نمبر ۴۸ ، صفحہ ۱۲۸ -

۳ - ود چیز جس کی طرف رخ کیا جائے -

۴ - پوشیدہ -



از عالم بے چونی دارد و نشانی از بے نمونی در وے تعییہ است۔ بلے تا چنین نباشد، شایانِ مسجودیت نبود و بہترین موجودات علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتسلیٰات بشوق آرزو آن را قبلہ خود اختیار نفرایند۔ ”فیہ آیات بینات“ درشان آن نص قاطع است ”ومن دخلہ کان آمنًا“ در حق وے۔ قرآن مادح بیت اللہ است کہ کینونیتہ خاص مر صاحب را جل شأنہ باوے ست واتصال ونسبت مجہول الکفیتہ بے چون وے چگون باو و اللہ المثل الاعلیٰ۔

در عالم مجاز کہ قنطرہ حقیقت است بیت منبی<sup>۱</sup> از بیتوتت<sup>۲</sup> است کہ جائے قرار و آرام گاہ صاحب خانہ است۔ ارباب دول را ہرچند نشستگاہ بسیار است و آسکنہ<sup>۳</sup> نشست و برخاست بے شمار اما خانہ خانہ است کہ از مزاحمت اغیار بے گانہ است و مسکن و آرام گاہ جانانہ است۔ اگرچہ بحکم حدیث قدسی ”ولکن یسعی قلب عبدی المؤمن“ گنجائش ظہور بے چونی پیدا کند لیکن نسبت بیتیت<sup>۴</sup> کہ منبی از بیتوتت است، از کجا پیدا کند و منع مزاحمت اغیار کہ از لوازم بیت است، از کجا آرد۔

وچون غیر وغیریت را درآن موطن<sup>۵</sup> مدخل نبود ناچار مسجود گاہ خلائق باشد کہ غیرے را سجدہ روا نبود وغیریت منافی مسجودیت بود۔ محمد رسول اللہ بجانب خود سجدہ نفرمود و بجانب بیت اللہ بشوق و رغبت سجدہ نمود۔ تفاوت را ازینجا دریاب ”شتان“ مابین الساجد والمسجود۔“

اے برادر! چون شمع<sup>۶</sup> از صورت کعبہ معلوم نمودی، اکنون لیختے از حقیقت کعبہ معظمہ بشنو؛ حقیقت کعبہ عبارت از ذات بیچون واجب الوجود است جل سلطانہ کہ گردے از ظہور ظلیت بوے راہ نیافتہ است و شایان مسجودیت و معبودیت است۔ این حقیقت را اگر مسجود حقیقت مہدی گویند چہ مخطور لازم آید و افضلیت آن چہ قصور دارد۔ آری حقیقت مہدی از حقائق سائر عالم افضل ست، اما حقیقت کعبہ معظمہ از عالم نیست

۱ - منبی - شب باشی -

۲ - بیتوتت - بیت بودن -

۳ - آسکنہ -

۴ - بیتیت -

۵ - موطن - یعنی بیت اللہ -

۶ - شمع - بسیار فرق ست درمیان ساجد و مسجود -

تا بویے این نسبت نموده آید و در افضلیت او توقف کرده شود۔ عجب ست کہ تفاوت صور این دو صاحب دولت بساجد و مسجودیت، عقلائے ذوفنون را درپے تفاوت حقائق ایشان نبرده است کہ در مقام اعتراض مانده اند و لب بطعن کشاده۔ حضرت حق سبحانہ ایشان را انصاف دہاد کہ ناقہمیدہ ملامت نکنند ”رب اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔“

شبهہ چہارم: آنکہ حضرت ایشان نوشته اند کہ ”من ہم ۲ مرید اللہ ام جل و علا وہم مراد اللہ عز شأنہ سلسلہ ارادت من ہے توسط بہ اللہ متصل است تعالی و ید من نائب مناب ید اللہ است سبحانہ۔ اردات من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوسائط کثیرہ است۔ در طریقہ نقشبندیہ بیست و یک واسطہ در میان ست و در طریقہ قادریہ بیست و پنج و در طریقہ چشتیہ بیست و ہفت و ارادت من بہ اللہ تعالی قبول وساطت نمی نماید چنانچہ گذشت۔ پس من ہم مرید محمد رسول اللہ ام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہم ہم پیرہ ہس رو او۔ برخوان این دولت ہر چند طفیلی ام اما ناخواندہ نیاسندمام و تابع ام اما از اصالت ہے بہرہ نیم و ہر چند ام اما شریک دولت نہ شرکتے کہ از ان دعوائے ہمسری خیزد کہ آن کفر است بلکہ شرکت خادم یا مخدوم۔ تا نہ طلبیدہ اند ہر سفرہ این دولت حاضر نشدہ ام و تا نخواستہ اند، دست باین دولت دراز نکرده ام۔ ہر چند او ہس ام اما مربی حاضر ۳ و ناظر دارم۔ ہر چند در طریقہ نقشبندیہ ہر من عید الباقی ۴ است اما متکفل تربیت من اللہ الباقی ست۔ من بفضل تربیت یافتہ ام و براہ اجتناب رفتہ۔ سلسلہ من سلسلہ رحمان ست کہ من عبدالرحمن ام چہ رب من رحمن است و مربی من ارحم الراحمین و طریقہ من طریقہ سبحانی ست کہ از راہ تنزیہ رفتہ ام و از اسم و صفت جز ذات اقدس تعالی نخواستہ۔ این سبحانی نہ آن سبحانی کہ بسطامی بان قائل گشتہ است کہ آن را باین کسایے نیست کہ آن از دائرہ انفس نہ برآمدہ است و این ماورائے انفس و آفاق ست

۱ - یعنی صورت کعبہ و صورت مجدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام -

۲ - مکتوب ۸۷ ، دفتر سوم -

۳ - حق جل و علا -

۴ - یعنی بندہ خدائے باقی - یعنی اضافی ارادہا فرمودہ اند اگرچہ این قول مشیر باسم صریح خواجہ

است علیہ الرحمہ -

وَأَنْ تَشْبِيهَ اسْتِ كَمَا لِبَاسٍ تَنْزِيهٍ، بِوَشِيئِهِ اسْتِ وَابْنِ تَنْزِيهِ اسْتِ كَمَا كَرْدَمِي از تَشْبِيهِ بُوَمِي  
 نَرَسِيده وَاَنْ از سِرِّ چَشْمِهِ سَكْر جَوْش زده اسْتِ وَابْنِ از عَيْنِ صَحْوِ بَرِ آمده اسْتِ - اَرْحَمِ  
 الرَّاحِمِينَ در حَقِّ مَنِ اسبابِ تَرْبِيَّتِ رَا غَيْرِ از مَعْدَاتِ نَدَاشْتَه اسْتِ وَعِلْتِ فَاعِلِي در تَرْبِيَّتِ  
 مَنِ غَيْرِ از فَضْلِ خُودِ رَا نَسَاخْتَه از كِهَالِ كَرَمِ اِهْتِمَامِ وَغَيْرَتِي كَمَا در حَقِّ مَنِ دَارِدِ  
 تَعَالَى وَتَقْدَسِ تَجْوِيْزِ نَمِي فَرْمَايِدِ كَمَا فَعْلِ دِيْگَرِ رَا در تَرْبِيَّتِ مَنِ مَدْخَلِي بَاشَدِ وَيَا مَنِ  
 بَدِيْگَرِي دَرِيْنِ مَعْنِي مَتَوَجِّهْ كَرْدَمِ - مَرْبَابِي الْهَيْ اَمَّ جَلِّ شَأْنِهِ وَمَجْتَبَايِي فَضْلِ وَكَرَمِ يَاسْتَنَاهِي  
 اَوْ تَعَالَى :

با كريمان كارها دشوار نيست

تم كلامه الشريف -

بعضی از اهل زمانه برین مکتوب اعتراضها داشتند - حضرت ایشان باندازه شکوک  
 اینها مکتوب<sup>۱</sup> نوشته اند که اعتراض و جواب ازان ظاهر می گردد - آن مکتوب بچشم<sup>۲</sup>  
 ایراد می نماید - نوشته اند که :

نیز حضرت خواجه<sup>۳</sup> ما قدس سره در اوائل حال میر این فقیر را سیر مرادی مقرر  
 فرموده بودند ، شاید یاران هم این معنی را از ایشان شنوده باشند و این ابیات مثنوی  
 مطابق حال فقیر دانسته می خواندند :

عشقِ معشوقان نهان ست و ستیر

عشقِ عاشق با دو صد طبل و نفیر

لیک عشقِ عاشقان تنزه کند

عشقِ معشوقان خوش و فربه کند

و از مردان بر که واصل گشته است براه اجتناب رفته است - راجعاً بچشم<sup>۳</sup> مخصوص به انبیاء  
 نیست علیهم الصلوات والتسلیمات - صاحب عوارف قدس سره در بیان مجذوب بیالک

۱ - مکتوب صد و بست و یکم، دفتر سوم، بجواب مرزا حسام احمد رحمه الله -

۲ - چند سطور از اول مکتوب نقل فرموده اند -

۳ - یعنی علی الاطلاق -

سالک مجذوب تصریح باین معنی فرموده است و راه مریدان را راه اناست و راه مریدان را راه اجتبا گفته ، قال الله تعالی : ”الله یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیمن ینیب“۔

آرے زاہ اجتبا بالاصالت مخصوص بانبیاءست علیہم الصلوٰت و التسلیٰت ۔ امتان را در رنگ سائر کمالات بہ تبعیت ایشان است نہ آنکہ اجتبا مطلقاً مخصوص بانبیاءست علیہم الصلوٰت و التسلیٰت و امتان را اصلاً ازان نصیب نیست کہ آن غیر واقع است ۔ مخدوما ! وصول فیوض مر سالک را بتوسط و حیولت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰة والسلام تا زمانے ست کہ حقیقت آن سالک کہ مجدی المشرب است بحقیقت مجدی منطبق نگشته است و بان متحد نشدہ ۔ و چون کمال متابعت بلکہ بمحض فضل در مقامات عروج این حقیقت را بان حقیقت اتحادے حاصل شد ، توسط برخاست ، چہ توسط و حیولت در مغایرت ست و در اتحاد توسط و متوسط و حاجب و محجوب نبود ۔ آنجا کہ اتحاد ست معاملہ بشرکت ست ، اما چون سالک تابع و الحاقی و طفیلی ست از قبیل شرکت خدام بود ۔ با ۔ مخدوم ۔

و آنکہ گفتم کہ حقیقت او را با حقیقت آن سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰة والسلام انطباقے و اتحادے پیدا می شود ، بیانش آن ست کہ حقیقت مجدی علیہ و علی آلہ الصلوٰة والسلام جامع جمیع حقائق است و آن را حقیقة الحقائق گویند ، و حقائق دیگران در رنگ اجزا اند مر او را ، یا جزئیات ۔ زیرا کہ اگر مجدی المشرب ست حقیقت سالک در رنگ جزئی ست مر آن حقیقت کلی را ، و محمول ست بروے ۔ و حقیقت غیر مجدی المشرب در رنگ جزو است مر آن کل را ، و غیر محمول است بروے ۔ و این حقیقت غیر مجدی المشرب را اگر اتحادے در عروج پیدا شود با حقیقت بینمبرے خواهد بود کہ این بر قدم اوست و محمول بر آن حقیقت خواهد شد و شرکتے در کمالات سناسبہ او پیدا خواهد کرد لیکن از قسم شرکت خدام با مخدوم چنانکہ گذشت ، و چون این جزئی را بعلاقہ کمال متابعت بلکہ بمحض فضل محبت خاص بکلی خود پیدا می شود و شوق وصول بان دانستگیر او می گشود و آن قیندے کہ کلی را بجزئی آورده بنود بفضل

۱ ۔ کہ توفیق این متابعت ہم بمحض فضل است ۔

خداوندی جل شأنه رو بزوال می آرد و بتدریج بعد از زوال، این جزئی را بان کلی انطباق و الحاق حاصل می شود -

وآنکه گفتم محبت خاص پیدا می شود در رنگ آنکه بمحض فضل این فقیر را پیدا شده بود و در غلبات آن محبت می گفت که محبت من بحضرت حق سبحانه ازان جهت است که او رب محمد است ﷺ و میان شیخ تاج و یاران دیگر ازین مقوله تعجب می کردند - انگارم که از خاطر شما هم نرفته باشد - و تا این قسم محبت پیدا نشود الحاق و اتحاد چگونه متصور بود - ذلك فضل الله يؤتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم -

و حقیقت توسط و عدم توسط را بیان می نماید، نیک استماع فرمایند - طریق جذب را چونکه کشش از جانب مطلوب است و عنایت الهی جل شانہ متکفل حال طالب است، ناچار قبول وساطت نمی کند و در طریق سلوک چونکه انابت از جانب طالب است از وجود وسائط چاره نبود و در نفس جذبیه هر چند وسائط درکار نیست، اما تمامی جذبیه منوط بسلوک است که اگر سلوک که عبارت از اتیان شریعت است، از توبه و زهد و غیرها با جذبیه منضم نگردد، جذبیه نا تمام و ابر است - بسیاری از بنود و سلاخه را دیده ایم که جذب دارند اما چونکه بمتابعت صاحب شریعت علیه و علی آله الصلوٰة والسلام متحلی نگشته اند خراب و ابر اند و غیر از صورت جذب نصیبی ندارند<sup>۲</sup> . . . . و در طریق جذبیه اگر بتوسط متابعت صاحب شریعت علیه و علی آله الصلوٰة والسلام که عبارت از سلوک است وصولی بمطلوب میسر شود بے واسطه و بے حیلولت امری خواهد بود، گفته اند: "لو دلیم بدلو لوقعتم علی الله" یعنی اگر کشیده شوید بحضرت حق سبحانه و رسانیده شوید با بطن بطون، بر آئینه در میان شما و در میان حق جل و علا حیلولت و حجاب امری نخواهد بود -

۱ - میرزا حسام الدین احمد<sup>۳</sup> -

۲ - صاحب حضرات القدس<sup>۴</sup> از مکتوب شریف چهار صفر که مشتمل بر سوالی و جوابی بود، اینجا ترک فرموده اند -

و شاید کہ بخاطر شریف شاہ ہم مانده باشد کہ حضرت خواجہ ما قدس سرہ می فرمودند کہ وصول از راه معیت کہ حق را جل سلطانہ یابنده است ، اگر میسر شود ناچار بتوسط امرے خواهد بود کہ مناسب معیت است و اگر واسطہ است در سلسلہ تربیت است کہ عبارت از سلوک است و راه معیت یکے از طرق جذبہ است و حدیث "المراء مع من احب" نیز تائید این معنی می فرماید زیرا کہ مرد را چون معیت بثبوت پیوست ، واسطہ مرتفع گشت ۔

درین مکتوب در باب توسط و عدم توسط سخن بشرح و بسط تام نوشته اند و دیگر در بیان مکتوب نوشته اند :

"مخدوما! اویسی<sup>۱</sup> گفتن انکار از پیر ظاہر نیست ، زیرا کہ اویسی کسی است کہ روحانیان را در تربیت او مدخلیتے باشد ۔ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ باوجود پیر ظاہر چونکہ امدادے از روحانیت حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ یافته بودند ، اویسی<sup>۲</sup> می گفتند و همچنین حضرت خواجہ نقشبند باوجود پیر ظاہر چونکہ مددہا از روحانیت حضرت خواجہ عبدالخالق قدس سرہا یافته بودند اویسی بودند ۔ علی الخصوص شخصے کہ باوجود اویسیت اقرار بہ پیر ظاہر ہم دارد بزور انکار پیر بوسر او بستن عجب انصاف ست ۔

مخدوما! مراد از ترکیب لفظ عبدالباقی معنی اضافی ست نہ معنی علمی ، ہرچند باہلج وجوہ اشعارے بمعنی علمی ہم دارد یعنی پیر من ہرچند بندہ باقی ست اما متکفل تربیت من اللہ باقی ست ۔ اینجا کدام تحریف ست وچہ سوئے ادب ، اللہ تعالیٰ انصافے بدہد ۔

- 
- ۱ - جواب اعتراض است کہ بر قول حضرت ایشان "ہرچند اویسم اما مربی حاضر و ناظر دارم" معترضین کردہ بودند کہ از پیر خود انکار نموده اند ۔
  - ۲ - یعنی خود را ۔
  - ۳ - جواب ست از قول خود "ہرچند در طریقہ نقشبندیہ پیر من عبدالباقی ست" الخ ۔ معترضان گفته بودند کہ نام پیر خود ہادب نگرفتہ اند ۔



مخدوما! قصورے کہ در معنی مباحی کہ از بسطامی قدس سرہ ذر غلبات  
 سُکر ضدور شدہ است ، گفتمہ باشد ، لازم نمی آید از آن کہ آن قصور در  
 قائل آن مستقر و مستقر باشد تا دیگرے از وے افضل بود ، چہ بسا  
 معارف ست کہ در وقتے بمقتضائے حال آن وقت صادر شدہ است و در وقت  
 دیگر بعنایت خداوندی جل شانہ چونکہ قصور آن معرفت را دریافتہ است  
 ازان در گذشتہ و بمقام فوق رسیدہ ۔“

وہم معترض گفتمہ بود کہ اگر ارباب سُکر این قسم سخنان شطح آمیز نویسند  
 گنجائش دارد ، اما از ارباب صحو این قسم سخن بسیار مستبعد است ، ایشان در جواب  
 نوشتہ اند :

”مخدوما ! ہر کہ این قسم سخنان نوشتہ است منشأ آن سُکر ست و بے مزج<sup>۱</sup>  
 سُکر درین باب دست بقلم نبرده ، غایۃ ما فی الباب در سُکر مدارج کثیرہ  
 است ۔ ہر چند سُکر بیشتر شطح<sup>۲</sup> غالب تر ۔ سُکر بسطامی<sup>۳</sup> باید کہ بے تحاشی  
 قول ”لوائی ارفع من لواء مجد“ ازان بوجود آید ۔ پس ہر کہ صحو دارد ، گمان  
 نکنند کہ سُکر ہمراہ او نیست کہ آن عین قصور ست ۔ صحو خالص نصیب  
 عوام<sup>۴</sup> است ، ہر کہ صحو را ترجیح دادہ است مرادش غلبہ<sup>۵</sup> صحو است ، نہ  
 صحو صرف و ہمچنین ہر کہ سُکر را ترجیح می دہد مرادش غلبہ<sup>۶</sup> سُکر ست  
 نہ سُکر خالص کہ آن آفت ست ۔ جنید قدس سرہ کہ رئیس ارباب صحو ست  
 و صحو را بر سُکر ترجیح می دہد ، چندان عبارات سُکر آمیز دارد کہ چہ  
 تعداد آن نماید ، فرمودہ اند : ”ہو العارف والمعروف“ و گفتمہ ”لون“

۱ - جواب از اعتراض بر قول خود : ”این مباحی نہ آن مباحی ست کہ بسطامی<sup>۳</sup> قائل آن  
 گشتہ است ۔“

۲ - آمیزش حال بے ہوشی رستی ۔

۳ - سخنے خلاف شرع ظاہر گفتن ۔

۴ - در نسخہ خطی : عوام کالانعام ۔

۵ - ہم اوست تعالی شناسندہ و شناختہ شدہ ۔

۶ - رنگ آب ہان ست کہ رنگ ظرف آن ست ۔

الماء لون انبائه“ و فرموده ”الحديث اذا قورن بالقديم لم يبق له اثر“

و صاحب عوارف کہ از کمال ارباب صحو ست ، در کتاب او چندان معارف سُکریہ امت کہ چہ شرح دہد و این فقیر در ورقے بعضے معارف سُکریہ او را قدس سرہ جمع کردہ است ۔

از بقایائے سُکر ست کہ تجویز افشاء اسرار نموده می آید و از سُکر است کہ مباحات و افتخار کردہ می شود و از سُکرست کہ مزیت خود بر دیگرے اظهار کردہ می آید ۔ اگر صحو خالص باشد افشاء اسرار آنجا کفر بود و خود را از دیگرے بہتر دانستن شرک باشد ۔ بقیہ سُکر در صحو در رنگ نمک ست کہ مصلح طعام است ، اگر نمک نباشد طعام معطل و بے کار بود :

گر عشق نبودے و غم عشق نبودے  
چندین سخن نغز کہ گفتے کہ شنودے ؟

.....<sup>۲</sup> این فقیر کہ این ہمہ دفاتر در بیان علوم و اسرار این طائفہ علیہ نوشتہ است ، ظاہرا بخاطر شریف شاہ<sup>۳</sup> قرار یافتہ است کہ از روئے صحو خالص نوشتہ است ، حاشا و کلا کہ آن حرام و منکر ست و گزاف و سخن بانی ست ۔ سخن بافان کہ بصحو خالص متصف اند ، بسیار اند ، چرا این قسم سخنان نسیافتند و دلہائے مردم را از جا نبرند :

فریاد حافظ اینہمہ آخر بہرزه نیست  
ہم قصہ غریب و حدیث عجیب ہست

”مخدوما! این قسم سخنان کہ منہی از افشائے اسرار باشد و از ظاہر مصروف بود ہر وقتے از مشائخ طریقت قدس اللہ تعالی اسرار ہم بظہور آمدہ است و عادت مستمرہ این بزرگواران گشتہ ۔ امرے نیست کہ این فقیر آن را ابتدا کردہ باشد و اختراع نمودہ : ”لیس“ هذا اول قارورة کسرت فی الاسلام“ ۔

۱ - حادث چون با قدیم اتصال یابد ازان ہیج اثرے نہماند ۔

۲ - چند سطر گذاشتہ اند ۔ ۳ - میرزا حسام الدین احمد ۔

۴ - این اولین شیشہ نیست کہ در اسلام شکستہ شدہ باشد ۔

پس این همه شور و غوغا چیست؟ اگر لفظی صادر شده است که ظاهرش مطابقت بعلم شرعی ندارد، آنرا باندک توجه از ظاهر صرف نموده مطابق باید ساخت و مسلمانی را متهم نباید کرد - اشاعت فاحشه و تفضیح فاسق بزرگه در شریعت حرام و منکر<sup>۱</sup> باشد، تفضیح مسلمانی بمجرد اشتباه چه مناسب بود؟ و شهر بشهر بآن منادی کردن کدام تدبیر باشد؟ طریق مسلمانی و مهربانی آنست که کلمه<sup>۲</sup> که ظاهرش مخالف علوم شرعی است، اگر از شخص صادر شود باید دید که قائل آن کیست؟ اگر ملحد و زندق بود رد آن باید کرد و در اصلاح آن نباید کوشید و اگر قائل آن از مسلمانان بود و ایمانی بخدا و رسول داشته باشد، در اصلاح سخن او باید کوشید و عمل صحیح از برای آن پیدا باید نمود یا ازان قائل حل آن باید طلبید، و اگر در حل آن عاجز آید نصیحتش باید کرد، و امر معروف و نهی منکر برفق اولی است که باجابت نزدیک است (و اگر<sup>۳</sup> مقصود اجابت نباشد و تفضیح مطلوب بود امر دیگرست الله تعالی توفیق دهد) - تم المکتوب -

این مکتوب (۱۲۱) در اواخر جلد ثالث مکتوبات ایشان است - چون بسیار (مطول<sup>۳</sup>) بود و این کتاب مختصر، بنا بران تمام نیاورد، بدانجا رجوع نمایند که فوائد بسیار دارد - و آنچه در آخر مکتوب نوشته اند، در جمیع شبهات مخالفان کافی است -

بدانند که معارف و اسرار مختصر که از سبده فیاض بر باطن شریف آنحضرت ورود می نمود، چند قسم بود، نوعی است که آنرا از دل بزبان نیاوردند و برمز و اشارت هم در معرض ظهور نکشیدند، مثل تاویل مقطعات و متشابهات قرآنی که بر آن حضرت انکشاف یافته بود - دوم ازان قبیل است که اظهار آن بحضرات مخدوم زادها مخصوص است و دیگرے در آن شریک و محرم نیست و بر قلم نیامده - و سیوم ازان قبیل است که با محرمان دیگر هم از کمال اصحاب در میان می آوردند و در حین بیان آن خلوت

۱ - ناپسندیده -

۲ - این جمله در 'حضرات القدس' منقول نیست، اما چون تنه جمله اولی بود، از مکتوب شریف

آورده شد - ۳ - در مخطوطه این کلمه متروک شده -

می کردند و در دروازه می بستند - و اگر بناگاه ورود نا مخرم اتفاق می افتاد ، سکوت می ورزیدند و بساط سخن را تغیر می دادند ، تتمه<sup>۱</sup> اسرار در وقت دیگر بیان می فرمودند - و این گرامی معارف را حتی الامکان بتحریر<sup>۱</sup> نمی کشیدند مگر آنکه مخرم التماس می نمود ، بنا بر اجابت مسئول بطریقی که هر کس بپس بادرک آن نبرد نگارش می فرمودند - قسم چهارم از معارف آن ست که بالتاس سائلان یا به نیت افاده طالبان عموماً و شمولاً بتحریر آمده ، این معارف ست که رسائل و دفاتر مکاتیب<sup>۲</sup> وافر البرکة<sup>۳</sup> مشتمل بر آنست و بر معرفت ازان شفا<sup>۴</sup> دل بیاران و رنجوران ست و موصل<sup>۵</sup> دوران و مهجوران -

همگی مکتوبات قدسی آیات و رسائل زیاده از چهل هزار بیت<sup>۶</sup> خواهد بود - دفتر اول مشتمل بر سیصد و سیزده مکتوب ست که بنا بر امر عالی آنحضرت بر طبق عدد انبیائے مرسل و نیز موافق تعداد رجال جیش بدر ، در هزار و بیست و پنج (۱۰۲۵) اختتام یافته - چنانکه تاریخ آن از درالمعرفه<sup>۷</sup> می برآید ، و دفتر ثانی<sup>۸</sup> محتوی ست بر نود و نه مکتوب موافق اعداد اسمائے حسنی - و دفتر ثالث<sup>۹</sup> حاوی صد و چهارده مکتوب بر طبق سور قرآنی - و رسائل ایشان مثل مبدء و معاد و معارف لدنیه که متضمن احوال و مقامات<sup>۱۰</sup> خاصه ایشان است و مکاشفات غیبیه و رساله اثبات نبوت و رساله آداب المریدین و شرح رباعیات حضرت خواجه و تعلیقات عواری و رد شیعه و غیر ذلك نیز ازین قسم است - و از دقت مطالب و غموض<sup>۱۱</sup> عبارات و تحقیق اسرار و تدقیق رموز و اشارات کرامتیه ست ساطعه و آیتیه ست قاطعه بر عصو شان و سمو مکان و مکانت ایشان و نازکیها و باریکیها که در کشف حقائق الهی نموده اند ، و اعلام علما و اکابر مشائخ شیفته<sup>۱۲</sup> آن شده اند - و دقائق<sup>۱۳</sup> که در بیان حضرات<sup>۱۴</sup> خمس ، و توحید وجودی<sup>۱۵</sup>

۱ - "بسلک تحریر" زیبا می نماید، شاید که چنین بوده باشد -

۲ - مانا که از چهل هزار بیت ، ابیات مشنوی مولانا روم<sup>۱۶</sup> مراد داشته اند که بطور اینهمه

مکاتیب و رسائل از چهل هزار افزون ست -

۳ - که نام تاریخی "نور الخلاق" است (۱۰۲۸ هـ) -

۴ - که مسمی باسم تاریخی "معرفة الحقائق" (۱۰۳۰ هـ) -

۵ - در مخطوطه : مقاصد -

۶ - مکتوب ۳۳ ، دفتر ۱ -

۷ - مکتوب ۸۹ ، دفتر ۳ -

۸ - عبارات مشکه -

و شہودی ، و مشاہدہ و مکاشفہ ، و ایمان<sup>۱</sup> و ایقان<sup>۲</sup> غیب و عیان ، و بیان اطوار  
 سبعہ ، و ظہور الوان مختلفہ ، و تجلیات متکیفہ و غیر متکیفہ ، و جمع بین التشبیہ  
 والتنزیہ ، و صرف تنزیہ ، و خفایاے اطلاق ، و محال تعینات<sup>۳</sup> و تجلی برقی و دوامی<sup>۴</sup> ،  
 و معاملہ<sup>۵</sup> و رائے تجلی ، و سُکر و صحو ، و علوم وراثت و غیر وراثت ، تحقیق صنوف  
 ولایات<sup>۶</sup> از صغری و کبری و علیا ، و مقام نبوت و رسالت و صدیقیت و قربت ، و تدلی<sup>۷</sup>  
 و تدنی ، و محبت<sup>۸</sup> و خلت ، و درجات سبعہ<sup>۹</sup> متابعت ، وجد صباحت<sup>۱۰</sup> و ملاحت والجمع  
 بینہا ، و سیر<sup>۱۱</sup> آفاق و انفسی ، و ماورائے آفاق و انفس (بیان فرمودہ<sup>۱۱</sup> اند - پر)  
 ہوشمندان پیدا و ہویداست -

ہمین علوم و معارف کہ بقلم در آمدہ باوجود علو مقال و فصاحت و بلاغت در  
 مرتبہ<sup>۱۲</sup> اعجاز توان گفت زیرا کہ ابنائے روزگار از اتیان مثل معترف بعجزند - چون در  
 خلوات بزبان الہام ترجان بیان می فرمودند ، صورت دیگر می گرفت ، گوئیا مرقومات  
 قال است و ملفوظات حال و آن بیان معرفت ست و این القائے نسبت و اعطائے نعمت  
 یعنی در پردہ تقریر معارف تصرف مضمحل داشتند کہ ساسعان را مکرے و حضورے  
 فرو می گرفت و لذتے و حالے حاصل می گردید کہ بتحریر نگنجد - و بقسر بہان حال کہ  
 بر منصب<sup>۱۳</sup> ظہور می کشیدند طالبان را متحقق و متصف می گردانیدند - چون محرمان  
 راز از خلوت گاہ اسرار بیرون می شتافتند خود را مست و سُکران می یافتند - و آنانکہ  
 ایشان را بمحرمت قبول فرمودہ بودند ، پیوستہ تمنا می نمودند کہ کدام روز باز بر سر  
 بیان معارف خواهند آمد -

- |                          |                          |
|--------------------------|--------------------------|
| ۱ - مکتوب ۹۱ ، دفتر ۳ -  | ۲ - مکتوب ۹۰ ، دفتر ۳ -  |
| ۳ - مکتوب ۹۳ ، دفتر ۳ -  | ۳ - مکتوب ۷۵ ، دفتر ۳ -  |
| ۵ - مکتوب ۲۶۰ ، دفتر ۱ - | ۶ - مکتوب ۱۱۱ ، دفتر ۳ - |
| ۷ - مکتوب ۸۸ ، دفتر ۳ -  | ۸ - مکتوب ۵۳ ، دفتر ۳ -  |
| ۹ - مکتوب ۱۰۰ ، دفتر ۳ - | ۱۰ - مکتوب ۲۶ ، دفتر ۳ - |

۱۱ - در خطوطہ : این از میان رفتہ است -

طریقہ انیقہ<sup>۱</sup> آنحضرت در تقریر و تحریر حقائق آن بود کہ تا بآخذ آن علوم معنی نمی شدند ازان سخن نمی کردند و تا آنکہ بر آنحضرت منکشف نمی شد در بیان نمی آوردند۔ چنانکہ بعضی مخلصان از احوال حضرت خضر<sup>۲</sup> و الیاس<sup>۳</sup> ہموارہ می پرسیدند و ایشان بسکوت می گذرانیدند۔ بعد از مدتی چون ملاقات بایشان واقع شد درین باب بآن یاران کہ ازین مقولہ مستفسر بودند نگارش فرمودند و چنانکہ بعضی دوستان از سر<sup>۴</sup> گرفتاری حضرت یعقوب<sup>۵</sup> بحضرت یوسف<sup>۶</sup> می پرسیدند ایشان غیر از خاموشی جواب نمی دادند، از روئے علم بحل آن نمی پرداختند۔ چون حضرت حق سبحانہ حل این معما منکشف ساخت بیان فرمودند و بقلم آوردند و بآن عزیز کہ استفسار کردہ بود فرستادند۔

بعضی محرمان حضور معروض داشتند کہ قصہ الذہل کہ از اسرار است و در آن مکتوبے اندراج یافتہ و آن فاضلی کہ بدو فرستادہ اند باین دنیا محشور<sup>۲</sup> است، جماعت سقیم<sup>۳</sup> القلب را باعث شورش نشود۔ لمحہ<sup>۴</sup> سرفروبرده برداشتند<sup>۵</sup>، بعد ازان این بیت خواندند:

یارب<sup>۵</sup> این غنچہ خندان کہ سپردی بمنش  
می سپارم بتو از چشم حسود چمنش

بہرکت توجہ آنحضرت و حوالہ بحضرت صمدیت آن معاملہ سرے نکشید و پیچکس آن را نفہمیدہ۔

بسا بودے کہ موجب تحریر حقائق حل کلام مغلق کہ از اکابر سرزده، می بود، خصوصاً کلامی کہ بظاہر شریعت موافقت نداشت و بہانہ طلبان ملحد طینت آن

۲ - یعنی اہل دنیا گرد او مجتمع اند۔

۱ - مکتوب ۱۰۰، دفتر ۳۔

۳ - در مخطوطہ: انداختند۔

۳ - بیمار دل۔

۵ - تم نے یہ غنچہ خندان جو دیا ہے مجھ کو چشم حاسد سے چھانے کو تمہیں دیتا ہوں  
ترجمہ لفظی: اے خدا! تو نے یہ شگفتہ (معارف کا) غنچہ جو میرے حوالے فرمایا ہے،  
میں اسے چمن (معرفت) کے حاسدوں کی نظر لگنے کے خوف سے پھر تیرے ہی حوالے کر  
رہا ہوں۔



وا دست، آویز تکاسل ساخته - ایشان آن را تاویل مستقیم منطبق بر شریعت غراء می نمودند - یا اگر در توجه ظاهر گشته که این مقوله از سر سکر و غلبه، حال سر برزده یا خطائے کشفی واقع شده، همچنان می نوشتند لیکن خطائے کشفی را چون خطائے اجتهدی محل مواخذة نمی ساختند، اما قابل تقلید نمی فرمودند - اگر مدعیان ناقص العلم قاصر الفهم را در اثبات آن مدعا شدید می دیدند، ایشان نیز بر بنائے حمیت اسلام و غیرت دین و کمال متابعت سید المرسلین علیه و علی آله الصلوٰت و التسلیات برآ آن رقم می فرمودند -

ازین قسم ست آنچه بتقریب سیر می که ورائے انفس و آفاق مشهور گشته، نگارش رفته - و ازین قبیل ست آنچه در بیان کلام سید الطائفه رقم فرمودند<sup>۲</sup> که حادث چون بقدم مقرون گردد وے را اثر نماند -

**شبه پنجم :** مخالفان گویند که ایشان بر کلام اکابر مشائخ سخن<sup>۳</sup> کرده اند -

**جواب :** گویم که حضرت ایشان سراپا محبت و مدحت کبرائے سلف و خلف بوده اند لیکن اگر در بعضی کلمات ایشان سخن کرده اند، مبتنی بر نیت و حکمت و الهامی و اعلامی بوده، بالجمله اگر بر سر انصاف آیند و علو حال و سمو مقال و علوم و اعمال آن صاحب تکمیل و کمال و اشباع<sup>۴</sup> اتباع آنحضرت بنگرند بلا توقف و تامل حکم فرمایند که آنحضرت را می رسد که از روئے کشف و الهام مخالفت مکشوفات ایشان نمایند، چه از پیش گاه چنین آمده است - شریعت نبی لاحق مخالف شرع پیغمبر سابق بوده - هرگاه مخالفت وحی بوحی ثابت بوده<sup>۵</sup> اگر بالهام تحقق پذیرد چه مانع؟ و بیچ نقص سابق بمخالفت لاحق لازم نیاید، مع ذلک مشاجرات و مخالفات صحابه کبار از راه اجتهاد بوده است و در علماء این قسم خلاف شائع و ذائع و در مشائخ نیز این نوع مخالفات کشفی بسیار واقع شده :

۱ - ذریعه و وسیله - ۲ - قول سید الطائفه "الحادث اذا قورن بالقديم لم یبق له اثر" -

۳ - یعنی سخن و بحث در کلام اکابر کردن بزعم معترضین موجب بے ادبی و عداوت با ایشان است -

۴ - مبالغه در اتباع سنت - ۵ - بخطوطه این کلمه ندارد -

خلاف شیخ علاء الدولہ سمنانی باشیخ محی الدین ابن العربی در مسئلہ وحدت الوجود مشہور است ، با آنکہ شیخ علاء الدولہ وے را عارف سبحانی گفته و در بسیاری از تصانیف خود او را بعلو درجہ ستودہ اینچنین است احوال مجتہدان میان یکدیگر ۔ شاگرد را بعد از وصول بدرجہ اجتہاد اتباع رائے خود واجب است ، ہر چند با استاد مخالفت کند ۔ امام ابو یوسف<sup>۱</sup> در یک مسئلہ خلق قرآن شش ماہ با امام اعظم<sup>۲</sup> بحث و جدل کردہ و در بسیاری از مسائل بر خلاف رائے امام بر رائے صاحبین فتویٰ دادہ اند "کذلک<sup>۳</sup> مرتبۃ العرفان والولایۃ" اما ہر ناقص<sup>۴</sup> المعرفت و دنی المنزلت را این درجہ نباشد ۔

باوجود آن (حضرت ایشان) آداب بزرگان را کما ینبغی نگاہ می داشتند ۔

یک بار اصحاب کبار آنحضرت نزد ایشان قرأت کتاب عوارف شروع کردند و التماس شرح آن کتاب نمودند ۔ حضرت ایشان یگانہ جزوے بر آن کتاب تصنیف نمودند بعبارت عربی در غایت فصاحت و بلاغت ۔ بعد ازان فرمودند کہ خود را از تالیف شرح عوارف گذرانیدیم ، می ترسیم کہ مبادا در بعضے مواضع سخن بجائے رسد کہ ادب شیخ از دست رود ۔

و ابتدائے توجہ آنحضرت بتحریر معارف و حقائق و مکاشفات و معانیات ، خود بامر حضرت خواجہ قدس سرہ بود کہ از آن حضرت استفسار می فرمودند ۔ ایشان در جواب می نوشتند و امر<sup>۵</sup> بتحریر رسالہ<sup>۵</sup> در احوال بزرگان این سلسلہ<sup>۵</sup> علیہ نقشبندیہ از راہ کشف خاص نیز فرمودہ بودند ۔ و آن رسالہ چون باتمام رسیدہ ، بخدمت حضرت خواجہ فرستادند و ایشان بوصول آن رسالہ ذوقہا کسردہ اند و تحسینہا نمودہ اند

۱ - در اصل مخطوطہ : صاحبیہ ۔ ۲ - در اصل مخطوطہ : کذلک مرتبہ و عرفان و ولایت ۔

۳ - کم علم اور ہست مرتبہ ۔

۴ - یعنی حضرت خواجہ قدس سرہ خواستہ بودند کہ حضرت ایشان رضی اللہ عنہ از راہ کشف

رسالہ<sup>۵</sup> در احوال بزرگان نقشبندیہ ترتیب دہند چنانکہ در مکتوب یازدہم دفتر اول مذکور

ساختمہ اند : "چون از جانب حضرت ایشان مامور بود امتثالاً لامر در بعضے امور جرات

و گستاخی نمود و الا ۔ ع : من ہان احمد پارینہ کہ ہستم ہستم ۔

۵ - مکتوب یازدہم ، دفتر اول مشتمل بر آن ست ۔

و تصدیق فرموده اند و بعضی دقائق دیگر در احوال بعضی عزیزان استفسار کرده اند، چنانکه آن مکتوب<sup>۱</sup> حضرت خواجہ در مکاتیب<sup>۲</sup> ایشان واقع است -

و نیز امر ارواح طیبه سلفا بلکه امر عالی شان سید اولین و آخرین علیہ من الصلوٰات اکملہا و من التسلیات اتمہا بوده است ، چنانکہ مکتوب<sup>۳</sup> کہ بچہ حضرت خواجہ<sup>۴</sup> نوشته اند ایمائے باین معنی نموده اند :

”و آن رسالہ بالتامس بعضی یاران شدہ - التماس نموده بودند کہ نصائح بنویسد<sup>۵</sup> کہ در طریقہ نافع باشد و بمقتضائے آن زندگانی ، الحق آن رسالہ غیر مکرر و کثیر البرکات است - بعد تحریر آن چنان معلوم شد کہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوٰة والسلام و التحیہ با جمع کثیر از مشائخ است ، خود حاضر اند و ہمین رسالہ را در دست مبارک خود دارند و از کمال کرم خویش آن را بویسہ می کنند و بہ مشائخ می نمایند کہ این نوع معتقدات می باید حاصل کرد و جامعہ کہ باین علوم مستعد گشتہ بودند ، نورانی و ممتاز و عزیز الوجود و رو بروی آن سرور علیہ الصلوٰة والسلام و التحیة ایستادہ اند و القصصہ بطولہا ، و در بہان مجلس باشاعت این واقعہ حقیر را امر فرمودند : ع

با کریمان کارہا دشوار نیست

بلکہ چون بمقتضائے آنکہ ایشان را بوراثت جد معظم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہ ”الحق ینطق علی لسان عمر و لكل أمة محدث و محدث هذه الأمة عمر“ واقع شدہ ، محدث بفتح دال ساختہ بودند - لاجرم این ہمہ اسرار و دقائق از دست سبحانہ کہ بزبان گوہر فشان حضرت ایشان قدس مرہ ظہور فرمود ، چنانکہ گذشت -

۱ - حوالہ مکتوب حضرت خواجہ<sup>۴</sup> مندرج است بدین الفاظ :

”رسالہ“ کہ بتسویہ آن مامور شدہ بود الخ“ مکتوب چہارم ، دفتر اول -

۲ - مکتوب چہارم و پنجم ، دفتر اول -

۳ - مکتوب شانزدہم ، دفتر اول -

۴ - یعنی ابن فقیر - در مخطوطہ : بنویس -

و نیز آنحضرت در اواخر جلد اول مکتوبات نوشته اند که :

”این معارف که مسوده یافته ، امید است که از الهامات رحمانی باشند که اصلاً شائبه و ساوسِ شیطانی را در آنجا مجال نبود - دلیل برین معنی آنکه چون در صدد تحریر این علوم شده ملتجی بجناب قدس خداوندی جل سلطانہ گشت ، دید که ملائکہ کرام علی نبینا و علیہم السلام از نواحی آن مقام دفع شیطان می کردند و نمی گذاشتند که در حوالی آن مکان گردد - و چون اظهار نعم جلیله از اعظم محامد ست ، باظهار نعمت عظمی جرأت نمود ، رجاء آنکه از مظنہ ”عجب مبرا باشد - چگونه ”عجب را گنجائش بود که بعنایت الله سبحانه نقص و شرارت ذاتی خود بیه وقت نصب عین است -“

و نیز مؤید تحریر علوم کثیر دو امر عظیم و کبیر است ؛ یکی آنکه فرمودند سید اذنام علیه السلام در منام بانحضرت قدس سره که ”تو مجتهد علم کلامی“ و دوم فرمودند علی مرتضی کرم الله وجهه ایشان را در واقعہ : ”آمده ام تا ترا علیم سموات تعلیم دهم“ -

و باعث دیگر آن بود تا ساعتی از بار وجود بیاسایند ، چنانچه آنحضرت نوشته اند که جمعی از برائے تسکین از بار وجود بسامع و رقص مشغول گشتند و جمعی خود را به تصنیف انداختند و ازان خویشتن را سبکبار ساختند -

۱ - در مکتوب ہفتم ، دفتر اول کہ حضرت ایشان در بیان بعضی احوال غریبہ خود بہ پیر بزرگوار نوشته اند ، بعد از ذکر عروج در مقامی کہ فوق مجدد بود و آن مقام بمقام خواجہ نقشبند قدس سره است ، دیدن مقامی بس عالی را بیان فرموده اند کہ اکابر اربعہ نقشبندیہ را در آنجا دیدند و خود را اولاً بان مقام بے مناسبت دیدند و در اضطراب شدند - و بعد چند گاہ بتوجہات پیر بزرگوار خود حضرت خواجہ قدس سره بتدریج نرمی فرمودہ بالائے آن مقام نشستند - درین بارہ می فرمایند : ”در آن وقت چنان متخیل گشت کہ وصول باین مقام از نتائج آن واقعہ است کہ در ملازمت حضرت ایشان دیدہ بود و بعرض رسانیدہ کہ حضرت امیر کرم الله تعالی وجہہ می فرمایند کہ آمده ام تا ترا علم سموات تعلیم کنم - و چون نیک متوجہ شد این مقام را مخصوص حضرت امیر درمیان سایر خلفائے راشدین رضی الله تعالی عنہم یافت -“

و باعث دیگر بر تحریر این اسرار آنست که بر آن حضرت ظاهر ساخته بودند که  
مرقومات تو بنظر کینیا اثر حضرت مهدی موعود<sup>۴</sup> خواهد درآمد و مقبول او خواهد  
گشت ، و این تکثیر تحریر از آنست - حضرت ایشان نوشته اند :

”علوم و معارف از اعظم آیات است و ارفع خوارق لهذا معجزه قرآنی از  
سائر معجزات اقوی و ابقی آمد - چشم بکشایند که این همه علوم و معارف  
که در رنگ ابر نیسان می ریزند از کجاست؟ علوم با اینهمه کثرت  
و بتمامها موافق علوم شرعیه که سرموئے مخالفت سنت را در آنجا گنجائی نه -  
این خصوصیت غلامت صحت علوم است - حضرت خواجه<sup>۵</sup> ما قدس سره  
نوشته بودند که علوم شما همه صحیح است -“

و بعد از اتمام مکتوب بیان طریق نگارش فرموده اند :

”اینست بیان طریقی که حضرت حق سبحانه این فقیر را بان ممتاز  
ساخته است از بدایت تا نهایت - و بنیادش نسبت نقشبندیه است که متضمن  
اندراج نهایت در بدایت است - بدین بنیاد عمارتها ساخته اند و کوشکها  
بنا فرموده - اگر این بنیاد نمی بود معامله تا به اینجا نمی افزود - تخم از  
بخارا و سمرقند آورده در زمین سرهند که مایه اش از خاک یثرب و بطحاست  
کشته اند و بآب فضل آن را مالها میراب داشتند و به تربیت احسان مرئی  
ساختند - چون آن کشت و کار بکمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید -“

قدمیه : در علوم و معارف که تدریجان احوال و مواجید است ، اگر تناقضی  
و تدافعی مفهوم گردد ، حمل بر اختلاف اوقات و تنوع اوضاع باید نمود ، چه هر وقتی  
احوال و مواجید علیحده است و در هر مقامی علوم و معارف جدا - پس فی الحقیقت تناقض  
و تدافع نباشد مثل آن مشل احکام شرعیه است که بعد از نسخ و تبدیل باحکام  
متناقضه می ماند - و چون اختلاف اوقات و اوضاع را ملاحظه نموده می آید ، تناقض  
و تدافع مندفع می گردد والله سبحانه احکم و مسالح فی ذلك فلا تکن من الممترین -

۱ - مبده و معاد منها ۶۶ در آخر رساله -

## الحضرة الثامنة

### فی ملفوظانہ قدس سرہ

ملفوظ ۱ : شیے کہ لیلۃ القدر ، قدر و مرتبہ ازان استفادہ کند و لیلۃ البرائۃ  
برات ۲ علو درجہ ازان بر باید ، وقت و حال بر آن صاحب کمال خوش بود ، این دو  
بیت مولوی را از سر جوش و خروش چند بار تکرار کردند - مثنوی :

عشق ۳ معشوقان نہان ست و ستیر

عشق عاشق با دو صد طبل و نفیر

لیک عشق عاشقان تن زہ کند

عشق معشوقان خوش و فریبہ کند

بعد ازان فرمودند کہ : عشق معشوقان را از علو مرتبہ ہیج مناسبتر بعشق  
عاشقان نیست ، زیرا کہ متعلق عشق معشوقان بہان ذات عاشق است ، بے آنکہ صفحے از  
صفات عاشق ملحوظ بود و در عشق عاشق ملحوظ صفات معشوق است ، مگر آنکہ عاشق  
را بہرور زمانہ استیلائے تصرف عشق از صفات معشوق بذات معشوق برد تا محبتش آن  
وقت ذاتی گردد و محبت معشوق بعاشق نسبتی پدید آرد ، چنانکہ در اواخر احوال از  
مجنون عامری نقل کنند - والا در ابتدا و توسط در عشق عاشق منظور صفات معشوق  
است ، مثلاً در مجاز صباحت ۴ خد و رشاققت قد و ملاححت تبسم و فصاحت تکلم و غنج  
و دلال گوشہ چشم و جبین و ابروئے پر خم و زلف و گیسوئے پر شکن و خطوط

۱ - حضرت ہشتم در ملفوظات آنحضرت قدس سرہ -

۲ - پروانہ رزق را برات گویند -

۳ - ترجمہ اردو : معشوقوں کا عشق ڈھکا چھپا رہتا ہے اور عاشقوں کا عشق میکڑوں ڈھول  
ڈھاکے کھڑکاتا ہے ، لیکن عاشقوں والا عشق بدن کو سکھا کر کانٹا بنا دیتا ہے اور

معشوقوں والا عشق خوش و خرم اور موٹا تازہ بنائے رکھتا ہے -

۴ - سفیدی رخسار -



غبنب و چاه ذقن و امثال آن - اما در عشقے کہ معشوقان را بعاشق است بیچ ، ازینہا ملحوظ نسبت -

آنگاہ فرمودند کہ : عشق صفات را از بے آراسی و تلوین ناگزیر ست ، ازان ست کہ عشق عاشق با دو صد طبل و نفیر است و عشق ذات موجب آرام و تمکین - زاری و نزاری عاشق و بہی و فرہی معشوق از آثار آن و این ست ، و آنکہ گفتہ عشق معشوقان نہان و ستیر است ، نیز بمحبت ذاتیہ مشیر است ”لان الذات اخفی من الصفات و ادق منها“ و این تعیرے ست از آنحضرت برمز و اشارت از معنی قول او تعالی ”یحبہم و یحبونہ“ -

ملفوظ ۲ : روزے درویشے صفا کیشے از آنحضرت پرسید کہ غوث ربانی شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ فرمودہ کہ در ہر چیز رحمت ست الا در محبت کہ درو بیچ رحمت نیست کہ بکشند و از کشتہ دیت خواہند ، معنی این کلام چیست ؟ حضرت ایشان ساعتے متوجہ و مراقب گشتہ روئے بحاضران آوردہ فرمودند کہ :

این کلام از زوال عین و اثر خبر سی دید - صاحب این حال بدین مقال لب کشودہ است با آنکہ در حق او ہمگی رحمت در رحمت بروز می نماید ، لیکن این بیچارہ از فرط تعطش کہ ببقائے محبوب و تحقق بمعشوق دارد ، غیر آن را رحمت نمی داند زیرا کہ در آن زمان کہ مقتول محبت از محبوب بعید بود ، امتناع اسم و رسم وے و خبر موطن و مسکن وے او را رحمت بود ، اما وے رحمت رؤیت محبوب را می دانست - چون بلطف محبوب از بعد بقرب رسید تعطش وے آن را عدم رحمت دید - رحمت در ہم آغوشی وے پنداشت و چون بعنایت محبوب ہم آغوش گشت از استسقاء آن را نیز عدم رحمت در خیال بست و رحمت در عین معشوق شدن دید - چون بمرحمت معشوق عین وے گردید چندان مراتب دیگر درین عینیت مندمج است کہ تحطش آن را رحمت ندید - ناچار ہل من مزید گویان طالب آن مراتب و مزایا گردید -

و آنکہ گفتہ از کشتہ دیت خواہند ، او بدانست خود خویشتن را کشتہ یافتہ است و مواخذہ کہ بروے رود از افنائے بقایائے آثار ، دیت فہمیدہ بحیرت تمام گوید ، میگوید آنچه می گوید ، اما نمیداند کہ درین مراتب قتل وے با تمام نرسیدہ بود

و رمقے مانده است ، بعد از قتل دوم کہ ازالہٴ آن رمق نموده رمق دیگر دقیق تر در نظر قاتل می نمود کہ بدفع آن می کوشید و کذا و کذا - اینجا دیت طلبیدن قاتل از مقتول (آن<sup>۱</sup>) کہ مقتول خود را ہمگی بقاتل سپارد ، تا سرِ سونے از مقتول باوے مت قاتل مواخذہ دیت در میان دارد - چه گویم کہ با وے چه می رود ؟ و چه می بیند ؟ و چه می دبد ؟

ملفوظ ۳ : روزے می فرمودند کہ شیخ علاء الدولہ می گوید - رباعی :

این وہم بود کز تو دوئی برخیزد  
اسکان و حدث برہ اوئی برخیزد  
گر لطف خدا در رسد از راه وہب  
شاید کہ دمس از تو توئی<sup>۲</sup> برخیزد

این رباعی اشارت بزوال عین می نماید ، اگرچہ قائل آن را جز بیک لمحہ نمی داند ، زیرا کہ ازالہٴ عین جز بتجلی ذاتی میسر نمی گردد و آن نزد قائل نیست مگر برقی ، لاجرم اثر وے جز بدسے نباشد -

و آنکہ گفتم کہ زوال عین جز بتجلی ذاتی صورت نہ بندد و محملش آنست کہ چون اسمے و صفتے ملحوظ بود ناچار عین ثابتہ عارف در میان حائل باشد - پس زوال عین آن متحقق نگردد - آنکہ فرمودند کہ : صاحب<sup>۳</sup> 'فصوص' قدس سرہ بزوال عین مطلقاً قائل نیست و تجلی ذاتی را جز بصورت متجلی<sup>۴</sup> لہ اثبات نمی نماید ، آنجا کہ در فص شیشی<sup>۵</sup> می فرماید "التجلی من الذات لایکون الا بصورۃ المتجلی لہ فالمتجلی لہ لایری الا صورته فی مرآة الحق" - و نیز می فرماید کہ عین معلومے ست از معلومات اللہ ، اگر زائل گردد انقلاب او سبحانہ بچہل لازم آید و این محال است و اعتقاد آن ضلال - و بزوال اثر نیز این بزرگوار قائل نسیت - می گوید کہ چون عین زائل نگردد ، اثر کجا رود ؟ و از کلام بعض صوفیہ چنان معلوم می شود کہ عین زائل گردد اما اثر نرود -

۲ - در مخطوطہ ۱ : دوئی -

۳ - یعنی بصورت آنکس کہ بروے تجلی آفتد -

۶ - یعنی صاحب فصوص -

۱ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۳ - شیخ محی الدین ابن العربی -

۵ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشته اند -

اما نيزد ما حق آنست که عين و اثر پر دو زوال پذيرد ، چنانکه کلام شيخ بلند سير ابو سعيد ابوالخير مصرح<sup>۱</sup> اين مطلب است و آنکه بزوال رفته و زوال اثر نگفته ظاهر مي شود که زوال عين نيز از وے متحقق نشده ، زيرا که اثر حکم عرض دارد<sup>۲</sup> و عين حکم جوهر ، چون جوهر رود عرض چگونه ماند ؟ که عرض بجوهر قائم بود ، بسر خود وجودی ندارد : ع

اگر سر رود درد سر کے بماند

بعد ازان رباعي شيخ ابو سعيد ، که در جواب سائل از محو اثر نوشته است ، خواندند و مصراع چهارم آنرا تکرار نموده فرمودند که ما بزوال عين و اثر بشيخ موافقيم ، اما : ع

چون من بهم معشوق شدم عاشق کيست

نگوئيم ، بلکه چون شيخ علاء الدوله گوئيم توئی برخيزد و دوئی بر نخيزد - و ليکن سمنانی<sup>۳</sup> آن را دمی گويد و ما مستمر شناسيم که نزد ما تجلی دائمی بود نه برقی -

نيز فرمودند که : زوال عين و اثر را برخاستين دوئی لازم نيست ، بل نشايد زيرا که هستی ظل از اصل ودیعت بود که از خود می دید ، چون باصل دید ، توئی او که همان ماهيت مودعه<sup>۴</sup> او بود (برخاست<sup>۳</sup>) ، اما دوئی برجا باشد که ظل اصل نشود "فهم من فهم" درين مقام دقائق و حقائق بحمدی افاضه فرمودند که قوت مدر که را طاقت احاطه نماند ، درين اثنا فرمودند که :

شيخ علاء الدوله برآن قول صاحب "فتوحات" که حق را وجود مطلق گفته ، اينهمه غوغا ازان دارد که کلی را منحصر در مقید و مطلق می داند و غير خاص و عام قسم ثالث نمی گويد ، الحق که بحسب قانون منطقی چنين است ، اما شيخ ابن عربی که مطلق گفته ، مطلق از قيد اطلاق نيز وراء گفته و اين قسم ثالث است که مصطلح اوست ولا مشاحة في الاصطلاح برين تقدير هيچ نزاعی نيست مگر لفظی -

۱ - تصريح کننده -

۲ - در مخطوطه : کرد -

۳ - در مخطوطه ۱ : مثل اين کلمه متروک گشته -

ملفوظ ۴ : چنانکه ذات در ادراک و تصور ما ندر آید ، صفات نیز چنین است ، زیرا که هر چه از صفات مدرک شاک گردد ظلال صفات است - آنچه مختار ما است آنست که بحکم 'اذکرونی' اوقات خود را بیاد او سبحانه مستغرق دارند تا او تعالی بحکم 'اذکرکم' شما را بکرم خود یاد کند که وعده یاد فرموده است ، و ذکر بغرض حصول احوال و مکاشفات نگوئید و مطلبی را در متخیله جا ندیدید و بے غرض بلکه بجان منت داشته بذكر و عهودیت به پردازید - اگر قبول کند هر چه او سبحانه بنوازد و آن بر وفق معتقدات اهل سنت و جماعت شکرالله سبحانه سعیم بود ، بر آن اعتقاد نمائید و شکر بجا آورده "هل من سزید" گوئید والا اعتبار نه نمید -

بعد ازان فرمودند که : سبحان الله و بحمده ما را باوجود حصول کلمات ذاتیه از بس مراعات تنزیه او سبحانه در مراقبات صفات و تصورات آن خوف و حیرت می آید - بعضی مشائخ را می شنویم که مبتدیان را مراقبه ذات سبحانه می فرمایند و آن را بنور بے رنگ بے حیز که محیط تمام عالم است تعبیر می نمایند - و از بیان خداوندان این مراقبه چنان مفهوم می گردد که آن نور را بسیط و عریض در تخیل دارند - حق سبحانه ازین متخیل ایشان منزّه است - بسیطه ست حقیقی که آنجا انبساط و طول و عرض و مانند آن تخیلات را راه نیست -

ملفوظ ۵ : از بان روز که از حضرت خواجه<sup>۱۳</sup> تعلیم گرفتم ، مرا یقین حاصل شده بود که عنقریب حضرت حق سبحانه بمحض کرم مرا بنهایت این راه خواهد رسانید و هر چند از راه دید قصور حال و اعمال نئی این یقین می نمودم ، صورت نمی بست و اکثر این بیت ورد زبانم می بود :

ازین نور می که از تو بر دلم تافت  
یقین دانم که آخر خواهمت یافت

ملفوظ ۶ : حضرت خواجه<sup>۱۴</sup> احرار طاب ثراه کم نسبتی بود از نسبتهای مخصوصه خود که بحضرت خواجه<sup>۱۵</sup> ما عطا فرمودند و کم نسبتی باشد ازان نسبت های خاصه

کہ حضرت خواجہ بہا عنایت فرمودند ، مگر یک نسبت از نسبتہائے عالیہ عظیمہ از عطیات حضرت خواجہ احرار قدس سرہ مانده بود کہ آن را حضرت خواجہ قدس سرہ بعد از ارتحال روزے کہ بزیارتِ روضہ آنحضرت رفتہ بودم ، بہا مرحمت فرمودند ۔

ملفوظ ۷ : سرگومی حضرت خواجہ ما قدس سرہ بہ تربیتِ طالبان تا زمانے بود کہ معاملہ ما بانٹہا نرسیدہ بود ، چون از کار من فارغ شدند ، محسوس گردید کہ ایشان خود را از کار مشیخت کشیدند و طلاب را بہن حوالہ نمودند و در باب من فرمودند کہ این تخم را از بخارا و سمرقند آوردیم و در زمینِ برکت آئین ہند کشتیم ۔  
ملفوظ ۸ : حصولِ برکت و عظمتِ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ باعتبار درجاتِ قائلِ آنست ۔ ہر چند گویندہ عظیمِ برکت و عظمتِ آن بیشتر ۔ و این مصراعِ عربی را می خوانند :

یزیدک وجہہ حسناً اذا ما زدتہ نظراً<sup>۱</sup>

و ہمیشہ می فرمودند کہ آرزوے در دنیا معلوم نیست کہ برابر آن باشد کہ کسی در گوشہ خزیدہ بتکرار این کلمہ طیبہ ملتذ<sup>۲</sup> اما چہ توان کرد کہ جمیع آرزوہا میسر نیست ۔

ملفوظ ۹ : از امورے کہ عارف را از ملکیت بہ بشریت می آرد ، بیچ چیز چون خوردن نیست ۔ گاہ وقتِ تہجد صورِ مثالیہ کنورات طعام بنظر می درآید ۔

ملفوظ ۱۰ : ہر چہ ما را عطا فرمودہ اند ، محض تفضل و کرم اوست تعالی ، اما اگر بہانہ کرم تواند بود اتباع سید انبیا علیہ و علیہم الصلوات والتسلیات خواهد بود کہ مدارِ کارِ خود بر آن می داریم ۔ ہر چہ با دادہ اند از راہ اتباع دادہ اند و ہر چہ ندادند از آن ست کہ از ما در اتباع حکم شریعت نقصانے رفتہ باشد ۔ بدین تقریب فرمودند کہ یک ہسمو در حین درآمدن بخلا پائے راست نہادم ، در آن روز ابواب احوال بر من بستہ شد ۔ بعد از ندامت و استغفار کار بلہ آنجا کہ بود رجوع نمود ۔

۱ - ترجمہ اردو : جس قدر زیادہ دیکھو گے ، محبوب کا چہرہ آسی قدر زیادہ حسین نظر آئے گا ۔  
۲ - لذت یاب ۔

ملفوظ ۱۱ : روزی از جهت استیلائے تقاضائے بول بسرعت تمام در متوضاً درآمد ، نظر من بر ناخن افتاد ، نقطهٔ سیاہی بر آنجا دیدم که از رشحهٔ قلم بدانجا افتاده بود - با آن نقطهٔ سیاہی که از اسباب کتابت حروف قرآنی ست ، آنجا نشستن دور از ادب دیدم بعجلت تمام از آنجا باز گردیدم و آن را شستم - بعد ازان باستنجا رقم ، با آنکه غلبهٔ تقاضائے بول داشتم ، آن محنتِ جس بول را بر خود پسندیدم و ترک ادب را بمراتب از آن زیاده داشتم -

ملفوظ ۱۲ : یک بارے صیام تطوع نگاه می داشتند - یکے پرسید که ایشان این روزه را بچه نیت نگاه می دارند ؟ فرمودند قضاائے احتیاطی - در بعضی ایام رمضان استنجا در روز اتفاق افتاده بود ، بنا بر احتیال وصول بلل<sup>۲</sup> در جوف برائے احتیاط قضا نگاه می داریم -

ملفوظ ۱۳ : همواره اصحاب خود را بکثرت ذکر و دوام حضور و لزوم مراقبه تحریر می نمودند و می فرمودند : این دار ، دار عمل ست و سزعهٔ کشت و کار - حضور باطن را بارعایت آداب و اعمال ظاهر جمع ساخته در کار باشید -

ملفوظ ۱۴ : برخی از مردم از رسائل حضرات خواجگان قدس الله اسرارهم قلت عمل می فهمیده اند ، نه آنچنان ست که طریقهٔ این اکابر در اتباع اطوار نبویه اوفق و اوثق افتاده است - آنحضرت را علیه السلام باوجود مرادیت و محبوبیت از کثرت صلوات اقدام مبارک ورم می گرفت ، غایت ما فی الباب چون طریقهٔ نقشبندیه قدس الله اسرارهم در بدایت و توسط بجزئیات تعلق دارد ، ناچار حال ایشان از کثرت شکر و استغراق تقاضائے کثرت نوافل اعمال ندارد ، بل دوام حضور را باتیان فرائض و واجبات و سنن مؤکده جمع نموده بر بهان اقتصار فرموده اند ، مع ذلک رعایت عزیمت را از اهم مهمام شمرده اند که آن از ریاضات عظیمه است ، خصوصاً با جذبات و غلبات - اما چون بعنایت ربانی احوال از تلوین بتمکین رسید ، ناچار بکثرت طاعات گرایند و درین وقت مدار کثرت ترقیات بر کثرت اعمال بود -

ملفوظ ۱۵ : مردم ریاضت را منحصر در گرسنگی و روزه داشتن دانسته اند ، اما رعایت توسط احوال در اکل زیاده از دوام صیام است - طعام لذیذ در پیش این کس نهاده باشند ، نیمهٔ اشتها را بخورد و نیمهٔ دیگر باقی مانده است که دست ازان بدارد ، سخت ریاضت است و ازان ریاضت بمراتب زیاده ، زیرا که وے طعام را نا دیده ازان اساک ورزیده است و این پارهٔ چشیده دست ازان کشیده است -

ملفوظ ۱۶ : شرم می آید که در حال انفراد و قوت و استطاعت اقتضای بر اقل تسبیحات در رکوع و سجود نموده آید -

ملفوظ ۱۷ : مردم هوس ریاضات و مجاہدات می نمایند - هیچ ریاضت و مجاہده برابر رعایت آداب شریعت نیست ، لاسیما نماز های فرض و واجب و سنن و ادائے نماز بنوعی که فرموده اند بسیار متعذر<sup>۲</sup> است - حق سبحانه می فرماید "انها لکبیرة الا علی الخاشعین -"

ملفوظ ۱۸ : اشارت سبابه<sup>۳</sup> به تشہد<sup>۴</sup> اگرچه ظاہر بعضی احادیث دلالت بر فعل آن می کند و نیز بعضی روایات از مجتہدان حنفیہ بر جواز آن آمده است ، اما چون نیک تتبع<sup>۵</sup> نموده شد احوط و مفتی به ، ترک اشارت ظاہر گشت که بسیاری از علماء حرام و مکروه گفته اند و چون امرے در حل و حرمت دائر گردد ترک آن اولی بود -

ملفوظ ۱۹ : احوال تابع شریعت است نه شریعت تابع احوال که شریعت قطعی است بوحی ثابت گشته است و احوال ظنی است بکشف و الہام به ثبوت پیوسته -

ملفوظ ۲۰ : عجب است از درویشان خام و ناتمام که بر کشف خود اعتقاد نموده بانکار و مخالفت شریعت بیضا اقدام می نمایند ، حال آنکه اگر کلیم الله در عهد نبوت رسالت پناه بودے غیر اتباع شریعت غراء او را (علیه السلام) چاره نبودے تا باین کور باطنان چه رسد ؟

۱ - خصوصاً -  
 ۲ - دشوار -  
 ۳ - 'التحیات لله' خواندن -  
 ۴ - انگشت شہادت -  
 ۵ - تفتیش -



ملفوظ ۲۱ : در باب ماتریدیه می فرمودند که این بزرگواران از مداخلات علوم

فلسفیه دور ترند و باقتباس انوار نبوت نزدیک تر -

ملفوظ ۲۲ : حضرت خواجه<sup>۱</sup> قدس سره فرمودند : "نسبت ما که فوق همه

نسبتهاست از آنست که طریقه<sup>۲</sup> ایشان در متابعت سنت سنیه و رعایت عزیمت قویه فوق طرق دیگران است ، لاجرم نسبت این عزیزان نیز فوق نسبت سائر طرق باشد -

ملفوظ ۲۳ : عمل صالح را عجب چنان ناچیز گرداند که آتش بیزم را و منشاء

عجب آنست که عمل در نظر عامل زیبا می درآید - باید که قبائح و شنائع مخفیة خود را یاد کند و حسنات را متمم دارد بلکه از اتیان عبادات مستحی<sup>۳</sup> باشد -

ملفوظ ۲۴ : تا کسی را در علم ظاهری مهارت تمام نباشد ، از غوامض کلام این

طائفه استفاده نتواند کرد -

ملفوظ ۲۵ : تمیز نمودن میان سوپوم و موجود دیگر است<sup>۴</sup> و متمیزگشتن آن دیگر -

ملفوظ ۲۶ : فرق میان نفی و انتفا فرقی بس شگرف که نفی در بدایت و توسط

بود و انتفا در نهایت -

ملفوظ ۲۷ : در طریق حضرات خواجگان قدس الله اسرارهم تعلم و تعلیم اسم

ذات و نفی و اثبات هر دو آمده - و آنچه ما را معلوم ساخته اند ، آنست که اسم ذات را بجزبه مناسبت بیشتر است و نفی و اثبات را بسلوک و چون در طریقه<sup>۵</sup> ما در بدایت تقدم جذب مناسبت حال مبتدی است ، مبتدی<sup>۶</sup> این طریق را اول تکرار اسم ذات اولی است

و چون بسلوک قدم نهاد لائق حال او نفی و اثبات است -

ملفوظ ۲۸ : یکی از آن حضرت پرسید که سر چیست ؟ که ظهور نسبت و حضور

در محافل و مجالس و اسواق و صحبت ارباب تفرقه زیاده تر می یابم و در خلوات و حجرات

۱ - حضرات نقشبندیه -

۲ - مخطوطه این کلمه ندارد -

۳ - خواجه باقی بالله قدس سره -

۴ - شرمنده -

و صحبت اصحاب جمعیت کمتر می بینم ؟ فرمودند : که شخصی از حضرت خواجه احرار قدس سره سر ہمیں معنی استفسار نموده است ، ایشان فرموده اند کہ نسبت خواجگان ما محبوب است ، چون محبوب را در خلوت خوانند ، در حیا رود ۔ اما جواب حضرت خواجه بحسن ادا و لطافت واقع شده و لیکن حل این معما آنست کہ ظاہر را با باطن الفتی و محبتی<sup>۱</sup> است کہ جلیسان را با یکدیگر باشد و ہر یک از ظاہر و باطن بکار خود اشتغال<sup>۲</sup> دارد و چون ظاہر سالک در محافل و کثرات بنا بر اختلاط خلق از مصاحبت باطل ذاہل<sup>۳</sup> گردد ناچار باطن بے مزاحمت اختلاط ظاہر سرگرم کار خود باشد و این غلبہ حضور و حلاوت او از آن است و چون سالک بخلوت رود ظاہرش از مشاغل محافل پرداختہ متوجہ مصاحبت و موانست باطن گردد و باطن نیز با ظاہر رسوم مجالست بجا آرد ، ناچار در حضور فتور رود و لیکن بعضی باشند کہ ایشان را در خلوات و حجرات جمعیت بیشتر از جلوات و کثرات بود ، سرش آنست کہ باطن ایشان را قوتی حاصل شدہ است کہ بر ظاہر غالب آمدہ آنرا تابع خود ساختہ برنگ خود منصبیگردانید ، پس با اتفاق ظاہر و باطن نسبت را تزیید حاصل شدہ ۔

ملفوظ ۲۹ : روزے حضرت ایشان قدس سرہ فرمودند کہ :

اگرچہ از صوفیہ علیہ منافع بسیار بدین مہدی علیہ السلام رسیدہ است کہ بسیارے از فاجران این است ببرکات افاضات ایشان بکلمات پیوستہ اند و از انوار صحبت این عزیزان ظلمت بدعت سندفع گشتہ و بسا اسرار غامضہ کتاب و سنت بکشف ایشان بعرصہ ظہور آمدہ ، لیکن مضار<sup>۴</sup> بسیار از ارباب سُکراین طبقہ علیہ بدین متین لاحق گشتہ و ناقصان بے باک را تکیہ گاہ آمدہ است و سُکریات و شطحیات<sup>۵</sup> ایشان موجب ضلالت جمع کثیر شدہ ۔ حق را سبحانہ بظہور این کلمات از ایشان حکم<sup>۶</sup> و مصالح خوابد بود ۔

۱ - در مخطوطہ : خلوتے ۔

۲ - پس لاجرم بوجہ اختلاط با یک دیگر در کار ہر یک نوعی فتور راہ خوابد یافت ۔

۳ - غافل ۔ در مخطوطہ زائل نوشتہ اند ۔

۴ - نقصانات ۔

۵ - حکمتا و مصلحتہا ۔

۶ - سخنان خلاف ظاہر شریعت ۔

بلکه زبان این اکابر بحکم "تخلّقوا باخلاق الله" بر سنتِ الهی جریان یافته، چه در کلام مجید نیز تشابهات چون ید و استوی علی العرش و ساق و غیرها واقع شده است که جمعی او را تعالی جسمی ثابت کردند و بضاللت افتادند، با آنکه خدائے تعالی دانا بود بضاللت اینها ازان الفاظ - بلکه اتباع نبوی نیز ازان برگزیدگان سرزده که "ضحک الله - وان الله خلق آدم علی صورته - و رأیت ربی فی سکت المدینة علی صورة امرد شاب - و وضع<sup>۲</sup> الله یدہ علی کتفی فوجدت بردها" ازان حضرت علیه السلام نیز آمده با آنکه انبیا سیما<sup>۳</sup> خیر الرسل علیه و علیهم الصلوات والتسلیات در غایت صحو بودند - پس از صوفیه علیهم صدور این قسم کلمات و ظهور این نوع شطحیات موجب طعن و لعن نبود - بعد ازان فرمودند: "ما که ہمگی خود را بشریعت در آورده ایم و بخدست سنت سنیه مصطفویه علی صاحبها الصلوة والسلام همیشه برپا ایستاده ایم از زبان قلم ما نیز بعض کلمات<sup>۴</sup> سکر سات جریان<sup>۲</sup> یافته است تا ظاهر بینان چه دریابند؟

۱ - خدا خندید -

۲ - خدائے تعالی دست خود بر دوش من نهاد، پس من "خنکی آن دست دریاقم -

۳ - خصوصاً -

۴ - سکر نشان یعنی الفاظی که معانی ظاهر آن مراد نیست -

## الحضرة التاسعة

### في حليته وتصرفاته وكراماته

نخستین حلیه مبارک آنحضرت بیان نماید تا سالکان راه طریقت و سائران سبیل حقیقت آنرا واسطه وصول دانسته بتصور صورت خداوند حلیه جلیه گرایند و برکات و فیوض بدان رابطه حاصل نمایند :

سایه رهبر به از ذکر حق است

بر چند ذکر و مشغولی موجب ترقیات است ، لیکن رابطه اقرب طریق است

و راه تقب :

نقشبندیه عجب قافلہ سالارند

که برند از ره پنهان بحرم قافلہ را

آن حضرت گندم گون مائل به بیاض ، کشاده پیشانی (بودند) ، از ناصیه و رخسار آن قدوه کبار نور می درخشید که چشم در مشاهده آن خیره می گردید - کشاده ابرو بودند ، ابروهای ایشان چون قوس منحنی و دراز و سیاه و باریک ، و چشمان ایشان کشاده و دراز بوده است و سواد آن اسود و بیاض آن ایض ، و بینی مبارک آنحضرت بلند و باریک بود ، و لبهای آنحضرت سرخ و باریک ، و فم مبارک آنحضرت نه دراز و نه کوتاه و دندان مبارک ایشان بایکدیگر متصل بود و درخشان ، چون لعل بدخشان ، و لحيه مبارک ایشان انبوه و باشکوه و دراز و مربع بود ، و بر رخسارهای ایشان موئے ریش مبارک تجاوز ننموده ، و آنحضرت تمام قد بودند و نازک اندام ، و برگز بر بدن ایشان مگس نه نشسته ، و پاشنه پای ایشان چون رخساره خوبان چین و چگل صفا و درخش داشت ، و عرق ایشان برگز بوئے ناخوش نداشت ، چنانکه در ایام گرمای می باشد -

غرض حسن ایشان از حسن یوسفی<sup>۱</sup> یاد می داد و وجابت ایشان از وجابت خلیل الرحمن<sup>۲</sup> - هر که ایشان را می دید بے اختیار "ما هذا بشرًا ان هذا الا ملك كريم" از زبان او جاری می گردید و بے اسهال<sup>۱</sup> کلمه "سبحان الله و هذا ولی الله بر لسان رانده - "اذا روا ذکر الله" گوئیا در شان ایشان نازل شده -

با وجود ضعف اسلام و غلبه کفر هزاران هزار کفار بردست آن قبله ابرار مسلمان شده باشند و جمع کثیر از فساق و فجار بمطالعه اطوار آن بزرگوار تائب می گشتند و بصلاح و تقوی و خدا پرستی می آمدند ، و جم غفیر از اطراف و اکناف عالم در واقعات و منامات صورت ایشان را دیده و رابطه حاصل نموده بخدمت شریف ایشان می رسیدند و بعینه همچنانکه در واقعه می دیدند ، بعد از ملازمت می یافتند - بسیاری از علماء و صلحاء و درویشان و توانگران حلیه ایشان را در معامله معاینه نموده ذکر و شغل از آنحضرت می گرفتند و دل ایشان بدان ذکر ذا کر می گشت و بشوق تمام بصحبت آن قبله انا می رسیدند و طریقه می گرفتند - بان شغل می بود که از ایشان در واقعه گرفته بودند ، و از خوارق ایشان بود که مریدان بان کثرت در خدمت ایشان می بودند ، بهر فرد توجه نموده اعطائے احوال می نمودند و ازان احوال گذرانده احوال دیگر بجائے آن عنایت می فرمودند کذا و کذا ثم کذا و کذا الی ماشاء الله سبحانه -

با هر واحدی ایشان را معامله جدا بود و با هر سرے سرے علیحده و هر کس از مریدان و ملازمان می دانست که شفقت و مرحمت که با من دارند با دیگرے ندارند - از روز طریقه گفتن تا آنکه بولایت رسانند ، معامله ایشان با مریدان حاضر هر روز بلکه هر ساعت همچنین بود - این<sup>۲</sup> فقیر از خود می داند که هر روز تا ده بار کما بیش استفسار احوال باطنی می فرمودند ، حالے که بخدمت ایشان معروض می داشت ، بان لحظه بر طرف می گشت و حالی دیگر عالی تر ازان بجائے آن می نشست و گاه در میان حالتین قبض گونه روئے می داد ، بعد ازان حال دیگر بتوجه آنحضرت عوض می گشت ، اینمعنی تجربه<sup>۳</sup> این حقیر شده بود که هرگز تخلف ننموده است - و گاه گاه می فرمودند که حال تو چنین است ،

۱ - بلا تاخیر - در مخطوطه : بے اهل -

۲ - شیخ بدر الدین سرهندي -

بعد ازین فلاں برتو وارد خواهد شد - همچنان کہ فرموده بودندے ، بودے و بہاں  
طور واقع شدے -

بلکہ بعد وصول بولایت و خلافت و رخصت بعضے اصحاب غائبانہ نیز متوجہ  
احوال ایشان می گشتند ، و احوال خلفا را نیز از حضيض<sup>۱</sup> مراتب ولایت باوج کمالات  
وراثت نبوت می بردند ، و اگر یکے را می خواستند کہ از ولایت موسوی<sup>۲</sup> بولایت مہدی<sup>۳</sup>  
برند بکمال تصرف جسر ثقیل نموده می بردند و سالک صاحب علم نیز در خود من یافت  
کہ از کجا بکجا آمدم ؟ چنانکہ در احوال حضرت<sup>۴</sup> مخدومزادہ کلان علیہ الرضوان  
و حضرت میر محمد نعمان وغیرہ معلوم خواهد شد -

و اشراف<sup>۵</sup> بر احوال خیر مآل طالبان و اخبار از احوال آیندہ ایشان و وقوع  
بر طبق آن لاتعد و لاتحصی ست ، چہ شمار مریدان از لکوک<sup>۶</sup> زائد است - اگر نسبت  
بہر یکے از طالبان یک کشف و کرامت اعتبار کنیم خوارق ایشان چندین لک بشمار آید -

این فقیر ہفده سال در خدمت ایشان بود ، اگر از ہان ایام داعیہ<sup>۷</sup> (ترتیب) کشف  
و کرامات و تسوید مقامات و درجات ایشان مصمم می گردید و واقعات روزمرہ را  
بتحریر می کشید ، ہر چند کہ ہر ساعت و ہر لمحہ از آن حضرت قدس سرہ ظہور خارق  
نمودہ ، اگر تنزل نمودہ ہر روزے یک کرامت فرض کنیم بسہ ہزار کرامت درین مدت  
ملازمت احقر بتحریر می پیوست - الحال بعد وصال آن غوث ابدال بچندین سال این  
عزیمت تصمیم یافت ، خلفائے حضرت ایشان بجمہت ارشاد ببلاد متفرق گشتند و اکثر  
مریدان نیز بنا بر اتفاقات بسیاحت افتادند - در زمان این تحریر ہر چہ بیاد این فقیر مانده  
و آنچه از باقی ماندگان شنیدہ ، بتحریر کشیدہ - چہ توان کرد ؟ ”مالا یدرک کلمہ لایترک  
کلمہ“ کہ ”القلیل یدل علی الکثیر و القطرة تنئی عن البحر الغدیر“<sup>۸</sup> -

۱ - ہستی - ۲ - خواجہ محمد صادق فرزند اکبر حضرت امام ربانی قدس سرہ -

۳ - اطلاع یافتن - ۴ - لکھہا -

۵ - یعنی قریب بسہ ہزار، زیرا کہ ایام ہفده سال ۲۸۸۰ باشد -

۶ - لعل الصلوایب الغزیر -

ہرچند این حقیر قبل ازین در حال حیات بابرکات آن کعبہ حاجات یک بارے مقامات ایشان را مسوده کرده بوذ و آن را **سیر احمدی** نام نہادہ و در نظر کیمیا اثر ایشان گذرانیدہ ، چون برین قصہ رسیدند کہ حضرت خواجہ<sup>۱</sup> در استخارہ کہ حضرت سولانا خواجگی<sup>۲</sup> بایشان امر کردہ بودند طوطی دیدہ اند کہ از شاخسار پریدہ بر دست مبارک حضرت ایشان نشستہ الی آخر القصة المذكورة - غالباً فقیر در آنجا **طائر ہندی** نوشتہ بود - حضرت ایشان آن را خط زدہ طوطی نوشتند و برسبیل طبیعت<sup>۳</sup> فرمودند کہ :

”بارے نخستین تصنیفِ شما در ذکر احوال ما واقع شد“ - گوئیا از راه کشف دانستہ بودند کہ ازین حقیر تصانیف بوقوع خواهد آمد و الحق ہمچنان بظہور پیوست - بعد ارتحال<sup>۴</sup> آن کعبہ آمال کتاب **کرامات اولیا** در اثباتِ خوارق بعد موت تالیف نمودم و **فتوح الغیب** غوث اعظم شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ را ترجمہ فارسی کردم و **روائع** در بیان اصطلاحاتِ صوفیہ و اشغالِ قادریہ و نقشبندیہ جمع نمودم و **سنوات اتقیا** در بیانِ تواریخ وصال و احوالِ اربابِ کمال از خلقتِ آدم<sup>۵</sup> تا زمانِ خود تالیف کردم - اما از آنجا کہ ہر چیزے بر وقت خود موقوف است ، آن **مسودات سیر احمدی** در حال حیات آن قبلہ حاجات ہمراہ کالا بسرکہ رفت - در فراق آن شیونے ساختہ شدہ و طبیعت برودت گرفت تا آنکہ در سنہ ہزار و سی و نہ (۱۰۳۹ھ) درپے تالیف مناقب آنحضرت گشت - برخے ازان صورت جمع یافتہ بود ، تفرکہ روئے نمود و در سنہ ہزار و چہل و سہ (۱۰۳۳ھ) در عین تفرکہ آن **مسودات** را جمع نمودہ **درجات الابرار** تاریخ یافت -

میخواست کہ آن **مسودات** را بر بیاض آرد کہ سیدے از دوستانے کہ تا دہ سال کروری<sup>۶</sup> سہرند بود ، ازین مسکین استدعا نمود کہ کتابے در بیانِ احوالِ اولیا جمع نماید - تا آخرِ سالِ چہل و چہار (۱۰۳۳ھ) فراغ از تالیف آن واقع شد و **مجمع الاولیا** نام نہاد و ذکر احوال یک ہزار و پانصد بزرگ در آن کتاب اتفاق افتاد و تاریخ<sup>۷</sup> آن را **منازل شہوخ** (۱۰۳۳ھ) یافتہ -

- ۱ - خواجہ باقی باللہ قدس سرہ -  
 ۲ - خوش طبعی و ظرافت -  
 ۳ - تحصیلدار ، حاکم مال -  
 ۴ - ۱۰۳۳ھ -  
 ۵ - این عبارت را کاتبِ مخطوطہ در بیانِ تبیضِ مقاماتِ ایشان مندرج ساختہ است -



بعد از آن خاطر را بر تبیض<sup>۱</sup> مقامات ایشان<sup>۲</sup> آوردم ، پاره ازان جمع نموده بودم کہ آن حاکم باز تکلیف تصحیح و مقابلہ<sup>۳</sup> آن کتاب مجمع الاولیا نمود - الحق این کتاب جامع کتب و رسائل این طائفہ است لیکن بعض مداہنان طلبہ علم مشاجرات صحابہ را در آن کتاب بخوش آمد او داخل ساخته از اعتبار ساقط کردند -

در سنہ یک ہزار و چہل و ہفت و ۱۰۴۷ھ بعد خلاص و فراغ از مقابلہ توفیق رفتن گشت و استراق زمان نموده شب و روز در تحریر مقامات سی کوشید و ازان سی ترسید کہ باز مانع از چپ و راست پیدا شود و کار را در توقف بیندازد: ع

### تجری الرياح بما لا تشتهي السفن<sup>۲</sup>

بحکم 'عرفت ربی بفسخ العزائم' بندگان شاہزادہ عالی قدر ، والا گہر ، ولی عہد ، وصی عصر، دانش پرور، سلطان مجد دارا شکوہ کتاب پہچہ الامرار کہ عربی ست ، در مناقب غوث اعظم شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی<sup>۳</sup> واقع است ، برائے ترجمہ باین فقیر حوالہ نمودند - بامر واجب الامثال شاہزادہ ترجمہ نموده و مقامات غوث الثقلین ناسخ نہادہ از نظر کیمیای اثر آن عالی گہر گذرانید بدرجہ قبول افتاد -

بعد ازان روضہ النواظر کہ ہم در مناقب و مآثر غوث<sup>۳</sup> الصمدانی قدس سرہ واقع است ، دادند - آنرا نیز ترجمہ نموده - بعد ازان تفسیر عرائس البیان<sup>۴</sup> کہ تصنیف شیخ روزبہان بقلی ست ، مرحمت فرمودند کہ آن را ترجمہ نماید - رُبَع آن را بہ ترجمہ رسانید - ان شاء اللہ العزیز بعد اتمام این کتاب حضرات القدس بہ ترجمہ بقیہ<sup>۵</sup> آن خواهد پرداخت - سبحان اللہ و بحمدہ سخن بتقریب از کجا بکجا رفت - مقصود آن بود کہ بنا بر موانع دوران تبیض مسودات حضرات القدس در تسویف افتاد لابل مطلب آن بود کہ تمہید بیان خوارق و مقدمہ شرح کرامات حضرت ایشان کردہ شروع دران نماید - **ادہم قلم**

۱ - بہ بیاض کشیدن یعنی صاف نمودن -

۲ - ع : مخالف ہواؤں میں کشتی گہری ہے -

یعنی ایسی ہوائیں چل رہی ہیں جن کو بہاری کشتی نہیں چاہتی -

۳ - یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ - ۴ - در مخطوطہ : عرائس -

عنانی کرده از شاہراہ مقصود بدیوار سکہ<sup>۱</sup> غیر نافذہ قدم زد۔ نے نے خامہ<sup>۲</sup> عنبرین شامہ نظر بر مطلوب خود دوختہ است و جز سکہ<sup>۱</sup> نافذہ چیدہ نیندوختہ<sup>۲</sup>، سررشتہ<sup>۳</sup> اصل را از دست نداده و برسر اصل مطلب بر روئے افتاد۔

چہ مقصد آن بود کہ حضرت ایشان بعد مطالعہ<sup>۱</sup> امیر حمادی فرمودند و طیب نمودند کہ "بارے نخستین تصنیف شاہ در بیان احوال ما واقع شد۔" در اینجا اشارتے ست و کرامتے کہ ازین فقیر ورائے آن تصانیف دیگر بوقوع آید و آن تصانیف را خامہ<sup>۲</sup> پختہ کار بجهت اثبات مطلب استدلالاً مذکور ساخت۔ اللہ اکبر از این دراز نفسی بگزریم و شروع در بعضے خوارق و کرامات حضرت ایشان نمایم کہ علم بجمیع آن از حیطہ<sup>۱</sup> احاطہ بیرون است، چہ جائے آنکہ صفحات قراطیس آنرا بردارد۔ بہر حال بنا بر سنت جاریہ<sup>۲</sup> ارباب تصنیف کہ احوال و مقامات کبرائے سلف نوشته اند، شطرے<sup>۳</sup> از کرامات ایشان نیز نگاشته اند ما نیز بر طریقہ<sup>۱</sup> سلوک کہ ایشان رویم و چندے از تصرفات و کرامات بے پایان ایشان از زبان قلم بیرون بر آریم۔ ہر چند نشر ہدایت و ارشاد ازان قطب اوتاد در قرئی و بلاد و سرایت رشد و صلاح در عالمیان و احاطہ<sup>۱</sup> تقوی و فلاح در جہانیان و ظہور دقائق و حقائق کہ قلم سابقین بتحریر مثل آن سبقت نموده و بروز اعلاقی اسرار کہ زبان متقدمین بتقریر آن تقدم فرموده و قبول خواص و عوام و گرویدگی اولیائے کرام و تصرفات در ارباب ارادت اعظم خوارق ایشان ست (چنانچہ) :

قدسیہ : حضرت ایشان نوشته اند : خوارق<sup>۱</sup> بر دو قسم ست ؛ اول ظہور علوم و معارف اللہی است کہ بذات و صفات و افعال واجبی تعلق دارد و ورائے طور نظر و عقل است و خلاف متعارف و معتاد کہ بندگان خاص خود را بان ممتاز ساخته است و مخصوص باہل حق و ارباب خیر گردانیدہ و نوع ثانی کہ باکوان تعلق دارد مشترک در میان محق و مبطل است، چہ اہل استدراج را نوع ثانی حاصل است۔ نوع اول را خدائے جل و علا شرافت داده کہ باولیائے خود مخصوص ساخته است و اعدا را در آن شرکت نداده۔ و نوع ثانی در عوام معتبر است و در انظار ایشان معزز و محترم۔ این

۲ - یک حصہ -

۱ - کوچہ بند -

معنی اگرچہ از اہل استدراج ظہور نماید ، نزدیک است کہ از نادانی وے را پرستش نمایند ، بلکہ این محبوبان نوع اول را از خوارق نمی شمرند ۔ زہے بے خردان ! علمے کہ باحوال مخلوقات حاضر یا غائب تعلق دارد کدام شرافت در وے حاصل است ؟ بلکہ این شایان آن ست کہ بجهل مبدل گردد تا نسیان از مخلوقات و حالات ایشان حاصل آید ۔ معرفت واجبی تعالی و تقدس کہ بشرافت و کرامت سزاوار است و باحترام و اعزاز شایان :

پری ہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز  
بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بوالعجبی است

ازینجا ست کہ از متقدمین مثل سید الطائفہ معلوم نیست کہ دہ خوارق نقل کردہ باشند و حضرت حق سبحانہ از حال کلیم خود چنین خبر دادہ است ”و لقد آتینا موسیٰ تسع آیات بینات“ ۔ و کلیم اللہ را علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام ہمگی نہ آیات عنایت شدہ ۔ کثرت خوارق دلیل افضلیت صاحب آن نباشد و قلت کرامات علامت نقص نہ ۔ با آنکہ ظہور خوارق داخل ماہیت ولایت نیست بلکہ از لوازم آن ہم نیست و بساست کہ کرامات بر وے بگذرد و او را ازان اطلاع نباشد ۔

**قدمیہ :** نیز نوشتہ اند کہ علوم و معارف الہامیہ از اعظم آیات است و ارفع خوارق لہذا معجزۃ قرآنی از سائر معجزات اقوی و ابقی آمد ۔

**قدمیہ :** کرامتے کہ ارباب ارشاد را ضروری ست ، آنست کہ مریدان رشید را از خلقے بہ خلقے برند و از حالے بحالے گذرانند و مسترشد سعادت نشان ہر زمانے از مرشد خویش کرامات و خوارق عادات مشاہدہ سی نماید و در خود آثار تصرفات پیدا و ہویدا معاینہ می فرماید ۔ اولیاء اللہ را لازم نیست کہ بر عامہ خلق اللہ اظہار خوارق نمایند بلکہ معاملہ ولایت باستتار الیق است ”اولیائی تحت قبائی لایعرفہم غیری“<sup>۱</sup> برین مدعا شاہد عدل است ۔ گفتہ اند ”عقوبۃ الانبیاء حبس الوحی و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات“<sup>۲</sup> ۔

۱ - سوآئی — ترجمہ : اولیائے من زیر قبائے من اند ۔ ایشان را سوائے من نشناسد ۔  
۲ - عقوبت انبیاء بازداشتن وحی ست از ایشان و عقوبت اولیا اظہار کرامات ست از ایشان و عقوبت مؤمنین تقصیر کردن است در طاعات ۔

**قدسیہ :** ہرچند قیامت نزدیک تر ، ضعف دین بیشتر ، لاجرم ظہور کرامات کہ بچہمت رواج دین بود ، تقلیل پذیرد و اولیا ماسور بصدور این امور نگردند ، سہا چون ہزار سال از انتقال سید کونین علیہ السلام گذشتہ باشد کہ مضمی این مدت را دز تغیر امور دین و ضعف ملت سبب مدخلے تمام است ، اولیائے عشرت نیز چون اولیائے عزلت از اظہار خواری ممنوع گردند کہ در ظہور خواری از مقتضائے اسم الہادی ست کہ بارشاد و ہدایت خلق اللہ متعلق است و آخر زمان مقتضائے اسم المضل کہ بہ بدعت و خیالت وابستہ است ۔ آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمود **”إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمَظْلَمِ يَصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيَمْسِي كَافِرًا وَيَمْسِي مُؤْمِنًا وَيَصْبِحُ كَافِرًا۔“**

**قدسیہ :** ونیز حضرت ایشان در بعضے مکاتیب چنین نوشتہ اند کہ : **”اولیاء اللہ را چہ متقدم و چہ متاخر ، در ہر ساعت ظہور خواری است ، مدعی آن را داند یا نداند : خورشید نہ مجرم اگر کسی بینا نیست**

اکثر خواری سنائخ را مریدان خاص و جلیسان مخلص می بینند و بمرور ایام بتقریر السنہ و تحریر اقلام بین الانام شہرت می یابد ۔

**قدسیہ :** می فرمودند : شمول و عموم این نعمت یعنی گویا شدن دل بذکر و حصول جذبہ در ہدایت تعلیم مر طالبان این طریقہ را از الہامات لازم البرکات حضرت خواجہ ماست قدس سرہ ۔ ہرچند معمول این اکابر بودہ اما باین تعمیم در ہدایت نبودہ ۔ روزے سر اختیار این شمول و عموم را از خواجہ قدس سرہ پرسیدم ، فرمودند کہ ازان روزگار تا حال در طلب و ہمت اہل ارادت نقصان و فتور بسیار رفتہ بود و حوصلہائے طلاب راہ تقلیل گرفتہ ، وفور شفقت برآن داشت کہ بے مجاہدہ و سعی و تردد ایشان (رابمقصود) رسانیدہ شود تا برودت ایشان بمرارت تبدیل گردد ، جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء ۔

**قدسیہ :** می فرمودند کہ از کمال عنایات او سبحانہ در حق من کمترین این ست کہ بیچ کوچہ ازین راہ نماند الا این حقیر را برآن عبور دادند ، و سرید موافق استبعاد خود بہر طریق کہ سلوک نمود ، بر من ہان طریق را وا کردند و او را بہان طریق بہکمال و تکمیل رسانیدم ۔

**قدسیہ :** حضرت حق سبحانہ از عنایتِ بے غایتِ خویش این درویش را آنقدر قدرت بخشیده است کہ اگر باین چوب خشک ہمت گارم جہانے ازوے سنور گردد ، اما درین آخر زمان مرضی دادار جہان در اظہار آن نمی یابم ۔

**تصرف ۱ :** مولانا محمد یوسف از علمائے وقت بود ۔ حضرت خواجہ<sup>۳</sup> تربیت وے را بحضرت ایشان حوالہ نموده بودند ۔ در اثنائے سلوک اجلش در رسید ، باحتضار<sup>۱</sup> بود کہ حضرت ایشان بر بالین وے رسیدند و متوجہ اتمام سلوک وے گردیدند و وے را از توجہ خود درین باب اطلاع بخشیدند و ہر ساعت از حال وے می پرسیدند ۔ وے از ترقیات و تلقیات خود کہ از توجہ آنحضرت حاصل روزگار وے می گشت ، معروض می داشت تاآنکہ کار او را بتصرف باتمام رسانیدند و او نیز از حصول کمال و اتمام سلوک خود خبر می داد و بہان زمان جان بجانان سپرد ۔ نازم بر قوت تصرف حضرت ایشان کہ کار منین را بیک آن بر آوردند ۔ ع : از کریمان کارہا دشوار نیست

یک لحظہ عنایت تو ای بندہ نواز

بہتر ز ہزار سالہ تسبیح و نماز

**کرامت ۲ :** یکے از درویشان صاحبِ وجد و حال نقل کرده کہ چون مناقب و مآثر حضرت ایشان در جہان و جہانیان منتشر و ششہرگشت بقصد دیدار فائض الانوار آن بزرگوار بسہرند آمدم ۔ ربیع از لیل گذشتہ بود کہ داخل شہر شدم ۔ بیکے از مساجد در آمدم ۔ ہمسایہ مسجد مرا بخانہ خود برد و مہربانی نمود ۔ درین اثنا از احوال حضرت ایشان ازوے استفسار کردم ۔ در طعن و تعریض درآمد ، مکدر گشتم و بباطن خود متوجہ ایشان نشستم ۔ ناگاہ دیدم کہ حضرت ایشان پیدا شدند و شمشیر برہنہ در دست دارند و آن منکر طاعن را بان شمشیر پار پارہ کردند و بیرون برآمدند و من از مشاہدہ این حال دہشتے عظیم یافتم و باضطراب تمام در قفائے ایشان بیرون شتافتم و ایشان را نیافتم ۔ بامداد بملازمت ایشان مشرف گشتم و ہمچنان رعشہ و خوف با خود داشتم ۔ ایشان مرا در آغوش کشیدند و تبسم نموده در گوش من : ع "ماہضی باللیل

۱ - در حالت جانکنی ۔

لم يذكر بالنيهار“ (خواندند؟) بعد ازان بان محله رسیدم ، دیدم که شورے برپا شده است که فلانے را کسے کشته رفته است -

**تصرف ۳ :** درویشے که آثار جذبہ و دثار بے نفسی و علامات آزادی و سہات و ارستگی در وے پیدا و ہویدا بود ، نقل نمود کہ از بنگالہ با کبرآباد<sup>۲</sup> آمدہ بودم و حضرت ایشان قدس سرہ در آن بلدہ تشریف داشتند - شبے بمنزل شریف آنحضرت رسیدم و سائمس تعلیم ذکر گردیدم ، اجابت فرمودند - حالے بر من مستولی گشت کہ بہان شب دیوانہ وار از آنجا بیرون آمدم و بدشت و صحرا افتادم و مدتہا در کوه و بیابان میگشتم و از خواب و خور و سکون و آرام خبر نداشتم - چگویم کہ درین میان چہ دیدم و بچہ چیزہا رسیدم ؟

**تصرف ۴ :** سیدے ، بصورت تاجر و بمعنی حاضر ، نقل کرد کہ من بخدمت اکثر مشائخ وقت رسیدہ بودم و از ہر یک ذکر و مراقبہ گرفتہ چون عبور من بسمہرند اتفاق افتاد ، باستان عرش نشان حضرت ایشان وقت نماز عشاء رسیدم و مورد (الطاف<sup>۳</sup> و عنایات) آنحضرت گردیدم - اظہار مطلب کردم - فرمودند کہ بشما دادہ خواہد شد - از غایت دلتنگی معروض داشتم کہ صورت اذکار از مشائخ بسیار گرفتہ ام ، اما معنی و ثمرہ آن ازین درگاہ دریوزہ دارم - سر بمراقبہ فرو انداختند و مرا بتوجہ خاص بنواختند ، استغراق و فرورفتگی عظیم بر من غلبہ نمود ، چنانکہ تادم صبح از خود خبر نداشتم - علی الصبح بافاقت آمدم و التماس ترک و تجرید نمودم - فرمودند کہ تجارت (وسیلہ<sup>۴</sup> ؟) لقمہ<sup>۵</sup> حلال و نفقہ<sup>۶</sup> عیال است ، آنرا مگذار و آنچه بتو رسیدہ مستحکم گیر ، و این آیت کریمہ برخوانند : ”رجال<sup>۷</sup> لاتلہیہم تجارت و لا بیع عن ذکر اللہ“ و مرا رخصت کردند -

**کرامت ۵ :** سیدے صحیح النسبے سعادت مندے کہ در خدمت ایشان حال او بدین سنوال رسیدہ بود کہ طبقات ارض و سما بروے مکشوف گشتہ و احوال غریبہ اورا رو می داد ، نقل می نمود کہ روزے بخاطر من عبور کرد کہ درین ایام از حضرت ایشان کرامتے

۲ - آگرہ -

۱ - مخطوطہ این کلامہ ندارد -

۳ - مخطوطہ این کلمات ندارد -

۴ - مردان خدا کہ نہ تجارت ایشان را از یاد خدا غافل سازد و نہ بیع و شریک -



بظہور نیامده ، بمجرد خطور این خاطر در احوال خود بستگی یافتم ، دانستم کہ این قبض نتیجہٴ آن خطرہٴ مذموم است ، عذراً للتقصیر دستار درگردن انداختم و خود را براقدام ایشان افکنده بتضرع و زاری پرداختم ، اما آن خاطر نہفتم و بزبان ازان مقولہٴ ہیچ نگفتم ۔ حضرت ایشان بعد از لمحہٴ سر مرا برداشتند و فرمودہ اند کہ ”میر کرامت طلب شدہ اند و این خطرہ از اثر صحبتِ فلانے پیدا شدہ“ و نامِ بہان آشنا بردند کہ مرا از مجالستِ وے این خطر روئے دادہ بود ۔

**کرامت ۴ :** وقتے آنحضرت را ضعفی روئے نمود ، دران بیماری دہ پانزدہ دانہٴ سویز طلب نمودند تا تناول فرمایند ۔ خادم آن دانہا را حاضر گردانید ۔ حضرت ایشان متوجہ شدند سر بمراقبہ فرو بردند کہ آیا تناول آنها نافع بود یا نہ؟ بعد از ساعتی سر از مراقبہ برداشتند و فرمودند کہ عجب چیزے ظاہر شد ۔ این دانہائے سویز ہمہ در مناجات و دعا درآمدند کہ خداوندا ! چون دوست تو مارا بجهت تناول خود طلب داشتہ ، اثر نفع و صحت در ما عطا فرما ، تا ہر یک دانہ کہ از ما بخورد ہر قسم مرضے کہ داشتہ باشد بصحت مبدل گردد ۔ حضرت حق سبحانہ دعا و مناجات اینہا باجابت مقرون گردانید ۔ این معنی محسوس و مرئی گشتہ است از مظان ریب و شک منزہ و مبرا ست و چند دانہٴ سویز خود تناول فرمودند ، بالفور مرض ایشان بصحت تبدیل یافت ۔ بعد از آن ہر بیارے کہ از آن دانہا یک دانہ خورد کار او از حسیض بیماری باوج عافیت برد ۔ می فرمودند کہ کاش کہ این دانہائے متکلمہ بیشتر بودے تا موجبِ صحت جمع کثیر گشتے ۔

**کرامت ۵ :** سیدے صحیح النسبے کہ از اصحابِ قدیمی ایشان بود ، نقل می نمود کہ برادرِ حقیقی حضرت ایشان قدس سرہ در بلدہٴ سرونج بود ، دو کلمہ برائے طلب وے نوشتند و مرا فرمودند کہ تو خود برو و او را بیار ۔

بنا بر استثالِ امرِ عالی عزم کردم کہ بروم ۔ فاتحہٴ رخصت سن خواندہ فرمودند کہ در راہ ’لایلاف قریش‘ بسیار خوانی کہ در مہالک بسلاست مانی و بجاجتے در نمائی ، و ہر گاہ ترا مشکلی پیش آید ، ما را یاد کنی ۔ دست بر پائے ایشان نهادم و قدم در



راہِ دادم - اتفاقاً جمعے برفاقت من درین راہ قرار دادند -

چون سرونیج دو سه منزل ماند در آنجا دشتی پر دہشتی پیش آمد، کاهہائے آن برابر دو قد آدم - من بقضائے حاجت رقم و رفیقان نیز ایستاده شدند - بعد از فراغ طہارت دو رکعت تحیتہ الوضو گزاردم - درین اثنا کاہرا جنیب - نگاہ کردم ، ناگاہ شیرے ست غرنده در رسید و رو بروئے من بایستاد - بے اختیار یاد حضرت ایشان کردم و گفتم کہ شا فرسودہ بودید کہ ہر گاہ ترا مشکلی پیش آید ما را یاد کنی ، الحال وقت مدد است ، مرا از چنگال این شیر غرنده درندہ خلاص کنید - ہنوز این کلمات تمام نہ شدہ بود کہ حضرت ایشان پیدا شدند و بان شیر بدست اشارت کردند کہ دور شو - شیر روئے بگردانید و بگریخت - چون نگاہ کردم حضرت ایشان از نگاہ من غائب شدند - رفقائے من نیز این معاملہ معاینہ کردند - گفتند کہ کدام بزرگ بود کہ درین وقت ترا امداد کرد ؟ نام مبارک حضرت ایشان بردم ، ہمہ بجان معتقد شدند -

کرامت ۸ : سیدے ثقہ رحمۃ اللہ علیہ نقل کرد کہ از ایشان شنیدہ بودم کہ اہانت ۲ اصنام ۳ و عبدہ ۴ طاغوت ہر قدر کہ از دست مسلمانی بیاید ، خود را معاف ندارد کہ اجرِ غازیان فی سبیل اللہ یابد -

ما ۱ دو سه درویش در اقصائے ملک دکن بصحرائے سی رفتیم کہ بت خانہ بنظر در آمد و در حوالی آن پیچکس نبود - بخاطر عبور نمود کہ بر حکم نصیحت آنحضرت این بت خانہ را براندازیم - بر آن بت خانہ رسیدیم و بت را بشکستیم و ہمت بر ہدم آن بت خانہ بستیم - بعضے جدران ۲ آنرا منہدم ساختہ بودیم کہ قریب ہزار کس از عابدان آن چوب و سنگ و تیر و تفنگ گرفتہ پیدا شدند - مرا و یاران را دہشت عظیم دست داد و امکان فرار نہ - غیر از کشتہ شدن علاج ندیدیم -

درین اثنا دل بیاد حضرت ایشان کشید و از راہ تضرع و نیاز آنحضرت را حاضر تصور نمودہ ، عرض کردم کہ اے بزرگ دین ! تکیہ بر نصیحت شا کردہ این

۲ - جمع صنم = بت -  
۳ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۱ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ اند -  
۳ - عبادت کنندگان بتہا -  
۵ - جمع جدار = دیوار -

کار کرده بودیم ، ما را از شر کفار اشرار خلاص بخش - در این تضرع و زاری آواز حضرت ایشمان بگوش من رسید کہ خاطر جمع دار کہ اینک برائے حمایت تو عسکرے از اہل اسلام سی فرستیم - من بیاران ازین معاملہ خبر کردم - کفار نگون سارا یک بیک تیر انداز رسیده بودند کہ ناگاہ از فراز بلندی چہل تن سوار پیدا گشتند و بسرعت تمام اسپان را تازیانہ زدہ رسیده اند و بر آن جماعت کفار ہر آشفتنند و ما را ہمراہ گرفتہ حمایت کردند - چون کفار از انظار غائب شدند ما را رخصت کردند -

**گراہت ۹ :** وقتی حضرت ایشمان بقصد سیر و گشت بیابان و دشت توجہ فرمودہ بودند - در اثناءً راہ حرارت ہوا و گرد و غبار بے اندازہ بود - تشنگی و گرمی و ماندگی بر اصحاب ایشمان کہ ہمہ پیادہ بودند و برکاب سعادت پویہ می رفتند، غلبہ نمود، اما از غایت عظمت و جلال آنحضرت کہ بر دلہا متمکن بود ، بعرض حال دلیری نتواستند نمود - درین میان کہ آن خطرات بر دلہائے ایشمان تراکم داشت ، حضرت ایشمان قدس سرہ خطاب بمولانا یوسف سمرقندی کہ ذکر ارتحال وے عنقریب آید ، کردہ فرمودند ”گرمی آفتاب و وفور گرد و غبار یاران را در آزار می دارد -“ مولانا عرض کرد ”مکشوف حضرت ایشمان ست ، چہ حاجت بعرض درویشان ست؟“ آنحضرت تبسم نمودہ گوشہ چشم حق بین را جانب آسمان کردہ چیزے زیر لب خواندند - قدمے چند نرفتہ بودند کہ قطعہ ابرے پیدا و ہسویدا گشت - بالائے حضرت ایشمان و اصحاب ایشمان سایہ افگند و ہانقدر کہ گرد و غبار را فرو نشانند در پاشید و شہال بغایت اعتدال در ورزید کہ ہمہ را از کوفت راہ و حرارت ہوا و آزار گرد و غبار رہانید و حال آنکہ موسم ابر و باران نبود -

**گراہت ۱۰ :** یکے از سادات نقل کردہ کہ مرا بمحاربان اسیر کرم اللہ وجہہ خصوصاً معاویہ رض بسیار تقار بود ، شیے مطالعہ مکتوبات قدسی آیات می کردم - در آنجا دیدم کہ نوشتہ اند :

”امام مالک شتم معاویہ رضرا چون شتم ابوبکر و عمر گفتہ“

۱ - دلیل و خوار -

ازین نقل برآشتم و مکتوبات را بر زمین انداختم و بخواب رفتم - در خواب دیدم که حضرت ایشان بغضب تمام در رسیدند و بر دوگوش مرا هر دو دست مبارک گرفته فرمودند که اے طفل نادان! بر نوشته ما اعتراض می کنی و کلام ما را بر زمین می افگنی؟ اگر این حرف را از ما باور نداری، بیا تا ترا پیش امیر کرم الله وجهه ببرم - همچنان مرا کشان کشان بیاغی بردند و در آنجا ایوان عالی بود - دیدم که بزرگی در آن ایوان نشسته است - ایشان بآن بزرگ تواضع بجا آوردند و آن عزیز بشاشت تمام نمود - ایشان از من سخنی بآن بزرگ گفتند - بعد ازان مرا فرمودند که اینک حضرت امیر رضی نشسته اند، بشنو که چه می فرمایند - من سلام کردم - حضرت امیر رضی فرمودند که زہار الف زہار باصحاب سید ابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام تقار در دل مدار و عیب این بزرگواران بر زبان میار که ما دانیم و برادران ما که بکدام نیات حقانی سہات منازعات در میان آمده بود و بحضرت ایشان اشارت کرده فرمودند کہ از سخن ایشان سر نہ پیچی -

راوی رائی<sup>۱</sup> گوید کہ باوجود این نصیحت دل از تقار<sup>۲</sup> آن چاہے باز نیامد - حضرت امیر کرم الله وجهہ بحضرت ایشان خطاب کرده فرمودند کہ دلش ہنوز صاف نشدہ است، برگردنش بزنید - حضرت ایشان بقوت تمام سیلی<sup>۳</sup> بر ققائے من زدند - این زمان خود را از تقار آن جماعت صاف یافتم و بحضرت ایشان و کلام ایشان اعتقاد و انقیاد ہم رساندم -

کراست ۱۱ : از غفران پناہ حاجی عبدالحق<sup>۱</sup> دہلوی کہ اعلم ہندوستان و صاحب تصانیف شریف بودہ اند، مروی است کہ روزی در مجلس یکے از علمائے وقت حاضر بودم، بتقریبی سخن از حضرت ایشان در میان آمد - آن عالم در طعن و تعرض ایشان افتاد - گفتم کہ بایشان بسیار صحبت داشتہ ام و مشائخ دیگر را ہم بسیار دیدہ ایم،

۲ - عداوت -

۱ - روایت کنندہ خواب بیندہ -

۳ - شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ - مانا کہ این واقعہ بعد ازان پیش آمد، حضرت شیخ علیہ الرحمہ از اعتراضات خود رجوع فرمودہ با حضرت مجدد قدسی سرہ در مقام صلح در آمدہ اند -

آن صفائے وقت و اتباع سنت نبوی کہ از ایشان ندیده ایم ، از دیگران ندیده ایم و نشنیده ایم ۔ آن عالم مقدمات دور و دراز آورده ۔ گفتم بیائید تجدید وضو کرده مصحف مجید بکشائیم ، ہر آیہ کریمہ کہ ہر آید ، فال حال ایشان باشد ۔ آن عالم پسندید ، وضوئے جدید ساختیم و دوگانہ ادا نمودیم ۔ آن عالم مصحف را بر دست گرفته بتوجہ و خضوع تام بکشاد ، این آیہ کریمہ برآمد ”رجال لا تلهیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ“ ۔ آن عالم را حیرت در گرفت و از مقالات خود نادم گشت و من سپاسی جہان آفرین بجا آوردم ۔

**کرامت ۱۲ :** یکے از آسرا کہ از مریدان حضرت ایشان بود ، روزے شنیدہ کہ حضرت ایشان بخانہ وزیر سلطان تشریف بردہ اند ۔ دل تنگ شدہ گفت کہ ایشان را چہ لائق کہ بمنزل اہل دنیا روند ؟ درویشے از مخلصان آنحضرت نشستہ بود ، گفت کہ ایشان البتہ برائے روائے حاجت مسلمانی و یا رواج امور دین رفتہ باشند ، اعتراض بر اولیاء نتیجہ خوب نمی دہد ۔ آن امیر بہان شب در خواب دید کہ جمعے از رجال الغیب رسیدند و وے را چون مجرمان کشیدند و کارد بر آوردند کہ زبان او ببرند کہ چرا بر حضرت ایشان اعتراض کردی ؟ وے توبہ و استغفار بسیار پیش آورد ، آن زمان دست از وے برداشتند ۔ بعد ازان ہرگز بر آن حضرت اعتراض نکرد و اعتقاد و انقیاد او ہکمال رسید ۔

**کرامت ۱۳ :** در مبادی احوال کہ ہنوز شہرت ایشان چندان نبود ، دزدی بار پیل واقع شد ۔ عسس کسان فرستاد کہ ہمسایہ ہا را گرفتہ بیارند ۔ آن ناخدا ترسان آمدند و حضرت ایشان را گفتند کہ شہارا عسس می طلبد ۔ آنحضرت بہان زمان از خانہ بیرون آمدہ بودند و اصحاب حاضر نبودند ۔ ہمراہ کسان عسس پیادہ رفتند ۔ آن عسس چون ایشان را دید بر خود بلرزید و بالفور وداع کرد ۔ اما تیر از ہدف گذشتہ بود ، بہان روز یا روز دیگر آن عسس را با کرووری شہر جنگ تیر و تفنگ واقع شد ۔ آتشے از غیب

۱ - یعنی چندان رخت کہ بر پیل بار کنند ۔ کتابت این لفظ در مخطوطہ واضح نیست ۔ مترجم ترجمہ اردو چنین کردہ : ”ایک چور کے مکان میں چوری ہوئی“ کہ با سابق و لاحق علاقہ ندارد ۔

بر داروئے تفنگ کہ در آنجا بود ، و آن بابرادران و فرزندان خود کہ در آن خانہ بودند پاک بسوختند و از آنها نامی و نشانی برروئے کار نماند ۔

کرامت ۱۴ : یکے از امیر زادہا را سلطان وقت بغضب تمام از لاہور طلبیدہ بود کہ بمجرد رسیدن او را زیر پاٹے قیل پیندازد کہ از وے صعب تقصیرے سرزدہ بود ۔ چون بسہرند رسید بخدمت حضرت ایشان آمدہ بعجز و نیاز سر خود را بر آستان قبلہ راستان حضرت ایشان سوہ و التماس جان بخشی خود نمود ۔

حضرت ایشان اندکے سر بمراقبہ فرو بردہ فرمودند کہ خاطر جمع دار کہ ہیچ گزندے از جانب سلطان بتو نخواہد رسید ، بلکہ بانواع الطاف پادشاہانہ سر بلند خواہی گردید ۔ وے از غایت اضطراب معروض داشت کہ : ” حضرت نوشتہ بدہند تا خاطر فاتر من تسلی یابد “ ۔ آنحضرت بجهت اطمینان خاطر او نوشتند کہ چون فلانے از خوف غضب سلطانی بقرائے باب اللہ رجوع آورد ، فقیر او را در ضمن خود گرفتہ ازین سہلکہ رہانید ۔

بعد از چند روز بعضے مردم خبر آوردند کہ سلطان بروے غضب کرد و چنین و چنان واقع شد ۔ حضرت ایشان فرمودند کہ در نظر ما چون فلق صبح در آمدہ کہ وے از پادشاہ ہمیگی لطف و مرحمت بیند ، این خبر صدقے ندارد ۔ بعد از دو سہ روز برطبق منطوق گرامی حضرت ایشان اخبار متواترہ رسید کہ چون سلطان وے را دید متبسم گردید و از روئے نصیحت کلمہ چند بر زبان راند و بلطف تمام خلعت خاصہ پوشانید و رخصت بخدمت ماسورہ داد ۔

کرامت ۱۵ : درویشے از مخلصان ایشان از ملتان بخدمت آنحضرت رسید و معروض پایہ ولایت گردانید کہ اہلیہ من از مخلصات حضرت ایشان ست ۔ چند سال است کہ بانواع امراض مبتلاست ، اطبا از علاج آن معترف بعجز گشتند ، امید از توجہ حضرت دارد ۔ فرمودند کہ فاتحہ شفا بخوانیم ۔ فاتحہ خواندند ، وے الحاح و تضرع بسیار کرد کہ حضرت ایشان او را در ضمن خود بگیرند ۔ فرمودند این چہ تکلیف است کہ وے

از کریمان کارها دشوار نیست

بعد از آن که التجا و تضرع او بکمال رسید ، فرمودند ”خوش همچنین باش که او را در ضمن خود گرفتیم۔“

آن درویش رخصت شده بوطن خود رفت ۔ از آنجا عرضه داشت نوشته فرستاد که اہلیہ مرا پان روز کہ حضرت ایشان فرمودند کہ در ضمن خود گرفتیم ، صحت شدہ بود ۔ حضرت ایشان بعد از خواندن عریضہ فرمودند الحمد لله علی ذلک ۔

**کرامت ۱۶ :** دولتمندی را کہ از بزرگ زادہائے این خاندان عالی شان بودہ است ، از جانب والدہ از احفاد ملوک ، مرض قولنج عارض گردیدہ و تا مدت کشیدہ و از مداوات اطباء حاذق نتیجہ بظہور نرسیدہ ، از یاس حیات برخوردار پیچیدہ بتوسط یکے از مخلصان حضرت ایشان بعرض آن حضرت رسانید ۔ ایشان وقت سحر توجہ بحال او نمودند و بامداد بان مخلص فرمودند کہ بروید و آن عزیز را بشارت دهید ۔ وے حسب الحکم رفت ، دید کہ بر عریش افتادہ است ۔ گفت شاہ را خود صحت شدہ است برائے چہ افتادہ اید ؟ گفت قصہ چیست ، گفت دوش حضرت ایشان نوید صحت شاہ فرمودہ اند ۔ برخاست ، پیچ اثر بیماری برخوردار ندید ۔

**کرامت ۱۷ :** مولانا محمد امین کہ از اول مریدان خواجہ دیوانہ سواتی بود ، بیماری سخت وے را روئے نمود ۔ چنانکہ دعا و دوا را در آن اثرے نبود ، کس بخدمت حضرت ایشان فرستاد و عرضه داشت بصد نیاز و انکسار ارسال نمود و التماس توجہ نمود و جامہ تبرکے طلبید ۔ حضرت ایشان را بروے رحم آمد ۔ در جواب عریضہ او نگارش نمودند کہ ”از ممرضہ اندیشہ نکنند ان شاء الله تعالی بصحت تبدیل خواہد یافت ۔ خاطر اینجانب ازین رہگذر جمع است ۔“ جامہ فقرا کہ طلبیدہ بودند ، پیراہن فرستادہ شد ۔ پوشند و مترصد نتایج و ثمرات باشند کہ کثیر البرکت است :

بر کس افسانہ بخواند ، افسانہ است  
و آنکہ دیدش نقد ، خود مردانہ است



وے آن پیراہن را بپوشید - از مرض چندین سالہ بکلی برہید و بشرف ملازمت آن حضرت مشرف گردید و از مریدان صادق الاعتقاد گشت تا اواخر عمر بجمعیّت و استقامت بخدمت ایشان گذرانیدہ و از فیوض و برکات حضرت ایشان بہرہا برد و از اصحاب مخصوص ایشان گشت - انکارم کہ اجازت تعلیم طریقہ نیز از آنحضرت یافتہ باشد -

**کرامت ۱۸ :** دولت مندے از مخلصان حضرت ایشان نقل کرد کہ بجهت امرے ضروری از لاہور بقصد اکبر آباد روان شدہ بودم ، در سہرند ملازمت حضرت ایشان نمودم - اتفاقاً درینجا بیماری عارض گردید - بخاطر رسید کہ چند روز سفر موقوف داشتہ اقامت باید کرد - حضرت ایشان فرمودند : ”برو بخیر است ، کارے ضروری پیش داری“ ہاں لحظہ بیماری مندفع شد - رو براه نہادم تا سہ روز صحت داشتم ، چہارم روز باز (مرض<sup>۱</sup>) عود نمود - باخود گفتم کہ حضرت ایشان فرمودہ بودند کہ ”برو بخیر است“ و مرا تپ در راہ استیلا نماید ، بسیار عجب است - درین میان حضرت ایشان حاضر شدند و فرمودند کہ ”خاطر جمع دار کہ مرض ترا برداشتم - برخیز ، در راہ در آئے“ ہاں لحظہ آثار ضعف منتفی گشت و بتام و کمال صحت یاقم و راہی شدم -

**کرامت ۱۹ :** مرحومی نواب خانخانان<sup>۲</sup> صاحب صوبہ<sup>۱</sup> دکن بود و مامور بان کہ بمالک دکن در تصرف و تملک در آورد - مدتے مدید برین معنی گذشت - معتمدان سلطان ، بسطان رسانیدند کہ خانخانان باغنیم نہفت آشتی دارد و بظاہر جنگ - پادشاہ بغضب تمام او را معزول ساخت ، وہم آن شد کہ بقتلش رساند - خان مشار الیہ متوسل بخدمت میر محمد نعمان خلیفہ<sup>۳</sup> حضرت ایشان کہ در برہان پور بود ، گشت - میر موسی<sup>۳</sup> الیہ بملازمت آنحضرت بہ نیازمندی و التجا درین باب عرضداشت کرد -

حضرت ایشان بعد مطالعہ عریضہ<sup>۴</sup> میر ، قلمدان طلبیدند و در جواب نیاز نامہ<sup>۴</sup>

۱ - مخطوطہ این کامہ ندارد -

۲ - میر محمد نعمان خان خانخانان کہ مدارالمہام سلطنت در زمان اکبر شاہ و جہانگیر شاہ بودہ است -

۳ - مشار الیہ یعنی میر محمد نعمان رحمہ اللہ -



میر مشار الیه نوشتند کہ "در وقت مطالعہ کتاب<sup>۱</sup> شاہ خان خانان در نظر رفیع القدر  
در آمد ، خاطر شریف در<sup>۲</sup> معاملہ او جمع باشد ۔"

میر مکتوب حضرت ایشان را بجنسہ پیشِ خانخانان فرستادند ۔ گفت<sup>۳</sup> از توجہ بزرگان  
علو شان من عجیب و غریب نباشد، اما بحسب ظاہر مشکل می نماید کہ سلطان بغایت  
بدگان شدہ اند و حاسدان در کمین اند ۔ دہ دوازده روز از وصول مکتوب حضرت  
ایشان نگذشتہ بود کہ خاطر سلطان از وے صفا پذیرفت و باز صوبہ داری ملک دکن  
بروے مسلم داشت و خلعت خاصہ فرستاد ۔

**کرامت ۲۰ :** درویشے کہ ہنوز بخدمت آنحضرت نرسیدہ بود ، عرضداشت نمود کہ  
صحابہ پیغمبر علیہ السلام ، کہ بیک صحبت از اکمل اولیاء افضل باشند ، سرش چہ  
خواہد بود ؟ مگر در اول صحبت ایشان را آن می دادند کہ بر جمیع مقامات اولیاء عالی تر  
می بود ۔

حضرت ایشان در جواب نوشتند کہ حل این عقدہ بصحبت وابستہ است ۔ آن  
درویش صفا کیش بخدمت آنحضرت رسید ۔ در اول صحبت حالتی غریب بر وے مستولی  
گشت و بہان روز او را در خلوت طلبیدہ فرمودند کہ "امروز ورق ترا گردانیدیم  
و احوال تو صورت دیگر (یافت<sup>۴</sup>) ۔ تو ہم فہمیدہ یا نہ ؟ سر در قدم ایشان نہاد و حال  
وارد خود را معروض داشت و بفضل صحبت<sup>۵</sup> معترف گردید ۔

**تصرف ۲۱ :** درویشے بخدمت آنحضرت رسید ، دل او چنان ذاکر شدہ بود کہ  
ہمنشین او استماع می نمود ، لاسیما چون بخواب رفتی تا دور سماع گشتی و از بعضی مشائخ  
عصر خلافت داشت و از حضرت ایشان نیز توقع این معنی وے را بود ۔ حضرت ایشان  
فرمودند کہ مرد صاحب استعداد است ، اما استیلائے ذکر و خلافت مشائخ وے را در  
عجب و پندار داشتہ ، راہ ترقی مسدود ساختہ (است<sup>۶</sup>) ، معالجہ او سلب این حالت ۔

۱ - نامہ ۔

۲ - در مخطوطہ : از ۔

۳ - یعنی خانخانان در جواب گفت ۔

۴ - مخطوطہ این کلمہ ندارد ۔

۵ - در مخطوطہ : بفضل ہمت ۔

۶ - مخطوطہ این کلمہ ندارد ۔

دو روز نگذشتہ بود کہ آن حال را از وے سلب کردند۔ حیران شد و بی نالید و اشک حسرت از چشمش می بارید۔ چند روز بحال وے توجه نہ کردند۔ تا عجب و پندار از سر وے بدر رفت۔ بعد ازان در خلوت طلبیدہ معاملات و مقامات وے را نواختند کہ آن ذکر نسبت بان زینہ اول ہم نمی تواند بود و وے بنقص حالت سابق معترف گردید۔

**کرامت ۲۲ :** در آن ایام کہ حضرت ایشان در اجمیر تشریف داشتند، ماہ مبارک رمضان در عین برسات رسید و باران در غایت استیلا<sup>۲</sup> بود، شب و روز فرصت نمی داد۔ حضرت ایشان درون مسجد در تراویح قرآن می خواندند۔ از تعفن ہوا و غلبہ حرارت بایشان و درویشان ایشان آزار بسیار می رسید<sup>۳</sup>۔ شبے بعد از فراغ تراویح چون از مسجد بیرون آمدند، سر باہان برداشتند و گفتند کہ اگر تا سه ختم قرآن کہ سنت دائمی ماست، باران بشب با فرصت دہد و تراویح در صحن مسجد بگذاریم چہ نعمتی ست! ہمچنان واقع شد کہ تا شب بست و ہفتم باران چنان<sup>۴</sup> و چندان بارید و (بعد ازان<sup>۵</sup>) بیک بار بریخت، گوئیا دہانہ مشک را بستہ بودند و بیک بار کشادند۔

**کرامت ۲۳ :** گویند کہ بنیاد یکے از دیوار ہائے جنوبی آن مسجد اجمیر پست شدہ بود و رکنے منحنی شدہ، چنان می نمود کہ امروز و فردا خواهد افتاد۔ و ہر کہ از پیش آن دیوار عبور می کرد جست زدہ می گذشت۔ و حرف خوف افتادن آن دیوار در اصحاب حضرت ایشان ہموارہ دائر می بود۔ روزے حضرت ایشان برسبیل طیبیت<sup>۶</sup> فرمودند "مانا تا زمانے کہ این فقرا درینجا ہستند رعایت کردہ نخواہد افتاد۔" ہمچنان واقع شد، تا زمانے کہ حضرت ایشان در آنجا بودند دیوار برقرار ماند۔ روزے کہ ایشان از آنجا کوچ کردند، تجاوز ایشان و اصحاب ایشان از محاذات آن دیوار و افتادن آن جدار<sup>۷</sup> معاً واقع شد، حال آنکہ موسم باران ہم نبود۔ گوئیا کسے عمودے در زیر آن دیوار گذاشتہ بود کہ یکبار آنرا از تہ آن برگرفتند۔

- 
- ۱ - یعنی ہمراہ عسکر جہانگیر شاہ - ۲ - غلبہ و کثرت -  
 ۳ - در مخطوطہ: رسید - ۴ - کہ در شب نمی بارید و در روز می بارید -  
 ۵ - مخطوطہ این کلمات ندارد و ذوق تقاضائے آن دارد -  
 ۶ - خوش طبعی و ظرافت - ۷ - دیوار -

**کرامت ۲۴ :** خواجہ جمال الدین حسین پسر حقائق پناہ خواجہ حسام الدین احمد رحمہ اللہ کہ بارادت و استرشاد بحکم پدر بزرگوار خود از دہلی بسمہرند در خدمت ایشان رسیدہ بود ، می گفت کہ بخدمتہ علیہ آمدم و مرا ذکر فرمودند و توجہ بحال من کردند ۔ بعد از ساعتی فرمودند کہ می بینم بر دل تو پائے زنی سخت نشسته است ، چنانکہ سنگ در گل ۔ راست بگو کہ حال تو چیست ؟ تا آن پائے از تو نہ برآید مستفید نخواہی شد ۔ گفت دل من بکنیزک عمہ خود متعلق است و شیفتہ اویم ۔ بعد ازان توجہ فرمودند و آن تعلق را از دل من بیرون کشیدند و دل من بکلی از محبت او سرد شد کہ ہرگز گریز مرا باوے میلے نبودہ است ۔

**کرامت ۲۵ :** یکے از مخلصان قدیمی ایشان در ایام غلبہ و با بخدمت آنحضرت آمدہ عرض کرد کہ و با در محلہ ما و در اطراف و نواحی خانہ ما شدت تمام دارد ۔ التماس توجہ و در یوزہ تصرف دارم کہ از یمن تصرف ایشان جان بخشی مریدان و مخلصان ایشان گردد ۔ و طریقہ و با چنان بود کہ در محلہ کہ در می آمد اگر یک کس را از مردم خانہ طاعون<sup>۲</sup> می برآمد ، از اہل آن خانہ کم کسے ازان بلیہ نجات می یافت و ہمہ را بیم ہلاک می بود ۔

حضرت ایشان سر در پیش انداختند و بتوجہ پرداختند ۔ بعد از ساعتی سر بر آوردند و فرمودند کہ "خاطر جمع دار کہ اہل خانہ شما غیر از یک کنیزک ہمہ سلامت مانند ۔" ہمچنان بوقوع پیوست ، یک داہ<sup>۳</sup> از خانہ ما بعلت و با برفت و باقی ہمہ از ان بلیہ خلاص گشتند ۔

**کرامت ۲۶ :** یکے از حاجتمندان آستان عالی حضرت ایشان بخدمت آنحضرت آمد و عرض کرد کہ پسر من بیمار است ، و مبلغی نذر آورده التماس فاتحہ صحت او نمود ۔ حضرت ایشان مبلغ او را قبول فرمودند ، ہرچند الحاح نمود بدرجہ قبول نیفتاد ، با آنکہ طریقہ ایشان رد فتوح نبود ۔ ہمہ اصحاب را یقین شد کہ رد فتوح ازان جہت است کہ پسر او خواہد مرد ۔ ہمچنان بوقوع پیوست ، شام بہان روز فرزند او متوفی گشت ۔

۲ - طاعون کی گلی ۔

۱ - برکت ۔

۳ - دایہ ، ماما ۔

کرامت ۲۷ : عالمی از مخلصان حضرت ایشان نقل کرد کہ مرا خویشے ۲ بود بغایت محب ۳۔ ناگاہ بمرضے سخت مبتلا گشت۔ ادویہ اطبا و ادعیہ احببا سودمند نیامده ، بخدمت حضرت ایشان رسیدم و در یوزہ توجہ کردم۔ فاتحہ خواندند۔ بعد از لفظہ مرا یاد کردند ، حاضر شدم ، فرمودند ۴ فاتحہ ۵ مغفرت بخواندیم ۵۔ من برسبیل عجب بمسکن او کہ چند فرسخ از شہر سہرند بود ، روان شدم تا خبرے ازان پیار بگیرم۔ چون بدان منزل رسیدم از دفن او فارغ شدہ بودند۔

کرامت ۲۸ : درویشے صفا کیشے نقل کرد کہ وقتی مرا مرض سنپات در نہایت صعوبت و صولت پیش آمدہ بود ، چنانکہ طاقت و حرکت بر بسته و رشتہ امید گسستہ۔ درین اثنا متوجہ بروح ۶ پرفتوح حضرت ایشان شدم و درین توجہ از خود غائب گشتم۔ حضرت ایشان حاضر شدند و دست مرا گرفتند و فرمودند ”برخیز“ بمجرد صدور این نفس نفیس ازان عیسی دم رو از غیبت تاقم و بافاقت شتاقم و بدیدہ سر (بفتح سین) مشاہدہ جمال جہان آرائے آن قدوہ ۷ کبرا نمودم و در خود قوت و قدرت یاقم و بسرعت برخاستم۔ فرمودند ”چہ آوردی ؟“ گفتم ”اخلاص“ فرمودند ”پس ہمہ چیز آوردی“ و از نظر غائب گشتند۔ در خود نگاہ کردم ، اثرے از آثار مرض باقی نمانده بود۔

کرامت ۲۹ : شیخ مسعود برادر حضرت ایشان بسفر قندہار برفته بود۔ سحرے از اسجار آنقبلہ روزگار ۸ باحرمان اسرار فرمودند کہ شیخ مسعود را در قافلہ قندہار تفحص ۹ کردم بدو پے نبردم و در قندہار جستم بنظر نہ درآمد بلکہ از سہرند تا قندہار منزل بمنزل دیدم آن برادر را ندیدم بلکہ تمام روئے زمین تاقم اورا نیافتم مگر از عالم رفته است۔ زمانے توجہ کردہ فرمودند کہ قبر اورا در سواد بلدہ قندہار دیدم ، امروز وفات یافته است۔ مستمعان تاریخ را ثبت نمودند۔

۲ - عزیز ، قرابت دار۔

۳ - در مخطوطہ : فرمودہ اند۔

۴ - پیشوائے بزرگان۔

۱ - این نقل بمکاشفہ انسب مت از کرامت۔

۳ - محب صیغہ اسم فاعل یا اسم مفعول۔

د - در مخطوطہ : بخوانیم۔

۷ - این نقل ہم بمکاشفہ ایست صادقہ۔

۸ - مانا کہ این کلمہ 'ابرار' ہودہ است کہ مصنف علیہ الرحمہ در مقامات متعدده استعمال

۹ - تلاش۔

فرمودہ است۔

بعد از مدتی چون قافله رسید ، خبر شیخ مسعود پرسیده شد - گفتند فلان روز فلان تاریخ فلان ماه وفات یافته است ، در سواد بلده قندهار مدفون گشت - بہان روز ، بہان تاریخ ، بہان ماه بود کہ آنحضرت فرمودہ بودند -

**کرامت ۳۰ :** یکے از صوفیان نقل کردہ کہ وقتی مرا داعیہ حج مصمم شدہ بود - بخدمت حضرت ایشان عرض کردم و اذن رخصت خواستم - لحظہ سکوت کردند و سر بمراقبہ فرو بردند - بعد ازان فرمودند "ترا در عرفات حج ندیدم" راوی گوید کہ امروز ازان سخن سی سال گذشتہ است ، ہرگاہ عزم سفر حج کردہ ام ، عزیزت منفسخ گشتہ است و یا زاد و راحلہ ہم فرسیدہ -

**کرامت ۳۱ :** شیخ محمد عثم این حقیر نقل نمودہ کہ در زمان رجوع از سفر اصفہان خرجین من از بالائے اسپ جائے فرود افتاد - بجهت تفحص و تجسس آن از راحلہ خود فرود آمدم و درین جستجو و تگ و دو وقت بسیار گذشت - قافلہ از نظر من غائب شد و من از قافلہ جدا افتادم - غیر از دشت و جبل پیچ چیز بنظر نمی در آمد - حیران و پریشان و گریان و بریان ہر طرف دویدم ، اثرے از آثار قافلہ ندیدم - از حیات خود دست بشستم - بر لب آبے نشستم وضو ساختم و بتضرع و نیاز تمام بجانب آن قطب انام پرداختم و طلب مدد ازان حضرت خواستم -

ناگاہ دیدم کہ حضرت ایشان قبلہ صفا کیشان بر اسپ عراقی سوار پیدا شدند و بر سر من ایستادہ شدند و فرمودند کہ "دست بمن دہ" - دست مرا گرفتہ ردیف خود بر اسپ سوار کردند و اسپ را تازیانہ زدند و تیز راندند تا در یک ساعت مرا بقافلہ رساندند - چون قافلہ در نظر در آمد ، مرا از اسپ فرود آوردند و فرمودند برو - در قافلہ روان شدم - چون عقب من دیدم ، ایشان از نظر من غائب شدند -

**کرامت ۳۲ :** یکے از قاضی زادہائے سہرند کہ بخدمت حضرت ایشان ارادت داشت ، سخت بیمار شدہ بود - چنانچہ حکما مرضش را لاعلاج مقرر کردہ بودند - حالت بیاس رسیدہ بود - بخدمت آنحضرت نیاز نامہ فرستاد و بصد عجز و انکسار التماس نمود کہ توجہ

و امداد فرمایند کہ این مخلص صحت یابد۔ حضرت ایشان در جواب او نوشتند کہ "ما ترا در ضمن خود گرفتیم ، ازین بیماری صحت خواہی یافت ، خاطر جمع دار۔" حضرت حق سبحانہ بطفیل توجہ و بشارت آنحضرت ازان مرض مہلک آن جوان را بالفور عافیت نصیب گردانید و ہرگاہ در مجالس ذکر حضرت ایشان در میان می آمد ، وے این نقل را بصد آب و تاب و ذوق و شوق و اعتقاد در معرض بیان آورد و آن نوشته آنحضرت پیش وے تبرک ست۔

**کرامت ۳۳ :** مرحومی نواب مرتضیٰ خان کہ اعتماد سلطنت سلطانی و حاتم وقت بود ، بجهت مہم قلعہ کانگرہ کہ از قلاع مستحکمہ مشہورہ ہندوستان است ، تعیین شدہ بود۔ آن نجابت دستگاہ از مخلصان خاص حضرت ایشان بود۔ از آنجا نیاز نامہ نوشت کہ وقت امداد ست ، توجہ فرمایند کہ این حصن حصین بر دست من مفتوح گردد۔ حضرت ایشان روز دویم از وصول مکتوب آن غفران پناہ در میان اصحاب فرمودند کہ در شب وقت سحر توجہ کردیم ، معلوم گشت کہ آن قلعہ از دست مرتضیٰ خان مفتوح نخواہد شد ، باو جواب نوشتند۔ چند روز نگذشتہ بود کہ خبر وفات آن سید مرحوم رسید و آن نا مفتوح ماند۔

**کرامت ۳۴ :** سلطان وقت بکرمایت را کہ از معتمدان دولت بود ، بعد استماع خبر ارتحال مرحومی مرتضیٰ خان بجهت مہم قلعہ کانگرہ فرستاد۔ چون بسپہرند رسید بخدمت حضرت ایشان بصد نیاز و شکستگی آمد و کہال تواضع بجا آورد و بادب تمام بہ نشست و بعضی مقدمات از اسلام باطنی خود در میان آورد۔ حضرت ایشان فرمودند کہ اگر در باطن شخص مسلمان باشد و بظاہر علامات کفر و انکار اظہار نماید ، کافر ست۔ بعد ازان عرض کرد کہ بندگان سلطان مرا بمہم قلعہ کانگرہ تعیین فرمودہ اند و این مہم ست بس صعب کہ مثل نواب مرتضیٰ خان ہاین مہم رفتہ ، پیچ صورت نگرفتہ۔ حیران در کار خودم۔ چون برسر کفار نگونسار دارالہرب می روم ، حضرت ایشان

۱۔ از امرائے عہد جہانگیری کہ اولاً ارادت بمحضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ داشت و بعد رحلت آنحضرت رجوع بمحضرت امام ربانی قدس سرہ نمودہ۔



دستگیری فرمایند و بشارت دهند کہ آن قلعه بر دست من مفتوح گردد۔ آنحضرت فرمودند کہ جنگ با کفار دارالحرب بر جمیع اہل اسلام واجب است؟ ہر گاہ شاہ واجبی را از گردن ما ساقط کنید، ما از دعا چون فارغ خواہیم بود؟ وے چون حضرت ایشان را درین معاملہ سہربان دید، عجز و انکسار بسیار از بسیار پیش آورد۔ عرض کرد کہ تا زمانے کہ حضرت ایشان بشارت فتح نمی دهند از اینجا بر نمی خیزم۔ آنحضرت کلمہ سابق را اعادہ نمودند۔ وے التجا و تضرع بیش از پیش ادا نمود۔ چون دیدند کہ ہیچ وجہ او را تسلی نمی شود، ساعتے سر در پیش انداختند و بتوجہ پرداختند۔ بعد ازان سربر آورده فرمودند کہ ”فتح شاہ مت، خاطر جمع داشته بروید، او برخاست ہزار انکسار و تواضع نمود و برفت۔ در اندک مدت قلعه مذکورہ کہ از سلاطین مستقیمین کم کسے آنرا فتح نمودہ بود، باندک توجہ آنحضرت بردست وے مفتوح شد۔

**کرامت ۳۵ :** سیدے صحیح النسب کہ از مخلصان حضرت ایشان بود، نقل کرد کہ من در شہر آجین کہ از بلاد دکن است، ہمراہ لشکر بودم۔ روزے قبض بر من استیلا نمود۔ بجهت تفریح از خیمہ برآمدم در بازار سر دکانے نشستم۔ درین اثنا درویشے کہ آثار ریاضت و سات جذبہ برو ہویدا بود، بجانب من میل نمود و سلام گفت، جوابش دادم۔ نزدیک من بہ نشست و گفت من در زاویہ از جبال این محال منزوی می باشم و بانقطاع و تبطل و خلوت و عزالت می گذرانم، امکان بر آمدن ازان گوشہ نداشتم۔ من مرید حضرت ایشانم، و نام مبارک آنحضرت را بر زبان راند۔ مرا بوئے از ایشان بمشام جان رسید و درپے آن ہو شدم اکنون آن ہو در شاہ می شنوم۔

گفتم بلے من ہم مرید حضرت ایشانم، جاذبہ نسبتہا شاہ را کشیدہ آورد۔ باہم تا دیر نشستیم و از ہر باب بسخن پیوستیم۔ درین ضمن گفت کہ مدتہا بخدست حضرت ایشان بسر بردہ ام۔ شبے بعد از نماز عشا آنحضرت متوجہ خلوت خاص خود شدند۔

(یکے از ۲) خویشان ایشان حاضر بود، بمن گفت کہ ما حضرے دارم، اگر موافقت نمائی باہم خوردہ شود۔ اجابت نمودم، آن نا خدا ترس در راہ بنیاد شکوہ و شکایت از آن حضرت

۲۔ مخطوطہ : این کلمہ ندارد۔

۱۔ مخطوطہ : این کلمہ ندارد۔

کرد - از زفاقت او بیزار گشتم - صبر کردم تا بخانه او رسیدم - طبق طعام پیش من نهاد و خود پهلوئے من نشست - درین اثنا همه اعضائے او بسیف غیرت حضرت ایشان بمقطوع از هم دیگر جدا گشت ، پرچه پرچه گردید - من بر خود بلرزیدم و از انجا بهون و دہشت تمام خود را کشیدم - چون بر دروازه حضرت ایشان رسیدم ، دیدم کہ آنحضرت بر سر دروازه خود برخلاف معتاد ایستاده اند - توجه بمن کرده دست من گرفتند و روان شدند تا آنکہ بخانه ہان مرد رسیدند - ایشان اندرون خانہ تشریف بردند و من بر در خانہ ایستاده ماندم - بعد از ساعتی آنحضرت برآمدند و آن مرد ہمراہ ایشان تندرست و سلامت (برآمد) و ایشان را مصافحہ نمود ، وے را وداع نموده بمنزل خود رسیدند - من در حیرت گم گشتم کہ ہمین ساعت وے را بآن حال دیدہ بودم و این زمان زندہ بے جراحت می بینم - فرمودند "آنچہ دیدی بنا محرمے اظهار نہائی -"

کرامت ۳۶ : یکے از صوفیان نقل کرده کہ در مبادی طلب روزے از کمال تعطش بر خود می پیچیدم و از نایافت خود بر خود می خروشیدم و جوش و خروش دل مرا بے آرام و بے خورد و خواب ساختہ بود ، دیوانہ وار می گشتم و ماتم حرمان خود می داشتم - ہیچ وجہ سکون این اضطراب در خود نمی یافتم - اگر بصحرا می رقتم جنونم افزون می گشت و اگر بحجرہ خود می نشستم آرام صورت نمی بست - رو بخانقاہ ملائک پناہ حضرت ایشان علیہ الرضوان آوردم - اتفاقاً آنحضرت درون دروازه خویش ایستاده بودند و اصحاب بیرون در حلقہ کرده دست بستہ ، بادب تمام سر در پیش انداختہ کہ گوئیا جان در بدن ایشان نیست ، ایستاده اند - من ہنوز بسر دروازه آنحضرت نرسیدہ بودم کہ حضرت ایشان علیہ الرضوان مشرفاً بورد من گشتہ سر مبارک خود را از دروازه بیرون کردند و بمن اشارت فرمودند کہ "فلانے پیا و زود برس -" بسر دویدم و بآنحضرت نزدیک گردیدم - از کمال بندہ نوازی و سرفرازی دست در گردن من انداختند و سر مرا در کنار خود گرفتند و بیفشردند و فرمودند کہ فلانے ! نعمتے کہ بتو رسیدہ است ، ہیچ یکے از اقران تو نرسیدہ باشد - و این کلام حضرت ایشان آب زلال بود کہ

نائره عطش مرا اظفا نمود و آن بے قراری و بے دلی و بے آزاسی و جوش و خروش بسکون و آرام تبدیل یافت ۔

**کرامت ۳۷ :** حافظے کہ ہمیشہ در تراویح قرآن می خواند از اصحاب قدیم آنحضرت بود ، نقل نمود کہ آنحضرت در مبادی مشیخت بطریق سیر برآمده بودند ۔ اول بقصبہ مستکان رفتند از آنجا بقصبہ کیتھل بجهت زیارت حضرت شاه کمال متوجه گشتند ۔ بعد ازان مراجعت نموده بہ اجراوڑ آمدند و بجهت زیارت شیخ احمد اجراوڑی در گنبد وے در آمدند ۔

چون من تمام منزل در رکاب ایشان دویده آمده بودم ، اعضائے من گرم شده بود و در عرق غرق گشته بودم و ہوا نیز بغایت خشک بود ، تشنگی بر من غلبہ نمود ، آب سرد طلبیدم و بیاشامیدم ۔ بمجرد آشامیدن آب حال من متغیر شد و رنگ رویم زرد گشت و دل ضعف کرد و کار بجان رسید ، مرا چنان محسوس می گردید کہ گوئیا روح من از جانب قدم برآمده تا سینہ من رسیدہ ، و مردم بر من جمع شدند و حال بیأس رسید ۔ درین اثنا حضرت از گنبد برآمده اند و فرمودہ کہ چہ حال داری ؟ عرض کردم کہ چون گرم آمده بودم ، تشنگی غلبہ نمود ، آب بیاشامیدم ، دلم ضعف کردہ است و جانم گوئیا می برآید ۔ فرمودند کہ وے را در پالکی ما بنشانید و خود بر اسپ سوار شدند و باصحاب فرمودند کہ نزدیک بود کہ جانش برآید ، من او را در ضمن خود گرفتم بالفور صحت می یابد ۔ پارہ راہ رفتہ بودند کہ در خود قوت و صحت یافتم ۔ چنانکہ از پالکی فرود آمدم و پیادہ در رکاب سعادت ایشان تا منزل رسیدم ۔

**کرامت ۳۸ :** نیز حافظ مذکور نقل کردہ کہ در ایام صغر من حفظ قرآن کردہ بودم ۔ چون سفر المہاباس پیش آمد تلاوت متروک گشت و در حفظ قرآن خلل رفت و چند سال برین حال بگذشت ۔ بعد از مدت کہ بوطن خود بسمہرند آمدم و حضرت ایشان از حضرت خواجہ رخصت شدہ آمده بودند و پیش دروازہ خود مسجد نو ساختہ و ایام رمضان بود ۔

چون بملازمت ایشان رسیدم فرمودند کہ حافظ ! در تراویح برائے ما قرآن بخوان۔ عرض کردم کہ حفظ قرآن از من رفته است۔ فرمودند کہ بخوان۔ دو سہ بار مکرر عرض کردم ، بہان جواب فرمودند۔ ناچار بجمہت امثال امر آن قدوہ کبار شروع کردم، بہ برکت نفس نفیس ایشان در دور کعت بیست و یک جزو قرآن خواندم۔ حضرت ایشان ایستادہ شنیدند و از یاران کسے ایستادہ نماند۔ شب دوم ختم نمودم۔ کم جائے خطا واقع شد و این خالص تصرف ایشان بود و گرنہ مرا حفظ قرآن نماندہ بود۔

**کراست ۳۹ :** و ہم حافظ مذکورہ نقل کردہ کہ یکبارے در تراویح در حضور حضرت ایشان قرآن می خواندم۔ اتفاقاً آن روز کہ شبش ختم شود ، سرا تب محرق در گرفت۔ چنان بے شعور ساخت کہ نماز عصر از من قضا شد، وقت شام بہوش آمدم۔ بعد از افطار بہکمال آزار بملازمت آن کعبہٴ اخیر رقم۔ فرمودند کہ چہ حال داری ؟ گفتم تب مستولی شدہ است۔ دست مرا گرفتند و گفتند کہ تب صعب داری ، آیا می توانی خواند ؟ گفتم حال بدین منوال است ، اما اگر توجہ و مدد حضرت ایشان رفیق من باشد می خوانم ، فرمودند کہ ”پیشتر بیاہ بخوان کہ خیر است“ چون در تراویح بخواندن قرآن در آمدم ، عرق مرا در گرفت و تب بکلی مندفع گشت و از برکت نفس عیسوی آنحضرت بعافیت و صحت کلام حضرت علام تمام بانجام رسانیدم۔

**کراست ۴۰ :** خواجہ قاسم قلیچ خانی ملقب بعقیدت خان کہ از مقبولان و منظوران حضرت خواجہ<sup>۲</sup> بود ، در خدمت ایشان نیز اعتقاد و اخلاص بہکمال داشت ، بملازمت آنحضرت عرض کرد کہ ایشان توجہ فرمایند کہ من بدواتے برسم۔ ایشان لحظہ توجہ فرمودند و گفتند کہ منصب شاہ تا ہزاری بنظر می در آید۔ وے برخاست و تواضع نمود و دران ایام چندان منصب نداشت ، در مدت قلیل بمنصب ہزاری رسید و تا ہنوز بر ہمین منصب بود۔

**کراست ۴۱ :** مجد تراب کہ یکے از یاران طالقانی بود و از مخلصان ایشان ، نقل نمود کہ برادر من سخت بیمار بود ، چنانکہ مردم را امید حیات او نماندہ بود ، حتی کہ کفن برائے او آورده بودند۔ از آنجا کہ بیمار را انقطاع امید نمی باشد۔ درین اثنا وے

نذر حضرت ایشان یک سر گاؤ و ده عدد روپیه بر بست - سحر گاه حضرت ایشان را بخواب دید که دستش گرفتند و او را ایستاده کردند و فرمودند که ترا صحت است غم نخور - از خواب در آمد و در خود قوت یافت و بیکبار برخاست و گفت 'من گرسنه ام' حاضران گفتند 'ہذیان می گوید' وے گفت 'ہذیان نیست' - قصہ دیدن ایشان و بشارت صحت بیان نمود و شوربائے باو دادند ، از کرامت و عنایت آنحضرت بہان روز صحت کامل یافت ، اثرے از بیماری در وے نماند -

**کرامت ۴۲ :** یکے از مخلصان قدیم حضرت ایشان نقل نمود کہ حاکم انبالہ کہ وطن من ست ، زمین مدد معاش مرا ضبط نموده ، جزوے زمین بحکم زیادہ آورده باز یافت کرده بود و بظلم و تعدی (محصل<sup>۱</sup>) ازان زمین را از من گرفتہ - روزے بخدمت حضرت ایشان عرض کردم کہ حاکم ظالم با من چنین ظلم کرد ، می ترسم کہ این مبلغ خطیر بر ذمہ نسق ہر سالہ گردد - حضرت ایشان ساعتے مراقب شدہ فرمودند کہ نسق نخواہد شد و حاکم ہم مقہور خواہد گشت - در فصل دیگر باز در تلاش تحصیل مبلغ محمول زمین مذکورہ بود کہ ناگاہ حکم تغیر وے در رسید و در زندان افتاد تا پڑدہ سال محبوس بود و آن مبلغ حاکم دیگر از من طلب ننمود -

**کرامت ۴۳ :** روزے بزبان الہام ترجان حضرت ایشان جریان یافت کہ "دیدہ می شود کہ شیخ مزمل<sup>۲</sup> در جائے ہولناک در قعر مغاک افتادہ است و دست و پائے می زند کہ از آنجا بر آید" بعد از چند روز خبر رسید کہ شیخ مزمل در بعضے از جبال نواحی سہرند بسیر رفتہ بود ناگاہ بلب غارے رسیدہ و پایش بلغزیدہ و از آنجا در غار افتادہ ، چنانکہ در بیرون آمدن متعذر گردیدہ ، دست و پائے می زند کہ ازان غار بر آید - درین یکے از دہقانان از دور دید و ہمردم دہ خبر رسانید - اینہا بر سر آن غار رسیدند و شیخ را ازان غار برسن بیرون کشیدند و این شیخ مزمل از اصحاب قدیم حضرت ایشان بود و از مجازان -

۱ - مخطوطہ لفظ محاصل ندارد -

۲ - در مکتوبات امام ربانی قدس سرہ متعدد مکتوبات بنام شیخ مزمل قلمی گردیدہ -

**کراست ۳۳ :** علامی فہامی میرک شیخ استاد شاہزادہ ولی عہد کہ مقرب حضرت خاقانی است ، نقل کرده کہ مرا بایشان تقار خاطر بود ، از آنکہ از بعض مردم شنیدہ بودم کہ ایشان نوشتہ اند کہ مرتبہ من از حضرت صدیق اکبر زیادہ است ۔

در آن ایام کہ ہندوستان آمدہ ایم و بسہرند منزل واقع شد ۔ اتفاقاً ملاقات من بیارے از یاران قدیم کہ قبل ازین بے باک (بواد) و چندانے تقید باوضاع صلاح نداشت ، افتاد ۔ دیدم کہ بحلیہ صلاح و تقوی آراستہ است ، و بسیاٹے خدا طلبی و حق پرستی پیراستہ ۔ سبب آنرا پرسیدم ، گفت من خدمت حضرت ایشان ارادت آوردہ ام و ملازم سعادت حضور ایشانم ۔ حق سبحانہ ببرکت صحبت ایشان باین دولت رسانیدہ است ۔ گفتم ایشان کہ چین و چنان در کتاب خود نوشتہ اند ، صحبت ایشان را چہ اثر خواہد بود ؟ آن یار نیکوکار گفت کہ زہار ! الف زہار ! نا فہمیدہ انکار میار ، کہ قطب روٹے زمین اند ۔ اگر ایشان را تو بینی و بصحبت ایشان نشینی حقیقت کارو بار بشناسی ۔ از شدت انکار کہ داشتم گفتم کہ نمی توانم دید ۔ آن یار بسیار از بسیار بجد شد کہ البتہ باید دید ، و ازین اعتقاد فاسد باید رپید ۔ در دل خود (گفتم) کہ اگر سہ چیز کہ در خود کردہ ام مشرف شدہ بجواب ہر کدام مرا آگاہ سازند ، معتقد ایشان می شوم ۔ یکے بہان سخن صدیق اکبر رض را در میان آرند و خار انکار از پائے دلم بر آرند و دوم آنکہ از آبا و اجداد من ذکر کنند و بیان شطرے از احوال آنها نمایند ۔ سیوم آنکہ از احوال خواجہ خاوند محمود نیز مذکور سازند ۔

بارے بارفاقت آن یار بخدمت ایشان رقم ۔ ہمین کہ از دور ایشان را دیدم رعشہ در اعضائے من افتاد و دہشت و ہیبت دل مرا فرو گرفت ، ترسان و لرزان پیابوس حضرت مشرف گشتم ۔ اجازت نشستن فرمودند ، بمجرد نشستن من جزوے از زیر تکیہ برآوردند و بدست من داند ، بہان مکتوب بود کہ از آنجا مردم توہم تفوق ایشان بر صدیق اکبر می کردند ۔ و آن را چنان بیان نمودند کہ ہیچ خافیہ ریب و شک در دل من نماند ۔ بعد ازان فرمود مولانا میرکی ! پدر شا فلان نام چین و چنان بود ، و جد شا چنان و چین ، و فرجد شا آنچنان ۔ نام بردند و فضائل آنها بیان نمودند و حالانکہ



من بخدمت ایشان برگز آشنا نبودم - بعد ازان برخاستند و خواستند که مرا وداع کنند - بخاطر من رسید که ذکر خواجه خاوند محمود نکردند - باز گشته روئے بمن آوردند و فرمودند که خواجه خاوند پیرزاده ما اند و جذبہ موروثی دارند - راوی گوید کہ این سه خارق در یک مجلس از حضرت ایشان مشاہدہ کردم -

**تصرف ۳۵ :** دران ایام کہ حضرت ایشان بلاہور تشریف بردہ بودند ، عالم معنوی مولانا جہاں تلوی بخدمت حضرت ایشان رسید ، و در خلوت از ایشان پرسید کہ امروز مثل شاہ جامع علوم ظاہر و باطن در عرصہ روزگار پیدا نیست ، مسئلہ وحدت الوجود کہ بظاہر شرع مخالفت دارد و بسیاری از اولیا بان قائل اند ، حل آن نزد شاہ چیست ؟ حضرت ایشان توجہ و تصرف را درکار داشتہ ، آن حال را بمولانا عطا نمودند و در گوش مولانا کلمہ چند فرمودند - مولانا را طاقت نماند ، اشک چون ابر نیسان از چشم او می ریخت و تغیرے در بشرہ او راہ یافت ، مانند تغیر ارباب سکر و اصحاب وجد - آخر بے طاقت شدہ دست بر پائے مبارک ایشان نہاد بتواضع و انکسار تمام مرخص گشت -

نازم بدین تصرف عالی ! تحریرے<sup>۱</sup> مثل مولانا جہاں را بمقدمات معقول ساختن<sup>۲</sup> دشوار بود - در لمحہ جان بخشی نمودند و بدان مقام کہ ازان می پرسید رسانیدند و ریب و شک مولانا را باعطاءے حال مندفع گردانیدند -

**کرامت ۳۶ :** درویشے از خادمان حضرت ایشان نقل کردہ کہ من در قلعہ گوالیار بخدمت حضور آنحضرت قیام داشتم - عزیزے ازان راہ گذشت ، بصد افسوس و حیرت بایشان گفتم<sup>۳</sup> فرستاد کہ خلاص شاہ از اینجا ممکن نمی نماید - چہ باعث این ہمہ آزار رفضہ اند و این قلعہ بالفعل بانہا تعلق دارد ، و اگر گفتم فرستند کہ از بالای قلعہ بیندازند مانع کیست ؟ حضرت ایشان در جواب آن دوست گفتم فرستادند کہ خلاصی من از حبس البتہ واقع شدنی ست ، زیرا کہ بعضے مردم کہ نصیب آنها پیش من است ، ایشان را از

۱ - عامل کامل -

۲ - یعنی بمقدمات و دلائل این مسئلہ معقول او نمی تواند شد -

۳ - پیغام زبانی -

من رسانیدنی ست ، این معنی بے خلاص من امکان ندارد و بعد از اندک فرصتی خلاصی آنحضرت ازان قلعہ بوقوع پیوست و ارشاد پیش از پیش بظہور آمد ۔

کرامت ۷۴ : یکے از مخلصان حضرت ایشان نقل می کرد کہ طریقهٔ حضرت ایشان بہر خورد و کلان و یگانہ و بیگانہ ابتدا بسلام بود ۔ روزے در خاطر من گذشت کہ امروز بخدمت آنحضرت بروم و ناگاہ بر ایشان در آیم و ابتدا بسلام نمایم ۔ باین نیت قصد ملازمت آن عالی حضرت نمودم ۔ نزدیک جماعت خانۂ ایشان رسیدہ بودم ، چنانکہ اگر دو سہ قدم پیش می نهادم روبروئے ایشان می شدم ۔ اما نہ ہنوز ایشان مرا دیدہ بودند و نہ من ایشان را و از اندرون جماعت خانہ آواز دادند سلام علیکم یا فلان ! ناچار قدم پیش نهادم و خود را بایشان نمودم و علیکم السلام گفتم و نیت خود کہ ابتدا بسلام بود ، معروض داشتم ، تبسم نمودند ۔

تصرف ۴۸ : روزے یکے از طالبان از حضرت ایشان نسبت قادریہ التماس کرد ۔ آنحضرت طریقهٔ آن عالی سلسلہ را بوئے فرمودند و گفتند کہ اکثر در صحبت حاضر شدہ می باش ۔ حضرت ایشان بنا بر آرزوئے وے دو سہ روز خود را بر نسبت قادریہ داشتند و برکات آن سلسلہ را بر وے افاضہ می نمودند ۔ اصحاب حضرت ایشان کہ اقتباس انوار نقشبندیہ ازان حضرت می کردند ، درین ایام خود را معطل و بے کار یافتند و درکار خود انقباض دیدند و از حقیقت کار اطلاع نداشتند ۔ ناچار بحضرت ایشان معروض داشتند ۔ حضرت ایشان تبسم نمودہ فرمودند کہ آری دو سہ روز ست کہ ما از کاروبار شا خود را باز داشتہ برائے حصول نسبت قادریہ بفلان طالب متوجہ می بودیم ۔ درکار شا بستگی واقع شد ۔

بعد ازان متوجہ احوال این اصحاب شدند و تلافی ایام سابقہ نمودند ، کشایشہا کہ در اربعین<sup>۱</sup> بل سنین<sup>۲</sup> بحصول نہ پیوندد درین ایام حاصل روزگار ایشان ساختند ۔ زہے تصرف ! کہ بیک توجہی درکار خانۂ طلاب خلل افتاد و بہ نیم نگاہ کار اول و آخر ایشان سر انجام گرفت ۔

**کرامت ۴۹ :** سیّدے نجیبے<sup>۱</sup> نقل کرد کہ در آجین بودم و جماعتی از سوداگران نیز در جوار من بودند۔ یکے از میان ایشان جان محمد نام جلندری<sup>۲</sup> بود با من خصوصیت داشت۔ اتفاقاً روزے از شخصے خبر ایذاء سلطان بایشان و بگوالیار فرستادن آنحضرت شنیدم ، بغایت مغموم و مہموم گردیدم۔ دیدم کہ جان محمد مذکور بر من رسید و مرا مغموم دید ، (وجہ غم) پرسید۔ حقیقت حال بیان نمودم ، گفت من ہم مرید ایشانم۔ امروز از ایشان تحقیق می نمایم۔ رفت و بآنحضرت توجه نمود ، قیلولہ کرد ، حضرت ایشان حاضر شدند و فرمودند این خبر واقعی بود ، لیکن بعضے مقامات موقوف تربیت جلالی بود ، اگر چنین نمی شد حصول آن ممکن نبود ، دوستان را بگو کہ ازین جانب خاطر جمع دارند کہ سرکار این ست۔

**کرامت ۵۰ :** ہم وے گفته کہ من در خدمت حضرت ایشان بسیار بسر بردہ ام ، ہرگاہ ایشان را می دیدم ہر پیشانی ایشان و ہر دو خد<sup>۳</sup> مبارک آنحضرت لفظ اللہ نوشتہ معاینہ می نمودم۔

**کرامت ۵۱ :** وہم وے گفته کہ روزے حضرت ایشان قبیل شام بمن فرمودند کہ کارے بفرمایم می توانی کرد؟ گفتم فداک ابا و امی چرا نمی توانم<sup>۴</sup>۔ یک جوز<sup>۵</sup> بدست من دادند و فرمودند کہ بیاغ حافظ رخنہ چند درویش فرود آمدہ اند ، پیش ایشان رو ، و درمیان ایشان فقیرے ست جدا از ایشان نشستہ ، چیچک رو ست ، نزد وے رو ، و دعائے ما برسان ، و این جوز باو بگزران ، و او را طلبیدہ بیار۔ بامر ایشان رفتم ، دیدم جمعے قلندران نشستہ اند و فقیرے چیچک روئے بانڈک فاصلہ نشستہ است۔ ہمیں کہ مرا دید پرسید کہ حضرت ایشان ترا پیش فرستادہ اند؟ گفتم بلے و جوز گزراندم و دعائے ایشان رساندم ، گفت ما را طلبیدند و خود نیامدند۔ برخاست و ہمراہ من روان شد۔

۱ - اصیل -

۲ - جلندر کہ اکنون آنرا جالندھر می گویند بلدہ ایست از بلاد پنجاب شرق -

۳ - رخسارہ ۱۲ - ۴ - پدر و مادر من قربانت شوند - ۵ - اخروٹ -

حضرت ایشان در محراب نشسته بودند وے طرف دیگر آمد و نشست۔ درین اثنا حضرت ایشان مرا فرمودند کہ قہوہ بیار ، دویدم بجانبی کہ قہوہ می پختند۔ رسیدم و پیالہ قہوہ گرفتم و بخدمت ایشان آوردم ، فرمودند پیش ایشان ببر ، چون روئے بان عزیز کردم ، دیدم کہ آن مرد نیز حضرت ایشانند۔ گفت ہم پیش ایشان ببر ، این طرف روئے آوردم ، دیدم کہ اینجا نیز حضرت ایشان نشسته اند۔

کرامت ۵۲ : آن درویش از آنحضرت احوال مرا پرسید۔ فرمودند کہ این مرد از جلندر است جان مجد نام دارد ، پسر فلانے ست۔ گفت پدر او آشنائے ما بود ، اورا در کدام سلسلہ مرید کرده اند ؟ فرمودند کہ در سلسلہ قادریہ۔ گفت من سپاس می نمایم ، اورا حضرت غوث الثقلین سید محی الدین عبد القادر جیلانی برسانید۔ درین اثنا حضرت ایشان برخاستند و آفتابہ و چند کلوخ از بن طلب داشتند ، آوردم ، بمسراح رفتند۔ چون از آنجا بیرون آمدند فرمودند جان مجد ! ستارہ قطب را می شناسی ؟ ہمین ست یا دیگر ؟ اشارت بقطب کرده فرمودند کہ نیک بہ بین۔ دیدم کہ از میان قطب بزرگے<sup>۲</sup> ژندہ<sup>۳</sup> سیاه پوشیده بیرون آمد و همچون تیر شتابان در لمحہ<sup>۴</sup> ہمین جا رسید۔ حضرت ایشان فرمودند کہ ملازمت ایشان کن کہ غوث الثقلین اند۔ بنا بر امثال امر ملازمت کردم۔ بعد ازان حضرت غوث الثقلین رخصت شدند و باز بجانب ستارہ قطب متوجہ گشتند و دران ستارہ غائب شدند۔ چون حضرت ایشان بعد از فراغ از وضو بمسجد رسیدند ، آن درویش بمن گفت کہ حضرت غوث الثقلین را دیدی ، گفتم بلے۔

کرامت ۵۳ : سید راوی گفته کہ من بجان مجد مذکور گفتم کہ شا باوجود شاہدہ این قسم اسور بسوداگری چرا فتادہ اید۔ گفت عجب قصہ ایست ، خویشان من نزد حضرت ایشان آمدند و التماس نمودند کہ فلانے را ہمراہ ما بدہید کہ او را کدخدای<sup>۳</sup> سازیم۔ حضرت ایشان فرمودند کہ برو و کدخدای شو ، من رقم ، باز آمدند۔ خویشان من ہمیشہ بخدمت حضرت ایشان مزاحمت می رسانیدند و ایشان می فرمودند و من نمی رقم۔ آخر از مزاحمت خویشان من بہ تنگ آمدند۔ روزے

۲ - مخطوطہ این کامہ ندارد ۔

۳ - صاحب زوجہ ۔

۱ - بیت الخلا ۔

۴ - خرقة ، گذری ۔

پان میخورند - از دہان خود بیرون آورده بمن دادند - خوردن آن پان و سلب شدن احوال من نعا واقع شد - گوئیا مست بودم ، کاروبار دنیا بنظر درآمد - رفاقت ایشان نمودم و کتبخدا شدم و بتجارت افتادم ، اما نسبت محبت بانحضرت پان ست کہ بود - ہر گاہ متوجہ می شوم ایشان را می بینم -

**تصرف ۵۴ :** علامی و فہامی مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی گفتہ کہ سبب انسلاک من بسلک ارادت حضرت ایشان مشاہدہ این خارقہ بود کہ شبے حضرت ایشان را بخواب دیدیم ، این آیتہ بر من خواندند "قل اللہ ثم ذرہم" در ضمن خواندن این کریمہ ہم تصرفے کردند و دل مرا جذب فرمودند چنانکہ دل خود را ذاکر یافتم -

علامی مشار الیہ تا مدتے پاس پان نسبت می داشت ، از باطن ایشان استفادہ واستفاضہ می نمود و ہموارہ می فرمود کہ من اویسی احمد<sup>۲</sup> تا آنکہ بدولت حضور پیوست و بظاہر نیز تعلیم ذکر گرفت -

**کرامت ۵۵ :** درویشے از مخلصان حضرت ایشان (گفت کہ<sup>۳</sup> حضرت ایشان) روزے مرا فرمودند کہ تو و فلان شخص ولایت ابراہیمی دارید - مرا بخاطر گذشت کہ ہر چند فرمودہ ایشان درین باب کافی ست اما اگر مرا نیز علم باین معنی بودے بہتر بودے ، پان شب خلیل الرحمن را با وجاہت<sup>۴</sup> واجہت تمام دیدیم و حضرت ایشان نیز حاضراند - من و آن شخص ہر دو ایستادہ ایم ، حضرت ایشان دستہائے ما ہر دو را گرفتند<sup>۵</sup> و بر قدم بہتر حضرت ابراہیم علیہ السلام انداختند<sup>۶</sup> ، اقدام خلیل الرحمن<sup>۴</sup> را بوسیدیم و بجائے خود ایستادیم -

راوی گوید کہ بعد دیدن این واقعہ چون بملازمت ایشان رسیدم بے آنکہ واقعہ را بعرض رسانم فرمودند "آنچہ گفتہ ام تردد را دران گنجائش نیست و ندانی کہ ہمہ سالکان

۱ - بگو کہ من خدا را می پرستم سپس بگذار ایشان را یعنی کفار را -

۲ - اسم مبارک امام ربانی قدس سرہ کہ تلمیح صریح باسم مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم دارد -

۳ - مخطوطہ این کلمات ندارد - و بے شمول این کلمات جملہ تمام نمی شود -

۴ - باشان و شوکت تمام -

۵ - در مخطوطہ : گرفت -

۶ - در مخطوطہ : انداخت -

این راه را علم بدقائق احوال خود و مشرب و استعداد خویش می دهند بلکه در قرون کثیره یکے را از اکمل خواص بارگاہ خود، باین دولت عظمی و نعمت قصوی می نوازند شیخ نجم الدین کبری که قطب وقت بود، نمی دانست که بر قدم کدام نبی است - برائے تحقیق این معنی یکے از اصحاب خود را بملازمت بزرگے دیگر، که این علم احوال را بوی ارزانی داشته بودند، فرستاد - آن بزرگ بمجرد دیدن او گفت که "آن جہودک توجہ می کند" مرید آزرده خاطر بخدمت شیخ باز گردید و ماجری معروض گردانید - شیخ خوشوقت گشت و رقص کرد و گفت که مرا خبر داد که بر قدم موسی ام علی نبینا و علیہ السلام -

کرامت ۵۶ : روزے یکے<sup>۱</sup> از مخلصان را بخاطر گذشت که حضرت ایشان همیشه امام می شوند، وجه آن چه خواهد بود؟ بهمین خطرہ بملازمت ایشان رسید - بے آنکہ وے بر زبان آرد، فرمودند کہ شافعیہ و مالکیہ برآند کہ بغیر قراءت فاتحہ نماز جائز نیست لہذا خلف امام فاتحہ می خوانند و احادیث صحیحہ نیز دلالت بر این معنی دارد، امام اعظم<sup>۲</sup> قراءت امام را قراءت ماموم گفته مقتدی را قراءت فاتحہ تجویز نمی نماید و جمہور فقہائے حنفیہ برین اند مگر بعضے روایات مرجوحہ بتجویز وارد شد، چون ممہا ممکن<sup>۳</sup> سعی ما در جمع مذاہب است و درین صورت جمع مذاہب نمی شود مگر آنکہ خود امام باشیم -

کرامت ۵۷ : در ایام غلبہ و بوائے طاعون دربارہ عزیزے مردم واقعات ناخوش دیدہ بودند، بعرض حضرت ایشان رسانیدند - آنحضرت فرمودند کہ ختم حصن حصین نماید، وے ختم نموده معروض داشت، آنحضرت فاتحہ خواندند، بعد از فراغ از فاتحہ وے را فرسودند کہ در اثنائے فاتحہ گرداگرد تو قلعه دیدم برپا شدہ، اما بعضے اطراف قلعه نادرست است، ظاہر می شود کہ در قراءت آن نسخہ تقصیرے رفتہ باشد، آن عزیز معروض داشت کہ آرے نسخہ بغایت رکیک<sup>۳</sup> الخط بود، بعضے جاها خواندہ نمی شد و غلط ہم بود -

۱ - اغلب آنکہ مراد از "یکے" خود حضرت مصنف علیہ الرحمہ اند -  
 ۲ - تا حدی کہ امکان دارد -  
 ۳ - بدخط -



آن عزیز رفت باز ختم نمود و بعرض رسانید ، فرمودند کہ این حصن بنظر در آمد و حصن اول بفلان شخص منتقل گشت و بر وے درست آمد و آن شخص بمرض صعب مبتلا بود کہ اطبا از بیماری او مایوس شده بودند ، بالفوز صحت یافت و آن عزیز نیز بعافیت ماند ۔

**کرامت ۵۸ :** حضرت ایشان در سفرے بسرائے فرود آمده بودند ۔ فرمودند کہ مشہود من می گردد کہ درین سرائے امروز آتشی خواهد گرفت کہ خانہا بامتاعها خواهد سوخت ۔ یاران یک دیگر را خبر کنند کہ ہر کس این دعا مکرر بخواند ، او و اسباب او از آتش محفوظ ماند ، دعا این ست ” آعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما یخلق ۔ “ ساعتی نگذشتہ بود کہ در بعضے خانہائے آن سرائے آتش در افتاد و بشدتے کہ بیان نیاید ۔ اشتعال رو داد کہ اطفالے آن محال گشت ، ہر چند مردم تلاشها کردند سودمند نیفتاد ، و بسا خانہا بسوخت و بسیار امتعه باحتراق رفت ۔ ہر کہ از یاران ایشان آن دعا را خواند ، او و اسباب او بسلاست ماند ۔ مولانا عبدالمومن لاپوری کہ فاضل بود ، از مخلصان ایشان اسباب وے سوخت از انکہ وے را کسے ٹرسانندہ بود کہ حضرت ایشان امر بخواندن فلان دعا کردہ اند ۔ او خود را بہزار محنت بخدمت ایشان رسانید ۔

**کرامت ۵۹ :** در آن ایام کہ حضرت ایشان بسیلدہ لاپور تشریف بردہ بودند ، شبے نماز عشا گذارده نزدیک بیکے از دیوار ہائے آن منزل کہ در آن سکونت داشتند ، ایستادہ شدند و فرمودند کہ اشب زہار کسے نزدیک این دیوار نیاید و نخواہد ، حال آنکہ اہر و باران نبود ۔ بعضے مردم را ازین سخن تعجب روئے نمود کہ دیوار ہائے دیگر فرسودہ ترست و این جدار از ہمہ جدران استوار تر ۔ در ثلث آخر شب آن دیوار بحکم آفریدگار بیفتاد ۔ کنیزے نزدیک آن دیوار بود ، چند کلوخ بروے رسید آنحضرت بعتاب فرمودند کہ ما شب نگفتہ بودیم کہ کسے نزدیک آن دیوار نباشد ؟

**کرامت ۶۰ :** میرزا مظفر فوجدار سہرند در قصبہ جیت پور ، ارادہ نمود کہ

۱ - در نسخہ اردو مذکور ست ، در مخطوطہ فارسی ذکر آن یافتہ نہ شد ۔

۲ - در مخطوطہ : حذفہ ۔

بر سر کوہیانِ سرکش بتازد و بدرویشے رجوع نمود و طلب بشارت کرد۔ آن درویش بشارت فتح داد، بعد ازان تردد در دلش افتاد، بخدمتِ حضرت ایشان نامہ فرستاد و از بشارت دادنِ خود معلوم ساخت۔ حضرت ایشان در جواب نوشتند ”درین تاخت ہزیمت بہ فوجدار خواهد رسید، در بشارت شتابی کردند، تا آنکہ امرے چون فلق صبح ۱ ظاہر نشود بر زبان نباید آورد“، سہ چہار روز نگذشتہ بود کہ فوجدار را با کوہیان جنگ افتاد و او را ہزیمت روئے داد و توغ و تقارہ از وے کشیدہ گرفتند، او بہ پریشانی و حیرانی مراجعت نمود۔

کرامت ۶۱ : یکے از مریدانِ حضرت ایشان نقل کردہ کہ من بیمار بودم و تب محرق داشتم و مدت مدید بر من برآمدہ و ضعف و ناتوانی بجائے رسیدہ کہ امید حیات نماندہ و اقربا بر من شب بیداریہا می کردند تا وقت احتضار من حاضر شونند۔ توجہ پدرگاہِ حضرت ایشان آوردم، در آن شدتِ مرض دیدم کہ مردے پیدا شد کہ چادر بغایت سفید پوشیدہ است کہ از سرتا پاٹے وے فرود آمدہ است و بر روے وے نیز سدول است۔ بر من درآمد و گفت کہ این رداٹے ست کہ سرور کائنات علیہ و علی السالطوات والتسلطات بقطبِ وقت حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی فرستادہ بودند و ایشان برائے تو فرستادہ اند، ما آن را بر تو بیوشانیم و بہ برکت آن ترا صحت حاصل گردد۔ از سرتا پاٹے من بیوشانید۔ چون دست بر آن ردا رسانید پیچ چیز ازان بدست من نیامد و از جانب پاٹے برو دتے در من سرایت نمود و تا بسر من رسید۔ چون ہمیشزہ من دید کہ دست و پاٹے من سرد شدہ است، دانست کہ وقتِ من آخر است، دوید و مرا در کنار کشید و بنیاد گریہ و نالہ و صیحه و نعرہ کرد۔ من از فریاد او بیدار گشتم و گفتم کہ مرا صحت ست، غم نہ کنید۔ شور با طلبیدم و آن را خوردم و صحت یافتم، چنانکہ نماز بامداد ایستادہ گذاردم۔

کرامت ۶۲ : و ہم وے گفتہ کہ من و یارے دیگر کہ وے ہم از مریدانِ حضرت ایشان بود داروٹے اساک، کہ دران افیون بود، در خانہ خود راست کردہ بودیم، غیر از ما دو کس احدے بران واقف نبود۔ در حلقہ نماز پیشین بملازمت آنحضرت

۱۔ سہیلہ صبح۔  
۲۔ در مخطوطہ ۱ مذکور نیست، از مخطوطہ ۲ و ۳ آورده شد۔

رفتیم که بعد از مراجعت از ملازمت آنحضرت خواهیم خورد - حضرت ایشان بعد از فراغ خواستند که باندرون محل تشریف ببرند ، بر سر دروازه ایستاده شدند و ما هر دو را نزدیک خود طلبیده ذکر بهشت و حور و قصور در میان آوردند<sup>۱</sup> و نفی لذات دنیوی نمودند و تخریص بر لذائذ آخروی فرمودند - در آخر گفتند "آن داروے افیون که شما راست کرده اید که بخورید (بخورید<sup>۲</sup>)" - حیران گشتیم ، ناچار قبول نمودیم و آن ترکیب را در حوض آب انداختیم و مشاهده این کراست موجب مزید گرویدن گردید -

**کراست ۶۳ :** و هم وے گفته که والدہ من بیمار بود ، من بخدمت حضرت ایشان میلغی نذر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ بردم و التماس نمودم کہ فاتحہ<sup>۳</sup> شفا خوانند - فرمودند کہ این نذر را پیش خود نگہدار ، بحسن ادا قبول فرمودند - شب در واقعہ دیدم کہ حضرت ایشان حاضر اند ، می فرمایند کہ فلانے ! بیدار شو ، برو ، وقت احتضار والدہ خود حاضر باش - از خواب درآمدم ، بے تاب گشتم ہم در شب متوجہ ملازمت آنحضرت شدم ، دیدم کہ از نماز تہجد فارغ شدہ اند - سلام کردم و واقعہ کہ دیدہ بودم ، عرض نمودم - سر بمراقبہ فرود انداختند و تا دیر متوجہ بودند - بعد ازان فرمودند کہ فلانے ! زود برو کہ بر والدہ تو وقت احتضار ست - گریان گریان بر سر بالین والدہ آمدم و نبض وے را دیدم ، از حال خود ساقط شدہ بود ، بعد از ساعتی برحمت حق پیوست -

**کراست ۶۴ :** یکی از مریدان حضرت ایشان نقل کردہ کہ دران ایام کہ از پادشاہ بنامت<sup>۴</sup> بعضے اعدائے<sup>۵</sup> دین بحضرت ایشان گزندے رسیدہ بود ، شخصے از دانایان افسون<sup>۶</sup> و رقیہ با من گفت کہ چند اسم بزبان ہندی می دانم ، اگر از وقت پیشین تا نماز دیگر آن تمام بخوانی ، دشمن ہان روز ہلاک گردد و این معنی از مجربات است و آن اسماء را بر قطعہ کاغذے نوشتہ <sup>۷</sup>بچون داد کہ در چوب سقف خانہ خواہی نہاد - آن اسماء را

- ۱ - در مخطوطہ : کردند -
- ۲ - در مخطوطہ : والتماس نمودم فاتحہ شفا -
- ۳ - چغلاخوری -
- ۴ - جادو و ستر -
- ۵ - در مخطوطہ این کلمہ ندارد -
- ۶ - در مخطوطہ : اسم -

از وے آموختم و آن کاغذ را در سقفِ خانہ نگاہ داشتم - بخاطرِ خود مقرر کردم کہ فردا روز سہ شنبہ است ، آنرا بخوانم - ناگاہ شب حضرت ایشان را بخواب دیدم کہ گویا انگشتِ سبابہ در دندانِ خود می گزیدند و می فرمایند کہ از یاران ما این عمل بسیار عجب است ، زہار آن را بعمل نیاری کہ سحر ست ، ناچار ترک نمودم - بعد ازان سلطان از ایذائے ایشان نادم و پشیمان گردید ، و ایشان را از گوالیار طلبید - حضرت ایشان بوطنِ مالوفِ خود تشریف آوردند - من بملازمت آنحضرت مشرف گشتم ، عالم عالم مردم بدیدن ایشان می آمدند ، و من بخاطر کردم کہ اگر ایشان بالمشافہہ ازان عمل منع فرمایند بے آنکہ من اظهار نمایم ، آن عمل را نخواہم گذاشت ، والا یکبار تیرے بر جگرِ آن عدوا خواہم زد -

سہ روز حضرت ایشان در سہرند ماندند ، ہر سہ روز بخدمت ایشان ہمین نیت می رقم ، سیوم روز از مجمع خلایق رخصت شدہ باندرون می رفتند کہ در دروازہ درون ایستادہ شدند و گفتند کہ فلانے را بطلبید - من حاضر شدم ، فرمودند آن اسماء ہندی را نخواستہ خواند کہ آن سحرست ، از روئے انفعال و اداء انکارے کردم - فرمودند کہ : ”چرا چنین می گوئی ؟ حالانکہ آن آسائی را از فلان ساحر آموختہ -“ نام ہان شخص بردند کہ من از وے آموختہ بودم ”و کاغذے کہ آن اسماء مذکورہ را نوشتہ دادہ در خانہ خود در فلان چوب سقف نہادہ ، ہر چند آن عمل در تاثیر ہمچنان ست کہ وے گفتہ ، اما سحر حرام ست ، برو آنرا پارہ کن -“ من سرور پیش انداختم ، فرمودند کہ : ”با من عہد کن آن را شق کنی و گرد آن عمل نہ گردی -“ دست مرا بر دست خود زدند - مرا از معاینہ این خارق دہشت فرو گرفت و در حیرت گم گشتم کہ ہیچ کس را برین ستر مطلع نساختہ بودم ، بالفور در خانہ آمدہ آن کاغذ را پارہ کردم -

کراست ۶۵ : یکے از مریدان ایشان نقل کردہ کہ مُلّائے پسرِ خواجہ زادہ<sup>۲</sup> را تعلیم می کرد و آن خواجہ زادہ در سفر بود - آن مُلّا را نزدیک بدروازہ درون

۱ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ اند - ۲ - در مخطوطہ : خواجہ زادہا -

برائے مکتب جا دادہ بودند۔ گاہ گاہ والدہ آن پسر بچہ تفتقد احوال پسر خود آمدہ  
 مے ایستاد۔ ناگاہ گاہ و بیگاہ نگاہ ملا بر وے سی افتاد، قضا را ملا دل از دست داد۔ ملائے  
 بیچارہ از خان و نان آوارہ و حیران و پریشان گردید کہ معاینہ جہال مطلوب ہموارہ  
 میسر نہ و این درد جانکاه را بے آن تسکین نے۔ مجنون وار در دشت و بیابان گشتے  
 و شکیبائی بوجہی از وجوہ صورت نہ بستے۔

چون باین راقم آشنا بود، روزے باوے گفتم، حقیقت حال بگو کہ باعث این  
 سرگردانی چیست؟ و منشأ سرگشتگی کدام؟ گفت سلطان عشق بحکم ”ان الملوک اذا  
 دخلوا قریة افسادوها و جعلوا اعزۃ اهلها اذلة“ بر دل این بے دل نزول اجلال  
 فرمودہ است و آن را زیر و زیر ساختہ، عقل را کہ از اعزۃ آن دیار بود مذلل گردانیدہ  
 معزول ساخت و جنون را بجائے آن نصب کردہ۔ اگر بتوانی حال مرا بخدست  
 حضرت ایشان بگذرانی، گفتم تو عریضہ بنویس، من آن را بخدست آنحضرت می گذرانم۔  
 وے حقیقت حال بے اہمال نوشت۔ من آن رقعہ را وقت عشا خلوت یافتہ بملازمت  
 آنحضرت گذرانیدم و گفتم کہ آن زن از اولاد حضرت احرار ست، توجہ حضرت درین  
 باب درکار ست۔ فرمودند کہ ”او را بگوئید کہ فردا بعد از نماز بامداد در حلقہ ذکر  
 رو بروے ما بنشیند کہ توجہ کردہ خواهد شد و آن بلا ہمیشہ اللہ تعالیٰ مندفع خواهد  
 شد“۔ من باوے گفتم، وے علی الصبح بخدست آمد و نماز فجر را با ایشان ادا نمود،  
 بعد ازان رو بروئے ایشان در حلقہ نشست۔ آنحضرت توجہ در باب وے کردند و خار  
 محبت مجازی را از پائے دل وے بر آوردند۔ چون آنحضرت از حلقہ برخاستند ملا را از  
 کیفیت حالش استفسار نمودم۔ گفت واللہ! کہ دل من اکنون از عشق آن زن سرد  
 گشت۔ چنانکہ ہاں لحظہ ازان<sup>۲</sup> رخصت گرفت کہ بوطن می روم کہ ازان بلا و ابتلا  
 بتوجہ حضرت وارستم و برفت۔

گزارت ۶۶ : امیرے از مخلصان ایشان بود، در حویلی ملک احمد کہ نزدیک  
 ایشان در سہرند واقع است، سکونت می نمود۔ روزے حضرت ایشان بوے اعلام

۱ - شیخ بدر الدین مصنف کتاب 'حضرات القدس' - ۲ - یعنی ازان زن -



کردند که شما ازین حویلی بر آئید و اگر نه بلائے عظیم بر شما نازل خواهد شد - اتفاقاً آن اسیر توفیق نیافت ، بغضب پادشاهی و حوادث دیگر گرفتار و مبتلا گشت -

کرامت ۶۷ : تاجرے از مخلصان ایشان بود ، بخدمت حضرت عرض نمود که معاملہ من از جوانی بہ پیری رسید و از من نتیجہ عمر و زندگی فرزندے کہ یادگار بماند بر صفحہ روزگار صورت نہ بست ، توجہے درین باب مبذول دارند - حضرت ایشان لمحہ سر بمراقبہ فرو بردند - فرمودند کہ ترا ازین زوجہ کہ داری ، در لوح محفوظ فرزندے ثبت نیست ، اگر اہلیہ دیگر تزویج نمائی ، از وے فرزندان آیند کہ بعد از تو یادگار بمانند - اتفاقاً زوجہ او وفات یافت - زوجہ دیگر در نکاح آورد ، از وے یک پسر و یک دختر متولد شدند کہ بعد وے یادگار بمانندند -

کرامت ۶۸ : یکے از اقارب ایشان نقل کرد کہ ہمیشہ مرا داعیہ آن می شد کہ از خدمت ایشان طریق بگیرم اما بسبب بعضے موانع حصول این سعادت در تعویق می افتاد - شبے عزم مصمم بر آن آوردم کہ فردا بخدمت ایشان بروم و التماس نمایم کہ مرا در ربقہ<sup>۱</sup> مریدان داخل سازند و تعلیم ذکر فرمایند - ہان شب در واقعہ دیدم کہ دریائے ست عمیق و من این کنار دریا ایستادہ ام و حضرت ایشان در کنار دیگر و در صدد آنم کہ خود را ہان کنار رسانم - ناگاہ نگاہ حضرت ایشان بر من افتاد ، فرمودند کہ اے فلان ! زود بیا ، زود بیا ، دیر کردی - فرمودن ایشان و ذکر در دل من گرفتن معاً واقع شد - چون بیدار شدم ، دل من ذاکر شدہ بود - ہمچنان طریقہ<sup>۲</sup> نقشبندیہ است ، حال آنکہ من از کسے نشنیدہ بودم کہ طریقہ<sup>۲</sup> شغل ایشان چیست ؟ با مداد بخدمت ایشان رسیدم ، از تصرف و کرامت شبینہ بعرض رسانیدم و طریقہ<sup>۲</sup> شغل را کہ شب یافتہ بودم معروض داشتم - فرمودند کہ طریقہ ہمین ست ، بر آن مداومت نمائے -

کرامت ۶۹ : مولانا مرتضیٰ نائب کہ از مخلصان حضرت ایشان ست ، نقل کردہ کہ یک بارے بہ لشکر رقم و مہم مدد معاش در میان آوردم و در آن ایام مہم بصعوبت میسر می شد<sup>۳</sup> و مخادیم را مدتہائے مدید در لشکر گذشتہ بود کہ کار اینہا صورت

۱ - حلقہ -

۲ - در مخطوطہ میسر نشد -



نہی گرفت۔ مرا یأس از حصولِ سهمِ خود حاصل شد۔ شبے توجہ بحضرت ایشان کردم و در باطن خود مدد از ایشان خواستم۔ بہان شب دیدم کہ حضرت ایشان حاضر اند، و در دست من کاغذے ست۔ آن کاغذ را از دست من گرفتند و بروے چیزے نوشتند و بمن حوالہ کردند۔ بامداد کارِ خود را باہل دفتر رجوع نمودم، بہان روز کاغذ مرا داخل واقعہ نمودند۔ مخادیم را تحیر دست داد کہ کار تو باین سرعت درین دو سہ روز چگونه میسر شد؟ و ما را سالہاست کہ در لشکر ہستیم، سهم ما صورت نہی گیرد۔ من قصہ را باز گفتم ہمہ معتقد کرامت ایشان گشتند۔

**کرامت ۷۰:** وہم وے گفتم کہ والد من وصیت کردہ بود کہ نعش مرا بخدمت ایشان بری و عرض نمائی کہ مرا داخل طریقہ خود سازند۔ و طریقہ ایشان بود کہ اموات را (ہم) اعطائے نسبت خود می فرمودند۔ من بعد ارتحالِ والدِ خود بر حسب وصیت او عمل کردم، جنازہ پدر را بخدمت ایشان برائے نماز آوردم و التماس والد نیز معروض داشتم۔ فرمودند کہ فردا در حلقہ ذکر معلوم خواہی کرد۔ روز دیگر در حلقہ ذکر نشسته بودم، غیبت در ربود، دیدم کہ حضرت ایشان نشسته اند و پدر من در حلقہ ذکر بخدمت ایشان بفاصلہ یک کس نشسته است و در شغل سرگرم است، شکر خدا بجا آوردم۔

**کرامت ۷۱:** وہم وے گفتم کہ در آن ایام کہ حضرت ایشان بقلعہ گوالیار یوسف وار می بودند، در سہرند خبر ارتحال ایشان شائع گشت، مغموم و مہموم شدم، فاتحہ خواندم۔ بہان شب بان شیون! چشمم گرم شد کہ حضرت ایشان قدس سرہ با چندے از درویشان در حجرہ نشسته اند۔ فرمودند کہ ای فلان! خبر ارتحال ما کہ شہرت گرفته دروغ است۔ چون بیدار شدم، برخاستم و از ہر طرف خبر گرفتم، بتواتر و توالی خبر عاقبت آنحضرت آوردند و بعد از ان سالہائے بسیار در قید حیات بودند۔

**کرامت ۷۲:** مولانا محمد امین کہ ذکرش بالا گذشت، بخدمت حضرت ایشان معروض داشت کہ نواب شیر خواجہ از جانب پدر سیّد است و از جانب مادر خواجہ زادہ

- ۱ - ماتم۔
- ۲ - یعنی گریہ می کردم۔

وآباء و اجداد وے در ولایت بزرگ شدہ آمدہ بودند۔ حضرت ایشان در باب وے توجہ فرمایند کہ ادمان<sup>۱</sup> خمر و وفور<sup>۲</sup> فجور دامن گیر اوست، اورا ازین ورطہ<sup>۳</sup> منہلکہ بر آرند و توفیق بخشند کہ از آسائے عظیم الشان ست، اگر وے بصلاح آید جمع کثیر و جم غفیر از لشکریان وے بصلاح گرایند، چون حقوق وے بر ذمہ<sup>۴</sup> من است، بنا بران معروض می دارم۔ حضرت ایشان بسکوت می گذرانند، چون التماس<sup>۵</sup> مولانا در باب مکرر شد و عجز و الحاح بسیار نمودند<sup>۶</sup>، آنحضرت روزے توجہ نموده فرمودند ”مولانا! باحوال شیرخواجہ متوجہ شدہ بودم، در لائے<sup>۷</sup> فسق و فجور فرورفته است، توجہ بسیار نمودم کہ اورا از آنجا برآرم، بالفعل دست من باو نرسید، اما آخر اورا بجانب خود خواہم کشید۔“ مدت مدید (بعد) ازین حرف شدید<sup>۸</sup> گذشت۔ چون دور سلطنت پادشاہ دین پناہ صاحب قرآن شاجہان سلمہ الرحمن رسید، حضرت حق سبحانہ شیر خواجہ را توفیق رفیق بخشید کہ از جمیع مناہی<sup>۹</sup> تائب گردید و بطاعت و عبادت خود را مشغول گردانید۔ اتفاقاً اورا صاحب صوبہ تہتہ<sup>۱۰</sup> کردہ فرستادند۔ چون نزدیک بسمہرند رسید بیمار گردید و در سواد سہرند برحمت حق پیوست۔ فرزندان او جنازہ او در جوار روضہ<sup>۱۱</sup> منورہ حضرت ایشان آوردند و در آنجا مدفون ساختند و اثر فرمودہ ایشان کہ ”آخر اورا بجانب خود خواہم کشید“ بظہور رسید۔

کرامت ۳: مرزا فتح پوری پسر میرزا شاہ رخ وقت ارتحال قدوة السلاطین اکبر پادشاہ و جلوس بندگان جمشید منزلت جہان گیر پادشاہ انار اللہ برہانہ بر تخت سلطنت بے اعتدالی نمودہ بود، اتفاقاً خواجہ کلان بہ عبد اللہ خان برخے<sup>۱</sup> از بے اعتدالی ہائے وے رقم نمود، خان مشار الیہ بر وے بتاخت و اورا مقید ساخت و بحضرت سلطان وقت آورد، سلطان وے را حبس فرمود و مدت مدید مرور نمود کہ وے در حبس بود۔ ہر گاہ کسی ذکر وے نزد سلطان می نمود سلطان ضامن طلب می فرمود،

- ۱ - در مخطوطہ: نمودم -  
۲ - قوی و زور دار -  
۳ - ٹھٹھہ از دیار سند شہرے مت قدیم -

- ۱ - کثرت شراب نوشی و فسق و فجور -  
۲ - دلدل -  
۳ - ممنوعات و محرمات -  
۴ - در مخطوطہ: احمر -

چون بسیار بے اعتدال بود ، پیچکس ضامن وے نمی شد و کارش در تعویق می افتاد ، تا آنکه سائراً اتفاق سیر و سیاحت آنحضرت با کبر آباد افتاد - در کثرت مظفر خان فرود آمدند - میرزا فتح پوری از ورود ایشان اطلاع یافت ، و کیل خود را بصد نیازمندی بخدمت ایشان فرستاد و التماس خلاص شدن خود بر منصب<sup>۲۴</sup> اظهار داد - حضرت ایشان فرمودند که ”برو میرزا فتح پوری خلاص خواهد شد“ وے عرض کرد که حضرتم ! کے خلاص خواهد شد ؟ فرمودند ”فردا“ - چون روز دیگر شد ، سلطان وے را یاد کرد ، بے آنکه کسی یادش بدید ، و بحضور طابید و خلاص گردانید و فرمود که من ضامن توام -

**کرامت ۴۳ :** خدمت خواجہ حسام الدین احمد دہلوی بخدمت حضرت ایشان رقیم<sup>۲۵</sup> نوشتند کہ داعیہ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ تکریماً مصمم گشته است ، میخواستند کہ بامتعلقان این سفر مبارک را اختیار نماید و در یکے از حرمین شریفین متوطن و مدفون گردد ، درین باب توجہ شریف مبذول داشته بہ بینند کہ میسر شود یا نہ ؟ مرضی ہست یا نہ ؟ حضرت ایشان در جواب خواجہ مشار الیہ نوشتند ”رفتن متعلقان بنظر نمی درآید بلکہ نزدیک ست کہ منع مفہوم شود ، اگر جریدہ بروند بنظر مستحسن مے درآید ، امید است کہ سلامت برسند“ - چون شوق خواجہ مشار الیہ بر کمال بودہ سعیمہا و تلاش ہا درین باب نمود کہ باہل و عیال خود بسفر حجاز بشتابد تا آنکہ بظل اللہی دین پناہی صاحب قرانی نیز اظهار نمود ، اجازت نیافت و آنزمان<sup>۳</sup> صدق نفس آنحضرت ظاہر شد - و بچ رفتن بامتعلقان کہ متمنائے وے بود ، میسر نگشت تا آنکہ در سنہ ہزار و چہل و سہ (۱۰۳۳ھ) در بند برحمت حق پیوست -

**کرامت ۴۵ :** مولانا محمد حنیف کابلی کہ از اجلہ خلفائے حضرت مخدوم زادہ عالی قدر خواجہ محمد معصوم سلمہ اللہ سبحانہ اند و بارشاد طلاب<sup>۱</sup> دران دیار مشغول ، نقل کرد کہ ارشاد مآب شیخ محمد صدیق فرزند ارجمند شیخ پادشاہ کہ در اصل از کولاب ست ،

۲ - یعنی معرض اظهار -

۱ - یعنی در اثنائے سیر و سفر -

۳ - در بخطوطہ : و آنرا -

الحال در کابل توطن دارد ، سی فرمود کہ بروضع تجرید و تفرید متوجه برہان پور  
بودم ۔ چون بسہرند رسیدم ، مناقب و مآثر حضرت ایشان زیادہ از آنچه قبل ازین شنیدہ  
بودم ، در انجا شنیدم ۔ گفتند کہ اگر گرد عالم بگردی ، شمع از انجا در صحبت شریف  
ایشان حاصل می شود ، بمشام تو نرسد<sup>۱</sup> ۔ از استماع این حرف شگرف خوشوقت گشتم  
و بلا توقف متوجه آستان فلک نشان ایشان شدم ، چون پختاہ ملائکہ پناہ رسیدم ، دیدم  
کہ نماز پیشین را گذارده با اصحاب سر بمراقبہ نشستہ اند ۔ من نیز بیک گوشہ خزیدم ۔  
بعد از فراغ سلام کردم و برپائے ایشان افتادم ۔ تفتیش احوال من کردند و فرمودند :  
”اے درویش ! ہرچہ داری ، بر ما بگوی و راہ انکار مپوی“ من انکار احوال خود کردم  
و گفتم حضرت ! من بیچ حال ندارم ، حضرت ایشان از ابتدائے<sup>۲</sup> احوال من تا آخر  
مقامے کہ عبور من بان واقع شدہ بود ، کما ہوہو ہمہ را بیان کردند ، از شنودن این  
حرف و ظہور این خارق عظیم در حیرت افتادم ۔

ایشان بخلوت در آمدند و مرا گفتند کہ فردا بعد اشراق خواہی آمد ۔ روز دیگر  
بر وقت موعود رسیدم ، اتفاقاً ایشان نماز اشراق گذارده<sup>۳</sup> بودند و بخلوت در آمدند ۔  
اندکے ایستادم ، دیدم کہ صوفیئے در مسجد نشستہ است ، با و نے گفتم کہ حضرت ایشان  
وقتے کہ بیرون آیند ، بگوئی کہ درویشے بخدمت شا آمدہ بود ۔ چون ایشان<sup>۴</sup> بیرون  
تشریف نداشتید ، دعا گفتمہ عازم برہانپور گشت ۔ آن صوفی در جواب گفت کہ حضرت  
ایشان مرا برائے شا نشانده اند و فرمودہ اند کہ اگر ~~مخلص~~ <sup>صديق</sup> نام درویشے بیاید ما را  
خبر کنی ، حال آنکہ من نام خود بخدمت ایشان اظہار نکرده بودم ۔ آن صوفی در  
خلوت آنحضرت رفت و دعائے من رسانید ۔ ایشان مرا اندرون طلبیدند و خود برخاستند ،  
وضو ساختند و بہ تحیت وضو پرداختند ، و اندکے سر بچیمب مراقبہ فرو بردند ۔  
بعد ازان فرمودند کہ پیش بیا ، پیش رقم و نزدیک ایشان نشستم ، باز سر بمراقبہ  
فرو بردند ۔ بعد ازان ذکر قلبی فرمودند و متوجہ گشتند و احوال من ہر ساعت در خدمت

۱ - در مخطوطہ : رسد ۔

۲ - مخطوطہ این کلمہ ندارد ۔

۳ - در مخطوطہ نماز اشراق بودند بخلوت در آمدند ۔

۴ - یعنی شا ۔

حضرت ایشان دگر گون می شد - در یک ساعت آن قدر احوال بمن عنایت فرمودند که بطاعات<sup>۱</sup> سنین شمه<sup>۲</sup> ازان بدست نیاید و هر حال که بر من وارد می شد ، ایشان می فرمودند که این حال بر تو ورود نمود تا آنکه همه احوال وارده مرا بیان نمودند - بعد ازان رخصت برهان پور فرمودند -

**کرامت ۶ :** و هم مولانا<sup>۲</sup> مذکورہ نقل کرد کہ درویشے صفا کیشے با من می گفت کہ متوجہ حرمین شریفین زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً و کرامتے بودم ، چون بسہرند رسیدم بشرف<sup>۳</sup> عتبہ بوسی خادمان حضرت ایشان مشرف گردیدم - از نماز فارغ شدہ بودند ، می خواستند کہ بخلوت گاہ روند ، درین اثنا من سلام کردم و در پیش ایشان بیائے ایستادم - حضرت ایشان بخادم فرمودند کہ برو ، از خانہ ما نان بیار ، خادم رفت و پارچہ<sup>۴</sup> نانے آورد ، ایشان آن نان از دست خادم گرفتہ ، بدست خود در بغل من انداختند و فرمودند کہ اے درویش ! وقت نیک ست ، ہمیں پارچہ<sup>۴</sup> نان مرشد تست ، بہ تربیت تو کافی ست - بعد ازان از خدمت ایشان مرخص شدم ، ہر ساعت احوال من در تزايد بود ، و ہر لحظہ حالے دیگر روئے می نمود ، و آنچه در یک ساعت یاقم در بیست سالہ ریاضت خود کہ کشیدہ بودم ، بوئے ازان نشنیدہ بودم و رنگے ازان ندیدہ -

**کرامت ۷ :** یکے از مخلصان عقیدت کیش نقل کردہ کہ مرا وقتے از اوقات بیکے از فاحشات عشق<sup>۳</sup> و شیفتگی حاصل شدہ بود ، چنانچہ زمام اختیار از دست دادہ ، روزے ویرا در خلوت خانہ خود طلب داشتہ ، مجلس بزم آراستہ خواستم کہ ملاعبت باو نمایم ، ناگاہ حضرت ایشان عیان ظاہر گشتند<sup>۳</sup> و طپانچہ<sup>۴</sup> بر روئے من زدند ، و از نظر من غائب شدند ، بمجرد طپانچہ زدن رعشہ بر بدن من افتاد ، چنانچہ قوت و استطاعت آن عمل شنیع از من مسلوب گشت ، و از انچہ کہ خواستہ بودم<sup>۵</sup> ، نادم و تائب گشتم -

۲ - مولانا محمد حنیف کابلی -

۳ - در مخطوطہ : گشت -

۱ - یعنی ریاضات -

۲ - در مخطوطہ : بعشق -

۵ - در مخطوطہ : بود -

**کرامت ۷۸ :** شیخ نور محمد تہاری<sup>۱</sup> کہ از اصحابِ قدیمِ ایشان است و از مجازانِ آنحضرت و پشت<sup>۲</sup> کرت حضرت رسالت را علیہ السلام دیدہ ، نقل کرد کہ در خانہٴ جَنیہ مسکن داشت کہ ہموارہ با برادرِ من تخمِ عداوت می کاشت ، تا آنکہ برادرِم باسیب او باختر شتافت ، و من نیز دران خانہ می بودم ۔ بعد ارتحالِ برادر حضورِ صورِ مہیبہ<sup>۳</sup> بر من غالب گردید ۔ بوٹے گل ہمیشہ بدماغم می رسید ، و مرا نیز ہمین حال حادث شدہ بود ۔ چون خویشان و قرابتیان ازین حالِ من اطلاع یافتند ، امید از حیاتِ من برداشتند و بہ یأس ساختند ۔ شبے با اہلیہ<sup>۴</sup> خود ہمبستر بودم و ہنوز نغنودہ کہ ناگہ جن بر ما ہر دو ظاہر شد و بیالائے مانشت ، وقوتے بر ما راند کہ مارا طاقت آن نماند کہ دست برداریم و لحاف از پائے خود برداریم ، چون حال باین اضطرار و اضطراب کشید ، حضرت ایشان بر ما ظاہر شدند و آواز دادند کہ نور محمد ! غم نکنی کہ این جن سیت ، بر طرف خواہد شد ” ان کید الشیطان کان ضعیفاً ” ۔

جن بمجرد شنیدنِ آواز آنحضرت ما را خلاص کرد و چون برخاستم حضرت ایشان از نظر من غائب گشتند ۔ بعد ازان پیچکس را از مردم خانہٴ ما آسیب نہ شد و جنیان ازان خانہ جلاء وطن شدند ، و من می دیدم کہ با جمال<sup>۵</sup> و ائصال خود کوچ کنان می رفتند و می گفتند کہ حضرت ایشان ما را جلائے وطن کردند ، و ما بموضع شادی وال<sup>۶</sup> می رویم ۔

**کرامت ۷۹ :** میر شرف الدین حسین حسنی ملقب بہمت خان کہ از مریدان حضرت ایشان بود ، نقل کرد کہ روزے بخاطر من رسید کہ چند پارچہ<sup>۷</sup> نفیس جنس سیلہ دکن کہ در خانہ دارم و جزوے مصالحِ طبخِ بخدست حضرت ایشان بفرستم<sup>۸</sup> ، چون پارچہا و مصالح را جدا کردم بمصحبوب اللہ یار نام کہ برادر رضاعی من ست فرستادم ، ناگہ از زبان عورتے کہ از طرف خسر من بطریق مہمان در خانہٴ من می بود ، برآمد کہ این

۱ - اشکالِ خوفناک ۔

۱ - در نسخہٴ اردو : اناری ۔

۲ - با رخت و اسیب ۔

۳ - ہر آئینہٴ حیلہٴ شیطان ضعیف بود ۔

۴ - مانا کہ ہمین موضع باشد کہ حالا در مضافات لاہور بسوڈی وال شہرت دارد ۔

۵ - در مخطوطہ : بفرستم ۔

۶ - در مخطوطہ : ہرچہ ۔



قسم پارچہ را درویشان چہ می کنند ، ایشان خود نخواهند پوشید - سن باو گفتم کہ بالفرض ایشان نپوشند در خانہ ایشان بکار دیگرے از اہل بیت آنحضرت خوابد آمد - چون الله یار آن پارچہ را بامصالح طبخ بنظر آنحضرت گذراند ، بمجرد دیدن آن فرمودند کہ مصالح طبخ را بگیرند ، و بجانب پارچہ نگاہ کردہ فرمودند کہ بمیر شرف الدین حسین بگو کہ این پارچہ نفیس است ، بکار درویشان نمی آید ، بعضی عورات کہ در خانہ شاہ اند بانہا بیدید تا پوشند کہ لائق آنہاست ، و گردانیدہ فرستادند - از ظہور این کرامت عورتے کہ این سخن از وے سرزده بود بسیار شرمندہ گشت و نادم و پشیمان گردید و توبہ کرد کہ بار دیگر نسبت بایشان این قسم حرفے نگوید -

کرامت ۸۰ : نیز میر مذکور نقل کرد کہ فرزندى شمس الدین احمد وقتے کہ دو سالہ شدہ بود ، وبائے عظیم در نواحی دہلی افتاد ، و در بہان زمان وے بیماری سخت پیدا کرد و دو سہ روز شیر نخورد و بے شعور بود ، و آثار جان کندن ظاہر شد تا آنکہ محسوس شد کہ جان از پائے او برآمدہ بکمر او رسید و از کمر بسینہ - جماعتے کہ نشستہ بودند بجزع و فزع مشغول گشتند ، و من دران وقت بہمگی خود متوجہ بارگاہ حق سبحانہ شدم و نذر بستم کہ این فرزند چون پنج شش سالہ شود با دایہ اش بخدمت حضرت ایشان فرستم کہ بہان جا کلان شود و غلامی آن درگاہ کند و بعبادت مشغول باشد - بعد از آن کہ نذر بستم بالفور محسوس گشت کہ جان باز در بدن او رجوع کرد ، در حرکت آمد و چشم بکشاد و شیر طلب کرد و صحت یافت -

و خوارقِ عظیمیہ<sup>۱</sup> آنکہ چون مندور ایشان بود ، بعد از ان ہر کہ بدنیا داری<sup>۲</sup> وے سعی نمود و اورا لباس اغنیا پوشانید ، آنکس آزار جانی و مالی کشید - چنانکہ جدو جدہ مادری وے بسیار درین تلاش<sup>۳</sup> بودند کہ درویش نشود و او را نگذاشتند کہ بخدمت ایشان بگلامی فرستم ، زود بمردند - و مادرش نیز چون در بہان باب ساعیہ بود ، از دست غلام خودش کشتہ شد -

کرامت ۸۱ : روزے حضرت ایشان در خلوت نشستہ بودند ، عبدالمؤمن نو مسلم

در خدمت بود - فرمودند "بخواه چه می خواهی ؟ پان شود" گفت که حضرتم ! برادر و مادر من در کفر شدت و تعصب دارند ، بر چند تلاش کردم مسلمان نمی شوند ، توجه فرمایند که مسلمان شوند - فرمودند که "چیزے دیگر می خواستی" (عرض کردم که!) از توجه حضرت ایشان بپدمه خیر خواهم رسید ، اما بالفعل ہمین آرزوست که اینها مسلمان شوند - فرمودند "بسیار خوب ، زود مسلمان خواهند شد -" روز سیوم از فرموده آنحضرت برادر و مادر وے از سامانه بسپرنند آمدند و بشرف اسلام مشرف گشتند -

کرامت ۸۲ : گویند که شیخ حسین حانی نقشبندی در واقعه دید که فتنه عظیم قائم خواهد شد و در سلطنت سلطان عالی شیان جهانگیر پادشاه فتور خواهد رفت - وے این مکشوف خود را بخان اعظم اظهار نمود - و این سخن بحضرت ایشان رسید - فرمودند که بلے به چنین بوده است که بر شیخ حسین ظهور نمود ، اما ما آن فتنه را تسکین دادیم - چند روز نگذشته بود که سلطان شاهزاده خسرو<sup>۲</sup> خروج نموده و جمع کثیر از امرا و اغنیا<sup>۳</sup> بهمراه وے برآمدند و فتنه در ملک برپا شد - پادشاه تعاقب وے فرمود ، نزدیک گویندوال ہزیمت خورد و بر آب چناب دستگیر گردید و بحکم فرموده آنحضرت فتنه<sup>۴</sup> تسکین یافت -

کرامت ۸۳ : گویند در زمانے که سلطان خسرو خروج کرده بود ، بعضے امرا به پادشاه رسانیدند که باتفاق مرتضیٰ خان که یکے از عمدہ ہائے سلطانی بود ، خروج نموده است - سلطان فرمود کہ مرتضیٰ خان را در تعاقب او باید فرستاد ، یا او را بیارد یا کشته شود - حضرت ایشان چون این سخن بشنیدند ، فرمودند کہ چون مرتضیٰ خان محب این خانواده است و مروج این سلسله ، پامداد و اعانت او (متوجه باید گشت<sup>۵</sup>) ، متوجه گشتند - بعد ازان فرمودند کہ مارا معلوم ساختند کہ درین جنگ فتح مرتضیٰ خان خواهد شد ، ہمچنان بوقوع آمد -

۱ - مخطوطہ این کلمات ندارد -

۲ - شاہجہان پادشاہ -

۳ - در مخطوطہ : وغیرہ -

۴ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

۵ - مخطوطہ این کلمات ندارد -

**کرامت ۸۴ :** یکے از خویشانِ حضرت ایشان را پسر می‌شد و زنده نمی‌ماند و هم در خورد سالی رحلت می‌نمود ، ازین جهت حیران و پریشان می‌بود - یکبار در خانهٔ وئے پسر آمد ، او را بخندست حضرت ایشان آورد و گفت که حضرت سلامت ! نذر بستم که اگر این پسر زنده کلان شود ، در غلامی ایشان باشد - حضرت ایشان بعد توجه فرمودند که پسر را عبدالحق نام کنید ، زنده خواهد ماند و عمر خواهد یافت ، اما هر ماه پنج پهلوی (؟) نذر حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند می‌داده باشید - از برکت نفس نفیس عیسی دم آنحضرت آن پسر معمر شد -

**کرامت ۸۵ :** یکے از سریدان حضرت ایشان نقل می‌کرد که من پنهان افیون می‌خوردم که بیچ احدی بران مطلع نبود - روزی در رکاب سعادت آنحضرت قدس سره می‌رفتم ، درین اثنا نگاہی بر من انداخته فرمودند که اے فلان ! در دل تو ظلمت می‌یابم تا وجهش چه باشد ؟ ناچار اقرار کردم که من خفیه افیون می‌خورم و اما الحال تائب می‌گردم -

**کرامت ۸۶ :** چون گرامی عمر آنحضرت به پنجاه رسید ، فرمودند که مابین خمسین و ستین از عمر خود فلان وقت حادثه عظیم برخود می‌بینم - در آن وقت قضائے معاق ارتحال من ازین جهان مشهود می‌گردد ، اما بعد ستین که دوازده سال باشد ازین وقت ، قضائے انتقال من ازین عالم مبرم و قطعی محسوس می‌شود - و همچنان که فرموده بودند ، واقع شد - مابین پنجاه و شصت سال عمر ایشان بهان وقت که فرموده حادثه عظیم از سلطان وقت به سبب نماست بعضی اعدای دین و امتناع ایشان از سجدهٔ تمییز که متعارف سلاطین آن وقت بود ، روئے داده ، چنانکه معروف است - و چون سنین عمر ایشان به ثلث و ستین رسید بحکم آنکه قضائے مبرم بعد ستین مشاہده نموده ارتحال فرمودند -

**کرامت ۸۷ :** در سنه یکمزار و سی و دو حضرت ایشان قدس سره در اجمیر تشریف داشتند ، فرمودند که "قرب ایام انتقال ماست" و از حضرت خاتمیت علیه و علی آله الصلوات و التسلیات بشارتها و کرامتها یافتند ، چنانکه بحضرات عالیات مخدوم زادهائے گرامی دامت برکاتهم نوشته اند که پیغمبر خدا صلی الله علیه و علی آله و سلم فرمودند

کہ در عوضِ اجازت نامہ دنیا اجازت نامہ آخرت دادند و از مقام شفاعت نصیبی ارزائی داشتند و نیز نوشتند کہ کلان تر اسماء المؤمنین رضی اللہ عنہم در حضور آن سرور علیہ الصلوٰت و السلام بہ بعضی خدمات اہتمام می فرمایند و می گویند کہ ما انتظار تو داشتیم ، چنان و چنین باید کرد و حضور آن سرور و اہل بیت آن سرور علیہ و علیہم الصلوٰت و التسلیٰت بر من غریب نیست ۔ بعد ازان حضرت ایشان قدس سرہ تمام و کمال بسرانجام آخرت پرداختند و ہرچند عشرت ایشان ارشاد و تکمیل بود ، اما چون وصلی محبوب حقیقی پرتو انداخت عزلت گزیدند و حضرت مخدوم زادہا دامت برکاتہم بعد وصول آن مکتوب متوجہ ملازمت آنحضرت قدس سرہ شدند و بجاہمیر رسیدند ۔ آنحضرت ایشان را بخلوت بردہ فرمودند کہ اکنون مرا ہیچ گونه وابستگی باین جہان نماندہ است ، مرا بآن جہان می باید رفت و وصایا فرمودند ، بعد ازان بوطن مالوف رسیدند ، برای خود خلوت (خانہ جدا تعیین فرمودند ، در آن) می بودند تا آنکہ در مدت قلیل رحلت آخرت فرمودند ۔

**کرامت ۸۸ :** حضرت ایشان در ماہ شعبان ہزار و سی و سہ (۳۳ . ۱۰۵۱) خلوت گزیدند و شب برأت بود ، در آن خلوت احیائے لیل می کردند ، بعد از دو پاس شب بچانہ آمدند ۔ زہرائے زمان والدہ عقیقہ حضرات مخدوم زادہا بر مصلی نشستہ تسبیح می خواند ۔ ناگاہ از زبان آن عصمت پناہ برآمد کہ امشب شب تقدیر آجال و آمال ست ۔ خداواند ! کہ نام کرا از ورق ہستی محو کردہ باشند و نام کدام یکے را ثبت<sup>۳</sup> داشتہ ۔ حضرت ایشان قدس سرہ فرمودند کہ تو بنا بر شک و ریب و تردد می گوئی ، چہ باشد حال کسے کہ می بیند و می داند کہ نام او را از نامہ وجود محو کردند و اشارت بخود نمودند ۔ ہم چنانکہ فرمودہ بودند واقع شد ، بعد شش ماہ ازین سخن ارتحال فرمودند ۔

**کرامت ۸۹ :** روزے حضرت ایشان قدس سرہ در خانہ خود دراز کشیدہ بودند ۔ فرمودند کہ درین سرما درین خانہ خواب نخواہیم کرد ۔ حاضران گفتند مگر در خانہ کہ برای خلوت تعیین فرمودہ اند ، خواہند خوابید ۔ فرمودند کہ آنجا نیز نہ ۔ گفتند

۲ - شب بیداری -

۱ - مخطوطہ مثل این کلمات ندارد ۔

۳ - در مخطوطہ ؛ ثابت ۔

پس کجا خواب خواهند کرد؟ فرمودند از اینجا با بیچ جا نه - به بینید تا خود بخود چه ظاهر شود؟ بجهت رعایت طریقه<sup>۱</sup> تستر و بسبب بیدل شدن دوستان تصریح نکردند و در درآمد سرما از سر ما رفتند -

کرامت ۹۰ : روزی فرمودند که سنین عمر خود را بیش از شصت و سه سال نمی بینم ، همچنان واقع شد که عمر گرامی ایشان شصت<sup>۲</sup> و سه سال بود که ارتحال فرمودند -

کرامت ۹۱ : روزی یکی از امرایان صادق العقیده بتقریب سفارش حاجتمندی مکتوبی نوشتند و در آن مکتوب نگاشتند که چون در این شهر هر سال وبا می افتد ، معلوم نیست که درین سال حیات وفا کند یا نه؟ امید که خوشنود باشند - انتقال خود را از راه تستر باین عبارت ادا نمودند و هم در آن سال در گذشتند -

کرامت ۹۲ : یکی از دوستان نقل کرد که در آن ایام که آن امام بهام (مرجع انام<sup>۳</sup>) قدس سره بیمار بودند ، بخاطر من گذشت که چند روز اجازت گرفته بجانب وطن مالوف رفته باز بخدمت شریف بیایم ، بعرض ایشان رسانیدم که اراده مصمم گشته است که بوطن شده بخدمت برسم ، فرمودند که چند روز باش ، عرض کردم که خطر غالب است - باز فرمودند چند روز صبر کن ، عرض کردم عنقریب بخدمت ایشان مراجعت می نمایم ، به کره<sup>۳</sup> اجازت دادند و این مصرع خواندند :

کجا تو ، کجا ما ، کجا نوپهار ؟

بعد از چند روز ازین سخن رحلت نمودند -

کرامت ۹۳ : بتاریخ دوازدهم محرم الحرام ۱۰۳۴ هـ فرمودند که مرا فرموده اند که میان چهل و پنجاه روز ارتحال تو خواهد شد - هم چنان بوقوع پیوست ، بیست<sup>۴</sup> و هشتم صفر رحلت فرمودند -

۲ - در مخطوطه بیاض گذاشته -

۱ - مخطوطه این کلمه ندارد -

۳ - با دل نخواست -

۴ - یعنی بعد چهل و شش روز از فرموده ایشان قدس سره -

کرامت ۹۴ : پیش از مرض فرسودند کہ دو روپیہ را انکشت بجهت منقل<sup>۱</sup> بیارند۔ بعد ازان فرمودند کہ یک روپیہ را کافی ست کہ واعظ الہی در دل من گفت کہ فرصت کجا ست کہ انکشت دو روپیہ را سوخته شود ؟ عرض کردند کہ چون ایام سرما ست بکار مردم اندرون خواهد آمد۔ فرمودند کہ یاران طول امل دارند ، وقت کجا ست ؟ اما چنین کنند۔ چون انکشت دو روپیہ را آوردند نصف ازان انکشت برائے خود جدا کردند کہ این قدر برائے ما کفایت خواهد کرد ، باقی باندرون محل فرستادند۔ آن مقدار انکشت کہ برائے منقل خود جدا کرده بودند ، در ساعت وصال ایشان با تمام رسید۔

کرامت ۹۵ : پیش از ارتحال خود بمدت مدید بوالدہ حضرات مخدوم زادہائی عالی قدر فرمودہ بودند کہ بر من چنان مکشوف شدہ کہ ارتحال من پیش از تو خواهد شد ، باید کہ از مبلغ سہر خود کہ بیشک از وجہ حلال ست ، کفن من خواہی کرد و ہمچنان بوقوع پیوست ، آنحضرت پیش از عصمت پناہ رحلت فرمودند۔

### اظہار کرامات بعد نقل و وفات ایشان<sup>رض</sup>

کرامت ۹۶ : حضرت ایشان قدس سرہ روز ۳۰ شنبہ وقت فجر یکپاس روز برآمدہ بیست و ہشتم ماہ صفر یک ہزار و سی و چہار ۱۰۳۴ ازین دار بے مدار سفر اختیار فرمودند۔ این حقیر جامع حضرات القدس کہ وقت غسل آن حضرت قدس سرہ حاضر<sup>۲</sup> بود و آب غسل بہ برادر زادہ ایشان شیخ بہاءالدین کہ غسل می داد ، (ہمی<sup>۲</sup> داد) پائے مبارک ایشان بوسیدہ است و برچشم خود مالیدہ است۔ وقتی کہ خواستند کہ جامہ پائے ایشان را بجهت غسل بر آرند و بالاپوش از بالائے ایشان برداشتند۔ دیدم کہ دستہا بر ناف بستہ اند و اہام را یاخضر حلقہ دادہ چنانکہ وضع بدین در نماز مستحب است و حالانکہ وقت ارتحال دست و پائے ایشان را دراز کردہ بودند۔ چنانکہ متعارف ست و حضار بجهت امتحان آنکہ این امر اختیاری ست یا اتفاق ، مکرر دستہائے

۲۔ مخطوطہ این کلمہ ندارد ، وابستہ باید۔

۱۔ انگیٹھی۔



مبارک ایشان را بکشادند۔ باز بہان ہیئت عقید منعقد شد ، چون دانستند بدین وضع مختار ایشان ست ، بہان وضع گذاشتند و مشغول بتختیر گشتند و چون جامہائے برائے غسل فرود آوردند و دستار را از سر مبارک بر گرفتند و بر سریر غسل ایشان را خوانیدند دیدم کہ تبسم نمودند همچنانکہ در حالت حیات طریقہ تبسم ایشان بود ، تا بر سریر غسل بودند ، تبسم داشتند ، تعجب حاضران زیادہ تر شد ، بعد ازان ایشان را وضو دادند و دستہائے مبارک ایشان را باز دراز کردند و آنحضرت را بریسار گردانیدند۔ درین اثنا باز دست راست بر دست چپ بستند۔ دستہا را باز دراز کردہ بر نعش آوردند ، ہمہ حاضران معاینہ ہی نمودند کہ دست راست از طرف یمین و دست چپ از جانب یسار باہستگی حرکت نمودہ بایکدیگر پیوستند و دست چپ را بدست راست قبض نمودند چنانکہ باہام و خنصر راست بر بند دست چپ حلقہ دادند۔ ازین خارق فخم غوغائے عظیم از حضار برخاست و ہمہ بے اختیار تسبیح بر زبان راندند۔ آخر چون مرضی ایشان درین دیدند دست ہائے ایشان را ہمچنان مقبوض گذاشتند و از یکدیگر جدا ساختند و دراز نکردند و این قبض بدین و تبسم از اعظم خوارق و کرامات ست کہ بعد از ارتحال ازان حضرت بظہور رسید و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

بعد ازان ایشان را در قبہ منورہ کہ آنحضرت قدس سرہ بالائے مزار فرزند بزرگوار خود اغنی خواجہ محمد صادق تعمیر فرمودہ بودند ، نگاہ داشتند۔

**کرامت ۹۷ :** روز ارتحال حضرت ایشان قدس سرہ اطراف آسمان بغایۃ الغایۃ سرخ شدہ بود۔ گفتہ اند سرخی آسمان گریہ اوست بر دوستان حق۔ کما فی شرح الصدور : ”ان السماء والارض تبکیان علی المؤمن“ و فیہ ایضاً : ”بکاء السماء جمرۃ اطرافہا“ و فیہ ایضاً : ”غن ثقیان الشوری قال کان یقال ہذہ الجمرۃ الی تکون فی السماء بکاء السماء علی المؤمن۔“

۱ - سریر جنازہ -

۲ - و این داد خدا ست ، ہر کرا خواہد بہد و خدائے تعالیٰ صاحب داد بزرگ است۔

**کرامت ۹۸ :** بعد ارتحال حضرت ایشان قدس سره بسه<sup>۳</sup> چهار<sup>۴</sup> روز یکے از مخلصان نقل کرده کہ امروز وقت پیشین در مسجد حضرت ایشان بنام آدم - مؤذن اقامت گفت و مردم بنام ایستاده شدند ، من عقب امام ایستاده بودم ، بچشم سر (بفتح سین) دیدم کہ حضرت ایشان قدس سره پہلوئے من ایستاده اند و دست مرا گرفته بخود متصل ساختند تا فاصله نماند ، چنانکہ در حال حیوۃ طریقه ایشان بود ، تا آخر نماز ایشان را می دیدم ، در فرجی<sup>۱</sup> و شال سفید بودند و مسجی<sup>۲</sup> در پا داشتند ، وقتی کہ سلام نماز دادم از نظر من غائب گشتید -

**کرامت ۹۹ :** حضرت مخدوم زادگی عارف و حید خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ المجید در ایام ماتم آنحضرت فرمودند کہ من اشب در حجره صحن روضه منوره بودم ، بر بستر افتاده بودم ، و از الم فراق و درد اشتیاق خواب رفته بود ، می یاقم کہ آنحضرت قدس سره در صحن روضه می گردند ، درین اثنا در حالت بیداری معاینه کردم ، توجه بجانب در حجره فرموده درآمدند و بر بستر من نشستہ مرا نیک در کنار کشیدند و تا مدتی در کنار داشتند ، چنانکہ عادت مشائخ است کہ در وقت اعطائے نعمت باطنی معانقہ می نمایند<sup>۳</sup> - پیستے بر من مستولی گشت و لرزه بر اعضائے من افتاد - بعد از آن از نظر من غائب شدند ، تا دران حجره بودم شبہا آنحضرت را قدس سره در صحن روضه می دیدم کہ سیر می کردند و چون وجود طبعی من طاقت معانقہ ساکنان عالم قدس نداشت و هول کشیده ، باز بان طریق کہ شب اول دیده بودم ، نیاقم و بحضور روحانی کفایت می شد -

**کرامت ۱۰۰ :** یکے از مخلصان حضرت ایشان نقل کرده کہ پسر من بیمار بود دران بیماری صور موحشہ<sup>۴</sup> و پیئات سمیبه او را می نمودند ، و او می ترسید و می لرزید گفتم اے فرزند ! تو حضرت ایشان را در خورد سالی دیده بودی ، آیا چیزے از حلیه مبارک ایشان بیاد تو مانده است یا نه ؟ گفت لحيہ شریف و فئس مبارک آنحضرت در نظر من است ، گفتم : پس ہمین قدر در نظر دار ، تا وساوس شیطانی گرد تو نہ گردد

۱ - چوغہ -  
 ۲ - موزہ چرمین -  
 ۳ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشته -  
 ۴ - اشکال خوفناک -

و بطفیل حفظ صورت ایشان حق سبحانہ ترا صحت کرامت فرماید ، او بحفظ حلیہ ایشان اشتغال نمود ، ناگاہ غیبتش در ربود ، بعد افاقت بیان نمود کہ حضرت ایشان را دیدم فرمودند : ” بخدا رسیدیم و بہ بہشت در آمدیم ، اول پائے راست در بہشت در آوردیم و قدم خدای گرفتیم ۔“ گفتم ” یا حضرت ! مرا بخدائے تعالی رسانید ، قدم او تعالی گیرم ۔“ فرمودند کہ ” ہنوز وقت تو و وقت فرزندان من نرسیدہ است ۔“ چون از خواب برآمد صحت بر کمال یافتہ بود و اثرے از ضعف نماندہ و وسواس بکلی بر طرف شدہ ۔

بعد از دیدن این واقعہ صادقہ در دیار ما خبر رسید کہ حضرت ایشان از عالم رفتند ۔ چون کرامات و خوارق عادات آنحضرت قدس سرہ از حد و عدہ بیرون است ایراد ہمہ آن درین مختصر گنجائش نداشت ، بالضرورۃ بہمین قدر درین اختصار اقتصار<sup>۲</sup> نمودہ ، و خوارق کبیرہ آنحضرت در ذکر خلفاء و اصحاب ایشان کہ روایت<sup>۳</sup> کرامات اند ، نیز مذکور گردد ان شاء اللہ ۔

و بعضی احوال و اقوال و کرامات کہ قبل ارتحال و بعد آن بوقوع آمدہ ، در رسالہ جدا مسمی بوضان احمدی نوشتہام ، فارجم<sup>۴</sup> الیہا ۔

۱ - شمار ، در مخطوطہ این کلمہ نیست ، بیاض گذاشتہ اند ۔

۲ - در مخطوطہ این کلمہ نیست و برعایت اختصار باید ۔

۳ - پس بآن رجوع نمائید ۔

۴ - جمع راوی ۔

## الحضرة العاشرة

### فی تواریخ وصاله رضی الله عنه

بعضیہ دوستان تواریخ و مرثیہا گفته اند ، از انجمنہ بر خے را اینجا ایراد می نماید ۔  
خواجہ ہاشم کشمی برہان پوری کہ بخلاف ایشان در بلدہ برہان پور برمسند شیخت  
و ارشاد بود ، گفته کہ این شخصت و سہ فقرہ کہ برطبق عدد سنین عمر حضرت ایشان  
است ، ہر یک تاریخ سال وصال آن قدوۃ ارباب کمال و اکمال ست قدس اللہ تعالیٰ  
روحہ و افاض علینا فتوحہ ۔

(۱) باسم فیاض دلہا ۔ (۲) قطب الاقطاب والا روزگار باشد ۔ (۳) سراج وجود

۱۰۳۴ھ

۱۰۳۴ھ

- طرف بست ۔ (۴) ماہ محققین رفت ۔ (۵) خیر الاولیا نماند ۔ (۶) منور رحلت نمود ۔  
(۷) معرفت مُرد ۔ (۸) احمد زبدۃ مشائخ بود ۔ (۹) روح علمائے راسخ بود ۔  
(۱۰) ظلل مجدد بود ۔ (۱۱) او امر خلفائے احمد بود ۔ (۱۲) ہمہ آئین صحابہ  
سید الثقلین بود ۔ (۱۳) والہ حب شیخین بود ۔ (۱۴) مہر عثمان رضی و علی رضی بود ۔  
(۱۵) ہمہ محبت اہل بیت نبوی بود ۔ (۱۶) اقتباس نبوت بود ۔ (۱۷) ابر نیران رحمت  
بود ۔ (۱۸) شہسوار محبت بود ۔ (۱۹) خدیو عارفان بود ۔ (۲۰) فرخاصان بود ۔  
(۲۱) تکیہ گہ ہمہ اتقیا بود ۔ (۲۲) سرور اہل تمکین بود ۔ (۲۳) منور آداب خواجہ  
بہاء الدین بود ۔ (۲۴) رائے خواجہ علاء الدین بود ۔ (۲۵) آن خواجہ مجد پارسا بود ۔  
(۲۶) بزرگیہ ہائے خواجہ عبید اللہ بود ۔ (۲۷) ادراک خواجہ باقی باللہ بود ۔  
(۲۸) رواج محبت رسول اللہ بود ۔ (۲۹) راوی ذی الجلال بود ۔ (۳۰) ہمہ امثال  
بود ۔ (۳۱) وے شمس حقیقت ۔ (۳۲) شہباز طریقت ۔ (۳۳) جان شریعت ۔  
(۳۴) ابجد تربیت بود ۔ (۳۵) رفیع المرتبت ۔ (۳۶) خیر المناقب ۔ (۳۷) مرآت

جالِ الله اکبر - (۳۸) آیت من آیات عزو جتل - (۳۹) شگرف روزگار - (۴۰) کاشف پروردگار - (۴۱) باعث نجات آمد - (۴۲) سرچشمه حیات آمد - (۴۳) بہار اسرار قرآنی - (۴۴) منور دین بالف ثانی - (۴۵) رونق چمن زار عشرت - (۴۶) بل گلگونہ عروس سعادت - (۴۷) دلچہ صباحت و ملاحت - (۴۸) ہمہ محبت و ہمہ محبوبیت - (۴۹) ہو فخر النسب - (۵۰) غازة وجه ادب - (۵۱) اکمل الافاضل - (۵۲) خیر اکابر - (۵۳) شرف جنات - (۵۴) شہے عالی درجات - (۵۵) عمر احمدی بہان عمر پیامبر - (۵۶) وصل محب الله سه شنبہ صفر - (۵۷) روز کوچ سه شنبہ صفر - (۵۸) عطر الله عزوجل مشواہ - (۵۹) و جعل بدار الخلد مأواہ - (۶۰) رزقنی الله توفیقہ - (۶۱) و بسط الله تعالی دائماً طریقہ - (۶۲) اکثر الله محبہ الی یوم الدین - (۶۳) بحق نبی الله و محبوبہ و آلہ و اصحابہ والتابعین -

رباعی<sup>۱</sup> : کہ حروف معجمہ از ہر مصراع مصرح (مبتین) تاریخ وصال ست

و حروف سر ہر مصراع مصرح اسم مکرم :

آن مرشد رہ کہ بود او فخر کبار	حیرت زدہ از شہود او چشم ہزار
ن + ش + ب + ف + خ + ب = ۱۰۳۴	ی + ت + ز + ز + ش + ج + ش + ز = ۱۰۳۴
سہر فلک و قربت بستان کمال	دریائے کرم ، چراغ بزم ابرار
ف + ق + ب + ت + ب + ت + ن = ۱۰۳۴	ی + ع + ج + غ + ب + ز + ب = ۱۰۳۴
	ا + ح + م + د = احمد

رباعی<sup>۲</sup> : و این رباعی برعکس<sup>۲</sup> نخستین ست و نیز حروف<sup>۳</sup> ابتدا ہائے او بیان

ولادت آن شیخ دین -

او سرور ملک مہر و دریائے شہود	خباک رہ آن ، سرمہ ابصار جنود
شاہ اورنگ معرفت ، گوہر سر	علامہ عصر ، لوح اسرار وجود

۱ - در مخطوطہ عبارت ناقص ست باین طور: "رباعی کہ حروف معجمہ از ہر مصراع مصرح اسم

مکرم" بقیاس تصحیح کردہ شد و الله اعلم -

۲ - کہ حروف غیر معجمہ از ہر مصراع مشتمل ہر تاریخ رحلت است -

۳ - ا + خ + م + ع = ۱۰۳۴ سال ولادت -

رباعی ۳ : کہ ہر یکے مصرع این بیان سال وصال بود :

این قطب سراج عالم ہمت بود      شاہ کل و در لجهٔ وحدت بود  
۵۱۰۳۴      ۵۱۰۳۴

دین تازہ ز وے چو نوگلے از ابر بہار      و آن در عالم مایدهٔ نعمت بود  
۵۱۰۳۴      ۵۱۰۳۴

مستور نماند کہ نثر ہائے کہ بر سر این سہ رباعی مرقوم است ، نیز بر وفق قاعدہ رباعی خود تاریخ وصال<sup>۱</sup> می شود ۔

رباعی ۴ : (کہ ازان) بقاعدہ توشیخ<sup>۲</sup> مرتب 'تخلد' بیرون آید کہ سال وصال حضرت ایشان است رضی اللہ تعالیٰ عنہ :

تا رفت گل از باغ چمن زار بماند      بخت من و گلشن چو شب تار<sup>۳</sup> بماند  
بالش ز چمنہا چو شکیب از دل رفت      لخت<sup>۴</sup> دل بلبل سر ہر خار بماند

رباعی ۵ : ہر مصرع این رباعی کہ مرکب از حروف غیر معجمہ است ، نیز تاریخ وصال آنحضرت ست و حروف<sup>۵</sup> ثالث ہر مصرع محصل نام نامی ایشان رضی اللہ عنہ :

او اعلام اہل عصر و در علم علم      لوح الاسرار و لامع ملک کرم  
۵۱۰۳۴      ۵۱۰۳۴

او سہر کمال و سرور عالم حلم      گرد رہ او سرمہ دہ اہل حرم  
۵۱۰۳۴      ۵۱۰۳۴

رباعی ۶ : سال وصال بہ تعمیم<sup>۶</sup> حاصل شود و از حرف ثانی ہر مصرع نایب بحصول پیوندد کہ مبین عمر آن حضرت است ۔

۱ - یعنی از حروف معجمہ نثر اول و از حروف سہملہ نثر ثانی و از جمیع حروف نثر ثالث سال وصال می برآید ، مانا کہ در حروف این نثر از اقلام کاتبین تغیرے رفتہ است و سعی و محنت مصنف بے ہمرگشتہ یا این کہ مراد مصنف مفہوم این فقیر نگشتہ (محبوب الہی عنی عنہ)

۲ - یعنی حرف اول از مصرعہ اول حروف ثانی از مصرعہ ثانی و حرف ثالث از مصرعہ ثالث و حرف رابع از مصرعہ رابع مجموع آنها 'تخلد' می گردد کہ عدد آن ۱۰۳۴ می باشد ۔

۳ - در مخطوطہ : تار تار - ۴ - در مخطوطہ و ترجمہ اردو : لحظ -

۵ - کہ : ا + ح + م + د ، است - ۶ - در مخطوطہ : تعمیم -



آن کو بخموشی سخن آموخت مرا      تا رفت بدامان عزا دوخت مرا  
می جست بگریه دل ز سال سفرش      ابر آمد و گفتا غم دل سوخت مرا

رباعی ۷ : تاریخ وصال درین رباعی واضح است ، مع ذالک حروف<sup>۱</sup> ثانی هر مصراع علی سبیل الاتفاق ایما بعدد سال عمر ایشان نماید -

بود مهر و ماه علم حال و قال      همچو عثمان مر حیا را زین بود  
از خرد چون سال عزمش جست دل      زین دو معنی گفت ذو نورین بود

۵۱۰۳۴

### قطعات تاریخ وصال :

قطعه ۱ : درین قطعه نیز تاریخ وصال ظاهر ست و اول هر مصراع که محمول او لفظ حاضر ست تاریخ بدو خلافت حضرت ایشان ست -

۵۱۰۰۹

جیبی که از حسن ذاتی خویش      اللهمس همی ساخت دریائے آن  
ضمیرم ز دل سال وصلش بجست      رقم زد : بهشت برین جائے آن

۵۱۰۳۳

قطعه ۲ : بهار باغ عرفان ابر رحمت      کزین گلشن بتعجیل صبا رفت  
مگر صبح قیامت سر بر آورد      که از مشکوای دین شمع هدی رفت  
درین ملک فنا غرق لقا بود      هم از عین بقا اندر لقا رفت  
زیادش خانه دل آفتاب است      اگرچه<sup>۲</sup> از دیده چون نور وضیا رفت  
چو شاه اولیائے عهد خود بود      خرد گفتا که شاه اولیا رفت

۵۱۰۳۳

قطعه ۳ : آنکه بود از کلید خامه<sup>۱</sup> او      قفل اشکال عارفان حل ، رفت  
بود چون شمع جمع اهل کمال      عقل گفتا سراج کمال<sup>۳</sup> رفت

۵۱۰۳۳

۱ - یعنی : و + م + ز + ی مجموع اعداد آنها ۳۳ باشد که سنین عمر شریف است -  
۲ - در تلفظ هائے چه و الف از ساقط خواهد شد -  
۳ - در مخطوطه : اکمل و در نسخه اردو : کمال -

قطعہ ۴ : بنمود یکے موج زد ریائے حقیقت  
چون جلوہ او آب ریاض عرفا بود  
ہم باز بدان بحر ازل بے سرو پا رفت  
تاریخ سفر گوئی کہ آب عرفا رفت

۱۰۳۴ھ

قطعہ ۵ : رفت آنکہ بود دیدہ ادراک این و آن  
او نائِبِ رسولِ بُد ار نیست باورت  
خفّاش آفتاب ظہور کمال او  
نائِبِ شہار و عمر نبی بین و سال او

۶۳

قطعہ ۶ : سایہ ز سرو احمد مرسل نہفتہ بود  
از بسکہ امتثال نبی بود جملگی  
این احمد ست سایہ او ز امثال او  
می جوئے ز امثال نبی انتقال او

۱۰۳۴ھ

قطعہ ۷ : ولہ علی سبیل التعمیہ :

محمل کہ بست سوئے بیایان کہ کوہسار  
فارس کہ بود از شرر نعل توسننش  
خارے خلیدہ در جگر اشتران بست  
شبہائے غم چو بخت من آخرسیہ چراست؟  
از رہ روانِ بادیہ پیرنا<sup>۳</sup> بسوختہ؟  
کز اشک گرم شان دل خارا بسوختہ  
این شعلہ گر نہ خانہ<sup>۴</sup> شبہا بسوختہ  
از دوش باز دست مسیحا بسوختہ؟  
گو ، داغ<sup>۵</sup> دل ، تمام سراپا بسوختہ  
روزِ وداعِ دلبرِ ما پرسد ار کسے  
نبض کہ بر گرفت کہ چون شعلہ کارزار

قطعہ ۸ : تاریخے کہ میر احمد یافتہ و خواجہ ہاشم بنظم آن پرداختہ :

شہِ ملکِ دین ، سہرِ اوجِ یقین  
چہ شہ ؟ سروِ آزادِ بستانِ قرب!  
بعہدِ فراقش سرِ جان کرا ؟  
اگر سالِ عزمش پرسد دلے<sup>۵</sup>  
کزو دین و دل بود ، آباد کو ؟  
سرِ بندگانِ دل آزاد کو ؟  
بروزِ وداعش دلِ شاد کو ؟  
بگو ، سرورِ اہلِ ارشاد کو ؟

۲ - یعنی بخواجہ مجد ہاشم کشمی -

۱ - در مخطوطہ : اجل -

۳ - در مخطوطہ اینجا بیاض گذاشتہ -

۴ - از ، داغ دل ، قد آن کہ دا باشد تمام سوختہ 'غ' دل' باقی ماندہ کہ عددش ۱۰۳۴ می شود -

۵ - در مخطوطہ : لے -

## قطعہ عربیہ ۹ :

یا ایہا الانام لقد سافر الامام العارف الذی وهب ربه الہات کأن بدر یقین قد انطلق لاصاب ارب رسول بحقه

من کان باب خدمته عروۃ القبول حال التي تحیر فی شأنها العقول من مشرق الظهور<sup>۲</sup> الی مغرب الافول فاكتب لعام رحلته وارث الرسول

## تواریخ مستخرجہ میر محمد نعان رحمہ اللہ :

ازین شخصت و دو فقرہ کہ برطبق سال عمر حضرت ایشان است ، ہر یک تاریخ وصال آن قدوہ صفا کیشان است کہ خدمت میر محمد نعان کہ کمل خلفائے حضرت ایشان است ، از دل بزبان و از زبان بقلم آورده :

- (۱) مرجع ما رفت - (۲) رہبر اہل حلاوت نماند - (۳) عنقائے قاف عزت نماند -
- (۴) در دریائے محبت<sup>۳</sup> نماند - (۵) آئینہ جمال نماند - (۶) نور مصباح عبودیت نماند - (۷) فارس میدان صفوت بود - (۸) آفتاب جہان ملاحت بود -
- (۹) سند ارباب قربت بود - (۱۰) مرکز دائرہ سعادت بود - (۱۱) قافلہ سالار کعبہ بیت بود - (۱۲) سروش محبوبیت بود - (۱۳) مرجع اصحاب تجرد بود - (۱۴) بدر منیر تقوی بود - (۱۵) جان ارباب خانقاہ - (۱۶) باہل صلابت تکیہ گاہ بود - (۱۷) واقف اطوار حقیقت بود - (۱۸) شمس سائے الفت بود - (۱۹) بیکر معرفت بود - (۲۰) اشرف العارفین بود - (۲۱) کنز مخفی دارین بود - (۲۲) مال مشائخ بود - (۲۳) نور حدقہ کراست - (۲۴) عرش مجید اجابت - (۲۵) شجرہ طیبه تکمیل - (۲۶) گنج فضل النہیہ - (۲۷) ہادی حضور - (۲۸) مفتوح ابواب فتوح - (۲۹) ترجمان کلام لاریب -
- (۳۰) منبع اخبار نبوی - (۳۱) راست رو ملک ابدی - (۳۲) اکمال آثار مصطفویہ -
- (۳۳) صراط مستقیم وحدانیہ - (۳۴) خدیو اجتراد (۳۵) مہر سپہر حدیث - (۳۶) سرمہ دیدہ اقتدار - (۳۷) محرم رموز الاسرار - (۳۸) آیت برکات - (۳۹) آرایش جمال ولایات -

۱ - در مخطوطہ ، و ترجمہ نسخہ اردو : لہ ، حال التي -

۲ - و الطلوع انساب - ۳ - در مخطوطہ و نسخہ اردو : محبت -

(۴۰) اعتصام الناصرین - (۴۱) شمس مستعدین<sup>۱</sup> - (۴۲) نور ابصار تفرّد - (۴۳) زاد  
 خاشعان - (۴۴) سند ذکر - (۴۵) اساس افضال - (۴۶) خلاصہ نور حمد - (۴۷) بال  
 رضا - (۴۸) باب گنجینہ فیاض - (۴۹) نور ستائش ابد - (۵۰) نور جہان طریقت -  
 (۵۱) ریاض احمدی - (۵۲) فیض صمدی - (۵۳) نقطہ دائرہ احترام - (۵۴) جمال  
 تجلیات علوی - (۵۵) گل گلشن تعزز - (۵۶) معلّم دیپرستان وصل - (۵۷) مرشد  
 شفیق - (۵۸) بحر عمیق تصدیق - (۵۹) گوشوارہ صباحت - (۶۰) اماماً داعیاً  
 الی اللہ باذنہ - (۶۱) بفر دوس رفت - (۶۲) بجانب خلیل شد -

منظومہ : کہ ہر مصرع وے تاریخ می شود :

او نور جہان مکرمت بود	او نور سپہر محبت بود
سرمایہ ہر فتوح بود او	در ما ہمہ قوت روح بود او
او محرم راہ کعبہ وحدت بود	او منبع نور سید عزت بود
مدوح جواد و سعدن نصرت بود	برہان کمال ہادی رحمت بود
قبلہ عسکر سعادت بود	گوہر افسر محبت بود
آن گل گلستان انسانی	کاشف رمز و راز ایقانی

تاریخہائے کہ فضائل پناہ مجد صادق کشمیری گفته :

قطعه ۱ :	فریاد ز گردشِ زمانہ
	بیداد ز دستِ جورِ ایام
	کہ بود بخلق فیضِ او عام
	بگذشت ز دہرے سرانجام
	یکبارہ قرار و صبر و آرام
	شد صبح امید طالبانِ شام
	او بسود بدہرے پر دد و دام
	افسوس فتادہ برجِ اسلام
۱ -	فریاد ز گردشِ زمانہ
	قطبِ ارشادِ شیخ احمد
	در ماہ صفر بہ بیست و ہشتم
	از رفتن او ز بیدلان رفت
	شد روز وصال عاشقانِ شب
	چون قلعہ دین و برجِ ایمان
	تاریخِ وفات او برآمد <sup>۲</sup>

۱۰۳۴ھ

۲ - در مخطوطہ : برآید -

۱ - در مخطوطہ و نسخہ اردو ہر دو : مستفیدین -

و ہم وے گفته است :

الولی لایموت بل ینقل الی<sup>۱</sup> المنزل الابدی (۵۱.۳۴)

و ایضاً : الموت هو جسر یوصل الحبیب الی<sup>۲</sup> الحبیب (۵۱.۳۴)

مخدومی زادگی خواجہ محمد عبیداللہ پسر خورد قطب زمان حضرت خواجہ محمد باقی

قدس سرہ تاریخ ارتحال آنحضرت یافتہ است :

”مات ولم یمت بل حی<sup>۳</sup> ابدأ“ (۵۱.۳۴)

و برادر کلان ایشان خواجہ محمد عبداللہ تاریخ ایشان یافتہ :

مأتمم صفا کیشان (۱.۳۳ - یک کم مانده<sup>۴</sup>) -

ملا حیدر تاریخ ایشان یافتہ :

کشاف حقائق و معارف بودہ (۵۱.۳۴)

مولانا عبدالقادر انبالی تاریخ آنحضرت یافتہ :

کیجا شد خلیل اللہ<sup>۵</sup>

(۵۱.۳۴)

و ہم وے گفته :

”دفنت<sup>۶</sup> الحکمة“ (۵۱.۳۴)

مولانا کریمی کہ از مخلصان حضرت ایشان است ، تاریخ ارتحال آنحضرت چنین گفته :

کہ مثلش مادر ایام کم زاد

قدم در شاہراہ خلد بنہاد

بگفتا ساکن خلد برین باد

قطعہ : شد ملک ولایت شیخ احمد

ازین راہ خطرناک و پراشوب

پرسیدم زہائف سال تاریخ

۵۱.۳۴

۱ - یاے 'الی' بلحاظ تلفظ الف اعتبار کردہ اند -

۲ - اینجا یاے الی بصورت کتابی معتبر داشتہ اند -

۳ - یاے 'حی' را مکرر شمار کردہ اند و الف تنوین ابدأ را ساقط داشتہ اند -

۴ - چون وفات آنحضرت قدس سرہ در اوائل شہور ۵۱.۳۴ واقع شدہ ، یحتمل کہ ہمین وجہ

آن سال را اعتبار فرمودہ اند -

۵ - اعداد 'اللہ' مساوی ۳۶ قرار دادہ باعتبار لام واحد و اسقاط الف بعد وے -

۶ - در مخطوطہ : اند فن الحکمتہ و در نسخہ اردو : قتی الحکمتہ و ہر یک از مادہ تاریخ خالی

ست ، مانا دفتت الحکمتہ گفته است و سال روان وفات را اعتبار نکرده -

## الحضرة الحادى العشر

در بیان مقامات فرزندان گرامی و خلفائے آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت خواجہ محمد صادق قدس سرہ :

اعظم و اکبر ابنائے حضرت ایشان و اشرف اولیائے زمان بودند - ولادت آن سرو جوئبار ولایت در سنہ ہزار اتفاق افتاد ، از اوان صبا و زمان صغرسن آثار علو استعداد و سیمائے ہدایت و ارشاد از جبین مبین آن رہبر راستین پیدا و ہویدا ہوا ، چنانکہ جد امجد آن عالی منقبت علیہ الرحمہ در ایام طفولیت ایشان ، ایشان را تعلیم می فرمودند و بحضرت ایشان ما قدس سرہ می فرمودند کہ این فرزند شما از ما امور عجیبہ و غریبہ از حقیقت اشیاء و کیفیت خلقت آنها می پرسد کہ بدشواری خود را از جواب آن خلاص می کنیم -

وقتی کہ حضرت ایشان قدس سرہ بعد ارتحال والد ماجد خود بیک سال در سنہ ہزار و ہشت بدولت صحبت حضرت خواجہ قدس سرہ مشرف گشتند - آن مخدوم زادہ برجادہ در سن ہشت سالگی نیز ہمراہ والد بزرگوار خود ہوا ، و بنظر فیض اثر حضرت خواجہ رسیدند و طریقہ ازان حضرت گرفته ، از برکت توجهات عالیات حضرت خواجہ قدس سرہ دران سن ہشت سالگی احوال و واردات غریبہ برآن مخدوم زادہ عالی قدر وارد می شد و صنوف کشف و اذواق و استغراق بران جناب علو و علو داشت ، و باوجود غلبات و جذبات بتحصیل علوم نیز اشتغال می نمودند - و چند کتاب را سبق می خواندند و گاہ از سلطان جذبہ و طغیان احوال حاسر<sup>۲</sup> و پا برہنہ می برآمدند و اوراق اسباق برطاق بی مانند ، و تواتر و تکاثر جذبات بر ایشان بنوعی غلبہ می نمود کہ اکثر اوقات حضرت خواجہ می فرمودند کہ محمد صادق را طعام بازار بخورانید ، تا از استیلائے

۱ - مخدوم عبدالاحد فاروق رحمة اللہ -

۲ - برہنہ سر -



حال اندکے فرود آید۔ حضرت خواجہ گلچے در آن آشفستگیہا کہ ایشان را رو می داد<sup>۱</sup> می فرمودند کہ دیوانہ ما را بہ بینید کہ چہ حال دارد ؟

علاوہ حال ایشان بمثابہ<sup>۲</sup> بود کہ روزے یکے از مشائخ زمانہ بخدمت حضرت خواجہ رسید و احوال بلند خود را بعرض آنحضرت رسانید و معروض داشت کہ اگر در صحبت شریف نیز ہمین قسم احوال بحصول می پیوندند ، تکلیف شاہ نکم و اگر فوق آن حاصل می گردد ، در خدمت شاہ باشم و استفادہ نمایم۔

حضرت خواجہ فرمودند کہ محمد صادق را بطلبید ، ایشان را آوردند ، حضرت خواجہ قدس سرہ فرمودند کہ بابا احوال خود را بگوئید کہ این شیخ مہمان ما ست ، از زبان شاہ بشنود۔ آن مخدوم زادہ عالی منزلت واردات و سواخ خود را بعرض حضرت رسانید۔ اتفاقاً این احوال مطابق احوال آن شیخ بودہ است کہ درین پنجاه سال حاصل نمودہ بود با فراوان زوائد۔ آن شیخ از استماع احوال خویش از زبان طفل ہشت سالہ کہ دو سہ ماہ است کہ داخل این طریق شدہ ، از حیرت خود را گم کرد و پندار علو حال از دماغ وے بدر رفت۔

مرحمت و شفقت حضرت<sup>۲</sup> ایشان قدس سرہ و محبت آن مخدوم زادہ بآنحضرت بدان درجہ بود کہ یک بارے حضرت خواجہ را تب محرق عارض شد ، آن مخدوم زادہ نیز تب گرفت و این تبہا امتداد کشید۔ آخر روزے حضرت خواجہ بحضرت ایشان فرمودند کہ تبہائے ما انعکاسی ست ، تا محمد صادق اینجا ست نہ تب وے بر طرف خواہد شد نہ تب ما ، وے را بسہرند بپرید تا تبہائے ما ہر دو دور شود۔ حضرت ایشان بنا بر امثال ہمچنان کردند۔ ہمین کہ وداع شدہ بسرائے نخستین رسیدہ فرود آمدند تب آن مخدوم زادہ مندفع شد و مخبر خبر آورد کہ تب حضرت خواجہ قدس سرہ نیز زائل گشت۔

ازین قسم معاملہ در سلسلہ علیہ نقشبندیہ بسیار واقع شدہ ، چنانکہ عزیزے را ازین طریقہ بیکبار از غلبہ سرما لرزہ و رعشہ پیدا شد ، ہر چند بحافہا می پوشید ، تسکین

۲ - حضرت خواجہ رحمة اللہ -

۱ - مخطوطہ این کلمہ ندارد -

نمی یافت - ناگاه خادمی که وے باسیا فرستاده بود ، در رسید - وے جا بجا در راه در آب افتاده بود و سخت سرما یافت ، لرزه و رعشه بر کمال داشت - فرمود که این درویش را بجا بیا و پوششها در پوشانید که این سردی من انعکاس اوست ، چون او را گرم کردند ، سرمائی آن عزیز و لرزه و رعشه همه تسکین یافت -

و اکثر اوقات حضرت خواجه<sup>رحم</sup> ازان مخدوم زاده حقائق اکوان و از احوال موتی و قبور و از وقوع و عدم وقوع امور مستقبلا در خلوت خاص طلبیده می پرسیدند و آن والا گوهر اندک توجه نموده جواب بخدمت عالی حضرت عرض می کردند و بر طبق سکشف ایشان بوقوع می آمد و علی هذا القیاس درویشان و هواکیشان حقائق غیبی ازان مخدوم زاده می پرسیدند و جواب می شنیدند و بر وفق کشف آن مخدوم زاده بوقوع می پیوست - تفصیل قصص آن عالی گوهر را دفاتر می باید ، درین مجمل بمجمل کفایت کردیم -

و حضرت خواجه بعد از مفارقت آن مخدوم زاده ملاطفه<sup>رحم</sup> گرامی بآن جناب

نوشته اند :

”قرۃ العین محمد صادق برخوردار ظاهر و باطن گردد ، احوال او چنانچه ظاهر ست مستوجب حمد ست ، بر پان حضور باشد ، از غیبت و استغراق اندیشه نیست ، ان شاء الله العزیز از سکر بصره آید و فنا در شعور اندراج یابد -“

و مرتبه<sup>رحم</sup> دیگر در جواب عربضه<sup>رحم</sup> حضرت ایشان که مشتمل بعرض احوال آن برگزیده<sup>رحم</sup> آفاق نیز بود ، حضرت خواجه قدس سره نوشته اند که :

”احوال محمد صادق اصیل است -“

دران ایام که حضرت خواجه ایشان را خلافت داده اصحاب خود را حواله ایشان نمودند ، نیز تربیت آن مخدوم زاده بآن حضرت سپردند - آن نونهال بستان کمال در خدمت والد ماجد خود کسب کمالات کردند و بمرتبه<sup>رحم</sup> تکمیل رسیدند - حضرت ایشان ما از احوال آن گلدهنده<sup>رحم</sup> اکمال در پان ایام صغر سن آن مخدوم زاده بحضرت خواجه<sup>رحم</sup> چنین نگارش فرمودند که :

”چند صادق در مقام حیرت غوطه خورده است و در حیرت بفقیر مناسبت تام دارد“ تم کلامه -

در سن بیست و یک سالگی بخلعات خلافت ایشان مشرف گشتند - روز جمعه ماه جادی الثانی بود که آنحضرت فرجی خاصه خود عنایت فرمودند و در آن روز جم غفیر و جمع کثیر بآن مخدوم زاده برجاده مصافحه و بیعت نمودند ، در آن وقت نورے از جبین مبین آن قدوه ابل تمکین ساطع و لامع می گردید که آفتاب عالم تاب در برابر آن انفعال می کشید و آن زبده ارباب عرفان را حیا و انکسار و تواضع و شکستگی چنان احاطه نموده بود که در گفت و شنفت نمی گنجید و تسلیم و سپر (دگی ؟) و رضا بقضا بر کمال داشتند -

روزے یکی از مخلصان ایشان از ایذائے بعضی مردم بخدمت ایشان عرض کرد که توعید و تهدید آن باید فرمود - آن مخدوم زاده گفتند که اے فلان ! اگر ما مردم در خصومت و سنازعت کوشیم ، پس در میان ما فقرا و اغنیا چه فرق باشد ؟ آن مخلص می گفت که این سخن را بادائے فرمودند که من از گفته خود پشیمان گشتم و کینه جفا کاران از دل بیرون انداختم و هر که در صحبت کثیر البرکت آن مخدومزاده می رسید ، دل او از حب دنیا سرد می گردید -

و حضرت مخدوم زاده جامع علوم عقلیه و نقلیه بوده اند و تحصیل اکثر علوم در خدمت حضرت ایشان کرده بودند و برخی از علوم عربیه نزد مولانا طاہر لاهوری و شطرے از علوم حکمت پیش مولانا معصوم کابلی خوانده اند و مدت هژده سالگی تحصیل علوم ظاہر بانجام و اتمام رسانیده بودند و جمیع علوم متداوله را بدقت و ستانت درس می فرمودند - ابن حقیر جامع این کتاب حضرات القدس ، مطول باحاشیه میر و شرح عقائد باحاشیه خیالی و تحریر اقلیدس و شرح مطالع باحاشیه میر بخدمت آن مخدوم و مخدومزاده گذرانند و بعد از ارتحال ایشان شرح موافق و تفسیر بیضاوی و حاشیه عضدی بخدمت حضرت ایشان خوانده -

آن مخدومزاده در کتب سخن بغایت دور می رفتند و سخن را بمطالب<sup>۱</sup> کثیره می بردند و دقتها<sup>۲</sup> غیر مکرر زاده طبع جنید و سلیم خویش می نمودند ، گاه بر حاشیه<sup>۳</sup> کتاب آنرا تعلیق می فرمودند -

روزے بصحبت یکی از فحول علمائے شیراز که بهندوستان آمده بود و در معقولات نظیر نداشت ، رسیده ، مشکلات چند از دقائق علوم عقلیه خاصه<sup>۴</sup> (خود) در میان آوردند - آن فاضل شیرازی تسلیم نموده ، زبان بمدح آن مخدومزاده کشود : فرمود که "ما را این گمان نبود که در هند کسی باشد که قوت ادراک علوم عقلیه داشته باشد فکیف که بران اجزات لا یدفع<sup>۵</sup> ایجاد و ایراد نماید ، اما چون این جوان را دیدم یقین حاصل شد که درین ملک هم این قسم فضلا پیدا می شود -"

و از حضرت ایشان کلمه<sup>۶</sup> چند که در بیان حال آن صاحب کمال واقع شدیه ، دلالت بر جلالت قدر ایشان دارد ، ایراد می نماید - آن حضرت در مکتوبے بیان مخدومزاده نوشته اند که :

"از مکتوبِ شما که در شرح احوال نوشته اید چنان مفهوم گشته که شما را مناسبتے بولایت خاصه<sup>۷</sup> مجدیہ علی صاحبها الصلوٰۃ و السلام پیدا شده است ، ازین معنی شکر خداوندی جل سلطانه بجا آورده که از مدتہا آرزوے این دولت داشته که در حق شما بحصول پیوندد ، این زمان امیدوار گشته متوجه شد که شما را باین دولت جذب نماید ، اتفاقاً درین جستجو شما را داخل ولایت موسوی یسافت علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام و از آنجا کشیده داخل دائرہ ولایت خاصه ساخت ، لله الحمد و المنة علی ذلك -"

و نیز نوشته اند که :

"فرزندى اعزى مجموعہ<sup>۸</sup> معارف فقیر است و نسخه<sup>۹</sup> مقامات جذبہ و سلوک -"

و نیز نوشته اند که :

۲ - موشگافی ہائے تازه -

۱ - در مخطوطہ : ہراتب -

۳ - لاجواب -

“فرزندی از محرمانِ اسرار ست و از خطا و غلط مصئون -“

و نیز نوشته اند که :

“این مقام را بفرزندی ارشادی عنایت فرمودند و داخل ولایت شان ساخته ،

فقیر اینجا در رنگ مسافران در ولایت ایشان نشسته است -“

و نیز نوشته اند که :

“استفاده که این فقیر از ولایت موسوی نموده ، از راه اجال آن ولایت

است و استفاده فرزندی اعظمی علیه الرحمه از راه تفصیل آن ولایت -

ولایت این فقیر که از راه ولایت موسوی استفاد است ، شبیه ولایت رجل

مومن ست از آل فرعون بوده و ولایت فرزندی شبیه بولایت سحره فرعون

که ایمان آوردند -“

و نیز نوشته اند که :

“فرزندی مرحومی آتی بود از آیات حق جل و علا و رحمتی بود از

رحمتهائے رب العالمین ، در سن بیست و چهار سالگی آن یافت که کم

کسے یافت - پایه نولویت و تدریس علوم عقلیه و نقلیه را بجد کمال رسانیده

بود حتی که تلامذه ایشان بیضاوی و شرح مواقف و امثال اینها را بقدرت

تمام درس دادند و حکایات معرفت و عرفان و قصص شهود و کشف ایشان

مستغنی است از آنکه در بیان آرد در سن هشت سالگی بر نهجی مغلوب حال

شده بودند که حضرت خواجه ما قدس سره معالجه تسکین حال ایشان را

بطعاسهائے بازار که مشکوک و مشتبه است ، می نمودند و می فرمودند

که محبتی که مرا به محمد صادق است ، به پیچکس نیست و همچنین محبتی که

او را بما ست به پیچکس نیست ، ازین سخن بزرگی ایشان را باید دریافت -

ولایت موسوی را بنقطه آخر رسانیده بود و عجائب و غرائب آن ولایت را

بیان می فرمود و همواره خاضع و خاشع و ملتجی و متضرع و متذلل

و منکسر می بود که پر یکے از اولیا از حضرت حق سبحانه و تعالیٰ چیزے خواسته و سن التجا و تضرع خواسته ام“ تم کلامہ الشریف -

اکنون عرائض کہ آن خلاصہ دودمان ارشاد بحضرت ایشان قدس سرہ نگاشته اند ، می نگارد :

قدسیہ<sup>۱</sup> : قبلہ گاہا ! آرزوے جز آن نیست کہ بیچ ساعت و لحظہ بخلاف رضائے او تعالیٰ نگذرد و آن میسر نیست مگر آنکہ توجہ خادممان آن درگہ مدد فرماید و دستگیری نماید ، از کریمان کارہا دشوار نیست - الحمد لله و المنۃ کہ بہ یمن توجہ شریف بر طریقے کہ فرمودہ اند ، استقامت دارد و دران کم فتور راہ می یابد بل روز بروز امیدوار ترقی و تزیید ست ، بعد از فجر و ظہر و عصر حلقہ می نشیند و از حافظ قرآن می شنود - بعضے اوقات مقبوض است و بعضے دیگر مبسوط ، قبض و بسط و ذوق و آرام و جز آن ہمہ تعلق بہ بدن دارد و ازان تجاوز نمی نماید و لطائف ستہ نہ متوجہند و نہ غافل - اگر متوجہ اند توجہ آنها مثل علم حضوری است بلکہ عین آن - و توجہ و ذوق و مثل آنها ہمہ داخل ظلال است و از ظل متجاوز نمی یابد - لطائف اول بہ بدن مختلط بودند و در نظر بصیرت غیر از بدن دیگر مفہوم نمی شد ، چنانکہ بحضور اوفو السرور آنحضرت عرض کردہ بود ، الحال از بدن در نظر ممتاز می در آیند و این مقام را مقام بقا می دانند و بعد از آن بقا باز یک نوعی از فنائے لطائف روئے نمود ، چنانکہ معلوم شد کہ بے این فنا کہ بعد ازان فنا روئے دہد تمامی کار میسر نیست - الحال مقبوض ظاہر می شود فاما تا حال توجہ بعالم نیامدہ است ، چون عرض احوال ضروری بود بچند کلمہ جرأت نمود -

قدسیہ<sup>۲</sup> : عرض داشت کہترین بندگان مجد صادق بموقف عرض می رساند کہ این فقیر سادے مقبوض و مفہوم<sup>۳</sup> بود ، آخر الامر بعض بتوجہ اقدس عنایت خداوندی

- 
- ۱ - عرضداشت دوم مشمولہ در آخر دفتر اول مکتوبات امام ربانی قدس سرہ -
  - ۲ - عرضداشت سیوم مشمولہ در آخر دفتر اول مکتوبات امام ربانی قدس سرہ -
  - ۳ - در عرضداشت : مفہوم -



در رسید بسطی عظیم روی نمود ، در آن بسط چنان معلوم گشت که چنانچه سابقاً یا دو توجه  
مثلاً از جانب ابن کس می بود الحال بر چه ست از جانب اوست تعالی و تقدس و در  
خود بیش از قابلیت قبول نمی یافت کالمراة التي تطلع عليه الشمس فاحترق  
بذلك الطلوع كل ظلمة و كدورة من البدن واللطائف و حصل فیها كل نور  
و برکت ینبغی فانشرح الصدر واتسع القلب و صار البدن كالنوراً مضیاً الطیف  
من السر و الروح الذین كانوا قبل ذلك و وجدت التجلی الاكمل من بین  
اللطائف علی القلب فلما نظرت الی القلب ظهران فی القاب قلباً آخر و التجلی  
علیه فلما نظرت الی قلب القلب ظهر ان فی ذلك قلباً آخر و التجلی علیه و هكذا  
الی غیر النهایة فلم یظهر قلب بسیط الا و قلب آخر فیہ و لكن یتوهم الآن  
انه انتهی الی القلب البسیط و لیس بمتیقن و علم ان الحالات السابقة من ۲ هذه  
الحالة بالنسبة الیها كانت كلها تكلفات صرفة و كان یخاطر اسم هذا المقام  
فما كتبه لمسوء الادب ۳ -

قدسیه ۳ : حضرت سلامت ! شبی در نماز تراویح حافظ قرآن می خواند که مقام  
بس نورانی ظاهر شد ، گوئیا مقام حقیقت قرآنی بود ، هر چند باین جرأت نمی تواند نمود ،

۱ - در مخطوطه اینجا بیاض گذاشته -

۲ - در مخطوطه : این کلمه نیست ، در عرضداشت مطبوعه در آخر دفتر اول مکتوبات شریفه  
کلمه 'من' یافته شد و الصواب علی اغلب آنکه از زلت کاتب 'من' گشته -

۳ - ترجمه : مثل آئینه که بران آفتاب تابد پس باین تابش همه ظلمت و کدورت از بدن و لطائف  
سوخته گردید و زائل شد و در آنها هر نور و برکت که مزاور بود ، حاصل گردید - پس سینه  
منشرح گردید و قلب وسیع شد و همه تن مثل نور روشن ، لطیف تر از سرو روح گشت  
از آن سرو روح که قبل ازین بودند و یافتم تجلی اکمل از میان لطائف بر قلب - باز چون  
بسوی قلب نظر کردم در قلب قلب دیگر نمودار گردید و تجلی بر آن بود و چون بقلب  
قلب نظر کردم ظاهر شد که در آن هم قلب دیگر ست و تجلی بر آن ست و همچنین تا آخر  
که نهایت ندارد و قلب بسیط ظاهر نه گشت مگر آنکه دروے قلب دیگر بود ، ولی اکنون  
متوهم می شود که این سلسله تا بقلب بسیط منتهی گشته است ، اما متیقن نیست و نیز  
دانسته شد که آن حالات که برین حالت سابق بودند در جنب این حالات تکلفات محضه  
بودند و نام این مقام هم در خاطر می گذرد اما سوء ادب دانسته بقلم نیاوردم -

۴ - عرضداشت اول مشموله در آخر مکتوب امام ربانی قدس سره ، دفتر اول -

و چنان معلوم شد کہ حقیقت مجددی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مرکز اجہال این مقام است ، گوئیا دریائے عظیم را در کوزه در آورده اند و آن مقام تفصیل حقیقت مجددی است و انبیاء<sup>۱</sup> علیہم الصلوٰۃ و اکثر از اولیاء کمل بقدر استعداد خود از بعض آن مقام بهره دارند و از تمام آن مقام غیر از پیغمبر ما را صلی اللہ علیہ وسلم نصیبی مفہوم نشد و این کمترین نیز بهره یافت - حق سبحانہ بتوجہ عالی نصیب کامل روزی گرداند، و تا ہنوز آن مقام خوب واضح نہ شدہ است . . . . و درین ماہ معظم خیلے برکات<sup>۲</sup> مفہوم می شود - " تم کلامہ -

و حضرت ایشان قدس سرہ کہ بآن فرزند گرامی مکاتیب عالیہ نگارش فرمودہ اند - نقل آنہمہ درین کتاب (تعدرت<sup>۳</sup>) دارد ، بدانجا رجوع نمایند - و تفصیل کشف و کرامات آنمخدوم زادہ عالی درجات زیادہ ازان ست کہ در تقریر و تحریر گنجائش دارد ، اما چندے ازان ایراد می نماید :

**کشف :** چون وجد و حال ایشان در اوان صبا و صغر سن اشتهار یافتہ بود ، شیخ بایزید کھروال مرید شیخ وجیہ<sup>۴</sup> الدین گجراتی کہ از مشاہیر این دیار بود ، معرفت و وجد و حال ایشان را شنیدہ بذوق تمام بدیدن ایشان آمد با آنکہ طریق آمد و شد بر خود بستہ بود - اتفاقاً ایشان ملازمت حضرت ایشان نشستہ بودند - شیخ مذکور

۱ - در عرضداشت مطبوعہ : و اکثر از انبیاء و اولیا کمل -

۲ - در عرضداشت مطبوعہ : برکت - ۳ - در مخطوطہ بیاض گذاشتہ -

۴ - شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کہ مولد و مرقدش در احمد آباد (گجرات) ست ، پسر شیخ نصر اللہ بود ، ولادتش در سنہ ۹۰۲ (۹۰۲) ، و وفاتش در سنہ ۹۷۰ (۹۷۰) و فوت و بخت (۹۹۷) وقوع یافت - معاصرش مولانا محمد غوثی<sup>۵</sup> وے را بالقاب قطب دوران و مرکز حقائق ہر دو جہان یاد می کند و معاصر دیگرش ملا عبدالباقی ہاوندی وے را فاضل دانشمند و عالم خردمند و شاگرد بے واسطہ - عباد طارمی کہ از جملہ تلامذہ مولانا جلال الدین دوانی<sup>۶</sup> بود ، گفتہ است و نیز می گوید کہ : "بجامعیت او در میان فضلاء عصر کسی ہم نمی رسد و در مجاہدہ نفس و ترک لذات دنیوی نیز سعی بکمال کردہ" - از مریدان و خلفائے شاہ محمد غوث گوالیاری ہودہ است - ارادت و عقیدت او را بشاہ محمد غوث موصوف علیہ الرحمہ پادشاہ ہند محمد جہانگیر از آیات بزرگی شاہ شمرده است - (تذکرہ شاہ محمد غوث گوالیاری صفحہ ۱۳۲ ، ۱۳۳)

بعد از انعقاد<sup>۱</sup> صحبت از ایشان<sup>۲</sup> درخواست نمود که این کلاه که بر سر شماست بمن  
دهید که تبرک باشد. آن مخدوم زاده برجاده سر بمراقبه فروبرده گفت که حضرت  
خواجه بهاء الدین نقشبند منع می فرمایند (حضرت ایشان فرمودند که شما<sup>۳</sup> ما را دهید ،  
عرض نمودند که حضرت خواجه قدس سره بتاکید تمام منع می فرمایند) باز حضرت ایشان  
فرمودند که "ما می گویم بدید" - ناچار بنا بر امثال امر والد بزرگوار خود کلاه از  
سر فرود آورده بشیخ مذکور دادند و شیخ رخصت شده برفت -

کرامت ۲ : هم در ایام صغیر سن ایشان عم ایشان شیخ مسعود بسفر قندهار عازم  
شده بود - حضرت ایشان بمشایعت آن برادر حقیقی خویش بیرون شهر برآمده بودند و آن  
مخدومزاده نیز همراه بودند - بمحضرت ایشان گفتند که حضرت جد حاضر اند ، می فرمایند که  
شیخ مسعود را ازین سفر منع بکنید ، لیکن چون استعداد سفر کرده بر سر راه بود ،  
منع نتوانستند نمود - آخر الامر اثر فرموده آن مخدومزاده ظاهر گشت که هم دران سفر  
شیخ مسعود از عالم رحلت نمود ، چنانکه در کرامات<sup>۴</sup> حضرت ایشان گذشت -

کرامت ۳ : روزی حضرت ایشان در ایام وبا بعد وضوئے نماز چاشت چون  
برخواستند غره ربیع الاول بود - فرمودند که بخاطر چنین می رسد که طاعون بعد مضمی<sup>۵</sup>  
دوازده روز از ربیع الاول برطرف خواهد شد - حاضران حیران گشتند که طاعون با اینهمه  
سلطان و غلبه درین مدت قلیل چسان یکایک برطرف خواهد گشت - روز دیگر فقیر در حین  
خواندن سبق حاشیه خیالی نزد آنمخدوم زاده مقوله<sup>۶</sup> حضرت ایشان را نقل نمود ،  
فرمودند که معنی کلام ایشان آن ست که وبا درین دوازده روز از خانه ایشان  
برطرف خواهد شد - همچنان بوقوع پیوست ، نهم روز از آن ماه آن مخدوم زاده عالی درجه  
ارتحال فرمودند - پیش از آن بیک روز دو برادر مجد فرخ و مجد عیسی و همشیره ایشان  
ام کلثوم رحلت نموده اند - اینهمه حادثات درین دوازده روز گذشت ، بعد ازین وبا  
از خانه ایشان بدر گشت -

۱ - مانا که ایک کلمه 'انقصائے' بوده باشد - ۲ - خواجه مجد صادق قدس سره -

۳ - بقدر یک سطر عبارت در مخطوطه مسطور نگشته - از ترجمه اردو بقیاس آورده شد -

۴ - کرامت ۲۹ -

کرامت ۴ : بعضی از مبتلایان طاعون در معامله دیدند که حضرت مخدوم زاده حاضر شده اند و آنها را از دست جماعتی که بر آن بلیه موکتلند، خلاص می کنند، می گویند که هرگاه این بلا را ما بر خود گرفتیم، شما را باین مردم در افتادن و ایذا رسانیدن نشاید - بعد از دیدن این واقعه صحت یافتند -

کرامت ۵ : صالحی در خواب دید که هر که نام آن مخدومزاده را نوشته باخود دارد از بلیه طاعون خلاص یابد - مردم بر مزار آن بزرگوار چون مور و سلخ رجوع کردند و جماعتی کثیر متصدی نوشتن نام ایشان بودند و هنوز از کثرت نوبت نمی رسید - هر که نام ایشان را باخود داشت از آن بلیه خلاص یافت و اگر بیمار بود صحت روئے نمود - حضرت ایشان بعزیزان نوشته اند که درین شهر نزدیک دو ماه است که بلائ و با نازل شده است بشومی اعمال مکنه این شهر - جمعی هلاک شدند و جمعی دیگر گریخته برآمدند و جمعی نیم مرده افتاده، و از ترس و هول مضطرب و پریشان - کریمه "وما اصابکم من مصیبة فیما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر" بیان عذر می فرماید - بتاریخ نهم ربیع الاول روز دو شنبه فرزند مرحوم خواجه محمد صادق بجوار رحمت حق پیوست و خود را فدائے عموم خلایق ساخت انا لله وانا الیه راجعون - فوت ایشان و تسکین در وبا محسوس گشت و مردم شهر در واقعات دیدند که میان محمد صادق می فرمایند که این بلا را من بر خود گرفتم - ذو روز است که در شهر تسکین است - مردم آن قدر بر قبر ایشان غلو دارند که روزانه فاتحه خواندن بتعبیر میسر می گردد و مریضان که شفا می یابند نیازها می آرند - و دو برادر خورد او محمد فرخ و محمد عیسی نام بیک روز پیشتر از وے در گذشتند - از محمد فرخ چه نویسد که در یازده سالگی طالب علم شده بود و کافیه خوان و بشعور سبق می خواند و همواره از عذاب اخروی ترسان و لرزان بوده دعا می کرد که در سن طفولیت دنیا ئے دنی را وداع نماید تا از عذاب اخروی خلاص شود - و در مرض، یارانے که تیار داری او می کردند، عجائب از وے مشاهده می کردند -

و خوارق عادات کہ از محمد عیسیٰ در ہشت سالگی مردم معاینہ کردہ اند چہ نویسند۔  
بالجملہ جواہر نفیسہ بودند کہ بودیعت سپردہ بودند لہ سبحانہ الحمد و المنۃ کہ  
امانات را باہل آن بے کرہ و اکراہ حوالہ نمودیم اللہم لا تحرینا اجرہم ولا تفتنا  
بعدهم بجرمۃ سید المرسلین علیہ الصلوٰت والتسلیات۔ تم کلامہ الشریف۔

بالجملہ حضرت مخدومزادہ ہمراہ جنازہ محمد عیسیٰ پیادہ بصحرا تا مقبرہ جد بزرگوار  
خود رفتہ بودند کہ وقت برگشتن اثر طاعون در ران ایشان ظاہر گشت و بیرون خانہ  
در حجیرہ خاتماہ ایشان را خوابانیدند۔ والدہ عقیفہ شوق دیدار ایشان کرد۔  
بمحنت تمام دست در گردن دو کس انداختہ اندرون خانہ رفتند و از والدہ و از اہل حقوق  
وداع کلی حاصل نمودہ باز معاودت بحجیرہ مذکورہ نمودند۔ در وقت استراحت برعریش  
خطاب بخود نمودہ فرمودند "نم کنومۃ العروس" روز دوم بحضور و استغراق تمام رحلت  
نمودند۔

حضرت ایشان کفن آن پاکیزہ طینت را سہ جامہ<sup>۱</sup> فاخرہ چنانکہ معتاد اعیاد  
ایشان بود : لفافہ ، و قمیص و ازار (سہیہ<sup>۱</sup> فرمودند) و در دفن ایشان متردد گشتند  
کہ آیا نزد والد بزرگوار خود کہ بیرون شہر اتفاق افتادہ ، مدفون سازند یا جائے  
دیگر ؟ استخارہ نمودند و چنان مامور گشتند کہ در صحن حویلی کہ آن مخدومزادہ  
دران سکونت داشتند<sup>۲</sup> ، نگاہ دارند ، و از میان صحن نیز مکانی معین فرمودند ، و بزرگی  
آن مقام از مکتوبات حضرت ایشان عنقریب نقل کنیم۔ و یک مدتی قبر ایشان را خام  
ماندہ بودند ، محاطہ گرد آن کردہ بعد ازان بخاطر اشرف حضرت ایشان گذشت کہ  
چون قبر فرزندہی در میان عبارات واقع شدہ است ، بہتر آن ست کہ درین مقام گنبد  
ساختہ شود و متابعت بانبیا علیہم السلام نمودہ آید ، بنیاءاً علی ذلک بر آن قبر  
قرۃ العین خود گنبدی بنا فرمودند ، چنانکہ قبر مخدوم زادہ حاق وسط آن گنبد بلکہ بجانب  
قبلہ مائل شدہ بود۔

۱ - در مخطوطہ : داشت۔

۲ - مخطوطہ این کلمات ندارد۔

کرامت : وقتی که ارتحال حضرت ایشان اتفاق یافت ، قبر آنحضرت جانب قبله از قبر مخدومزاده کنندند و در آنجا آنحضرت را گنج وار بخاک پاک سپردند و قبر راست کردند ، نگاه کردیم ، ناگه قبر مخدومزاده از جائے خود بجهت تعظیم والد بزرگوار و پیر دستگیر خویش عقب تر شده است و جانب مشرق آمده چنانکه حاق وسط گنبد بین القبرین گشته و این معنی را هر که دیده است حیران گردیده است ، و این کرامت از اعظم خوارق آن مخدومزاده است -

و این چنین خوارق از متقدمین نیز سرزده است ، چنانکه گویند که چون قاضی حمید الدین ناگوری را وقت احتضار مرگ شده ، از غلبه محبتی که بخواجه قطب الدین بختیار اوشی داشت ، وصیت نمود که مرا زیر پائے خواجه قطب الدین نگاه دارند - چون قبر قاضی طرف پائے خواجه کردند ، قبر خواجه برائے تعظیم قاضی که استاد ایشان بود کج شده ، پائے قبر جانب دیگر گشته چنانکه مشهود زوار اوست و این حقیر نیز آن را مشاهده نموده -

و نیز منقول است که یکی از ابنائے حضرت شیخ جام<sup>رحم</sup> ارتحال نموده ، حضرت شیخ یکی از درویشان خویش در واقع فرمودند که این جگر گوشه را بالای سر ما بگذارند که او تاج سر ما است ، بنا بر امر شیخ او را جانب سر شیخ نگاه داشتند - وقتی که او را در قبر فرود آورده خوابانیدند ، از جهت تعظیم جد امجد خویش پائے خود را درهم کشیده و زانو بسینه چسپانیده ، چنانکه همه حضار این معنی را مشاهده نمودند -

و حضرت ایشان ما در یکی از مکاتیب خویش از شرافت آن زمین که مدفن حضرت مخدومزاده شد ، تحریر فرموده اند که :

”بعنايت الله تعالى و بتصدق حبيبه عليه و على آله الصلوة والسلام  
والتحية“ ، بلدة سرهند گوئيا زمين احيائے من ست که برائے من چاه عمیق را  
پُر کرده بلند ساخته اند که بر اکثر بلاد و بقاع آن را ارتفاع داده ،



و نورے دران زمین ودیعت گشته است کہ مقتبس از نورِ بے رنگے و بے کیفے ست ، در رنگ نورے کہ از زمینِ مقدس بیت الله ساطع و لامع است ، پیش از ارتحال فرزندی اعظمی مرحومی بچند ماه این نور را برین درویش ظاہر ساخته بودند ۔ در زاویہ زمین مکنائے فقیر آن را نشان دادہ نورے نمودند ساطع کہ گردے از صفت و شان بوسے راہ نیافتہ بود و از کیفیات منزہ و مبرا ۔ آرزوئے آن شد کہ آن زمین مدفنِ من شود تا آن نور بر سرِ قبر من لامع بود ۔ این معنی را بفرزندی اعظمی کہ صاحبِ ستر بود ، ظاہر ساختم و از آن نور و از آن آرزو مطلع گردانیدم ۔ اتفاقاً فرزندی مرحومی ہا این دولت سبقت کرد و در پردہ خاک ، در دریائے آن نور مستغرق گشت ع :

ہنیئا لارباب النعیم نعیمہا

از شرافت این بلدہ معظمہ است کہ مثل فرزندی اعظمی کہ از اکابر اوایاء الله است در آنجا آسودہ است ۔ و بعد از مدتے ظاہر گشت کہ نور سودع لمعہ ایست از انوار قلبیہ این فقیر کہ ازینجا اقتباس نمودہ در آن زمین افروختہ اند در رنگ آنکہ چراغ را از مشعل بر افروزند ۔ ”قل کل من عند الله ۔ الله نور السموات والارض الایہ ۔“ تم کلامہ الشریف

روز و ماہ و سال ارتحال آن صاحب کمال از لفظ روز دو شنبہ نہم ربیع الاول پیدا و ہویدا ست (۱۰۲۵ھ) ۔ حضرت ایشان روز جمعہ بر سر مزار فرزند بزرگوار ہا درویشانِ حلقہ می نشستند ۔ چون در آن روز مزار از حضور روح خالی یافتند صبح دو شنبہ برائے حلقہ قرار دادند و توجہات عالیات در باب ترقی درجات آن قرۃ العین می نمودند و کار آن جگر گوشہ را باوج ترقیات النہایتہ می بردند و معاملات عجیبہ و معاینات غریبہ از احوال آن گرامی فرزند کہ در برزخ صغریٰ حاصل می شد ، بیان می فرمودند و می نمودند کہ ہر لحظہ آن فرزند بانوار و آثار عجیبہ ظاہر می شود و اسرار غریبہ متعلقہ رحمت الہی بکمال فرخندگی بیان می کنند غمّہ الله برحمتہ و رزقنا من برکاتہ ۔

## حضرت خواجہ محمد سعید سلمہ المجید :

فرزند ثانی آن قبلہ دوجہانی اند ، ولادت با سعادت آن سعید دارین در ماہ شوال سنہ یکہزار و پنج بودہ است۔ آثار ہدایت و کراست از خوردی باز بر ناصیہ استعداد آن بلند نہاد ، و اطوار نجابت و ولایت از زمان صبا پر چہرہ ارشاد آن عالی نژاد پیدا و ہویدا بودہ است۔ چنانکہ حضرت ایشان می فرمودند کہ محمد سعید چہار پنج سالہ بود کہ وے را بیاری روئے نمود ، در آن مرض روزے از وے پرسیدم کہ چہ سی خواہی ، بے اختیار از زبانش برآمد کہ حضرت خواجہ را می خواہم۔ من این سخن وے را بخدست حضرت خواجہ عرض نمودم۔ فرمودند محمد سعید شہا رندی و حریفی نمودہ غائبانہ از ما نسبت ربود :

فی المہد ینطق عن معارف جدہ

السعید من سعد فی بطن امہ

و حضرت خواجہ در مکاتیب خویش کہ بحضرت ایشان قدس سرہ می نگاشتند بشفقت و مرحمت دعا بآن مخدوم زادہ عالی درجات می نوشتند و نیز خواجہ بیکے از مخلصان خویش نوشتہ اند کہ فرزندان ایشان کہ اطفال اند ، اسرار الہی اند ، استعدادہائے عجیب دارند ، بالجملہ شجرہ طیبہ است انبتہ اللہ نباتاً حسناً ، کما مر ذلک المکتوب فی بیان درجاتہ قدس سرہ۔

آن مخدوم زادہ برجادہ چون بسن تعلم رسیدند بتحصیل علوم ظاہرہ اشتغال نمودند اکثر علوم در خدمت حضرت ایشان خواندند ، شطرے نزد اخوند مولانا طاہر لاہوری و برخی پیش برادر کلان خواجہ محمد صادق قدس سرہ ، و در ہفدہ سالگی تحصیل جمیع علوم متداولہ عقلیہ و نقلیہ بانجام و اتمام رسانیدہ بدرس کتب مغلقہ مثل شرح حکمة العین و عضدی و بیضاوی اشتغال فرمودند۔

و تصانیف لطیف از ایشان سرزدہ ، چنانکہ حاشیہ بر مشکاوتہ نوشتہ اند و تائید مذہب حنفی نمودہ در غایت لطافت و متانت است۔ و نیز حاشیہ بر حاشیہ خیالی نگاشتہ اند ،

بغایت متین است ، در آنجا سخنان خاصه<sup>۱</sup> خود نیز مندرج ساخته اند و علمای وقت از مطالعه آن بغایت معتقد مولویت ایشان گشته اند و در رساله<sup>۲</sup> در باب منع اشارت سبابه در تشهد بغایت متانت نوشته اند -

قدرت بر مناظره بنوعی دارند که اکثر اوقات با فحول علمای هند مباحثه در میان آمده است ، ایشان گوئی سخن را برده اند و با سکت رسانده ، ناچار همه علماء بتحسین و ثنائی ایشان در آمده اند و افحام<sup>۳</sup> خود را در زیر مدح مستتر و مخفی گردانیده - آصف جاه<sup>۴</sup> که در علوم<sup>۵</sup> عقلیه دست تمام داشت ، بعضی اعتراضات قویه که لایذفع مقرر کرده بود ، از ایشان استفسار نموده ، ایشان بعنایت خداوندی بالفور به بداهت و حداست بجواب باصواب تشفی خاطر<sup>۶</sup> او فرمودند ، چنانکه **بملاحظه** در خدمت بندگان ظل الہی صاحب قرآن<sup>۷</sup> ثانی رفته لب به ثنائی ایشان کشاده و گفته که شیخ محمد سعید پسر حضرت ایشان در علم برابر ایشان است و هرگاه ایشان در محفل بہشت آئین سلطانی بتقریبی حاضر شده اند ، پادشاه استفسار مسائل (از غیر ایشان نہ نموده اند<sup>۸</sup>) با آنکہ علماء و فضلا در مجلس عالی بندگان حضرت ظل الہی ہموارہ حاضر می باشند -

حضرت مخدوم زاده مثل والد ساجد خویش بکمال تشریح و تقوی آراستہ اند و بمتابعت سنت سنیه و عمل بعزیمت مرضیہ پیراستہ - حسن خلق ، و تواضع عام ، و لین کلام ، و تفقد وراہ باہتمام ، و نفی وجود ، و بذل موجود شیوہ مرضیہ ایشان منت - قرآن مجید را بسند عالی تجوید نموده اند و در حدیث نبوی سند جید دارند ، و در فقہت دستگاہ قصوی - حضرت ایشان را اگر احتیاج بتحقیق مسئلہ می شد ، چون وقت آنحضرت مقتضی تفحص کتب نبود ، از ایشان بیان آن می خواستند -

کلمات باطنی مثل علوم ظاہری از صحبت والد بزرگوار خود حاصل نموده اند و بتکمیل بر وفق کمال رسیده در حضور آنحضرت بخلافت ایشان تعلیم طریقہ می نمودند

۱ - لاجواب شدن و از جواب عاجز ماندن - ۲ - در مخطوطہ : آصف جاہ -

۳ - در مخطوطہ : علم عقلیہ - ۴ - در مخطوطہ : تشفی خاطر او خاطر فرمودند -

۵ - شاہجہان پادشاہ ہند - ۶ - مخطوطہ این عبارت ندارد -

۷ - در مخطوطہ : بکمال شرع -

و ارشاد و تربیت طلاب می فرمودند - بلکه آنحضرت در آخر عمر طریقه کمتر می فرمودند و طلاب را باین مخدوم زاده عالی قدر و حضرت مخدوم زاده خواجه محمد معصوم حواله می نمودند و نیز در حق این پر دو مخدوم زاده می فرمودند که "هر قطب را دو امام باید، شاہ پر دو امامید - محمد سعید ت واضح نمود - یسار را بہ محمد معصوم گذاشت و خود صاحب یمین شد" و نیز می فرمودند کہ "من بہ پیچ مقامے فرسیدم از عروج و نزول مگر آنکہ محمد سعید ہمراہ من بودے" و نیز فرمودند کہ "چون نزول من در مقام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ واقع شد، دیدم کہ محمد سعید ہمراہ من است" و نیز فرمودند کہ "من پر دو شاہ را ۲ در ولایت احمدی می یابم و بس -" مخدوم زاده اعنی خواجه محمد صادق ۳ می فرمودند کہ از حضرت ایشان بسیار بشارتہا ۳ در باب ایشان شنیده ام، از آن جملہ آنست کہ روزے کمالات علماء راسخین بیان می فرمودند، درین ضمن فرمودند کہ محمد سعید از (علمائے راسخین ست و روزے فرمودند کہ محمد سعید از سابقان است و آن مخدوم زاده عالی مقام حصول این نسبت را در مکاتیب خود تصویب فرمودہ اند - روزے حضرت ایشان فرمودند کہ "بر من عرصہ قیامت و عبور من با اصحاب بر صراط مکشوف و مشہود گردید، دیدم کہ محمد سعید پیش پیش ما می رود و در دست راست کتاب ۳ دارد تا آنکہ در بہشت رسیدیم" روزے فرمودند کہ "فردا ۵ افاضہ رحمت رحمانی بما حوالہ فرمایند و بخشش آن تحویل محمد سعید ما نمایند -" این بشارت علیا از آنحضرت در باب آن والا گوہر از اعظم عنایات است و مبین آنست آنچه بعضی از مہرمان خاص از آن مخدوم زاده عالی مقام نقل می نمودند بے سند من در بہشت پیچ کس را دخل نخواہد بود الا ماشاء اللہ - روزے فرمودند کہ "محمد سعید! دائرہ نفی حضرت ابراہیم را تمام قطع نمودی و اکنون در اثبات شریک منی" (و فرمودند کہ در ہر مقام عروج و نزول ہمراہ من بودے) -

- ۱ - مانا کہ در الفاظ یسار و یمین از کاتب تقدیم و تاخیر واقع شدہ است -
- ۲ - خواجه محمد سعید و خواجه محمد معصوم قدس سرہا -
- ۳ - در مخطوطہ : بشارت -
- ۴ - یعنی کتاب اعمال -
- ۵ - یعنی فردائے قیامت -
- ۶ - در مخطوطہ این عبارت نیست، از نسخہ اردو بتخمین آورده شد -

حضرت مخدوم زاده عالی منقبت نقل کردند که روزی آنحضرت پیش از ارتحال خود بدو ماه کما بیش فرمودند که "اکثر اوقات اسرار غامضه روئے می دهد کسے کہ با او مخاطبت نماید کیست؟ شا بعضے اوقات حاضر نیستید" ازان روز ترک درس نموده، دوام ملازمت و التزام خدمت بر خود قرار دادم و ہموارہ در حضور عالی مترصد انواع عنایات و متوقع صنوف مواہب می بودم - در آن ایام آن قدر افاضہ عطا یا و افادہ مرا یا کہ برگز بہر احم سابقہ مساس نداشت و در حرم محترم اسرار خاصہ خویش نوید محرمیت دادند کہ تفصیل آن گنجائش بیان ندارد -

روزی فرمودند<sup>۱</sup> کہ "محمد سعید! تو در ضمن منی و ازین کہ نسبت تو ضمنی ست گران خاطر مباش کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ در ضمن آن سرور بود -"

و نیز آن قدوۃ ارباب کمال می فرمودند کہ چون در مرض اخیر حضرت ایشان امامت نماز خود بمن تفویض نمودند و در آن ایام کہالات عظیمہ و مقامات جسیمہ بجهت نماز بر آن حضرت بابرکت کہ از قسم اسرار واجب الاستتار است، (فائض<sup>۲</sup> می شدند) فرمودند کہ "محمد سعید! چون این ہمہ نتائج نمازها است کہ تو با امامت آن قیام و اقتدام داشتی، ترا درین مواہب عالیہ و اسرار غامضہ نصیب تام و حظ تمام مرحمت شد الحمد للہ علی ذلك حمداً کثیراً -"

و آن خلاصہٴ خاندان ارشاد می فرمودند کہ چون در ایام و با حوادث کثیرہ بحضرت ایشان رضی اللہ عنہ رسید چنانکہ در سه روز برادر کلان خواجہ محمد صادق و برادران خورد محمد فرخ و محمد عیسی با جمعے از توابع و لواحق رحلت نمودند و مرا نیز امراض شدیدہ رسیدہ چنانکہ کار بیأس کشیدہ و نگرانی عظیم ازین راه بخاطر مبارک حضرت ایشان راہ یافتہ، درین اثنا شبے تجلی خاص الخاص و ظہور مخصوص بارگاہ الہمی بر آن حضرت وارد گشت و معلوم شد کہ این نزول اجلال برائے تسلیہ و تبشیر است - حضرت ایشان می فرمودند کہ در ضمن عنایات فاخرہ و الطاف باہرہ حکیم اقدس<sup>۳</sup> و اعلیٰ

۱ - مشاہدات -

۲ - یعنی حضرت ایشان -

۳ - مخطوطہ این کلمات ندارد -

۳ - یعنی از بارگاہ خداوندی -

صادر شد که مجد سعید و مجد معصوم را بیارید ، آوردند ، هر دو را بر زانوئے من نشانند ، معمر بمحاسن<sup>۱</sup> سفید - و حکم آن شد که این هر دو فرزند بتو بخشیدم ، معمر خواهد شد - حضرت ایشان از عنایات علیہ فرخنده دل برخاستند و بشارت رساندند و حال آنکه دران وقت هر دو مخدوم زاده به بیست سالگی نرسیده بودند -

و نیز حضرت ایشان در باب آن هر دو مخدوم زاده فرمودند که "دنیائے شما را آخرت گردانیدند - الغرض آن حضرت را بآن مخدوم زاده بر جاده نہایت نظر عنایت و مرحمت و محبت بوده است ، و در خلوات و جلوات انس مصاحب دساز ، و در حقائق باطنہ و اسرار خاصہ محرم راز بوده اند و در امور ظاہرہ مؤتمن و مشاور و وکیل مطلق و در اعانت طاعات خادم ملازم ، و خدمات شایسته و کارسازی ہائے خجسته کہ تعلق بمعاش و معاد و روایت و درایت داشت ازان والا گوہر بوقوع پیوست و آنحضرت زبان الہام ترجمان بدعا و ثنائے آن فرزند ارجمندی کشودند و بانواع بشارات و عنایات مبشری ساختند - الحق کہ آن مخدوم زاده والانژاد بر مسند ارشاد باستقامت ظاہر و باطن نشسته اند و اوقات تقسیم نموده اند -

نماز فجر را گذارده و وظائف سائوره مخصوصہ آنوقت را خوانندہ بحلقہ<sup>۲</sup> ذکر می پردازند : بعد ازان اشراق گذارده در ایام گرما برائے رفع ملال بیداری شب دو سه گھڑی استراحت نموده بیداری می شنوند<sup>۳</sup> و وضو ساخته و نماز چاشت گذارده بدرس اشتغال می نمایند ، تا قریب بزوال آفتاب می نشینند - بعد ازان در اول وقت نماز پیشین می گذارند و باز بحلقہ می پردازند و از حافظ قرآن می شنوند - بعد از فراغ خود قرآن می خوانند و در بعضے احيان تلاوت قرآن پیش از نماز پیشین می نمایند و بعد ازان بدرس اشتغال می فرمایند تا آنکہ وقت عصر در آید و تجدید وضو ساخته بنماز پرداختہ وعظ می فرمایند - در بعضے اوقات بعد نماز عصر خلوت می در آیند تا وقت شام در آید و نماز شام در اول وقت گذارده متصل آن دو رکعت دیگر سنت می گذارند و وظیفہ<sup>۴</sup>

۱ - بریشمائے سفید کہ کنایہ از طول عمر و متضمن بشارت صحت است -

۲ - در مخطوطہ : گشتند -



شام خوانده باوابین می پردازند بطول قرأت ادا می کنند تا آنکه وقت عشا بر مذهب امام اعظم در آید - بعد ازان در ایام گرما نماز عشا خوانده باندرون محل می روند و در ایام سرما قریب بثلاث لیل نماز عشا می خوانند و در اغلب اوقات باندرون محل بر جماعه عورات وعظ می فرمایند و در آخر شب تهجد می خیزند ، دران نماز سورهای دراز بچهر می خوانند - اکثر اوقات بوضوئے تهجد نماز فجر می گذارند و وظائف و اوراد ماثوره بر وقت را التزام دارند و ادعیه غیر موقته را نیز ملتزم اند و باوجود آن پنجهزار بار کلمه طیبه بر روز می خوانند - غرض که این قسم التزام و دوام طاعات و لزوم اوقات در حیطه بشر نیاید مع ذلك بارشاد طلاب و افاضه احباب اشتغال دارند و آثار رشد و رشاد و وصول فیوض و برکات بر طالبان راه بهیمن توجه آن خدا آگه ظاهر و باهر است - طلبه این طریق و رفیق توفیق از راه دور بخدمت ایشان می آیند و بکلمات و مقامات عالیات می رسند و از تصنیفات آن خلاصه دودمان عرفان مکتوبات ایشان ست که بحر حقائق و دریائے جواهر معارف است - چندی از آن مقالات در اینجا ایراد می نماید که القطرة تنبیء عن البحر الغدير<sup>۱</sup> -

قدسیه : حضرت حق سبحانه تعالی کثرت موهوم را دریچه شهود وحدت حقیقیه گردانیده برخس و خاشاک را شاهراه مطالعه جمال مطلق سازاد تا از پرتو لمعه از لمعات جلال آن در باصرة بصیرت نامی و نشانه و اثری و عینی از غیر و غیریت نماند و انی<sup>۲</sup> و جهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفاً و ما انا من المشرکین گویان جویان<sup>۳</sup> مطایبه گردد که دامن عزت و کبریائی او از نحت خیال و اوہام متعالی ست و افهام ما گرد سرادقات کمال آن حیران - باشد که از ابطن بطون پے برده ظلال اصل الاصول خود بر خود ظهور نماید و مارا بے ما شر بے ازان ارزانی دارد و ما<sup>۵</sup> ذلك علی الله بعزیز (مکتوب ۱۳ : بنام شیخ عبداللطیف) -

۱ - والاولی الغزیر -

۲ - متوجه نمودم روئے خود را بان خدائے که آسمانها و زمین را آفرید در آن حاله که رو گردانیدم از غیر او و نیستم من از مشرکین -

۳ - جویان (مکتوب ۱۳) - ۴ - تراش - ۵ - و این نیست برخدا دشوار -

قدسیہ : الم تر یا محمد یا ۱ مظهر الالوهیة و الاسم الجامع للوجوب و الامکان الی ربک و هو الحاوی للشیون الذاتیة و الاضافیة کیف مد الظل مد ظلال شیونہ علی الحقائق الکوئیة الی ہی العدمت المتقابلة لها و صورها فی صورة الوجود فتعجب من کمال اقتداره و ارادته ۲ ما هو عدم بحت وجوداً محضاً و اعطائه له احکاماً و آثاراً صادقة - سبحان من جمع بین الثلج و النار و لو شاء لجعله ای الظل ساکناً غیر ممدود فینفی قول من قال باقتضاء الشیون الظهور کذلک ثم بعد مد الظل جعلنا الشمس الذات المتعالیة علیہ علی الرب او الظل دلیلاً لکونه الظاهر ۳ دونہ و ما سواه منکشف ۴ بدجی العدم -

آفتاب آسد دلیل آفتاب  
گر دلیلت باید از وے رو متاب

فسبحان من اختفی اکثره الظهور و استتر فی سرادقات النور و لعل اختیار لفظ الشمس لتصویر کبریائته و احتجابہ بحجب العزة و کونه دلیلاً علیہ باحتجاب الشمس بضوءها و شعشعانها و کونها دلیلاً و سبیلاً الیها و الی کشف الاشیاء ثم بعد المد و جعل الشمس علیہ دلیلاً و ایضاح السبیل قبضناه ای الظل الینا قبضاً یسیراً بتعریجه و تسلیکہ فی معارج الوصول ۵ اصلاً فأصلاً - (مکتوب ۱۶ ، صفحہ ۲۲ ، ۲۳ ، بنام شیخ محمد عابد نیرہ خود) -

قدسیہ ۶ : بسم الله الرحمن الرحيم ، این کلام طیب کہ در مفتاح کلام مجید واقع است متضمن چندین اسرار است ، از آنجمله تعلیم تسلیک است مرطالبان مستعد را

- 
- ۱ - در مکتوبات سعیدیہ : وما ظهر مکتوب ۱۶ -
  - ۲ - در مکتوبات سعیدیہ : فی ارادته -
  - ۳ - در مکتوبات سعیدیہ : لکونه الظاهر لا ظاهر دونہ -
  - ۴ - در مکتوبات سعیدیہ : مکشف یدی و در مخطوطہ حضرت القدس : مکشف - و در نسخہ اردو : منکشف -
  - ۵ - در نسخہ اردو و در مکتوب ۱۶ از مکتوبات سعیدیہ : الاصول -
  - ۶ - مکتوب ۱۷ بنام شیخ عبدالاحد پسر خود در اسرار بسم الله -

و تنبیه است مر عارفان منتهی را ، گوئیا حرف بآء که مشعر بدء سلوک ست که وجود سالک باشد منجی ست از آنکه تا سالک بالکلیه از خود نه برآید و فانی در متعلق طلب خود نگردد همچو حرف که فی ذاته و کارش جز اظهار معنی دیگر نیست ، نشود و از وجود و توابع آن ، که العرض قیل وجوده فی نفسه وجوده فی الجوهر ، نه برآید کارے<sup>۱</sup> نساخته باشد و چون سالک مظهر اسمے ست از اسماء واجبی جل و علا ناچار فناے وجود ظلی سالک در آن اسم خواهد بود و چون اسم دلیلے بیش نیست برمسائے<sup>۲</sup> خود ، و وجودے ندارد در جنب آن ، مال کارش بمسمی خواهد بود و معامله<sup>۳</sup> که سالک را باسم شده اسم را نسبت بمسمی پیدا خواهد شد - درین<sup>۴</sup> زمان در وسعت جمع الجمع که الوهت عبارات از آن ست مستغرق خواهد شد و بتجلی ذات که مصطلح قوم است ، مشرف خواهد شد و بموجب من توضع لله رفعه الله در هر مقامے بوجودے مناسب<sup>۵</sup> متحقق و باقی خواهند ساخت و چون این مرتبه نیز شانے ست جامع شیون الهی و تعیینے ست اتم<sup>۶</sup> مر حضرت اطلاق را ، نصیبش جز شان نخواهد بود ، هرچند بعنوان ذات تصور کند و بجهت ارتفاع تکثر<sup>۷</sup> و اعتبار احدیت در عین حقیقه الحقائق که کریمه<sup>۸</sup> 'الآ الی الله تصیر الامور' رمزے ست بآن صرف اطلاق تصور نماید - ما نا که تکرار سه<sup>۹</sup> اسم مبارک اشعار ست بآن که از دائره اعتبار بیرون نه<sup>۱۰</sup> برآمده خصوص در ایراد لفظ رحیم تصریح<sup>۱۱</sup> است بآن ، چه دو اسم مبارک اولین شهرت بآن یافته که از اسماء ذات اند - نعم چنانند ، نه مطلقاً<sup>۱۲</sup> بلکه نسبت باسماء دیگر قرب خاص بحضرت ذات دارند - سی تواند که کریمه<sup>۱۳</sup> "قل ادعو الله او ادعو الرحمن ایما تدعوا فلنا الاسماء الحسنی"؛ اشارت است بدان که هر چند عارف در وقت وصول بحقیقت این اسماء حسنی

۱ - در مکتوبات سعیدیه : خود را سالک نساخته باشد -

۲ - در مکتوب ۱۷ : مر مسائے خود را -

۳ - یعنی مناسب آن مقام -

۴ - در مخطوطه : ارتفاع تکثر و احدیت - و در مکتوب ۱۷ از مکتوبات سعیدیه : اعتبار تکثر و احدیت -

۵ - در مکتوب ۱۷ : تکرار اسم مبارک - ۸ - در مخطوطه<sup>۱۴</sup> حضرات : نه بر آید -

۹ - در مخطوطه : کالتصریح - ۱۰ - در مکتوب ۱۷ : مطلق -

توهم نماید که مطلوب بے پرده باغوش آید<sup>۱</sup> ، چنان نیست بلکه وے از دائره اسماء که عبارت از دلائل حضرت ذات ست بیرون قدم گاہے<sup>۲</sup> ندارد (الاشاء ان یشاء ربی شیئاً) وهو سبحانه اعلم (بحقائق الامور کلها) -

✓ قدمیه<sup>۳</sup> : رباعی :

زلفش بکشی شب دراز آید ازو      چون بگذاری چنگل باز آید ازو  
ور یک گره از پیچ و خمش بکشائی      عیالم عالم مشک طراز آید ازو

منقول ست که شیخ ابو سعید ابو الخیر این رباعی در بیان قضا و قدر فرموده اند - مانا که ازین جهت آثار اغلاق بر صفحه آن لائح است - آنچه در خادار فاتر در حل آن رسیده ، آنست که زلف عبارت از روپوش معالم<sup>۴</sup> تقیدات است بر وحدت صرافت اطلاق - یعنی چون پرده تعین قیود که ناشی از متجلی شدن ذات بر خود باحکام<sup>۵</sup> و آثار اعیان ست ، بر ظاهر هستی<sup>۶</sup> مطلق بکشی و مطلق را مستور سازی ، شب دراز آید ازو ، چرا که بعد روپوش شدن آفتاب احدیت در استار و احدیت ، از طلوع کواکب ایان چاره نباشد و چون بگذاری و مطلق را مطلق داری ، و قیود را مندمج در صرف اطلاق یابی و ذات حق جل و علا که جمیل مطلق است متجلی گشت<sup>۷</sup> ، چنگل باز از جهت صید دلہائے والہان حضرت محبوب علی الاطلاق سراینده بیت :

ذات من نیست جز تجلی ذات      ذات بر من زد ست راه صفات

ہویدا<sup>۸</sup> گردد و رجوع جمیع از انفس و آفاق و اعیان و آثار و افعال را بجز ذات احدیت نیابد و بشرح الا الی الله تصیر الامور شاداب گردد و سر قضا و قدر ہویدا

۱ - والاوی : آمد -

۲ - در مکتوب ۱۷ : قدم گاہ -

۳ - عبارت ہائے قوسین از مکتوب ۱۷ آورده شد -

۴ - مکتوب ۲۶ بنام سید ابو الخیر شاہ آبادی در حل رباعی شیخ ابو سعید ابو الخیر در قضا و قدر -

۵ - در مکتوب مذکور : و احکام -

۶ - در مکتوب ۲۶ : عالم -

۷ - مربوط است بچنگل باز -

۸ - والاوی : گردد -

گردد کہ افعال و مباشر آن جز ہستی حضرت متوحد بالوجود نیست ، بہاں ست کہ حسب<sup>۱</sup> اطلاق بسیط حقیقی ست و بحسب تجلی ثانی مقتضی<sup>۲</sup> و حسب تجلی ثالث مقتضی ، خود بخود روپوش شدہ خلق را از خود باز داشتہ است ۔ کدام فاعل ؟ و کو فعل ؟ کہ بغیریت<sup>۳</sup> سراید و بورائیت ترنم نماید :

اے روئے در کشیدہ بازار آمدہ      خلقے بدین طلسم گرفتار آمدہ

ور یک گرہ از پیچ و خمش بکشائی یعنی اگر یک عقدہ قید کہ ہر روئے اطلاق منعقد گشتہ بکشائی عالم عالم مشک طراز آید ازو یعنی چون الوان مختلفہ کہ مقتضائے ظہور اعیان است مضمحل گشت مشک طراز کہ کنایہ از سیاہی ست کہ عبارت از بے رنگی ذات است ، ہر منصبہ ظہور آمد ع : بتاریکی درون آب حیات ست ، و از عطر آن جال بے کیفی<sup>۴</sup> مشتاقان محظوظ و مدہوش گشتند و اللہ یقول الحق و ہو یہدی السبیل ۔

قدسیہ : حضرت واسب العطایا بکمند<sup>۵</sup> جزبات خویش ما را از ما رہائی بحقیقت خویش رہنائی فرماید ، تا اختلاف تعلقات و تحول اطوار حجاب جناب قدس محبوب مطلق نگردد ۔ عسر و یسر و غنا و فقر و شدت و رخا و عنایت و عنا جز آئینہ دار جلال و جلال او نباشد ، شاید لمعہ از لمعات آن مطلع انوار ہر ظلال بشریت تافتہ ، و آفتاب ہویت از پس غمام ظلال طالع شدہ ، نام و نشان این جہاد بے حس و حرکت را برباد دادہ ، بوجودے کہ عدم در قفائے او نباشد و حیاتے کہ ممات در دنبال او نبود ، و نورے کہ ظلمت را ورائے آن جائے گاہ نباشد مکرم سازد و ہو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و ینشر رحمته و ہو السولی الحمید ۔

قدسیہ<sup>۶</sup> : گاہ بخاطر می رسد کہ آن چہ بعضے محققان صوفیہ بزوال عین قائلند نہ اثر وجہش آنست کہ عالم ہتہامہ منظر اسمائے الہی ست جل و علا ازین جہت

۱ - در مکتوب ۲۶ حب - ۲ - در مکتوب ۲۶ : مقتضاء خود بخود =

۳ - در مکتوب مذکور : بقربت سراید و بسر ہویت ترنم نماید ۔

۴ - در مکتوب ۲۶ : بیک نفس - ۵ - در مخطوطہ : بکلند ۔

۶ - مکتوب چہار دہم بنام میر محمد نعان - م س

فرموده اند العالم اعراض مجتمعة فی عین واحد - پس چون سالک مستعد در راه حق سبحانه قدم نهد و دریچہٴ رشد بروے بکشاید بموحل این دقیقه شود کہ حقیقتش جز عدم نیست و آنچه او را عین تصور سی نمود جز پندار نہ - کہالات الہی ست کہ در وے جلوہ گر گشته و آن را از خود سی دانست الحال از اصل خواهد یافت - پس درین وقت از عین او نامے و نشانے نخواهد بود و آثار را بصاحب آن خواهد سپرد - نفی کردن آنها را معنی نخواهد بود کہ نفی کہالات الہی غلط است - انتسابے کہ بخودی سوہوم داشت بر طرف ساخت و در فضائے وجود جز کہالات و شیونات واجبی جل و علا امرے دیگر نخواهد دید و چون شیون عین ذی الشان اند و تعدد جز در وہم نہ - غیر ذات واحد صرف معری از نسب و اعتبارات نخواهد یافت ، ع :

### لیس فی الدار غیرہ دیار

گویان در لجهٴ توحید مستہلک و مستغرق خواهد گشت و بشہود وحدت در کثرت بمعنی اضمحلال تعینات متلونہ در بساطت اطلاق وحدت حقیقیہ و مرآتیت ہر ذرہ از ذرات مر جہال بے کیف را مستعد خواهد شد - بخلاف طریقے کہ حضرت ایشان رضی اللہ عنہ بان ممتازند کہ در آنجا زوال عین و اثر است ، زیرا کہ بطور ایشان رضی اللہ عنہ ہر چند عالم مظاہر اسمائے الہی است جل و علا (۱) چون مظہر عین ظاہر نیست بلکہ سبب<sup>۲</sup> است کہ در مرتبہ حس ایجاد فرمودہ اتقان دادہ اند و در مرتبہ خارج حقیقی ازان نامے و نشانے نیست - پس عارف را بعد از کشف این حقیقت ، و ورود سلطان وجود مطابق ، و شیون حقیقیہ آن ازین ضعیف و از آثار ضعیفہٴ آن نامے و نشانے و عینے و اثرے نخواهد گذاشت ناراللہ الموقدۃ التي تطلع علی الافئدة ہمہ را نخواہد سوخت - کان اللہ و لم یکن معہ شیئی و الان کما کان - و درین وقت عینیت عالم حق را ، و اتحاد آن با او جل شأنہ معینے نخواہد داشت و بحقیقت فنا و بندگی ، کہ ہر آمدن است از جمیع اعیان و آثار خود و محو ساختن (آنها را) در جنب وجود مطلق ، متحقق خواہد شد - بخلاف سابق<sup>۳</sup> کہ مجرد فناے انتساب است بخود نہ فناے آن

۱ - مخطوطہ این کامہ ندارد

۲ - در م من : شبہے -

۳ - یعنی طریق سابق -



شتان ما بینہا ع :

بہ بین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا

قدسیدہ<sup>۱</sup> : سوال : حضرت ایشان قدس سرہ در مکتوبے از دفتر<sup>۲</sup> ثانی رقم فرمودہ

اند کہ :

”مراتب عروج تا زمانے کہ با یکدیگر متمیز اند از اصلے باصلے دیگر رفتہ می شود آن ہمہ کمالات داخل دائرہ ولایت ست و چون آن تمیز بر طرف شود این تفصیل گم گردد و معاملہ باجہال و بساطت صرف افتد ، شروع در مراتب نبوت بود انتہی ۔“

در ولایت صغری کہ بظلال صفات تعلق دارد و در آن مرتبہ ظلے از ظلے تمیز دارد تفصیل ثابت است اما در ولایت کبری کہ باصول صفات متعلق است و گفتہ اند کہ العلم فی ذالک الموطن عین القدرۃ والقدرة عین الارادة تفصیل چہ گنجائش دارد زیرا کہ تکرر جز در تعبیر نیست و همچنین<sup>۳</sup> در ولایت علیا کہ بہ شیون ذاتیہ کہ عین ذات اند ، تعلق دارد ، تفصیل بہر حال دور است و اگر وسعت بیچونی می گیرند ، در حضرت ذات بمقتضائے ان الله واسع علم ائبات نموده شدہ است وجہ فرق چیست ؟

جواب : عدم تمیز صفات بر مذہب شیخ ابن عربی کہ اثبات زیادتی آنها نمی کند ، وجہ است ، بخلاف طریق حضرت ایشان قدس سرہ باید کہ معاملہ شیون ذاتیہ با آنکہ عین ذات اند اما چون اصل صفات اند تعقل تمیز و تفصیل نسبت بہ اطلاق صرف ممکن است ، بخلاف حضرت ذات جل و علا کہ از ”تعقل تمیز و تعدد مبرا است فافہم ۔“

۱ - مکتوب پانزدہم بنام شیخ فضل اللہ ہمشیرزادہ خود ۔

۲ - در م س : جلد ۔

۳ - در م س : و ہمچنان شیون ذاتیہ کہ عین ذات اند و كذلك در ولایت علیا کہ باسم الباطن

تعلق دارد الخ ۔

۴ - مخطوطات کلمہ از ندارد ۔

قدسیہ: <sup>۱</sup> بعزیزے نگارش فرمودہ اند :

نحمدہ علیٰ نعمائہ و نشکرہ علیٰ آلائہ و نصلی علی سید انبیائہ و عالی الہ الاطہار و صحبہ الابرار الیٰ یوم القرار - حضرت بحق سبحانہ و تعالیٰ ذات با برکات ایشان را مشمول الطاف خویش داشته بحضوری سرور داراد کہ غیبت در قفائے آن<sup>۲</sup> ہنود و مشہود احدیت بنوعی ارزانی دارد<sup>۳</sup> کہ کثرت موہومہ مزاحم آن نباشد - این حضور چون بکیفیتے وارد<sup>۴</sup> شود کہ وجود غیر مزاحم او نشود ، در طریقہ حضرات خواجہا<sup>۵</sup> قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم در مہادی جذبہ روئے دہد و در آن نمودے از استہلاک و اضمحلال نصیب سالک شود ، و گاہ سبب آن حصول بے تعلقی اجزاء عالم امر او از اجزائے عالم خلق او باشد پیش از آن کہ رسوخ پیدا کند و ملکہ گردد - درین طریقہ<sup>۶</sup> بوجود<sup>۷</sup> عدم معبر است کہ حضرت خواجہ<sup>۸</sup> بزرگ قدس سرہ در شان آن فرمودہ اند کہ وجود عدم بوجود بشریت عود کند<sup>۹</sup> (اما وجود<sup>۱۰</sup> فنا بوجود بشریت عود نکند) مشائخ دیگر مناسب این مقام تجلی صوری گویند و در ہمان مقام توحید صوری است کہ مشہود سالک کثرت است بتخیل وحدت - وجود کونی و امکانی او ہنوز بر جا است ہر چند درین موطن بہ انالحق و سبحانی تکلم نماید ع :

لیس فی الدار غیرہ دیار

نقد حالش بود اما چون بفنا مشرف نشدہ است ، از حقیقت وحدت آگاہی ندارد و از دائرہ نقص نہ بر آمدہ است و شر بے از معرفت بکام جان او نچشانند<sup>۹</sup> اگر عنایت بے غایت مدد نماید و ہر شدہ کابل کہ نظر او دواست و توجہ او شفا نرساند خسارہ نقد وقت او ست کہ در گرداب صورت گرفتار مانده بساحل معنی نرسیدہ - جم غفیر از مبتدیان ہی - بینیم کہ ہمین توحید آسودہ اند و اکابر را بمیزان خود سنجیدہ کمال الکمال انگاشتمہ اند<sup>۱۰</sup>

- |                                  |  |
|----------------------------------|--|
| ۱ - مکتوب سی و چہارم م س -       | ۲ - م س : این کلمہ ندارد -                   |
| ۳ - مس : فرماید -                | ۴ - مس : واقع -                              |
| ۵ - مس : خواجگان -               | ۶ - مس : بعدم معبر ست -                      |
| ۷ - در مخطوطہ ح : نکند -         | ۸ - این عبارت مخطوطات ندارد از مس آورده شد - |
| ۹ - از مخطوطہ ح : نچشانندہ است - | ۱۰ - مخطوطہ ۱ این کلمہ ندارد -               |

و این تجلی صوری کہ مشاہدہ جمال لایزال است ، در کسوت صور و اشکل عام تر است از آنکہ در کسوت صور حسی باشد یا عینی در پردہ الوان ظاہر شود و یا بانوار پس تجلی نوری داخل آن بود - و از سہ مرتبہ یقین ، کہ <sup>۱</sup> علم یقین و عین الیقین و حق الیقین است صاحب این حال را نصیب از اول بود و سیر او داخل سیر آفاق است کہ آن را بعد در بعد گفته اند و سیر مستطیل نیز نامیدہ اند <sup>۲</sup> -

و آنکہ گفتہ مناسب این مقام <sup>۳</sup> وجود عدم تجلی صوری است ، نہ عین آن ، زیرا کہ در طریقہ خواجہائے قدس اللہ اسرار ہم چون اندراج النہایت فی البدایة است ، در اول کار نظر ایشان بر احدیت ذات است - اول قدم این بزرگان کہ بوجود عدم معبر است ، نہایتہ النہایتہ دیگران را متضمن است و چاشنی از تجلی معنوی کہ تجلی صفات باشد و از تجلی ذات کہ آخرین تجلیات است ، اول کار در کام جانِ طلاب می نهند و تربیت می فرمایند : ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

فرمودہ اند کہ بان حضور چون رسوخ پیدا کند و ملکہ گردد مشاہدہ نامیدہ (شود <sup>۳</sup>) و چون الفاظی کہ دیگر اطلاق دارند موہم حلول و اتحاد است و مشعر تنزل و تقید و حسب ظاہر مخالف شریعت بیضا ، مشاہدہ را برسوخ نسبت مذکورہ تعبیر فرمودہ اند - و ہمچنین در بیان مقامات دیگر متابعت محبوب رب العزت را علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیٰت صورۃ و معنآ رعایت می نمایند - فرمودہ اند کہ بان حضور چون از صفت شاہدی و شہودی بہرا شد فنائے حقیقی نام یافت و این وقت بسر کل شیء بالک الا وجہہ مشرف گشت و حیرت و جہل و اضمحلال و استہلاک نصیب او آمد و کفر حقیقی و مقام جمع حاصل کار او شد و از علم الیقین بہ عین الیقین پیوست و از تمیز میان حسن اسلام و قبح کفر باز ماند - می گوید :

بکفر و باسلام یکسان نگر کہ ہر یک ز دیوان او دفترے ست

- ۱ - در مخطوطہ ۱ : لفظ "کہ" موجود نیست - ۲ - در مخطوطہ ۲ : لفظ "اند" نیست -  
 ۳ - در مخطوطہ : این مقام یعنی مجرد عدم -  
 ۴ - ہر دو مخطوطہ این کلمہ ندارد و احتیاج بان ظاہر ست -

و<sup>۱</sup> از سیر آفاقی به سیر انفسی و از سلوک بجزبه رسید و دائره کونی و امکانی قطع نموده باسم الهمی جل و علا که مبدء تعین اوست واصل شد - و از مزاحمت تفرقه خلاصی یافت ، و از خلل کثرت نجات حاصل کرد ، و کار و بارش بحضرت وجوب پیوست ، از رد (؟) محفوظ گشت و از رجوع به بشریت مامون گردید -

در طریقه<sup>۲</sup> علیه خواجهها قدس الله اسرارهم حصول این نسبت مر طالب را حکم اخذ الف و باء دارد و حکم اخذ اذکار از پیر مقتدا<sup>۳</sup> تا قدم در سلوک نهاد<sup>۴</sup> لهذا پیش گاه این اکابر بلند افتاده و ابتدائ<sup>۵</sup> ایشان متضمن نهایت گشت -

از این بیان کسی گمان نه برد که از عدم تمیز میان حسن اسلام و قبح کفر لازم می آید که پا از دائره شرع بیرون نهاده و مشائخ فرموده اند که کل حقیقه ردتها<sup>۶</sup> الشریعة فهی زندقه - زیرا که در کفر دو اعتبار است ، اعتبار خلق او که بخالق تعلق دارد و اعتبار کسب او که به بنده متعلق<sup>۷</sup> است و شک نیست که خلق کفر قبیح نیست و صاحب فنا که از مزاحمت کثرت خلاصی یافته بجمع حقیقی رسیده است ، یقین است که مشهود او دران حالت بان اعتبار اول است ، پس حکم به قبح آن چنان نماید و اعتباری که ملحوظ<sup>۸</sup> نیست<sup>۹</sup> چگونه برو حکم قبح کند و متمیز سازد - بعد از آن اگر باز بهوش آید و حضور که از وجود زائل نموده بود بحق سبحانه منسوب داشت و یافت که او تعالی خود بخود حاضر است بفنائ<sup>۱۰</sup> حقیقی مستعد گردید و از حیرت و جهل بعلم آمد و از جمع بفرق بعد الجمع مکرم گشت و فناش بقا<sup>۱۱</sup> ثمره بخشید و از مضیق علم و سُکر عین بفضائ<sup>۱۲</sup> حق الیقین تبختر نمود و بحقیقت اسلام متحلی شد و گفت که ، ع : دلم بکفر و باسلام مائل افتاده است

بعد از آن جمع را بشهود احدیث در کثرت می رسانند و بتوحید وجود محفوظ می دارند ، این جاعه می فرمایند که هر چه در عرصه وجود است پستی او عین ذات

- ۱ - مخطوطه ۱ کلمه "و" ندارد -  
 ۲ - در مخطوطه ۲ : نهند -  
 ۳ - در هر دو مخطوطه : ردتها -  
 ۴ - در هر دو مخطوطه : ملفوظ و مانا که از اغلاط کتابت است -  
 ۵ - یعنی اعتبار کسب او که ملحوظ نیست -  
 ۶ - در مخطوطه ۱ : تعلق دارد -

او ست و آن ذات واجبی است جل و علا زیرا که اگر هستی او تعالی زاید بر ذات باشد و آن زاید البته غیر خواهد بود لان الاثنین متغایران پس ذات الہی جل شانہ محتاج بغیر باشد و احتیاج علامت امکان است و آن محال است و مستلزم ابطال واجب الوجود پس لاچار هستی او عین ذات او خواهد بود - ممکن چون وجود او از ذات او نیست البته هستی او زاید باشد بر حقیقت او و آن زاید یا عارض است ممکن را یا معروض - اصحاب ذوق از راه وجدان دریافته اند کہ حقائق عوارض است و وجود کہ هستی باشد معروض است کہ قائم بذاتہ است ما سوائے او قائم باو و ازینجا ست کہ فرمودہ اند "العالم اعراض مجتمعة فی عین واحد" - ہویدا ست کہ وجود چون مبداء آثار است البته موجود باشد و در ممکن اگر عارض بود البته موجود خواهد بود بوجودے کہ عارض وجود است و ہمچنین وجود الوجود یعنی وجود الوجود را وجود دیگر باشد و تسلسل لازم خواهد آمد و آن باطل است - پس عارضیت وجود باطل باشد ، پس البته معروض باشد و نیز بر تقدیر عروض جعل جاعل یا در نفس وجود است و یا در اتصاف ، ہر دو باطل است ، چنانکہ در کتب معقول مشروح است مع ما فیہ و علیہ و چون معروض شد محقق گشت کہ در عرصہ کائنات ذات موجودہ حضرت حق را است سبحانہ ما سوائے او را وجود نیست جز باعتبار آنکہ امور اند کہ منسوب اند بخصرت وجود کہ بوجود حقیقی ست و وجود او از ذات او ست ، زیرا کہ اگر موجود حقیقی باشند وجود شان یا عین ذات شان باشد یا عارض ذات شان ، ہر دو شق محتمع است ، پس وجود شان جز انتساب شان بخصرت وجود نباشد و فی حد ذواتہا معدومانند و ازینجا است کہ گفتہ اند "الاعیان ما شمت رائحة الوجود" و این عوارض باید کہ از ان هستی مطلق ناشی کہالات مندرجہ او شدہ باشد ، زیرا کہ جز او تحقق ندارد ، پس لاچار کہالات مندرجہ او بود کہ در مرتبہ اطلاق تمیز نداشت و در مرتبہ تنزل علمی متمیز شدہ حقائق ممکنات آمد و این حقائق متمیزہ علمیہ بخصرت وجود کہ ذات واجبی ست جل و علا نسبتے مجہول کیفیہ پیدا کردہ و در مرآة ظاہر وجود منعکس گشتہ رنگ مرآة گرفتہ ہست نما

شده اند و چون آن کمالات که حقائق ممکنات است در مرتبه اطلاق عین مطلق اند و آن مطلق در مرتبه تقید عین آنها لاچار حکم به عینیت نمودند و گفتند :

در شکل بتان رهن عشاق حق است  
لا بلکه عیان در همه آفاق حق است  
چیزے کہ بود از روئے تقید جهان  
و الله کہ ہان زوجہ اطلاق حق است  
دیگرے گوید : غیرتش غیر در جهان نگذاشت  
لاجرم عین جملہ اشیا شد

ازین بیان کسے توہم نکند کہ کثرت باوحدت متحد شد یا وحدت در کثرت حلول نمود کہ آن باتفاق کفر است زیرا کہ حلول و اتحاد بر تقدیرے متصور بود کہ وجودات متکثرہ باشد ، در وحدت وجود این اوہام مرفوع است - قدوہ احرار شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ فرمودہ :

اینجا حلول کفر بود اتحاد ہم  
کاین وحدت است لیک بتکرار آمدہ

چنانکہ صورت زید در مریائے مختلفہ ظہور نماید و باختلاف اشکال و الوان مریایہ ہیئات متکثرہ ظاہر شود - درینجا موجود خارجی یک ذات زید است کہ در آراءت و تخیل در مریائے متعددہ متکثرہ نمودہ است و ازین کثرت وہمیہ صور زید تکثر در ذات او لازم نیامد و شائبہ حلول و اتحاد پیدا نشد و لله المثل الاعلیٰ در ما نحن فیہ موجود خارجی ذات واحد حقیقی ست تعالیٰ کہ تکثر را دران راہ نیست و تعدد را دران گنجائش نہ - غایۃ الامر از انعکاس کمالات در مرآة و ظہور ذات در مرآة صفات شعبہ کثرت از بطون بظہور آمدہ عارف جامی قدس الله سرہ السامی گوید :

ممکن ز تنگ نائی عدم ناکشیدہ رخت  
واجب بچسبہ گاہ عیان نا نہادہ گام



در حیرتم که این همه نقش بدیع چیست  
 بر لوح منظر آمده منظور خاص و عام  
 بساده نهان و جام نهان آمده پدید  
 در جام عکس باده و در باده رنگ جام  
 جامی معاد و مبداء ما وحدتست بس  
 سبا درمیانه کثرت سوہوم و السلام

یعنی ذات حق جل سلطانہ آئینہ داری ذات ممکنات گرد و حقائق ممکنہ مر آتیت  
 آثار ذات واحد قہار جل شانہ نمود -

سوال : چون کثرت سوہوم بود شریعت کہ بہنائے آن تكثر است ، چگونه  
 باشد ؟

جواب : کثرت سوہومہ نہ بان معنی ست کہ بمجرد اختراع وہم باشد و نحت  
 خیال کہ بارتفاع وہم مرتفع ہی گردد بلکہ بان معنی ست کہ در مرتبہ اطلاق ازان  
 نام و نشان نیست و<sup>۱</sup> مراتب مقیدات ہرچند در مرتبہ اطلاق تحقق ندارد ، اما چون در  
 مراتب تنزیلیہ بصنع خداوندی متقن<sup>۲</sup> و متعلق علم الہی جل و علا گشتہ ، از زوال  
 ارتفاع خیال محفوظ است و بدان اعتبار موطن تکلیف این نشاء و مناط ثواب و عقاب  
 دارالقرار گشتہ است -

بالجملہ نزد این بزرگواران اوست سبحانہ کہ در مراتب مختلفہ باحکام متضادہ  
 ظاہر شد - اطلاق احکامی دارد کہ در مرتبہ تقید کاذبہ است ہمچنین تقید احکامی  
 دارد کہ در حضرت اطلاق صادق نیست -

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد  
 گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

مثلاً حقیقت انسان کہ آنرا در مرتبہ اطلاق او احکام است بلکہ فی ذاتہا مبرا  
 از احکام است و در مراتب تقید و تعین بہ قیود شخصیتہ احکام مختلفہ متضادہ دارد -

۱ - در ہر دو مخطوطہ : در مراتب... الخ - ۲ - در نسخہائے خطی : متیقن -

هرچند فی الحقیقه وجود بهان حقیقت را ست و این اختلاف اشخاص جز بعوارض که جزو حقیقت او نیست نه ، اما بهان حقیقت واحده را<sup>۱</sup> من حیث الاطلاق الحقیقی والتقیدات الذهنیه و الخارجیه آثار و احکام متکثره است که ظاهر بینان را سبب و بهم اختلاف آن اشخاص گردیده است ، و شک نیست که چنانکه اشخاص حقیقت انسانیه باهم تمیز عارضی دارند و فی الحقیقه اتحاد دارند ، همچنین افراد حیوان در حیوانیت شرکت دارند و فی الحقیقه وجود بهان حقیقت حیوانیه راست و اختلاف انواع مندرجه تحت آن بعوارض و اعتبارات است زیرا که وجود مطلق راست و قید جز باعتبار نیست کذلک افراد جسم که دران وجود حقیقت جسمیه راست و اختلاف جز باعتبار نه - و مثله الجوهر الوجود که وجود بهان حقیقت بسیط راست و در مراتب متنزله که جوهر باشد و جسم و حیوان و انسان و اختلاف اجناس<sup>۲</sup> و انواع و اصناف و اشخاص جز<sup>۳</sup> به پندار نیست و تراحم آثار و احکام آن باختلاف مراتب همه صادق - و هیچ اشکال لازم نه و شاهد آن که موجود بهان حقیقت مطلقه جنس الاجناس ست که در جمیع موجودات ساری است و باسما متعددده ظهور فرموده و تقیداتش جز اعتبارات نیست - نه آنست که الانسان جسم قضیه<sup>۴</sup> صادق است ؟ و معنی او آنست که دو صورت مختلفه ذهنیه که صورت انسان و صورت جسم باشد در وجود خارجی باهم متحدند و چون جسم بانسان در وجود متحد شد و محتاج امر زائد نگشت پس موجود فی الحقیقه بهان جسم بود و تقید انسانیت اعتبار بیش نیست -

و نیز چون جسم را درین قضیه با انسان اتحاد شد و در قضیه<sup>۵</sup> الحجر جسم باحجر نسبت اتحاد بود پس انسان را با حجر نیز در مرتبه<sup>۶</sup> جسم اتحاد است بداهه<sup>۷</sup> - پس جمیع مقیدات با مطلق متحد شدند و همچنین باهم در مرتبه<sup>۸</sup> مطلق - و وجود حقیقه<sup>۹</sup> بهان مطلق را مقرر شد و مقیداتش اعتبارات او ست که در مراتب تنزل تعدد و تکثر پیدا کرده در عرصه گاه ظهور آمده است -

۱ - مخطوطه اول کلامه "را" ندارد -

۲ - در مخطوطه دوم ؛ و اجناس -

۳ - در مخطوطه اول عبارت "یک سطر از کتابت مانده است یعنی از "جزیه پندار نیست تا

بهم صادق" -

این ست بیان مجمل مسئله وحدة الوجود بر نهجی که متأخران صوفیه مقرر نموده اند و متمسک ایشان<sup>۱</sup> فی الحقیقه کشف و وجدان است - ادله و براین که بران ایراد نموده آمد از قبیل تنبیهاست بر بدیهیات - حضرت قطب المحققین حضرت ایشان ما را درین باب مقالات مفزده<sup>۲</sup> است در ضمن تحقیقات فائقه و تدقیقات رائقه که موید است بکتاب و سنت و مزین است باعتقاد اهل سنت و جماعت می فرمایند که :

”مقصود از سیر و سلوک تحصیل لوازم بندگی ست ، نه حصول الوهیت و خداوندی و تحقیق معرفت نفس است بذل و افتقار و عرفان مولی جل و علا بکمال غنا و اقتدار - کناسه که بخت ذاتی موصوف است و به دنائت طبعی موسوم او چگونه عین سلطان ذی شان باشد - پس حکم به عینیت چنان موجه بود ؟ و قضیه وحدت و اتحاد چگونه پسندیده باشد مگر در جالت سکر و غلبه حال ”السكران معذورون“ و الا اهل صحو و تمیز اتحاد قاذورات و فضلات را بان فاطر الارضین و السموات که قدوسی وصف ذاتی او ست و سبوحی اظهر صفات او ، برگز تجویز ننمایند و بفرق اعتباری در بیان مراتب تنزیه و<sup>۳</sup> مقامات تشبیه اکتفا نکنند و عبودیت را با ربوبیت درهم ن سازند و بدایت<sup>۴</sup> عقل از دست ندهند - و آنچه مثبتان وحدة وجود که بعینیت قائلند گفته اند که حقیقت واجب تعالی و تقدس هستی مطلق وجود بحت است و بران بنائے مسئله وحدت وجود داشته که متر مجملاً مدخول<sup>۵</sup> فیها است زیرا که آن بر تقدیرے مسلم باشد که ذات باری تعالی بوجود موجود و هستی کائن باشد تا گفته شود که هستی او عین ذات او باشد -

قطب العرفا شیخ علاء الدوله سمنانی<sup>۶</sup> گفته که فوق عالم الوجود عالم الملک الودود یعنی در مقام اطلاق چنانکه سائر اعتبارات را گنجایش نیست وجود را نیز که

۱ - در هر دو نسخه خطیه : آن -

۲ - در مخطوطه ۱ : فرموده -

۳ - در دو نسخه مخطوطه حرف عطف و ندارد -

۴ - در مخطوطه ۲ : بدون -

۵ - یعنی دران دخل و اعتراض ست -

از جمله کمالات ذاتیه اعتباریه اوست دران حضرت علیا بار نبود لاعینیه<sup>۱</sup> دلا زیاده<sup>۲</sup> پرگاه نزد این اکابر حیاة و علم و سمع و بصر و قدرت و ارادت و تکوین که صفات حقیقیه اند و وجود شان زاید بر وجود ذات مقدس نیست باوجود آن نمی توان گفت که حقیقت واجب تعالی علم است یا قدرت است، مثلاً همچنان وجود او تعالی چون زائد بر ذات او نباشد چرا حقیقت واجبی باشد - بدیهی است که که ذات واجبی تعالی مجهول مطلق است - و قول بآنکه حقیقت او تعالی وجود است و هستی<sup>۳</sup> مطلق منافی به آنست بآنکه تعقل موضوع در حکم درکار است و چون مقرر شد که حقیقت واجبی جَل و علا ورائے وجود است پس وجود بر تقدیر وجود صادر می باشد از مصنوعات صانع تعالی - پس بر تقدیر معروضیت او مر حقائق ممکنات را و عارضیت او بر فرض عینیت او مقیدات کونیه را با غیریت او بر آنها حکم عینیت درمیان واجب و ممکن متصور نبود این قدر هست که آنچه در عرصه<sup>۴</sup> ظهور آمده چون پرتوے ست از انوار کمالات او و ظلے ست از ظلال شیون و اعتبارات او، و این ممکنات جز مظاهر جلال و کمال او نیست، لاچار دائماً جلال لایزال را نظر جز بدان ظلال نور الانوار نیست و مرایایے مظاهر از مساحت شهود شان ساقط است و آن ظلال انوار حقیقتش<sup>۵</sup> ازان نورے ست که لاشرقیه<sup>۶</sup> ولا بحراییه<sup>۷</sup> نشان<sup>۸</sup> آن ست - پس مشهود و منظور در پرده<sup>۹</sup> کثرت جز واحد علی الاطلاق نیست - فرقه<sup>۱۰</sup> این اختلافے مرآت و کمال اتحاد ظل با اصل بحکم عینیت دلیر ساخت و بر وحدت و اتحاد آورد، گفتند:

مجموعه<sup>۱۱</sup> کون را بقانون سبق  
 - کردیم تصفح ورقاً بعد ورق  
 حقا که ندیدیم و نخواندیم دران  
 جز ذات حق و شیون ذاتیه<sup>۱۲</sup> حق

مانا که این اکابر از مزج تشبیه مطلق خلاصی نیافتند و بحضرت اطلاق تبختر  
 نفرمودند و ازان گفتند:

۲ - در هر دو مخطوطه: نشان در آن ست -

۱ - در مخطوطه ۱: حصص -

با گل رخ خویش گفتم اے غنچه دہان  
 ہر لحظہ سپوش چہرہ چون عشوہ نہان<sup>۱</sup>  
 زد خندہ کہ من بعکس خوبان جہان  
 در پردہ عیان باشم و بے پردہ نہان

اگر در ریاض قدس تنزیہ حقیقی عبور می کردند عنان توجه از ہرچہ بداع چونی و چندی متسم است تافتہ بہ بے چونی می شنافتند و تشبیہ را باتنزیہ مختلط نمی داشتند و بحقیقت کلمہ<sup>۲</sup> لا ہمہ را منفی می ساختند بہ بداہت می یافتند کہ مطلق از اوج اطلاق تنزل فرمودہ است و مقید را از حسیض تقید عروج محال (ست) ہرچند متنزل است و متعین آمدہ از اطلاق ہر احوال دور است مالتراب و رب الارباب ان الله لغنی عن العالمین غنائے ذاتی کبیر متعال آئینہ را برنتابد و ہیچ آئینہ را تاب مقابلہ آن نبود "فان الحادث اذا قورن بالقدیم لم یبق لہ اثر" آری چون وجود کہ از اخص کمالات واجبی ست و سببہ خیر، ہممکن کہ عدم حکم ذاتی او دارد کہ ساوائے شراست، اثبات نمودن جز بطریق تجوز و استعارہ بحدہ مشکل است۔ پس عالم را جز وجود ارائتی و خیالی نصیب نبود چنانکہ صورت منعکسہ در مرآت۔

لیکن فرق درمیان ہر دو اثبات آن ست کہ ثبوت عالم ہرچند در مرتبہ<sup>۱</sup> حس و اراءت است، اما چون صنع قادر مختار در ہان مرتبہ بان متعلق شدہ تقرری پیدا کردہ متقن گردیدہ است و از زوال بزوال حس و خیال محفوظ مانده و مورد احکام صادقہ گشتہ چون وجود واجبی جل و علا در مرتبہ<sup>۲</sup> خارج بود و تحقق عالم در مرتبہ<sup>۱</sup> حس و اراءت از اراءت وجود عالم تجدید وجود<sup>۲</sup> واجب تعالی لازم نیاید کہ تجدید اتحاد مرتبہ را خواہان است۔ بدیہی ست کہ صورتہ مرآتہ مصادم وجود زید کہ در خارج ثبوت دارد نمی شود، ازین بیان وحدت وجود بمعنی اثبات قدم و رفع حدث بحصول پیوست و حقیقت توحید لائح گردید کہ نفی ماسوائے او تعالی بودہ باشد و کنہ فنا کہ از مالک نام و نشان از ذات و صفت و فعل او نماندہ نہ نفی انتساب کہ بطور مشرب اول بحصول

۱۔ در نسخہ<sup>۱</sup> مترجمہ اردو: بتان۔ و در مخطوطات فارسی: نہان۔ مانا کہ 'عشوہ زنان' بودہ است۔

۲۔ این عبارت تا "نیاید" در مخطوطہ<sup>۲</sup> اول از کتابت مانده۔

آید که صورت فناست -

**سوال :** اهل وحدت الوجود چون قائل بجمع بین التشبیه و التنزیه اند ، باید که شهود ایشان اتم بود و ایمان آنها اکمل ، زیرا که این جماعه مرتبه تنزیه حقیقی را مسلم داشته تشبیه چون از مراتب تعیین اوست بدان نیز ایمان داشته مرآتیت کمال مطلق می دارند -

**جواب :** لانسلم که درین مشربے که ما در مقام تحقیق آنیم از تشبیه انکار و از مشاهده کمال لایزال در ظلال آن اعراض است - مابه الاختلاف اطلاق لفظ عینیت و اتحاد است در میان تشبیه و تنزیه - بر تحقیق ما عالم مظهر کالات است ، اما مظهر عین ظاهر نیست و بمشرب اهل وحدة وجود اتحاد کائن است و این مزج تشبیه با تنزیه دامن همت را از اطلاق حقیقی باز داشت و کارخانه سلوک را مراتب تعینات معطل ساخت - مانند تحقیق اعیان ممکنات چون سخن بتطویل انجامید از خوف ملالت سمع مستمعان بوقت دیگر موقوف داشته اگر مشیت موافقت نمود شمه ازان به تحریر آید والسلام -

**کرامت :** هر چیز<sup>۱</sup> که ما را پیش می آمد ، الاماشاء الله تعالی حضرت ایشان قدس سره پیش از وقوع آن از خیر و شر آن ما را خبر می دادند و بر طبق اخبار ایشان واقع می شد - احصاء و تعداد کرامات و خوارق عادات آنحضرت که در تمام عمر دیده ام ، متعسر است - دران آیام که نو کدخدا شده بودم ، بر بالاخانه بسر می بردم - شبے تاریک تنها در آنجا بودم که کسے بشدت و صولت تمام بر دروازه صدائ<sup>۲</sup> زد - حیرت روی داد ، هرچند فریاد کردم که کیست ؟ جواب نه داد - بخاطر رسید که برخیزم و دروازه را بکشایم - آمدم و زنجیر دروازه وا کردم - من تخته در را بجانب خود می کشیدم و او بجانب خود می کشید - آنحضرت در خانه دیگر بودند - درین اثنا تنجیح نمودند - فرمودند که "محمد سعید" ، مجرد شنیدن آواز آنحضرت در باز شد ، دیدم هیچکس نیست ، باز در را بستم و بخواب رفتم - علی الصباح که بخدمت آنحضرت پیوستم ، پیش ازان که من ماجرائے

۱ - در مخطوطه ۲ ابرات کمال مطلق می داند -

۲ - در مخطوطه ۲ : صدمه -

۳ - در مخطوطه ۱ : هرچه -



شبینه را در معرض اظهار آرم ، فرمودند کہ مجد سعید ! آن جن بود کہ بتو مزاحمت می نمود ، بانگ بروے زدم و ترا از چنگلِ آن خلاص کردم ۔

**کرامت :** و نیز می فرمودند کہ در آن ایام کہ نو کدخدایان شده بودند ، حضرت ایشان مرا فرمودند کہ ترا ازین تزویج فرزندان خواہند شد ، اما نخستین پسر بود و تا چہار سال نرید ۔ ہمچنان واقع شد ، از آن کدخدائی مرا پنج فرزند ارزانی گشت ، نخستین پسر کہ شد ، پیش از چہار سال وفات یافت ۔

**کرامت :** و نیز می فرمودند در ایام کہ وبا در سہرند استیلا داشت ، برادران ما خواجہ مجد صادق و مجد فرخ و مجد عیسیٰ و ہم شیرۂ ما ام کلثوم در آن وبا رحلت نمودند ۔ روزے حضرت ایشان بمن و برادر اعزاً من مجد معصوم خطاب کرده فرمودند کہ سحرگاہ بارگاہ اجلال صمدیت جلت آثارہ نزول ارزانی داشته بود و شاہر دو را در کنار من نشانند ، مجد سعید را بر زانوئے راست و مجد معصوم را بر زانوئے چپ و حکم سلمہم ساختند کہ ایشان را بتو بخشیدم ، معمر خواہند شد و بہ پیری خواہند رسید ۔ اللہ تعالیٰ آن دو سرچشمہ فیض و افضال را از بلائے وبا عافیت بخشیدہ معمر گردانید و بہ پیری رسانید کہ جہان و جہانیان از صحبت ایشان سرشار فیض و برکات اند و عالم و عالمیان صیت فیض بخشی ایشان استماع نمودہ از اقصائے بلاد متوجہ دولت سرانے آن مرشدان راہر طریقت و حقیقت می گردند ۔

**کرامت :** نیز می فرمودند کہ حضرت ایشان زمانے کہ بطلب سلطانی باکبر آباد تشریف می بردند ، والدہ فرزندان من حاملہ بود ۔ فرمودند کہ از جانب حق سبحانہ الہام شدہ کہ مجد سعید را درین حمل اہلیہ اش دخترے عنایت فرمودیم ، فاطمہ سلطان نام کنند ۔ فرمودند کہ دلگیر نباشید ،<sup>۲</sup> از عنایات ہمچنان واقع شد ۔

**کرامت :** بعضے ثقات محرم اسرار نقل کرده اند کہ یک بارے (دور از امروز) حضرت مخدوم زادگی خواجہ مجد سعید سلمہ اللہ و ابقاہ سخت بیمار بودند و مرض ایشان بامتداد کشیدہ و ضعف و ناتوانی بغایت رسیدہ ، چنانکہ اطبا از معالجه آن درماندہ شدند ۔

۱ - در مخطوطہ ۱ : و برادر من ۔  
۲ - در ہر دو مخطوطہ : کہ از عنایات .. الخ ۔

روزے حضرت ایشان قدس سرہ در راہے کاغذے دیدند و آنرا برداشتند ، بر آن نام خدا جل و علا مکتوب بود - آن را ببوسیدند و در جائے پاک بنهادند - از درگاہ رب الارباب ملہم شدند کہ چون تو نام ما را بزرگ داشتی ما پسر ترا بتو بخشیدیم و مرض او بعافیت مبدل گردانیدیم - آن مخدوم زادہ برجادہ بالفور صحت یافت -

**کراست:** این حقیر<sup>۱</sup> در واقعہ دیدہ کہ گوئیا حضرت خواجہ محمد سعید سلمہ ربہ پادشاہ اند و اولیا ، اموات بارواح و احیا باجساد چون امرای پادشاہی ہر صبح و شام بسلام ایشان می آیند و بندہ نیز دو وقت بسلام ایشان می رسد - روزے برائے سلام رسید، دید کہ بجائے ایشان عزیزے دیگر با جاسہائے شوخگین<sup>۲</sup> نشستہ است و ہیچکس بسلام نیامدہ - در پرسش وجوہ<sup>۳</sup> شد کہ معاملہ چیست ؟ درین اثنا آن عزیز برخاست و بشتافت و از جہر و کہ فرود آمد - بدان جانب کہ آن عزیز توجہ نمود نگاہ کردم ، دیدم کہ حضرت خواجہ محمد سعید با حشم پادشاہی می آیند - آن عزیز رفت و بر ایشان سلام کرد و استقبال نمود - آنحضرت بچہر و کہ آمدہ نشستند ، این زمان ہمہ مردم بسلام آمدند -

درجات و کرامات و خوارق عادات حضرت مخدوم زادہ زیادہ از تعداد<sup>۴</sup> است - اشراف قلوب و کشف قبور ہر وجہ اتم و اکمل دارند و بشارتے کہ می فرمایند ہر طبق فرمودہ ایشان بوقوع می آید - تعداد این جزیات خالی از تعسری نیست ، بنا بران عنان خامہ از تعداد آنہمہ تافتہ<sup>۵</sup> چندے از آنها بنگارد -

**درجہ :** واقعہ کہ درین ایام راقم این سطور دیدہ در معرض تحریر می آرد - می بیند کہ صحرائے ست وسیع و اولیا و صلحا و سائر مردم جمع اند و آنحضرت بر تختے نشستہ اند و این ہمہ خلایق بایشان رجوع دارند و امام و مقتدا در آن مجمع ایشانند - درین اثنا این مسکین رسیدہ بسلام مستسعد گردید - فرمودند کہ اے فلان ! انتظار تو داشتیم و حقہ کلانے از تفرہ مرصع سیناکاری بفقیر عنایت نمودند و فرمودند کہ مفرح

۱ - یعنی مصنف این کتاب شیخ بدر الدین سرہندی  
 ۲ - یعنی چرکین  
 ۳ - در مخطوطات : در پرس و جوشد (؟)  
 ۴ - در مخطوطات : تعددات است -  
 ۵ - در مخطوطات : شتافتہ -

یاقوتی ست بسیار اعلیٰ است ، آنرا پادشاه بمن مرحمت فرموده بودند ، بتو دادم ، بخور و مردم رسان - و خود برخاستند و بر اسب سوار گشتند - آن حقہ را کشادم ، درون آن حقہ حقہ دیگر از نقرہ برآمد پُر از مفرح یاقوتی اعلیٰ - مخدوم زادگی شیخ لطف اللہ و محمد فرخ یکان انگشتی دران حقہ مفرح زدند و گرفتند و خوردند و بان حضرت ملحق گشتند - بعد ازان خلایق بر فقیر بالتاس جرعه ازان مفرح ریختند و من ہمہ قسمت کردم و آن حقہ ہمچنان پُر بود -

**درجہ :** خواجہ محمد زاہد کہ یکے از مریدان ایشان است ، نقل کرده کہ عشرہ اخیرہ ماہ مبارک رمضان سنہ یکہزار و پنجاہ بعد از ادائے نماز اشراق بخواب رفتم - دیدم کہ باغے ست در غایت نظافت ، خیابانہائے گل و حوض دہ دہ دارد و در گوشہ ازان عریشے مفروش است و بر بالای آن عریش حضرت پیر دستگیر اعنی حضرت خواجہ محمد سعید و حضرت محمد معصوم نشسته اند ، سجلات خلق اللہ از خورد و بزرگ در پیش حضرات ایشان نہادہ اند و جمعے باہتمام نزد ایشان ایستادہ اند ، انتظار امر ایشان دارند - چون نیک ملاحظہ کردم آن باغ را عین مسجد ایشان یافتم کہ حضرات دران معتکف نشسته بودند و در کنارہ حوض مسجد جانب شمال زینہا از نور از زمین تا آسمان تا ہر جا کہ خواستہ اند نہادہ اند ، و آن مردم کہ صاحب اہتمام اند ، کاغذہا را نام نویسی کردہ دستخط حضرات بر آن نویساندہ ہر کرا داخل اہل مغفرت کردند ، بالا می ہرند و مہر کردہ باز می آرند و در زمرہ خاصان می در آرند - و ہر کرا آنحضرات عالیات شایان مغفرت نمی بینند موقوف می دارند ، دستخط نمی کنند - درین اثنا فقیر نیز رسید و بعرض حضرات رسانید کہ بندہ را ہم داخل مغفوران کنند - حضرات و اہل اہتمام فرمودند کہ ترا و محمد حنیف را و شیخ فیض را کہ ہمچنان بہخانہ تست بخشیدند - بندہ عرض کرد کہ در باب فرزندان حضرات عالیات چہ حکم شدہ است ؟ ارباب اہتمام گفتند کہ فرزندان ایشانرا مع متعلقان بخشیدند - روز دوم و سوم ہمین صحبت در واقعہ نمودار شد لیکن اہل اہتمام این معنی را نیز اظہار کردند کہ تو بخدمت حضرات عالیات بگو کہ ما ابن قدر خدمت گاری کردیم ، بیچ تبرک ہما عنایت نشد - حضرت پیر دستگیر خود معروض

داشتم - فرمودند آنچه بایشان نافع بود فاتحہ است و فاتحہ خواندند - روز دیگر در حلقہ آنحضرت مراقب نشستہ بودم<sup>۱</sup> کہ آن جامعہ اصحاب اہتمام حاضر شدند و گفتند کہ حق با رسید -

**کرامت:** زوجہ مرحومی وزیر خان کہ بخدمت ایشان اخلاص و اعتقاد تمام داشت ، عریضہ نگاشت کہ در باب من توجہ فرمایند کہ خدائے تعالیٰ مرا پسر سوہبت فرماید - ایشان توجہ نمودند و در جواب آن عفیفہ نوشتند کہ خاطر جمع دار کہ ترا عنقریب خدائے تعالیٰ پسر ارزانی خواهد داشت - چون مدت حمل او بانجام رسید پسر زائید - پان زمان از لاہور قاصد با نیاز و خبر ولادت بخدمت ایشان فرستاد -

**کرامت:** روزی خادم بخدمت ایشان یک پیرہ<sup>۲</sup> تنبول آورد کہ با برگ پلاس<sup>۳</sup> آنرا پیچیدہ بودند - ایشان آن را وا کردند ، پان از میان پر آورده تناول فرمودند و آن برگ پلاس را باز بصورت پیرہ پان بستہ بجانب فقیر انداختند - مرا گمان آن شد پیرہ پان بمن عنایت فرمودند - برداشتم ، دیدم کہ خالی ست - برادر خورد ایشان خواجہ محمد یحیی سلمہ اللہ حاضر بود ، تبسم نمود و من در دل انفعال کشیدم و از جهت دفع انفعال آن را بالفور در دستار ماندم و آن را پنهان کردم کہ گوئیا من بر نداشتم ام کہ تا بر آن معنی اہل مجلس مطلع نشوند - چون بخانہ آمدم و از حرارت ہوا دستار از سر فرود آوردم بخاطر رسید کہ آن برگ را بیرون اندازم ، دیدم کہ از پانہا و مصالح آن پر است - از مشاہدہ این تصرف حیرت روئے داد و آن پان کرامت ایشان بخوردم -

**کرامت:** وقتی فقیر بیمار بود ، کار بیاس رسیدہ ، حضرات اعنی ہر سہ مخدوم زادہ بر سر فقیر آمدند - چون ضعف من بکمال بود بخاطر فاتر رسید کہ از ایشان التماس دعا نمایم کہ خاتمہ بخیر گردد - بمجرد خطور این خاطر ارشاد<sup>۴</sup> فرمودند کہ در حدیث آمدہ است ہر کہ این دعا در بیماری خود بخواند ، اللہ تعالیٰ او را با ایمان میراند - گفتم درین باب فاتحہ ہم بخوانند - حضرت بیان مجد معصوم سلمہ اللہ فرمودند کہ فاتحہ صحت بخوانیم

۱ - پان کا بیڑا  
۲ - در مخطوطہ ۱ : فشارہ - و در ۲ : اشارہ -

۱ - در ہر دو مخطوطہ : بود  
۳ - ڈھاک -

و فاتحہ خواندند - خدائے تعالیٰ عنقریب زحمت بصدل گردانید - ازین قسم اشرفات از ایشان<sup>۱</sup> زیادہ از حدِ حصر دیدہ است و می بیند -

**کرامت :** فرزند ارجمند آنحضرت<sup>۲</sup> شیخ لطف اللہ نقل کرده کہ روزے آنحضرت قصہ<sup>۳</sup> شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرمودند - چون باینجا رسیدند کہ وحشی نام غلامِ جبیر بن مطعم باشارت ابوسفیان و زن او ہندہ در حرب احد ایشان را بشہادت رسانید و ہندہ جگر آنحضرت ہمکید ، لعن و طعن ابوسفیان و زن او بر زبان من نزدیک بود کہ جاری گردد - آنحضرت قطع کلام نموده<sup>۳</sup> مرا مخاطب ساختہ فرمودند کہ بابا! ابوسفیان و زن او را لعن و طعن نباید کرد کہ آخر باسلام مشرف شدہ اند و ایمان اینہا بدرگاہ رسالت پناہ بسعادت قبول رسیدہ است و بنوازش 'من دخل دار ابی سفیان فهو آمن' بعد فتح مکہ سربلند گشتہ و از اصحاب آنحضرت علیہ السلام و التحیہ شدہ -

**کرامت :** این فقیر بمہمے بہ لشکر رفتہ بود - اتفاقاً مہم صعوبت پیدا کردہ دیوان دستخط نمی کرد و برسر شدت بود - بندہ بخدمت آنحضرت سلمہ اللہ تعالیٰ متوجہ شد و بغم و پریشانی چنانکہ دانی بخواب رفتہ دید کہ قصرے ست سنیع و ایوانے ست رفیع کہ بندہ درانجاست ، زنی صاحبِ حسن با من اول بملاعبت پیش آمد و در اثنائے آن بر من غالب شد و خصمانہ برسینہ<sup>۴</sup> من نشست - نزدیک بود کہ سرا خفہ کند و بہلاکت رساند کہ آنحضرت چنانچہ برائے نماز بمسجد می آیند ، عصا در دست باوجاہتے و وقارے کہ دارند ، پیدا شدند - آمدن ایشان و گریختن آن زن معاً واقع شد و من از شر وے خلاص گشتم - چون صبح شد بخاطر رسید کہ تعبیر این واقعہ آن ست کہ مرا از شر آن دیوان خلاص کردہ اند - این زمان پیش دیوان رفتم ، بہ بشاشت تمام پیش آمد و گفت کہ بخاطر عاطر خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ مہم سازی تو باید کرد کہ ایشان باحوال تو متوجہ اند - معلوم شد کہ در واقعہ باو فرمودہ بودند ، بالفور دستخط کردہ داد -

۲ - خواجہ محمد سعید رحمہ اللہ -

۱ - مخطوطہ ۱ : این کامہ ندارد -

۳ - در مخطوطہ ۲ : کردہ -

## حضرت خواجہ محمد معصوم سلمہ القیوم

آنحضرت فرزند ثالث حضرت ایشان ست۔ ولادت باسعادت ایشان در سنہ ہزار و نہ بود۔ حضرت ایشان می فرمودند کہ قدوم میمنت لزوم فرزند می محمد معصوم ما را بسیار مبارک آمدہ، بعد ولادت ایشان بچند ماہ ملازمت خواجہ قدسنا اللہ بسرہ الا قدس نصیب گشت و این ہمہ علوم و معارف بظہور پیوست و ہموارہ از صغر سن ایشان آنحضرت قدس سرہ مدح علو استعداد آن عالی نژاد می کردند و می فرمودند کہ این فرزند با استعداد ولایت مهدی دارد و مهدی المشرق است۔ و نیز می فرمودند کہ محمد معصوم در سن ۳ سالگی بکلمہ توحید کہ مشعر بتجلی ذات و وسعت استعداد است، تکلم نمود و از در و دیوار و گل و گلزار ہر چیز کہ بنظر وے می در آمد می گفت ”این منم و آن من۔“ بعد اتمام این کلام فرمودند کہ درین صغیر و کبیر و برنا و پیر، و حر و اسیر، و زن و مرد، و کلان و خورد، و ضعیف و قوی، و حی و میت برابر اند و در اصول متساوی۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

و نیز در شان عالی شان آن برگزیدہ خدائے جہان می فرمودند کہ وے از محبوبان است۔ یکے از خادمان حضرت ایشان کہ در سفر و حضر ملازم آن حضرت می بود، پیش این فقیر نقل می کرد کہ دران ایام کہ حضرت ایشان قدس سرہ بدارالخلافت دہلی تشریف بردہ اند، آن مخدوم زادہ برجادہ را ہمراہ گرفتہ بودند۔ روزے حضرت بعد فراغ از حلقہ ہجرہ در آمدند کہ ساعتے استراحت نمایند، دیدند کہ آن مخدوم زادہ کونین بر فراش آنحضرت خوابیدہ است، بسرعت تمام رجع القہقری نمودند۔ خدام بعرض رسانیدند کہ حضرت چرا باز گشتند، اگر حکم<sup>۱</sup> باشد مخدوم زادہ را بیدار کنیم تا ایشان دراز کشند۔ فرمودند کہ از غیرت خداوندی پترسیدم و بر خود بلرزیدم، ناچار باضطراب بگردیدم کہ دوست خدا جَل و علا را استراحت است، مبادا موجب ملال و کلال وے گردم۔ آمدند و در آفتاب نشستند، و ہوا بغایت حرارت داشت و فرش مسجد<sup>۲</sup> فیروزی کہ از سنگ است، چون تابہ گرم شدہ بود، تا آنکہ آن والا گوہر

۱۔ مخطوطہ ۱ : عبارت یکے سطر از ’اگر حکم باشد‘ تا ’دراز کشند‘ ندارد۔

۲۔ یعنی مسجد فیروز شاہ کوئلہ کہ در دہلی واقع است۔



بطور خود بیدار گردید۔ دید کہ آنحضرت بر زمین در آفتاب نشسته اند۔ باضطراب برخاست و جائے را برائے ایشان خالی ساخت و حضرت ایشان بنا بر مشاہدہ بلندی استعداد و سمّ و فطرت و شدت منامبت این مخدوم زادہ بجناب قدس جلالت آلائہ ہموارہ منتظر ظہور کمالات مخفیہ کہ در مکن استعداد این مخدوم زادہ مودع بود، می بودند۔ توقع خاص در حصول عجائب و غرائب امور در حق ایشان داشتہ می فرمودند کہ بابا! از تحصیل علوم زود فارغ شوید کہ ما را بشما کارہائے عظیم در پیش است۔ تا آنکہ در شانزدہ سالگی از تحصیل علوم متداولہ فارغ شدن حاصل گشت۔ در اثناے تحصیل در سن یازدہ سالگی طریقہ فرمودہ بودند و جمع میان تحصیل قال و حال نمودہ بعد حصول ملکہ مولویت ہرچند بدرس علوم و افادہ طلبہ علم نیز اشتغال داشتند۔ اما کارخانہ حال بر قال غالب گشت و حضرت مخدومزادہ گرامی مرتبت بہ تمامی ہمت و ہمگی نہمت در غواصی بحار اسرار والد بزرگوار خویش در آمدند۔ و حضرت ایشان نیز بہت بر ترقی ایشان گماشتند، ملازم صحبت خود داشتہ مونس و دمساز خلوات و جلوات گردانیدند۔ بر آن آمدند کہ این مخدوم زادہ را بکمالات قصوی و خصائص علیائے خویش بنوازند و آنچه در استعداد بلند آن والا گوہر مودع است، جلوہ گر سازند۔ لاجرم توجہات کثیرہ بکار می بردند و آثار آن یوماً فیوماً یل آنآ فناً بر آن عالی نژاد بظہور می پیوست تا آنکہ در حضور آنحضرت بوارادات بلند و مقامات و کمالات ارجمند متجلی شدند و باسرار خاصہ و معاملات مخصوصہ متحقق گشتند۔ شاید عدل است برین مدعا آنچه حضرت ایشان در خلوتے بحضور اصحاب خلص فرمودند کہ اقتباس فرزند می محمد معصوم نسبتہائے ما را یوماً فیوماً بصاحب شرح وقایہ می ماند چنانکہ در خطبہ کتاب آورده :

”الفہا ای جدی الوقایۃ سبقاً سبقاً و کنت اجری فی میدان حفظہ طلقاً طلقاً  
حتی اتفق اتمام تالیفہ مع اتمام حفظی“۔

۱۔ میرے داد صاحب 'وقایہ' کو ایک ایک سبق کے بمقدار تالیف کرتے رہے اور میں میدانِ حفظ میں ساتھ ساتھ چلتا رہا، یہاں تک کہ ادھر کتاب مکمل ہوئی اور ادھر پوری مجھے یاد ہو گئی۔

انتمہائے سرعت سیر و سلوک و طئی مقامات وصول این مخدومزادہ عالی مرتبت چنانکہ از کلمات حضرت ایشان و از حکایات اصحاب آن حضرت ظاہر می گردد و همچنین از بعضی ملفوظات و مقومات ایشان ہویدا است ، اگر در معرض بیان آید ، نزدیک است کہ نزدیکان دوری جویند و واصلان راہ ہجر پویند۔ بالجملہ بچہت دستور العمل نویسندگان مجملے ازان بشارات کہ حضرت ایشان در حق آن مخدومزادہ فرمودہ اند و برخے ازان مقامات کہ حاصل روزگار آن برگزیدہ جہان گشتہ ، تحریر نمودہ آمد۔

و چون آن مخدومزادہ عالی منزلت بہ احوال و واردات عظمی و مقامات و کلمات قصوی ، رسیدند آنحضرت ایشان را بخلعت خلافت سرافراز و ممتاز گردانیدند۔ آن مخدومزادہ گراسی مرتبت باستقامت ظاہر و باطن بر مسند ارشاد نشسته اند و بکمال شرع و تقوی آراستہ و بمتابعت سنت سنیہ و عمل بعزیمت مرضیہ پیراستہ اند و اخلاق و اوضاع و اقوال و اعمال و رعایت آداب در صورت و معنی بوالد بزرگوار خویش شدت مناسبت و نہایت متابعت دارند۔ چنان اہتمام می فرمایند کہ در ادنی از آداب سلوک و اعمال صالحہ از سنن و مندوب از اتباع والد ماجد خود سر موئے تخلف نہرود۔ عمل ایشان بعینہ عمل حضرت ایشان است و طریقہ شان بہان طریقہ آنحضرت در وظائف طاعات و رعایت آداب و عبادات۔ و اوقات شریف شان از شب و روز برائے ہر عمل صالح مقسوم است و ساعات لیل و نهار شان بچہت اعمال حسنہ مضبوط۔ و وظائف ماثورہ ہر وقت را التزام دارند و ادعیہ غیر موقتہ را نیز ملتزم اند۔

بعد از نماز فجر و وظائف آن در حلقہ ذکر با اصحاب می نشینند و سر بچیب مراقبہ می دارند۔ پس صلوات ظہر برائے استماع کلام مجید از حافظ نیز بحلقہ می پردازند۔ اکثر اوقات بعد حلقہ ظہر بدرس کتب متداولہ مثل بیضاوی و عضدی و تلویح و مشکوٰۃ و ہدایہ اشتغال می دارند ، یک دو سبق می فرمایند و بدقت و متانت افادہ می نمایند و در بعضی اوقات بعد حلقہ ظہر بصحرا می روند و در گوشہ ہا و خرابہائے نواحی شہر بخلوت می نشینند و گاہے بعد پیشین بدوگانہ اشتغال می نمایند بیک دوگانہ

نماز عصر می درآید و می فرمایند که تلاوت کلام مجید که در میان نماز کرده می شود بسیار لذت بخش است - و فرقان حمید را پسند نموده اند در مدت سه ماه حفظ کرده بر تلاوت آن مداومت دارند و در تراویح در ماه مبارک رمضان یک ختم خود می خوانند و دو از حافظ می شنوند و مردم از اطراف و اکناف بلاد و قریه از راه دور و دراز بجهت نیل سعادت استماع کلام مجید از ایشان و حضور مجلس بهشت آئین چون مور و ملخ دران مجلس شریف حاضر می شوند چنانکه باوجود وسعت مسجد جا بر مردم تنگ می گردد ، لهذا بعضی مردم پیش از افطار روزه حاضر می شوند -

و تفقد احوال مسترشدان و بهمت در ترقی منازل سلوک شان و وصول بمدارج قصوی آنها طریقه<sup>۱</sup> مرضیه<sup>۲</sup> حضرت مخدومزاده است و تربیت طلاب و تکمیل آنها بر وجه کمال سنت سنیه<sup>۳</sup> ایشان - توجهات عالیات ایشان بحال طالبان صادق بیشتر مصروف است و بهمت شان به ترقی آنها بغایت مهذول ، چنانکه آثار آن برطلبه ظاهر می شود و واردات و سواخ حالات وصول بمقامات حاصل روزگار اینان می گردد و از احوال حاصله و مستقبله<sup>۴</sup> طالبان اطلاع می دهند و مقامات عروج شان بیان می فرمایند و از ولایت طالبان اطلاع می بخشند که فلان در فلان ولایت ست و فلان در فلان ولایت قدم نهاده است و بسیاری از منتسبان آن مخدومزاده والا قدر باحوال سنیه و اسرار خفیه مشرف شده بشرف خلافت طریقه<sup>۵</sup> انیقه از آن مرکز دائره قطبیت ممتاز گشته اند و بگردیار خود قبول عظیم دارند و مردم از صحبت شان بهرپائے کابل بر می دارند بلکه منتسبان بواسطه<sup>۶</sup> آن مخدوم باحوال<sup>۲</sup> و کمالات متجلی گشته بخلافت متمیز شده اند ، عجائب و غرائب امور بیان می نمایند و صحبت آنها بسیار مؤثر است ، چنانکه آن مخدومزاده اظهار نعم الہی و احسان ناستناہی<sup>۷</sup> او سبحانه نموده اند و اشعار باین معنی نیز رفته آنجا نوشته اند :

”بکرم خداوندی جل سلطانه و بطفیل رسول او صلی الله علیه و آله وسلم  
و به یمن توجه پیر دستگیر قدسنا الله بسرہ الا قدس معاملہ“ تسلیک و تکمیل

۲ - در مخطوطه ۱ : باصول کمالات -

۱ - در مخطوطه ۱ : لفظ ”نماز“ نیست -

بغایت سہولت پذیرفته و راہ وصول اقرب گشته و کار دہور با پیام و شہور مقرر شدہ - ہرچند بحسب کمیت مسترشدان این معاملہ قلت دارد ، چہ این وقت آن را برنتابد لیکن از روئے کیفیت افزون و بیش از پیش است - یکے از مسترشدان بواسطہ در ہفت روز از ابتدائے تعلیم طریقہ از فنائے قلبی در خود نشان سی داد و چیزہا بیان سی نمود کہ گوئیا بحوالی فنائے نفس رسیدہ وما ذلک علی اللہ بعزیز - و اکثر مجازان فقیر کہ از احوال مسترشدان خود بیان سی کنند و قصص سرعت وصول کہ سی گویند ، عقل عقیل در تحیر سی ماند :

اگر پادشہ بر در پیرزن

بیاید تو اے خواجہ سبت مکن

باید دانست کہ مرئی حقیقی اوست سبحانہ :

از ما و شاہانہ بر ساختہ اند

تنبیہ : باوجود این ہمہ افاضہ انوار و افادہ اسرار کار این دل افکار روز بروز خرابی ست و حاصل روزگار او بعد و حرمان است و غفلت و کسب معاصی در تزیید - در لجه حیرت فرو رفتہ است و از مکر خداوندی جل شانہ ترسان و لرزان است ، نمیداند کہ فردا باوے چہ معاملہ کنند و در کدام جرگہ داخل سازند - رہنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین -“

پوشیدہ نماند کہ این مخدومزادہ عالی قدر را کمال اطلاع و غایت وقوف است بر اسرار خفیہ و معارف مکنونہ پدر بزرگوار خود ، چہ آن معارف و اسرار کہ داخل مکتوبات قدسی آیات آنحضرت گشته و چہ آن اسرار خاصہ کہ آنمخدومزادہ در خلوات از زبان الہام ترجان حضرت ایشان شنیدہ - و بعضے از آن معارف در بیاض خاصہ خود

۱ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : و چہ غیر آن اسرار الخ -

تحریر فرموده اند - و نیز ذکر بعضی اسرارِ خفیه و معارف لدنیه مخصوص بان نوباوه گلستان ولایت بوده است که دیگرے دران محرم نبود ، چنانکه شطرے از اسرار متشابهات قرآنی و مقطعات فرقانی که ذکر آن بان مخدومزاده خصوصیت یافت و غیر آن - بلکه به بعضی از آن معاملات متشابهات متحقق گشته اند و چون آن اسرار لازم الاستتار بود ، ازان لب نکشوده اند و بعضی دیگر که فی الجمله قابل اظهار بود در قلم عنبرین رقم درآمده و اشعار بان معاملات و اسرار لازم الاستتار تواند بود که آن مخدومزاده در بعضی مکاتیب رقم فرموده اند :

**قدسیه :** "اگر شمه از حقیقت معامه<sup>۱</sup> این اکابر در میان آرد ، نزدیک است که نزدیکان دوری جویند و واصلان راه پجر پویند - سستمع از هوش رود و متکلم را تاب نماند :

فریادِ حافظ این همه آخر بهرزه نیست

هم قصه غریب و حدیث عجیب هست

متشابهات قرآنی رمزے ست ازان و مقطعات فرقانی ایمائے ست بان ، این دولت باصالت نصیب انبیا ست علیهم الصلوات و کمال ورثه را از اتباع بزرگواران نیز نصیب است بوراثت ولو علی سبیل القلة والندرة فعلیک باتباع خاتم الرسل علیه و علیهم الصلوات و التسلیات نسئل من برکاتهم و نذوق من اذواقهم و ننجو من مهالك الطامة الكبرى بشفاعتهم -"

اما بشارات عالیہ که حضرت ایشان بان<sup>۱</sup> آن مخدومزاده را سربلند و ممتاز ساخته بودند و بعضی ازان سبق ذکر یافته آثار آن بشارات بر آن مخدومزاده والا نژاد بظهور رسید و بان بشارات آن مخدومزاده متحقق گشتند چنانکه آن والا گوهر بعد حصول بشارات مذکوره و کمالات دیگر به بعضی مخلصان صاحب سر خود قلمی فرموده اند - روزے آن مخدومزاده عالی منقبت بخدست آنحضرت<sup>۲</sup> معروض داشتند که "من خود را

۱ - مخطوطات این کلام ندارد و عبارت مقتضی آنست -  
 ۲ - یعنی پدر بزرگوار خود -

نورے می یاجم کہ تمام عالم از آن نور منور است و آن نور در ہر ذرہ از ذرات ساری است چون نور آفتاب کہ تمام عالم از آن منور است۔“ حضرت ایشان فرمودند کہ ”اے فرزند ! تو قطب وقت خویش خواہی شد۔ این سخن را از من یاد داری۔“ چنانکہ آن مخدومزادہ والا نژاد در بعضے مکاتیب خویش نوشتہ اند کہ :

”من در سن چہارده سالگی بودم کہ آن حضرت متعالی منقبت بنوید قطبیت مبشر ساختہ بودند ، پیش از اعطائے خلعت قیومیت بدہ یازده سال حمداً لله سبحانہ کہ موعود منجز گشت و اثر بشارت بحصول پیوست۔“

و نیز نوشتہ اند کہ :

”روزے حضرت ایشان دقائق اسرار فنا و بقا و زوال عین و اثر بطرز خاص خود بیان می فرمودند ، سخن از حصول<sup>۲</sup> کعبہ مقصود و نشان اثر آن بر زبان مبارک داشتند و زیادہ از یک ماہ شدہ بود کہ ہمین قسم معارف در میان بود و روز بروز غرائب و دقائق آن می کشود ، این مہجور بتوجہ شریف آنحضرت دست و پائے بحوالی آن می زد۔ حضرت ایشان ہموارہ در تفتیش و تبیین حال این بے پر و بال می بودند و ترقب ترقی او داشتند و توجہ بر آن می گماشتند تا آنکہ دران وقت کہ بیان دقائق مسطورہ می نمودند بعد استفسار حاصل روزگار این دور از کار نوازشہا در حق وے نمودند و بشارت حصول معاملات<sup>۱</sup> فرمودند و این بیت را در شان او بر زبان الہام ترجان خویش آوردند :

سور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد  
دست بر پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

حمداً لله سبحانہ علی ذلک و علی جمیع نعمائہ۔“

۱۔ در مخطوطہ ۲ : آوری ۔

۲۔ در مخطوطات ۱ و ۲ : لفظ ’حصول‘ است ، اما ’وصول‘ مناسب می نماید ۔



و حضرت ایشان قدس سره نوشته اند که :

”روزے بعد نماز بامداد مجلس سکوت داشتم ، ظاهر شد که خلعتی که داشتم از من جدا شد و خلعت دیگر بمن متوجه شد که بجائے آن نشیند - بخاطر آمد که این خلعت زائله را بکسے خواهند داد یا نه ؟ در آرزوئے آن شد که آنرا بفرزند ارجمند محمد معصوم بدهند ، بعد از لمحہ دید که بفرزندی مرحمت فرمودند و آن خلعت او را بتمام پوشانیدند - و آن خلعت زائله کنایت از معاملہ قیومیت بوده است که به تربیت و تکمیل تعلق داشته و باعث ارتباط باین عرصہ مجتمعه او بوده و این خلعت جدیدہ را چون معاملہ بانجام رسد و مستحق خلع گردد ، امید است که از کمال بنده نوازی آنرا بفرزندی اعزی محمد سعید عطا فرمایند - این فقیر بتضرع مسألت این معنی می نماید و اثر اجابت می فهمد و فرزندی را مستحق این دولت می یابد :

با کریمان کارها دشوار نیست“

تم کلامہ الشریف -

معلوم شریف دوستان باد که این خلعت جدیدہ کنایہ از معاملہ خلعت بوده و این وعده اعطائے خلعت خلعت به مخدوم زاده برجاده حضرت خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ المجید بعد از اندک روز منجز گردیده و آن خلعت را بایشان عطا فرمودند لله الحمد والمنة - چنانچہ این معنی در زمان حضرت ایشان قدس سره مقرر شده بود و حضرت مخدومزاده ثالث صاحب ترجمہ در بعضی از مکاتیب خویش نوشته اند که :

”در آن آیام که دزویشے<sup>۱</sup> را بخلعت قیومیت نواختند ، آن عالی حضرت در خلوت وے را خطاب کرده فرمودند که علاقه<sup>۲</sup> ارتباط ما باین مجمع ہمین معاملہ قیومیت بوده که آن را بعد از توجهات بشو کردیم و مکنونات بشوق تمام بتو رو آوردند - الحال سبب ماندن خود درین جهان فانی

۱ - کنایہ از ذات گرامی خود - ۲ - در مخطوطہ ۲ : علاقه و ارتباط -

نہی پیام و اداء قسرب ارتحال خویش ازین جہان پُرنیش فرمودند۔ آن درویش دلریش باوجود استماع بشارت مسطورہ جگر کباب و دیدہ پر آب گشتہ با کمال الم و اندوہ در خود فرو رفت۔ نہ زبانش را یارائے گفتن ماند و نہ گوشش را تاب شنفتن۔ چون آنحضرت این تلوین را در آن مسکین مطالعہ نمودند، از روئے نہایت بندہ نوازی فرمودند ”غم مخور، سنۃ اللہ چنین جاری گشتہ است کہ یکے را بخود می خوانند و دیگرے را بجائے وے می نشانند۔“ و از کمال تلطف عبارت آن عزیز را کہ در نفعات<sup>۱</sup> می آرد، بر زبان مبارک راندند کہ ”پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را پائے در کشیدند، ابوبکر رضی<sup>۲</sup> بجائے او نشست۔ ابوبکر رضی را پائے در کشیدند، عمر رضی بجائے او نشست۔ عمر رضی را پائے در کشیدند، عثمان رضی بجائے او نشست۔ عثمان رضی را پائے در کشیدند، علی رضی بجائے او نشست۔“ چون آنحضرت اندوہ آن درویش بیش از پیش دیدند، فرمودند کہ در ارتحال من گونه سہلتے ہست، اما بہ بینم کہ چہ علاقہ در میان ست، متوجہ و مراقب گشتہ بعد لمحہ فرمودند کہ تا ایام وصال من قیام تو بمن بود و قیام افراد عالم بتو۔ ازین مقولہ یک گونه تسلی خاطر این مسکین گردید۔ بعد ازین گفت و شنود ایک سال و سہ ماہ چند روز کم حادثہ ارتحال حضرت ایشان واقع شد۔“

و نیز نوشتہ اند کہ :

”حصول نسبت قیومیت پیچکس را تا نصیبے از اصالت نداشتہ باشد، میسر نیست۔ حضرت ایشان درویشے را کہ بحصول نسبت قیومیت بشارت دادہ بودند و بہ پیوند ثبوت نشأ اصالت نیز وے را سربلند گردانیدند و نیز فرمودند کہ ہر قدر نصیبے از اصالت داری موافق آن محبوبیت در نہاد تو مودع است یعنی محبوبیت ذاتی کہ کمال انفعال در حق وے نشان دادہ است وما ذلک علی اللہ بعزیز۔“

و نیز نوشتہ اند کہ :

۲۔ در مخطوطات : ابابکر ۔

۱۔ نفعات الانس جامی قدس سرہ ۔

”حضرت ایشان قدس سره شبی که صبح آن رحلت خواهند نمود یا شب پیش آن، حضرت مخدومی استادی میان محمد سعید سلمه ربه نیز در آن وقت حاضر بوده و مرض آنحضرت در غایت شدت بود - فرمودند که مرا بنشانید - بنده در کنار خویش آن قدوه کبار را بنشانند، چنانکه بار مبارک آنحضرت برین ذره بے مقدار بود - ازان بار اسیدوارم که چه قسم بار خوشگوار بر روزگار این خاکسار رو آورد و چه عالی اسرار لازم الاستار بدین دل افکار سپارد - القصه آن عالی حضرت فرمودند که داعی وصال در سر من ندا در داد که سلطانت می طلبد - مرغ همت بلند پرواز من رو باشیان لامکان نهاده رسید جائے که رسید - ازان بارگاه عالی جاه ندا شنید که سلطان در خانه نیست - بعد ازان معلوم شد که این مقام حقیقت کعبه ربانی ست به ساورائے آن شتاقم و عروج نمودم تا بمقام صفات حقیقیه که موجود اند بوجود زائد رسیدم - این مقام صفات ورائے صور علمیه صفات است که در مرتبه تعین علمی کائن است و ورائے صور صفات ست که در مرتبه تعین وجودی تعین حی ست چه این دعوت و سیر در ساورائے تعین حی است کما سیجی مفصلاً - ازین مقام نیز متوجه فوق گشتم تا به اصول این صفات که شیون ذاتیه اند و مجرد اعتبار اند در ذات عز شانه داخل<sup>۲</sup> گشته و شا هر دو برادر در هر مقام با من همراهید - از آنجا بفوق بردند و بذات بحت که مجرد است از نسب و اعتبارات رسانیدند و حضرت<sup>۳</sup> مخدومی را بوصول این درجه<sup>۴</sup> قصوی سبب اسامت نماز خود فرمودند که درین ایام مرض اسامت آنحضرت ایشان می کردند و این حقیر را از راه دیگر<sup>۳</sup> اشارت نمودند -“

”و در بهان مجلس یا در مجلس دیگر در همین مرض موت فرمودند که حصول این درجه کمال و وصول باین رتبه متعال منوط به تلبس بکلام مجید سبجانی

۲ - در مخطوطه ۲ : تا شب -

۳ - خواجه محمد سعید قدس سره -

۴ - مانا که مراد ازان تلبس بکلام مجید سبجانی ست که بعد ازان مذکور است -

است - بطفیل قرآن باین بمنزلتِ علیا ممتاز گشته ام - هر حرفی را از حروف قرآنی دریائے سی یام کہ موصل کعبہ مقصود است - در این اثنا آن بیت را کہ حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہ بمجرد شنیدن آن از راه دور بزیارت قائل آن رفتہ بود کہ این است ، شعر :

اندر غزلِ خویش نہان خواہم گشتن

تا بر لبِ تو بوسہ زخمِ چوونش بخوانی

بر زبان شریف آوردند و ذوقها نمودند - بعد ازان فرمودند کہ مناسب ما نحن فیہ

چنین باید گفت :

اندر سخنِ دوست نہان خواہم گشتن

تا بر لبِ او بوسہ زخمِ چوونش بخواند

سخنِ محب کجا بر لبِ محبوب برسد ، چنانچہ سخن او را باو قرب منزلت است ، از سخن او باو توان رسید ، نہ از سخن خود کہ سخنش کوتاه و در راه است - این حقیر گوید من عرف الله کل لسانہ آن را گواہ است ع :

پس سخن کوتاه باید و السلام“

و نیز نوشته اند کہ :

”حضرت ایشان در مرض موت ہموارہ اسرار صلوة و حقیقت صلوة و بیان صلوة انبیاء و کمال اولیا و خصوصیتی کہ انبیاء را ست علیہم الصلوٰۃ بر کمال دیگر و صفوف اربعہ انبیاء علیہم السلام کہ اقتدا نموده اند و کیفیت صف بستن این بزرگواران و تفاوت درجات ایشان در میان خودہا از روئے قرب منزلت و آنکہ صف اول ازین برگزیدہا کیست ؟ و آن انبیا کہ اساسی ایشان در کلام مجید مسطور است ، در آن مجمع چہ خصوصیت دارند؟ و مقام خاص سرور دین و دنیا مجد رسول الله صلی الله علیہ وسلم کہ بر

همه مقامات دیگران<sup>۱</sup> سروری و بزرگی دارد و بیان وسعت آن مقام از سابقان این است که بوصول آن مقام بطفیل و تبعیت شرف و مستسعد اند<sup>۲</sup> و تعیین مقام خود و بیان خصوصیت آن و آنچه در باب حضرت مخدومی استادی در حصول نصیبی ازین دولت فرمودند و نیز آنچه در باره این عاصی<sup>۳</sup> آواره بشارت دادند و ما یناسب ذالک چیزها فرمودند که فکر عقل و وهم خیال از درک آن مقال حیران و سراسیمه بود - چون تفصیل اکثر اسور مسطوره از جمله اسرار لازم الاستتار است ، بنا بران باجمال در ذکر این اقتصار افتاد -“

و نیز نوشته اند که :

”روزے حضرت ایشان فرمودند که در زمره سابقین که حق سبحانه در شان شان ”ثلاثة من الاولین و قلیل من الآخرین“ فرموده ، نظر می کردم ، خود را داخل آن جرگه دیدم و یکے را از منتسبان خود نیز در آنجا با خود یاقم -“

و مثل این در اسرار متشابهات نیز نوشته اند که :

”متشابهات که کنایت از معاملات است و روا بود که شخصی را معامله حاصل بود و علم بان نباشد ، این معنی را در یک فردے از منتسبان خود مشاهده نموده است بدیگران چه رسد : ع

سعادتها ست اندر پرده غیب      نگاه کن تا کرا ریزند در جیب

و نیز نوشته اند که :

”حضرت ایشان فرمودند که بقیه<sup>۴</sup> از خلقت سرور دین و دنیا علییه الصوات والبرکات العلی مانده بود ، آنرا از اولش خواران<sup>۵</sup> به یک فردے از دولت مندان

۲ - در هر دو مخطوطه ؛ است -

۱ - در مخطوطه ۱ ؛ دیگر -

۳ - در مخطوطات ۱ و ۲ ؛ گویان -

است او عطا فرمودند و تخمیر طینت او ازان نموده و ازین راه آن فرد را از اصالت بهره ور ساخته اند - ازان بقیه بعد تخمیر طینت آن فرد نیز بقیه قلیله مانده بود - یکے از منتسبان آن فرد آمده است و تخمیر طینت او ازان فرمودند و باندازه آن خطے از اصالت نیز یافته "ان زبک واسع المغفرة -" نصیبے کہ حضرت مہدی موعود را علیہ الرضوان از اصالت است ، از راه حضرت عیسیٰ است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام -" تم کلامہ

و حضرت ایشان قدس سرہ در باب آن سعید دارین و معصوم مادرزاد فرمودند کہ شاہ را از دائرہ غضب بیرون کردم ، مترصد فوق باشید - و نیز در باب ہر دو مخدومزادہ فرمودند کہ بدرگاہ مجیب الدعوات درخواستم کہ شاہ را از جانب سلطان اکراہ صحبت و رفاقت واقع نشود و شاہ را بمصاحبت ایشان نیندازد ، باجابت مقرون گشت ، ہمچنان ہوقوع پیوست -

اکنون سخنے چند از کلمات قدسیہ و واردات سنیہ آن مخدوم زادہ ایراد می نماید - ہر چند آن معاملات و مقامات کہ در حین حیات آنحضرت بر آن برگزیدہ آفاق گذشتہ و آن اسرار کہ بخدمت حضرت ایشان در میان کردہ اند ، از راه تستر در معرض بیان نمی آرند اما بعضے امور کہ در وقت دوری از حضور قبلہ گاہ بہ آن درگاہ عرضہ داشت کردہ اند در مکتوبات قدسی آیات خویش کہ غواض حقائق صوفیہ از مبادی آن پیدا است و نفائس دقائق علم و عرفا از مقدمات آن ہویدا ، و ہر فقرہ از آن خاتم اسرار تقرر را نگینہ است و ہر فصلے از آن جواہر اسرار وصل را خزینہ ، نگارش فرمودہ اند ، ہر خے ازان بر روئے صفحہ نگارد -

**قدسیہ :** عرضداشت کمترین بندہا محمد معصوم ذرہ وار بموقف عرض بار یافتگان عتبہ علیہ سے رساند کہ نامہائے گرامی با معارف و اسرار سامی پے در پے می رسد و معاملہ را از حقیض باوج ہی برد - مکتوبے کہ متضمن تجلیات ثلثہ است درین اوان رسید ، بقدر استعداد خود ازان بهره ور گردید و خطے فرا گرفت ، بعد ازان مکتوبے کہ مشتمل بر



معارف نورانی ست ، شرف ایراد یافت - در حین مطالعه آن شعورے ازان نور صرف یافتہ بود بلکہ فناے و بقائے نیربان فہمیدہ و تا مدتے دران استغراق داشت - حضرت سلامت ! از عنایات او تعالیٰ چہ نویسند؟ و احسانہائے او را سبحانہ چسان بیان نماید؟ کشان کشان می برند ، ہرچند نداند کہ کجاسی برند ؟ و بکجاسی رسانند ؟ اما التذاذات و کیفیات کہ درین میان روئے می دہد ، بیان آن نتوان کرد ، ذوق ست نہ بیانی :

من نہ باختیار خود می روم از ققائے او  
آن دو کمند عنبرین می بردم کشان کشان

حضرت حق سبحانہ علم و تمیز کامل بتوجہ عالی عطا فرماید رب زدنی علماً -

**قدسیہ ۲ :** بتاریخ سیوم شعبان سنہ یکہزار و چہل و یک در نماز عصر بسط عظیم روئے داد و منزلت عالی و کیفیت بس شگرف کہ ہرگز مثل آن روئے ندادہ بلکہ مخطور و متصور ہم نگشتہ ، شرف ورود یافت و امورے درمیان آمد کہ مصداق ”لا عین رأی ولا آذن سمعت“ تواند بود - نہ زبان را یارائے گفتن آن و نہ قلم را تاب نوشتن آن -

فریاد حافظ اینہمہ آخر بہرزه نیست  
ہم قصہ غریب و حدیث عجیب ہست

مانا کہ آن مقام را خصوصیتے بکاتب بود کہ دران بارگاہ خود را منفرد دید - نتایج کلمہ طیبہ و سائر الفاظ ذکر را مثل تسبیح و تحمید و تکویر دران حریم قدس گنجائش نیافت - اگر گنجائش ہست قرآن راست و نماز را ہم بعلاقہ حضرت قرآن مجید و ورائے نماز و قرآن نسبت بآن مقام تعطیل و بیکاری می یابد و می فہم کہ ہیچ کسب و عمل را در حضور نسبت علیہ مدخل نیست ، موہبت صرف است - سابقہ عنایت می باید دیگر ہیچ - مانا کہ ریاضات و مجاہدات در مبادی قرب ولایت دخل دارد تا زمانے کہ سیر در اصول و اصول اصل است ، اعمال صالحہ سودمند و نتایج بخش است کہ بوسیلہ آن سالک مستعد ترقیات می فرماید و تکرار کلمہ طیبہ نفی و اثبات از ظل باصل

۱ - در مخطوطہ ۱ : نہ بیانی ست -

آن راه می کشاید و از اصول با اصول اصول عروج می نماید و آنچه مذکور شد، بقرب نبوت تعلق دارد که در اینجا اصل را در رنگ ظلال در راه باید گذاشت - ریاضات شاقه بحوالی آن بارگاه معلی را به نمی کشاید - وصول بدان مقام بموہبت محض است یا بمحبت صرف -

خصوصیت و عدم شرکت احدی که در بالا مذکور شد، چون نیک تامل نمود، دید که ازین راه گذر است که هر کسے که باین منزلت رسیده است، مقامی از خود دارد که دیگرے را بالاصالۃ در آن شرکت نیست - هر چند واصلان آن مقام اقل قلیل اند - ازان جمله حضرت ایشان را که در آنجا ملاحظہ نموده بغایت عظمت و نہایت آہت در نظر درآمدند، چنانکہ عقل و وہم در ادراک آن حیران و سراسیمہ است و زبان قلم و قلم زبان در بیان آن عاجز و قاصر -

باید دانست کہ عالم<sup>۱</sup> را ظل حضرت حق سبحانہ دانستن یا مرآة او تعالی تصور نمودن و موہوم دیدن و کمالات منعکسہ ظل را باصل سپردن و ظل را خالی بلکہ معدوم فہمیدن بعد ازان آنرا بکمالات اصل متحقق یافتن ہمہ در قرب ولایات کہ از ظل باصل پیوستن ست می فہمد - بعد ازان کہ اصل را در رنگ ظل در راه گذارد و بحوالی آن حریم اقداس برسد ازین امور ہیچ درکار بلکہ متصور نبود - آنجا ظل دانستی نیست و اوصاف را باصل داده خود را فانی و مستہلک دیدنی نہ و بقا و تحقق باصل پیدا کردن مشہود نمی گردد - وصول آن موطن را راه جداست، ازین راه بدان مقام رسیدن دشوار است - ازبسکہ در آن موطن ظم و جور و جال و رضا است اگر ازان بضحک نماید گنجائش دارد والعلم عند اللہ سبحانہ -

قدسیہ ۳ : عرضداشت مہجور ملازمت عالی ہمد معصوم بذروہ عاکفان آستان<sup>۲</sup> عالی شان می رساند کہ حسن و جمال کہ متوہم می شد چون عاریتے و امانتے باہل امانت منصرف و غیر از شر و نقص ہیچ باقی نماند - حضرت سلامت ! روزے حالتے روئے داد کہ آن عدم کہ غیر آن ہیچ چیز ظاہر نبود، روئے باستتار آوردن گرفت و این

۱ - در مخطوطات ۱ ، ۲ : علم - ۲ - در مخطوطہ ۱ ، ۲ : آستانہ - در مخطوطہ ۱ : یابد -

کہالات کہ باصل خود رجوع کرده بود جلوہ گرگشت ، دید کہ عدم را بتمامہ برآوردند و غیر آن کہالات چیزے دیگر ظاہر نیست۔ خود را بغایت نورانی و لطیف یافت ، بعد ازان می بیند کہ آن کہالات کہ بان بقا بخشیده اند باصل خود رجوع کردن گرفت و باصل الاصل ملحق گشتند و ظہور در آن حضرت بطریق اصالت و حقیقت پیدا کرده اتصال بہ کیف حاصل نمودند۔ این زمان انا کہ از عدم بہ تمام برکنندہ بان کہالات ملحق شدہ بود ، آنجا اطلاق یافت و نسبت ظاہرہ باظہر ہمچون نسبت عالم خلق با عالم امر یافت۔ حقیقت کہالات انفعال اینجا ظاہر می شود و بعضی امور دیگر نیز اینجا معلوم بود نتوانست نوشت۔

**قدمیہ ۴ :** عرضہ داشت بندہ کمترین مجد معصوم بذروہ عرض خاک نشینان درگاہ آسمان جاہ می رساند کہ این فقیر را ازان بار بعالم فرود آورده اند۔ نشانہ آن نسبت را کہ در وقت عروج بان مشرف ساختہ بودند بیان می نماید کہ از یمین و یسار بیگانہ است۔ یمین و یسار ازین نسبت قلیل النصیب اند۔ بلکہ ہیچ مناسبت ندارند۔ این نسبت مخصوص بسابقان است۔ اصحاب یمین در رنگ اصحاب یسار ازین کمال چہ دریابند و ارباب ظلال در رنگ عوام مومنان ازین معما چہ فراگیرند۔ محبت ذاتیہ کہ در آنجا ایلام محبوب ازدیاد محبت بخش است نسبت بہ انعام او اینجا متحقق می گردد و چون بذوق و وجدان خود رجوع می کند بے تکلف می یابد کہ حظے و حلاوتے بلکہ ازدیاد محبتے کہ در وقت ایلام محبوب است در ہنگام انعام او نیست۔ توان گفت کہ تصور ایلام محبوب فرحتے و سرورے می بخشد کہ در نفس انعام آن فرح کائنات نیست چہ در محبت ذاتیہ ہر چند فرح و سرور از شائبہ نفسانیت منزہ و سبرا باشد اتمیت و اکملیت پیدا می کند۔

**قدمیہ ۵ :** امرے کہ ما درپے آنیم ورائے جذبہ و سلوک است ، و بیرون از آفاق و انفس ، و ورائے فنا و بقاست ، و ورائے تجلیات و ظہورات ، و ورائے دخول و خروج است ، و ورائے قرب و بُعد و ورائے توحید و اتحاد است ، و ورائے شہود و مشاہدات ، و ورائے لفظ و معنی است ، و ورائے علم و جہل ، و ورائے کثرت و وحدت است

۱۔ در مخطوطہ ۱ : یابد۔

۲۔ در مخطوطات ۱ ، ۲ : و باین۔

و ورائے اسم و صفت ، و ورائے قید و اطلاق است و ورائے شیون و اعتبارات و ورائے سوہومات و متخیلات و مکاشفات است و ورائے تجلی افعال و صفات تعالیٰ تقدس - اصل در رنگ ظل ازان دولت سرا در راه است فہو سبحانہ وراء الوراء ثم وراء الوراء - این وراثیت در جانب قرب است نہ جانب بعد - از ہرچہ تصور کردہ شود نزدیک تر است بلکہ از ذات این کس باین کس نزدیک تر است - وراثیت جانب بعد جولانگاہ وہم است و وراثیت جانب قرب از دیدہ عقل و ادراک و وہم و خیال بیرون است چہ فہم و وہم از خود نزدیک ترے را نتواند تصور نمود فہو تعالیٰ اقرب فی الوجود و ابعد فی الوجدان - این کمال از کمالات ولایت انبیاست علیہم الصلوٰت و التسلیات ، چہ کمالات ولایت اولیا منحصر در مراتب قرب است کہ غایت قرب اتحاد و رفع اثینیت است کہ نہایت این ولایت است و معاملہ اقربیت از اتحاد ہم نازک تر است ، از اتحاد باید گذشت تا معاملہ اقربیت روئے نماید - ع :

لذت این مے شناسی بخدا تا نچشی

قدسیۃ ۴ : مطلوب حقیقی چونکہ ورائے اوہام و افہام است و ورائے تفکر و تعقل ، معرفت دران حریم اقدس نکارت است ، و علم جہل - چون او جلوہ فرماید مشتاق بیچارہ رو بعدم آرد -

گیرم کہ بغم خانہ ما یار خرامد

کو حوصلہ؟ طاقت دیدار کہ دارد؟

پس طالب او غیر از آنکہ خود را بہجر قرار دہد و بیاس آرام گیرد ، چارہ ندارد -

عاشقان را نصیب از معشوق

جز خرابی و جان گدازی نیست

و اگر بعد وجود سوہوب بعلم و شعورش باز آرند مطلوب باندازہ استعداد و دریافت خود خواہد یافت و بیرون از حوصلہ و طاقت خود نخواہد شتافت کہ

۱ - در ہر دو مخطوطہ ۱ ، ۲ : وراثیت از دیدہ عقل . . الخ -

مقید ہرچند بزعم خود از ہمہ قیود وا رہد ، مطلق حقیقی نگردد - پس نایافت ہمہ وقت دامن گیرش آمدہ و نا امیدی نقد وقت -

ہمہ صبح وصل جویان ، من و شام نا امیدی

کہ سیاه بخت ہجرم ، شب من مہر ندارد

عاشق دردمند را آرام نیست و ہیچ گونه قرار ندارد - از تپشِ دوری ہموارہ سینہ سوزان است و از شوک مہجوری پیوستہ جگر دوزان - ہرگہ سرور حبیبان علیہ الصلوٰۃ والسلام بدوام حزن و تواصل فکر موصوف بود از دیگران چہ گوید - آرام کہ بظلال و اعتبارات است نہ آرام باوست ، محب ذات ازان خرمند نشود -

گر قتم از غم دل راہ بوستان گیرم

کدام مرو پبالائے دوست مانند ست ؟

قدسیہ ۷ : نام ساسی آنحضرت<sup>۱</sup> کہ لفظ مبارک اللہ است گوئیا اشعار بعدم دریافت مسائے خود دارد - لام معرفت<sup>۲</sup> چون با لام الہ رسید دران لام مدغم و ناچیز گشتہ است و ہان اللہ باقی مانده - مانا کہ درین ضمن ایما بہ آنست کہ چون معرفت بان حضرت منتہی گردد فانی و مستہلک شود و جز معروف ہیچ نماند بے کمی و زیادتی و چون معرفت رفت عارف نیز بعدم<sup>۳</sup> پیوست ، چہ علم را با عالم اتحاد ست -

از بزرگی این اسم مبارک است کہ فحلول علما دران بتحیر<sup>۴</sup> رفتہ اند و بکنہ آن پے نبرده - بکنہ مسائے آن چگونہ پے برند - ع : ”چو نام این ست اور چہ باشد ؟“ جمعے گویند کہ این اسم سریانی است و جمعے دیگر بر آنکہ اسم عربی است و بر تقدیر عربی بودن بعضے برآند کہ جامد است و بعضے می گویند کہ مشتق است و اگر بہ تحقیق معلوم نیست کہ اشتقاق آن از الہ بفتح لام است بمعنی عبید یا از الہ بکسر لام بمعنی تحیر یا از الہت الی فلان ای مکنت الیہ یا از الہ اذا فزع من امر نزل علیہ یا از الہ الفصیل اذا اولع بامہ یا از ولہ اذا تحیر و تخبط مشتق است - و جمع گویند کہ اصل

۱ - یعنی خدائے تعالیٰ -

۳ - در مخطوطات : بعدم نیز -

۲ - لام تعریف -

۴ - در مخطوطات : متحیر -

او لَاهُ است مصدر لَاهُ يَلِيهِ لَاهًا و لِيَهَا اذا احتجب و ارتفع - بعضی برآند که عِلْمٌ ذات است و بعضی بر آنکه صفت است - در اصل بر ذات تعالی غالب آمده است و حکم عِلْمٌ گرفته است چنانچه الثریا بالجمله بزرگی و عدم بیافت آن دلیل بزرگی و عدم یافت مسأله اوست -

بگو! الله چه لفظ و یا چه نام است  
که او ورد زبان خاص و عام است

قدسیه ۸ : اما بعد این تذکرات ست ازین خسته دل افکار برائے احبہ پوشیار فاعتبروا یا اولی الابصار - بدانند که مقصود از آفرینش ایشان تحصیل معرفت حق است جل و علا و در معرفت اقدام متفاوت ست باعتبار استعداد بعضها فوق بعض، هر کس در معرفت بقدر عرفان خود سخنی کرده است، اما آنچه مجمع علیه این طائفه علیه است و قدر مشترک است و لابد است در مدارج قرب، آن است که معرفت بے فنا در معروف صورت نمی بندد -

پیچ کس را تا نگرود او فنا  
نیست ره در بارگاه کبریا  
از تست حجاب تو یقین است  
شرط همه رهروان همین است  
می بین و مگو مذهب این ست  
می باش و مباش مشکل این است

پس بر یاران پوشمند ناگذیر است که در حاصل کار و نقد روزگار خود نیک تأمل فرمایند، هر که را معرفت مستوره نطوبی له و بشری، باید که این حاصل را صرف امور غیر حاصله نماید و همت گارد که اصل را در رنگ ظل وا گذارد و هر کرا بمعرفت راهی نکشودند درد طلب و فقد این دولت نیز ندادند فالویل له کل الویل -

۱ - مخطوطه ۱ : این شعر ندارد - در مخطوطه ۲ : هم در مصرع اولی لفظ "بگو" ندارد که بے آن مصرع از وزن ساقط می شود -



آنچه مقصود از خلقت او بود ادا نمود و امرے را کہ درین نشاء از وے طلب داشتند  
 نیاورد و باسور دیگر پرداخت - و تعمیر چیزے کہ تخریب آن خواسته اند ، نمود  
 و سرمایہٴ عمر گرامی در ہوائے<sup>۱</sup> لایعی مصروف ساخت و زمین استعداد خود را  
 باوجود حصول اسباب معطل گذاشت - کمال انفعال است کہ مطلوب را درین سہلت  
 قلیلہ باوجود دعوت در آغوش نکشیدہ از دعوت<sup>۲</sup> گہ رخت بر بندد - فردا بکدام رو  
 در حضرت صمدیتش در آید و بکدام حیلہ زبان عذر بکشاید ؟ عذاب بعد و حرمان  
 بدتر از عذاب جہیم است - چنانچہ لذت قرب و وصال زیادہ از لذت جنات نعیم است -  
 فیاولتا علی من اعرض عن اللہ و یا حسرتا علی من فرط فی جنب اللہ دوبارہ در دنیا  
 آمدنی نیست - من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرة اعمی و اضل سبیلاً -

ترسم کہ یار با ما نا آشنا بماند  
 تا دامن قیامت این غم بما بماند

مخدوما ! با این ہمہ خرابی و تباہ کاری این قدر می داند کہ از پیش گہ در طینت  
 این خاک راہ معنی تعبیه کرده اند و آنے<sup>۳</sup> (؟) ودیعت نہادہ - آن معنی منظور نظر خاص  
 اوست تعالیٰ و عنایت خفی دربارہٴ آن واقع است ، زیادہ ازین نمی تواند تعبیر نمود  
 و بہ تفصیل پرداخت کہ متکلم و مستمع را تاب تکلم و ہوش استماع آن نیست - ازانست  
 کہ در زمان سابق پیش از ظہور آن معنی جذب و کشش معنوی و عشق و محبت  
 بے کیفی در خود می یافت و طبیعت از خلق گریزان بود و بخلوات و صجرا راغب  
 و با خود می گفت :

بہ تنہائی چنین میل دلم چیست ؟ درین تنہا نشستن حاصلم چیست ؟  
 و بیچ متعلق آن محبت سر نمی کشید و نمی دانست کہ این عشق کدام کسو است  
 و این ہمہ کشش بکدام سو است -

می دید بچشم خود غبارے در دیدہ نہفتہ خار خارے  
 آگہ نہ کہ گرد دامنے کیست ؟ و آن غنچہ ز خار گلشن کیست ؟

۲ - یعنی دنیا -

۱ - در مخطوطات : ہواؤ لایعی -

۳ - معنی این کلمہ مفہوم نشدہ، صاحب ترجمہ اردو بمعرفت ترجمہ کردہ است ما نا کہ معارفی بودہ باشد -

در چشم دلش کہ این نمک ریخت؟  
 این فتنہ ز دامن کہ سرزد؟  
 جادوے کہ می دہد قریش؟  
 تیغے ست نہان پہ گوہر او  
 دارد نگرانی درونی  
 چشمے برہ شہال می داشت  
 در رقص نشاط مومو<sup>۱</sup> بود  
 ہم گوش تمنیش بر آواز  
 آواز برون دہد درائے

در جیب گلش کہ این جسک ریخت؟  
 آتش کہ بسقف خانہ در زد؟  
 این تلوسہ چیست در شکیبش؟  
 شورے ست ز عشق در سر او  
 از جنبش غمزہائے خونی  
 جانے بسر خیال می داشت  
 سرمست نظارہ سو بسو بود  
 ہم دیدہ براہ آرزو باز  
 کز قافلہ<sup>۲</sup> رسد صدائے

و تا مدتہا مغلوب این حالت بود و آرزو می کرد کہ این عشق را متعلقہ ظہور فرماید و این شورش و تلوسہ را معشوقے<sup>۲</sup> پدید آید۔ ہرچند این عشق را بمشوقات سفلی فرود می آورد فرود نمی آمد، سودائے بود جنون آمیز و شوقے بود آتش انگیز و ہیچ معلوم نہ جنون انگیز کیست؟ و این آتش افروزی از چیست؟ حیران کار خود و بدین ابیات زبان حال او گویا:

وز ناخن کیست جنبش تار؟  
 دارد خلہ<sup>۱</sup> بہر بن مو  
 وز شعلہ کیست دشنہ برفرق؟  
 در راہ کہ این غبار برخاست؟  
 در ہر نگہم جدا بہارے ست  
 بشکست ہزار آبگینہ؟  
 این دود ز خرمن کہ برخاست؟  
 وین بوسہ کہ می دہد بہ پیغام؟  
 کز ہر رگ و ریشہام بلا خاست

دارد ز کہ مومویم آزار؟  
 تنہا نہ بدل خلد کزان سو (؟)  
 در دیدہ من کہ می زند برق؟  
 از سوز کہ این شرارہ برخاست؟  
 در ہر مژہ ام جدا نگارے ست  
 آن کیست کہ در درون سینہ  
 این باد ز دامن کہ برخاست؟  
 این مرغ کہ می پرد برین بام؟  
 این عشق ندانم از کجا خاست؟

۲ - در مخطوطہ ۱ : معشوقے معین -

۱ - مانا کہ کو ہکو بودہ باشد -

آن روز که خاکِ من سرشتند  
 از طرفه بتی فگنده دام ست  
 بے کشمکش کمند تقدیر  
 تا عشقِ که شد مسائد من ؟  
 از خنده کیست نوپهارم ؟  
 این عشق از عاشقان عجب نیست  
 اے عشق ! خوش آمدی چنین چست  
 بنشین بنشین نشیمن از تست  
 روز ! از تو شب سیه مرا بس  
 پذیر بتحفه جان و بنشین  
 بنشین وز عقل جوش بنشان  
 از آمدنت چو گل شگفتم  
 گل کرد بهار بچتم امروز  
 سودائے جنون بسر نوشتند  
 لیکن شناسمے کدام است ؟  
 آن کیست که می کشد بزنجیر ؟  
 و اندر کف کیست ساعد من ؟  
 وز ناوک که خار خارم ؟  
 معشوق شناسی از ادب نیست  
 در دل بنشین که منزل تست  
 جان و خرد و دل و تن از تست  
 بخت ! از تو خاک ره مرا بس  
 بکشائے کمر از میان و بنشین  
 وز خون هوس خروش بنشان  
 دامن دامن بهار رقم  
 بر گل بنمید تخم امروز

بر سر اصل سخن رویم؛ بعد از آن که آن معنی مکنون بمرور شهور پرتو انداخت  
 پیش از آنکه به معرض ظهور کامل آمد، معلوم شد که متعلق آن محبت که بود؟ و انجذاب  
 و کشش بکدام طرف وابسته - محبوبے پدید آمد در غایت حسن و خوبی و در نهایت  
 رفعت و مرغوبی که فوق آن غایت در حسن و جمال متصور نیست بلکه نزاکت منزلتش  
 بمثابة ایست که اطلاق حسن و جمال بر آن حریم متعال گرانی دارد و همچنین بر کمال  
 و جمال از آن بارگاه در راه است - هر جا که کمال نمایان است، اثر کمال او یافت و هر طرف  
 که حسن و جمال منظور است نمودن حسن و جمال او دید، بیقین دانست که محبوبی را  
 او شایان است و مطلوبی را هم سزاوار اوست - از همه رو بتافت و عنان <sup>خدمت</sup> عملیت  
 بجانب او شتافت - کمر همت را در خدمت او چست بر بست که از عنان تابی آنجا راهے  
 نمی کشاید و این خدمت شایان آن حریم مقدس نیست و هیچ کوشش و سعی را بے فضل  
 او بار نیست، سابقه عنایت بے باید و بس، کشش او در کار است دیگر هیچ، از همه  
 در ماند و معامله را باو گذاشت، خوش گفت:

مرا گر تو سنِ دل نیست در راه  
کمند زلفِ او ہم نیست کوتاہ

عنایت از لئی او در رسید و بالطف خود این دور از کار را بنواخت و بہ سابقہ<sup>۱</sup>  
فضل و کرم این خاک راہ افتادہ را در حوالی حریم قدس خود جاداد - آن<sup>۲</sup> معنی مضمیر  
و آن (سر<sup>۳</sup>) ستور در بارگاہ پر نور بروز و ظہور داد و بصد آب و تاب در صحن گلزار  
امید در رقص و نشاط جاوید است - قدمے با نیاز می نہد و با کمال خرمی و فرخندگی  
ہم آغوش بوئے وصال است و با وجود بندگی مرست بادۂ لایزال و ہاین ترانہ  
مترنم است -

ہم از در باز گرد اے بادِ نوروز  
کہ من بوئے گل خود دارم امروز  
سندہ پیش شب از مہ یادم اکنون  
کہ من با مہ و ش خود شادم اکنون<sup>۳</sup>  
گر اول می ربود از گریہ آہم  
کنون خوش می برد در بادہ خوابم

اگر بر خود نیز عاشقی می نماید ، می سزد کہ نواختہ<sup>۱</sup> محبوب است و اگر شیفتہ<sup>۲</sup>  
حسن خویشتن بود نیز بر محل است کہ منظور مطلوب است - اے عزیز ! آن معبر<sup>۳</sup>  
را کہ ہاں بوئے معبر است با این بدن چرکین چہ نسبت ؟ و آن معنی<sup>۱</sup> علوی را با این  
پیکر سفلی - در پس ماندہ ، آوارہ بیچارہ ، ژولیدہ پژمردہ ، غربت زدہ مسکین کہ از  
یار جدا ماندہ و گرفتارِ دیارِ اعدا گشتہ کدام مساوات ؟ پیکر عنصری است کہ در باد یہ<sup>۲</sup>  
حیرت و حسرت سراسمیہ و سرگشتہ ہا دل پریشان و بوئے آویزان ، باد دوری از  
شش طرف بر رو طپانچہ زنان و گرد حجاب حواس خمس را فروگیران -

ہم باد زدہ طپانچہ بر رو ہم خاک فشردہ پنچہ در مو

از کار و اذکار فروماندہ و از شوق و گرمی دست افشانندہ مخمولِ زاویہ<sup>۱</sup>  
بے حلاوتی و افسردگی گشتہ ، عنان ہمتش از دست رفت و کمر خدمتشن فرو شکستہ از

۱ - در مخطوطہ ۲ : ہذا آن -

۲ - ظاہرا بعد آن یک کلمہ<sup>۱</sup> از کتابت ماندہ است ، شاید کہ لفظ سر باشد -

۳ - گذرگاہ -

۳ - در مخطوطات ۱ ، ۲ : امروز -

غایت حیرانی بچیزے جمع نمی تواند شد و از بس سراسیمگی از کس دیوزہ نمی تواند نمود۔ ہرچند آن معنی از آنِ این بود لیکن آنرا دلیرے ہر گزید، لا جرم بمراحل از آن دوری گزید و بعد المشرقین میان این و آن افتاد۔

از باد صبا دلم چو بوئے تو گرفت      بگذاشت مرا و جستجوئے تو گرفت  
 اکنون ز من خستہ نمی آرد یاد      بوئے تو گرفته بود خوئے تو گرفت  
 آن بر تخت مرصع انس نشسته، و این پیکر در وحشت خاک تیرہ فروہشته، آن  
 از ہم آغوشی مراد شاد و فرخندہ، و این از حیرت سینہ حسرت ہر خود کندہ، این  
 باچندین زاری و نیاز، و آن با صد استغنا و ناز۔ این ہزار آرزو ازان راز جویان  
 و آن از کمال بے نیازی با خود راز جویان۔ این پیکر سفلی بان معنی علوی گوید :

من بے تو بخاک رہ مژہ باز  
 تو خواب گزین بہ بسترِ ناز

من بے تو بخون دیدہ گلزار  
 تو خندہ زنان بصرِ گلزار

من بے تو بخون کشیدہ دامان  
 تو رفتہ بہ نطع گل خرامان

من بے تو بخاک غصہ پامال  
 تو رقص کنان بیانگِ خلخال

من بے تو چو رشتہ تاب در تاب  
 تو رشتہ گسل چو درِ نایاب

من بے تو بسوز دل گذاری  
 تو عاشقِ خود بحسن بازی

من بے تو گرفته ترک ہستی  
 تو کردہ بخویش ناز و ہستی

**قدسیہ ۹ :** چون عارف مقامات وصول را طے کرده معاملہ بجائے رساند کہ منتہای معارج است<sup>۱</sup> پر آئینہ نصیب او از بعض وجوہ ذات خواهد بود کہ اصلے مت از آن اصول اسمے کہ سبب تعین عارف است باندازہ جامعیت اسم در آن وجہ ہم جامعیت خواهد بود - ہر چند اسم جامع بود وجہ نیز اجمع باشد لیکن نصیب او از جمیع وجوہ دیگر است و نصیب از یک وجہ کہ جامع وجوہ است دیگر کما لایخفی علی لفظن -

ہر چند از اصول و از اصول اصول معاملہ عارف فوق رود ، اما باندازہ اسم خود کہ مربی اوست تقید را ہمراہ خود خواهد برد و از جمیع تفصیلات نصیب نخواہد یافت ، ہر چند در اول و پہلے وصول ، آن وجہ را در سائر وجود سستہلک یابد و متمیز نیابد اما فی الحقیقتہ متمیز است - چون دران مقام استقرار تام<sup>۱</sup> نماید و حدت نظر داشته باشد تمیز را خواہد دریافت -

چون این معرفت معلوم گشت ، معرفتے غریب تر و غامض تر بشنو - بعضے کمال ازان قبیل بوند<sup>۲</sup> کہ آنها از جمیع وجوہ نصیب بود ، بیانش آن ست کہ آن وجہ را با وجوہ دیگر ما بہ الاشتراکے ہست از راہ ما بہ الاشتراک از جمیع وجوہ حظ خواہد گرفت ، چہ نوع را با جنس خود شاہراہ است -

**سوال :** ماہیت مرکب از ما بہ الاشتراک و ما بہ الامتیاز است و ہر کدام را خصوصیات علیحدہ است ، آیا ممکن است کہ از ما بہ الامتیازات از<sup>۳</sup> سایر وجوہ ہم نصیبے حاصل نماید ؟

**جواب :** گویم چون صدق ما بہ الاشتراک ہر ما بہ الامتیازات صدق عرضی چہ جنس عرض عام ست ، مر فصول انواع خود را - پس ازین راہ نصیبے تام از ما بہ الامتیازات نیز حاصل خواہد نمود و از راہ عرض عام با فراد او خواہد رسید و از جمیع وجوہ ذات تعالیٰ مفصلاً نصیب خواہد یافت و از ہمہ کمالات کہ در نوع بشر ممکن الحصول است بطفیل خاتم انبیا علیہ السلام حظ خواہد برد - این معرفت از معارف خاصہ

۲ - در مخطوطہ ۱ : بودند -

۱ - در مخطوطہ ۱ : تمام -

۳ - مخطوطات کلمہ از ندارد -



حضرت ایشان ماست قدسنا الله بسره الاقدس و از کلمات مخصوصه ایشان بعد انبیا عليهم التحیات و البرکات -

**قدسیه ١٠ :** بعد الحمد و الصلوة و تبلیغ الدعوات می رساند که مجاری امور مشکورست المسئول منه سبحانه عافیتکم و استقامتکم و ترقی درجاتکم فی مدارج القرب و وصولکم الی مراتب الولايات الثلاث ثم منها الی علوم الوراثة و النصیب من کلمات مرتبة النبوة ثم منها الاطلاع الی مقام خاتم الانبیاء علیه و عليهم و عالی آل کل الصلوات و التسلیات لیطمئن النفس کمال الاطمینان و ینشرح الصدر حق الانشراح و یمجری العناصر المختلفة مجری الاعتدال فیأخذ نصیباً من الخلة و العجبة الذاتیه و حظاً من الاسرار الخفیه الی أشیرالینها بلسان الصحابی<sup>١</sup> "لو بثته<sup>٢</sup> فیکم لقطع هذا الباعوم -"

و ینبغی ان یعلم ان العهده فی حصول کلمات الولاية الصغری المراقبه و الاذکار القلبیه من ذکر اسم الذات والنفی والاثبات و فی حصول الولايتين<sup>٣</sup> الاخرین الذکر اللسانی بالنفی والاثبات و فی حصول الکمال المربوط بمرتبة النبوة تلاوة القرآن و الصلوة خصوصاً الصلوة المفروضه ثم یجیب بعد ذالک مقام لیس للعمل فیہ نتیجه ولا للاعتقاد اثر والترقی هناك مربوط بمجرد التفضل والاحسان - هذا المقام بالاصالة مخصوص بالانبیاء و المرسلین علیهم السلام و البرکات و بتبعیتهم لغيرهم ایضاً نصیب من هذا المقام ثم یأتی کمال فوقه یرتقی فیہ من التفضل الی المحبة و المحبویه والترقی فی حصول هذا الکمال منوط بالمحبة الصرفه و فی المحبة ایضاً کلمات المحبیه و المحبویه الذاتیه فظهور کلمات المحبیه الذاتیه مخصوص بالكلام علیه السلام اولاً و کلمات المحبویه الذاتیه اولاً مخصوص بالحبيب علیه و علی آله افضل الصلوات و اکمل التحیات و بطفیلها ثانیاً لغيرها ایضاً رجاء من هذین الکمالین والسلام -

١ - یعنی حضرت ابو هريره رضی الله عنه -

٢ - قال (ابوهريرة) حفظت من رسول الله <sup>الله</sup> صلى عليه و سلم وعائین فاما احدهما فبثته فیکم و اما الآخر فلو بثته لقطع هذا الباعوم (مجری الطعام) رواه البخاری -

٣ - یعنی ولايت کبرا و ولايت علیا -

قدسیه ۱۱ : عارفی بعد فنائی اتم که مربوط بذهاب حقیقتہ عدمیہ کہ مورد انائی اوست چون بقا باسم الہی جل سلطانہ پیدا کند و حقیقت ثبوتیہ بجائے حقیقت عدمیہ بنشیند مدبّر و متصرف در وے بہان اسم خواهد بود باوصاف آن ہم متصرف و متحلی خواهد گشت و بہحیاء و علم و سمع و بصر و کلام و ارادہ و قدرت آن اسم حتی و عالم و قادر و سمیع و بصیر و متکلم خواهد شد ، چہ ہر اسم الہی جل سلطانہ متضمن صفات است۔ چون آن اسم ظل اسم دیگر است و جزئی از جزئیات آن اسم ، عارف از راہ ظل باصل خواهد پیوست و در رنگ اسم سابق باوصاف اسم لاحق متصف خواهد گردید و باز ازان اصل باصل آن خواهد ملحق گشت و از اصل ثانی باصل ثالث و از ثالث برابع و خامس الی ماشاء اللہ تعالی متحقق خواهد شد و چون ہر اسم را باسمائے دیگر مشارکتی است ، از راہ ما بہ الاشتراک باسماء دیگر کہ مابین اصول ویند نیز بقا خواهد یافت و اینہم اسماء لا تعد و لا تحصی در رنگ اجزائی عارف خواهد شد الی ان ینتہی الی حضرتہ الذات تعالی و تقدس۔

و عادتہ اللہ جاری ست کہ بعد قرون از ہزاران یکے را ببقائے ذات مشرف می سازند و ذاتے کہ نصیبی از بیچونی داشته باشد ازان مرتبہ مقدسہ آن عارف را عطا می فرمایند کہ کنہ (آن) عارف بود و این ہمہ اوصاف بان ذات قائم باشد بلکہ افراد عالم نیز بان ذات قائم بوند، چہ افراد عالم چون کہ مظاهر اسماء و صفات اند، ذاتے در آنها کائن نیست، پس آن عارف بحکم خلافت قیوم عالم می گردد و حکم وزیر ہم می رساند فانظر الی آثار رحمة اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا۔ آن زمان آن ذات بجائے حقیقت ثبوتیہ می گردد و مدبّر و متصرف می شود۔ ازینجا جامعیت این عارف را باید فہمید کہ سائر افراد عالم در جنب او حکم جزو محقر ندارند۔ قطره را با دریا نسبتے ہست و اینان را باوے آنہم نہ چہ اوصاف را باذات نسبت تلاشی و استہلاک است۔ در وقت ذکر گفتن گوئی با چندین ہزار زبان ذکر می گوید، ہر اسمے بزبان خود ذاکر است و عارف بمنزلہ کُل آنها ست و در وقت تحریمہ بستن گوئی چندین ہزار شخص تحریمہ می بندند، بعد ازان این ہمہ اشخاص قراءت می کنند و برقوع و سجود می روند و اکثر از حقائق این عالم اسکان

نیز با عارف مذکور درین امور شریک می گردند و دیگران با یک زبان ذاکر اند و آنهم چونکه از انانیت اماره پاک نیست ، آن ذکر بهمانها عائد است و شایان جناب قدس نه - و این عارف چونکه از انانیت رسته است بهزار زبان ذاکر است و در پیچ کدام خود درمیان نه - عوام ظاهر بین هر دو را ذاکر و عابد می دانند و از حقیقت فرق آگاه نه - بلکه این عارف بتام حضورگشته است ، و در غفلت هم حاضر است ، چه در علم حضوری غفلت در همه وقت مفقود<sup>۱</sup> است و غافلان ازان غافل - پس عارف مذکور در غفلت هم با حضور است و دیگران در عین حضور هم غافل و در نفور کما سر و الصاعات<sup>۲</sup> (?) حضور شان در حصول است و حصول عین غفلت (است) - عوام اینان<sup>۳</sup> را حاضر و ذاکر می دانند و او<sup>۴</sup> را غافل ، هدا هم الله الی سواء الصراط :

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز  
بسوخت عقل در حیرت که این چه بوالعجبی است

دقیقه ایست بگوش شوق که چون عارف خود را از اطلاق کلمه<sup>۵</sup> انا پاک و مبرا سازد و از انانیت اماره بتام و ا رهد بمقتضای "هل جزاء الاحسان الا الاحسان" احسان معشوق در رسد و آن گم شده را در انا<sup>۱</sup> خود جا دهد و آن عاشق صادق از کشاکش غیر و غیریت و رسته در خلوتخانه<sup>۲</sup> انا<sup>۱</sup> معشوق آرام یابد - جماعتی ازین طائفه هستند که می خواهند که معشوق را در انا<sup>۱</sup> خود بگنجانند و در خراب آباد و ویرانه<sup>۳</sup> انا<sup>۱</sup> خود مطلوب را فرود آورند و بان خورسند گشتند و ندانستند که بظلم از اطلال مطلوب آرام گرفته اند و جز انموزج ازان بے پایان حاصل ننموده<sup>۵</sup> اند :

تو از خوبی نمی گنجی بعالم مرا هرگز کجا گنجی باغوش

بر سر اصل سخن رویم؛ ذاتی که بعارف سوخت گشته است ، چونکه نصیبی از بیچونی دارد جامعیت آن در بادی نظر بدرک چون نمی آید اما فی الحقیقه از همه اسما و صفات

- ۱ - در مخطوطه ۱ : معقود و در مخطوطه ۲ : مقصود و هر دو بے محل است -
- ۲ - در مخطوطات ۱ و ۲ همچنین مکتوب شده ، مانا که ایضاً علت بوده باشد -
- ۳ - یعنی دیگران را -
- ۴ - یعنی عارف کامل را -
- ۵ - در مخطوطات ۱ و ۲ : نموده -

کہ در رنگ اجزائے عارف گشتہ اند جامع ترست۔ بلکہ این جامعیت را نسبت بان جامعیت قدرے نیست و در جنب او حکم متلاشمنی دارد سبحان الله و بحمدہ این قسم مملکت وسیعہ را بصورت شخصی محقر و نمودہ اند و این ہمہ خزائن ملک و ملکوت را درین طور خرابہ بے قدر و قیمت ابداع فرمودہ اند و این ہمہ حسن و جمال بے رنگ و انوار و اسرار بے کیف را درین پیکر ظلمانی کہ از ماء مہین بہم رسیدہ ، تعبہ کردہ اند وما ذالك على الله بعزیز و حکمت درین تستر ابتلا و اختبار است لیمیز الله الخبیث من الطیب۔ ہر کہ نظر او بباطن و حقیقت عارف نفوذ کرد از برکات او جلو و سیراب گشت و ہر کہ بر صورتش نظر او مقصور گشت و در رنگ صورت بے حقیقت خویش تصور نمود از برکات او محروم ماند و بخسراں ابدی متسم گشت و ندانست کہ این عارف بتامہ لب است کہ قشرے در میان حائل نیست و قشریتش تمام بل لب منقلب گشتہ است و دیگران ہمہ قشرند بے لب ، لیکن آن قشر منقلب را چونکہ بر کالبد قشریتش باقی گذاشتہ اند بقشر بے لب ہمہ وقت مشارکت صوری دارد و باین مشارکت صوری کہ بقید کالبدی وابستہ است کہ بعد از شکستن کالبد باقی است ، خاک در چشم محبوبان افکنند۔ دوستان خود را بے خود بخود می دارد اولیائی تحت قبائی لایعرفہم غیری۔ قل هذه سبيلي ادعوا الي الله على بصيرة انا و من اتبعن و سبحان الله وما انا من المشركين۔

قدسیہ ۱۲ : العارف الكامل المشرف بالبقاء الذاتي يشاهد جلاله في مرايا العالم و يرى نفسه كلاً و اجزألاً و العالم مظهرة و تفصيله و يعاين ذاته سارياً في افراد العالم محيطاً به احاطة الكل لاجزأئه بل احاطة الذات لصفاتہ فله الذات و ما سواه مظاهر الصفات و هذا النوع الاخير مخصوص بافراد من الكامل له حكم العنقاء في الغرابة لو وجد واحد بعد الوفا من السنين لا رغتم۔

اگر پادشہ بر در پیر زنہ پیاید تو اے خواجہ سبلیت مکن

قدسیہ ۱۳ : از شمول عنایات کہ در بارہ این عاصی واقع است چہ نویسند:

۱ - در مخطوط ۱ : المكامل بالبقاء۔

داد او را قابلیت شرط نیست

قبل من قبل بلا علة اگر بتفصیل آن پردازد یحتمل کہ قلم طاقت آن نیارد و کاغذ بسوزد و متکلم و مستمع از هوش رود و بعد ازان کہ گوید ؟ و کہ شنود ؟ خوش گفت :

سراپا آتشی اسشب قدح گو دیگرے پرکن

کہ خوابد سوخت ساغر تا تو مے در جام خواہی کرد

و ایضاً لطافت و عا و آن زبان را می گیرد و یضیق صدری و لا ینطلق لسانی -

سخن از لب تو گفتم بلم سخن گرہ شد

پس باید کہ مستمعان متکلم را معذور دارند، از راه جنسیت بذات او راه جویند تا از ذات بیچون حقیقی اتصالی و حظے یابند۔ ہر چند ذات متکلم را با ذات مستمعین بیچ جنسیتے در میان نہ، چہ ذات او نصیبے از بے چونی یافتہ و با ذات حقیقی اتصالی و نسبتے خاص پیدا کردہ بلکہ دیگران را اصلاً ذات نیست، بذات عارف چگونہ بے برند، ذات خالق عارف خود ورائے اوست۔ بہر حال دست و پائے باید زد و ہموارہ باین ترانہ مترنم باید بود :

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو شیئاً لله از جہال روئے تو

اللہم اجعل حبک احب الاشیاء الی و اجعل خشیتک اخوف الاشیاء عندی و اقطع

عنی حاجات الدنیا بالتشوق الی لقائک و اذا اقررت اعین اهل الدنیا بدنیام فاقر عینی بعبادتک۔

کرامت : این فقیر در واقعہ دید کہ آن معصوم مادر زاد بر تخت سلطنت نشمته

اند و چترے عظیم برسر مبارک ایشان برپاست۔ بہزاد نام خادم بدین خدمت قیام دارد۔

و از وسعت آن چتر چہ گوید ؟ کہ آسائے دیگر برپا شدہ است و تمام عالم را محیط و

مشمول گشتہ، و آن چتر بچواہر و مروارید مرصع است و گردا گرد آن جواہر عالیہ آویزان

کردہ اند۔ حسن و جمال آن چتر در بیان نتوان آورد، از خوارق و کرامات و تصرفات

۱۔ در مخطوطات ۱ و ۲ : ویضیق الصدر ولا ینطلق اللسان۔

ایشان چہ نویسند کہ خانہ زادِ ایشان ست - قصص غریب و اخبار عجیب ازین مقولہ دارد کہ شرح آن کتابے جدا می خواہد - مریدان و مسترشدان و خلفائے ایشان غرائب امور نقل می کنند و کثرت خوارق ایشان بر کثرت کرامات آن عالی حضرت دلالت دارد - درین کتاب ازان باب چندے ایراد نمود -

**کرامت :** فضائل دستگاہ ، حقائق آگاہ خواجہ محمد صدیق خلیفہ<sup>۱</sup> ایشان کہ در پشاور بر مسند ارشاد و شیخت نشستہ است ، نقل می کرد کہ فقیر بارادۂ ملازمت آن حضرت از پشاور راہی شدہ بود ، بر استرے<sup>۲</sup> سوار بودہ است کہ ناگاہ در راہ استر برسید و بندہ از خانہ<sup>۳</sup> زین جدا گردید و پاٹے من در رکاب بند ہماند و استر می دوید و مرا می کشید - ہرچند مردم بہ گرفتن آن تعاقب کردند ، دست کسی بوے نرسید - درین حالت اضطرار یاد آن پیر بزرگوار بخاطر من خطور نمود - بمجرد خطور<sup>۴</sup> آن عالی حضرت را بچشم سر دیدم کہ جلو<sup>۵</sup> استر را گرفتند و ایستادہ کردند چنانکہ پاٹے من از رکاب جدا شد ، خواستم کہ در پاٹے ایشان بوقتم کہ از نظر غائب شدند -

**کرامت :** وہم وے نقل کردہ ، یکبارے از خدمت آنحضرت رخصت شدہ بوطن می رقم ، در راہ زیر پل سلطان پور جامہ پاک می کردم کہ پایم بلغزید و آب بر سرم متصاعد گردید - شناوری نمی دانستم - آب گاہ مرا بالا می آورد و گاہ بتگ<sup>۳</sup> می برد - رشتہ<sup>۱</sup> امید حیات بگسست - ناگاہ درین وقت آن عالیحضرت حاضر شدند و دست انداختہ بندہ را از آب کشیدند و از نظر غائب شدند -

**کرامت :** وہم وے گفتہ یکبارے سلطان ذکر بر من غلبہ داشت ، تمام روز بصحرا بسر می بردم بجائے کہ احدے را در آنجا عبور نبود - دران وقت ہر طرف کہ (نظر) می کردم صورت ایشان را در ہزار و لک جا برای العین می دیدم - تا مدتے در نظر من می بودند و بعد ازان از نظر مستور می گشتند -

**کرامت :** وہم وے گفتہ کہ روزے از راہ سوزش جنوں رو بصحرا نہادم ، ناگاہ

۱ - در مخطوطات ۱ و ۲ : عبور -

۲ - تہ دریا -

۱ - بمعنی خچر -

۳ - یعنی پیش بند کردہ -



بجائے افتادم کہ از آبادانی بسے بعید بود ، عطش بر من غلبہ نمود ، چنانکہ قریب ہلاک گشتم ۔ درین اثنا آنحضرت از دور نمودار شدند ۔ من بشوق تمام بسوئے ایشان بدویدم ، چون بدانجا رسیدم ، ایشان را بدانجا ندیدم ، اما آنجا حوض آب یاقم و ازان آب پیاشامیدم ۔

**کرامت :** وہم وے نقل کردہ کہ نوروز بیگ نام از مخلصان من کہ بدیدار فیض دثار آن پیر بزرگوار مشرف شدہ است می گفت کہ بار ہیزم برگاؤ بار کردہ می آوردم کہ پشتارہ ہیزم از پشت گاؤ بر زمین افتاد و در آنجا کسے نبود کہ بامداد او باز بار توان کرد ۔ حیران و پریشان ماندم و در کار خود درماندم ۔ درین اثنا پیر شہا را دیدم کہ آمدہ گاؤ مرا بار کردہ دادند ۔ بعد ازان از نظر متواری گشتند ۔

**کرامت :** یکے از خادمان ایشان نقل کرد کہ کنیزکے از اندرون محل ایشان برآمد و گفت کہ ایشان عقب روضہ منورہ حضرت ایشان نشستہ اند طلبیدہ بیار ۔ چون بحریم روضہ منورہ درآمد ، کفش ایشان بر باب دیدم ، عازم عقب حوزہ روضہ گردیدم ، ایشان را آنجا ندیدم ۔ نظر باطراف و نواحی دیگر گماشتم نیاقم ، باز بہان جا دیدم کہ مراقب نشستہ اند ، در حیرت گم گشتم ۔

**کرامت :** یکے از اصحاب ایشان روایت می کرد کہ آن حضرت در حجرہ درون مسجد نشستہ بودند و مرا بخدتمے فرستادہ ۔ چون باز گشتم دیدم کہ حجرہ خالی ست و ایشان درون مسجد در حجرہ نیستند ، از حجرہ برآمدم ۔ آنحضرت از درون حجرہ آواز دادند کہ فلانے بیا ، و ازان کار استغفار نمودند ، حیرت و حیرانی روئے نمود ۔

**کرامت :** یکے از اہل غنا کہ بشرف ارادت آنحضرت مستسعد گشتہ می گفت کہ چند روز از اہل خانہ جدا بودم ۔ در آن ایام در بہان مقام کہ من بودم ، یکے از مغنیات فاحشات بودہ ، در غایت حسن و زیبائی و نہایت جوانی و دلربائی ۔ شبے در کمال مستی و بے ہشی آمدہ مرا گرفت و آن قدر بر من غلبہ کرد کہ بہ حیل دفع می کردم ، سودمند نبود

۱ - در مخطوطہ ۲ "نمودم" و در ہر دو صورت تعلق این جملہ بما سبق و ما بعد پیدا نیست ۔ مترجم اردو ترجمہ کردہ : "میں نے اس انکار سے توبہ کی۔"

و زجر نیز فائده نداشت - چون تکلیف وے از حد گذشت ، نفس من نیز غلبه کرد و زمام اختیار از دست رفت - چون قصد نمودم بر مباشرت رسیدم ، عالی حضرت را بچشم سر (بفتح سین) دیدم که در میان من و آن زن حائل گشتند - وے را خواب ربود و مرا بیت سخت درگرفت و مسلوب الشهوة گشتم - فی الفور برجستم و راه استغفار گرفتم -

**کرامت :** مولانا محمد محسن کابلی که از 'خلص اصحاب آن والا قدر است ، می گفت که در عشره اخیر ماه مبارک رمضان آن عالی حضرت معتکف بودند - روزی وقت چاشت در ملازمت گرامی رسیدم ، آنحضرت را در خواب دیدم - بخاطر رسید که امروز آنحضرت زیاده از معتاد بخواب رفته اند و مخطورگشت که نوم غفلت است - درین اثنا آنحضرت از خواب نوشین سر برداشتند - فرمودند :

سحر کشرشمه<sup>۱</sup> وصلش بخواب می دیدم  
ز به مراتب خوابی که به ز بیداری ست

این بنده بغایت منفعل گشت و راه استغفار گرفت -

**کرامت :** و هم وے گفته که در خلوتی این (بنده<sup>۱</sup>) ذکر نفی و اثبات فرمودند - فرمودند<sup>۲</sup> که کلمه طیبه لا اله الا الله را بخاطر بگذران - و طریق معهود آن را دلالت نمودند و فرمودند که معنی تحت اللفظ را نیز بخاطر بگذران که "نیست هیچ مقصود جز ذات پاک او سبحانه" - بنده را بخاطر گذشت که معنی "نیست<sup>۳</sup> مقصود جز ذات پاک" است و لفظ هیچ زیادتی ست - چند مرتبه این خطره مزاحم گشت ، اما عرض کردن را گستاخی دانستم ، آنحضرت بر ما فی الضمیر من<sup>۴</sup> مشرف شده فرمودند - نفهمیده که وقوع نکره در چیز نفی مفید عموم است - ازین فرموده ایشان آن خطره زائل شد و اعتقاد از یک ده چندان شد -

**کرامت :** حاجی نورالدین که از مخلصان آنحضرت و صاحب ریاضات و مجاهدات شاقه است می گفته ، در آن ایام که مرا سفر بیت الله و روضه رسول الله پیش آمده بود ، بر جهاز نشسته بودم که به سبب کثرت امواج و شدت آن جهاز غرق شدن گرفت -

۱ - مخطوطات ۱ ، ۲ این کلمه ندارد - ۲ - مخطوطه ۲ : این کلمه ندارد -

۳ - در هر دو مخطوطه عبارت این طور است "که معنی نیست جز مقصود ذات پاک ، است -"

مانا که تقدیم و تاخیر الفاظ از کاتب بر زده - ۳ - مخطوطه ۱ : این کلمه ندارد -

مردم بغایت مضطرب گشتند و تهلکهٔ عظیم روئے داد، چنان که اکثر مردم متاعهای خود در آب می انداختند، تا جهاز سبک شود و از غرق محفوظ ماند. درین اثنا من متوجه پنجاب مخدوم زادبنائے گرامی گشتم و بتضرع تمام بایشان التجا آوردم که یا حضرت! وقت سدد است. بمجرد توجه من بر دو نوباده گلستان ولایت حضور ارزانی داشتند و فرمودند که خاطر جمع دارید که ما برای اسداد شما رسیده ایم و این جهاز غرق نخواهد شد. چون این نوید فرحت ثمر بیاطم رسید مردم فریاد کردم که هیچ کس متاع خود را درون دریا نیاندازد که ان شاء الله جهاز غرق نخواهد شد، بزرگان دین مرا چنان بشارت داده اند. چون صعوبت استقرار جهاز در خاطر مردم متمکن شده بود، این را باور نمی داشتند تا آنکه در اندک وقت آن استیلای امواج بر طرف شد و جهاز برقرار خود ماند و مردم جهاز معتقد حضرات گرامی و مخلص این کمترین گشتند و بخیریت و عافیت از آنجا در گذشتیم و به حج پیوستیم.

### احوال حضرت خواجه محمد یحیی رحمة الله علیه

حضرت خواجه محمد یحیی سلمه ربّه فرزند ارجمند حضرت ایشانند و آخرین اولاد امجاد آن اکمل ۲ افراد قدس سره - و در صغر سن ایشان آنحضرت رضی الله تعالی عنه رحل اقامت بعالم آخرت زدند. آن مخدومزاده در آن زبان حفظ قرآن مجید می نمودند و حضرت ایشان بسیار مرحمت و شفقت بحال آن نوبادهٔ خاندان عظمت بجا می آوردند. بعد از فراغ از حفظ قرآن بتحصیل کتب عربیه پرداخته و اکثر علوم عقلیه و نقلیه نزد برادر کلان خواجه محمد سعید و خواجه محمد معصوم سلمه الله تعالی خواندند و در سن بیست سالگی آن را بانجام رسانیدند، و در علم حدیث سند چید حاصل نموده و در فقاہت دستگاه کامل - الحال بدرس کتب عالیہ اشتغال دارند و بقدرت و متانت بطلب علم افاده می نمایند. و بطریقہ علیہ نقشبندیہ را از مخدوم زادگی خواجه محمد سعید سلمه الله گرفته بودند. بعد فراغ از تحصیل علوم ظاہری سلوک در خدمت مخدومزادگی خواجه

۲ - در دو مخطوطه: کمل -

۱ - در مخطوطه ۲: نمودند -

محمد معصوم سلمہ اللہ نمودند۔ از باطن 'ایشان استفاضات می نمایند و بطفیل توجه گرامی این مخدومزاده بسواردات و مقامات عالیہ و درجات و کمالات متعالیہ رسیدہ و خلافت از جانب پر دو مخدوم زادہ گرامی منزلت یافته اند۔ طریقہ صلاح و تقوی و عبادات و وظائف طاعات بر کمال دارند۔

حضرت ایشان پیش از ولادت آن مخدومزاده از ملہم غیب بشارت یانہ بودند کہ ترا فرزندی آید یحیی اسمک بناءً علیہ پیش تولد آن مخدوم زادہ نام نامی ایشان را برعایت این مناسبت محمد یحیی مقرر کردند و در ایام صغر سن آن مخدومزادہ برجادہ عرفان پناہ شاہ سکندر نواسہ زبدہ عرفا حضرت شاہ کمال کیتھلی بہ منزل حضرت ایشان وارد شدند و فرمودند "میان شیخ احمد! یک پسر خود را بما بدید کہ مثل ما دانا و دیوانہ باشد۔" بالفور محمد یحیی را طلبیدند، شاہ آن نونہال بوستان کمال را در کنار خود نشانند و بحضرت ایشان خطاب کردہ فرمودند کہ "او از ما ست" و بسیار مہربانی کردند و توجہ بلیغ در باب آن مخدومزادہ مبذول داشتند۔ چنانچہ در حین توجہ چشم پر آب کردند، آثار تغیر ہیئت از ایشان مشہود گشت و ظاہر شد کہ در اعطائے نسبت خاصہ خود تمام التفات و عنایت بجا آوردند و فرمودند کہ "این مخدومزادہ را 'شاہ' می گفتم باشند۔" از آن روز ایشان را شاہ محمد یحیی می گویند۔ و حضرت ایشان بعد انقضائے مجلس مقدس فرمودند کہ سبحان اللہ و بحمدہ کہ فرزندی در صغر سن بشرف قبول اولیا مستسعد گشتہ۔

حضرت ہموارہ از علو فطرت و سمو استعداد آن مخدومزادہ خبر می دادند و بشارت حصول بعضی از کمالات عالیہ و مقامات مخصوصہ مبشر می ساختند۔ الحق آن بشارت کہ حضرت ایشان در باب آن مخدومزادہ فرمودہ بودند، بر منصب ظہور رسید و آن مخدومزادہ بکمالات مبشرہ آنحضرت متحقق گشتند، چنانکہ روزی حضرت مخدومزادگی خواجہ محمد معصوم سلمہ ربہ بحصول بعضی از کمالات مبشرہ حضرت ایشان در حق این مخدومزادہ برمز و ایما می فرمودند و بحصول بعضی بشارات و کمالات دیگر

۱ - مخطوطہ ۱ : این عبارت بقدر یک سطر ندارد۔

توقع داشتند -

حضرت ایشان را دو خارق عظیم بر صفحه روزگار باقی مانده بود؛ یکے کلام حضرت ایشان کہ از اتیان مثل آن مشائخ و عرفائے عصر معترف بعجز اند - دوم فرزندان گرامی آنحضرت کہ بتصرف خود ایشان را از روئے علم و عمل و کمالات بساطنیہ (مثل<sup>۱</sup>) خود ساختند کہ بر روئے زمین بیچ شیخ فرزندان خود را بتصرف و توجہ مثل خود بساختہ و این دو کرامت ایشان در جہان از آفتاب عالمتاب مشہور تر ست و موجب تعجب خلائق - ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم -

### ذکر محمد فرخ و محمد عیسیٰ و ام کلثوم

محمد فرخ و محمد عیسیٰ و ام کلثوم فرزندان ارجمند ایشان بودند کہ در حال حیات آنحضرت در صغر سن از عالم رفتند - گویند کہ در ایام و با محمد فرخ و محمد عیسیٰ ہر دو بیمار شدند ، مردمان گفتند کہ ایشان را از یکدگر جدا باید نگاہ داشت کہ بے دل نباشند - در حجرہ جماعت خانہ محمد فرخ را نگاہ داشتند و محمد عیسیٰ را اندرون خانہ بردند - چون محمد عیسیٰ رحلت کرد ، گفتند کہ محمد فرخ را خبر نکنید - - درین اثنا محمد فرخ گفت "اے برادر ! بے وفائی کردی کہ از من پیشتر رفتی -" مولانا عبدالحی پتنہ حاضر بود ، گفت "بابا! کرا می گوئی؟" گفت "محمد عیسیٰ را کہ در رحلت سبقت کردہ" - مولانا گفت "محمد عیسیٰ اندرون خانہ است ، شاہ چسان دانستید کہ وے رحلت کردہ؟" گفت "من می بینم کہ ملائکہ او را غسل می دہند -" و در ہان روز وقت شام محمد فرخ ارتحال نمود ، ہفتم ربیع الاول سنہ یک ہزار و بست و چہار ہودہ است -

روز پے حضرت ایشان از حافظ سورہ 'طہ' می شنیدند - فرمودند کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام را دیدم کہ در مجلس حاضر است - چون نیک تامل کردم کہ از نسل من ست ، دران وقت القا شد کہ از تو فرزندے آید کہ بر قدم

۱ - مخطوطات ۱ ، ۲ : این کلمہ ندارد ، مانا کہ از کاتب فروماندہ -

حضرت عیسیٰ خواہد بود - بعد از چند روز مجد عیسیٰ در رحم آمد و بعد از مضمی مدت متولد گشت ، مجد عیسیٰ نام کردند - چون چهار سالہ شد ، از وی خوارق عادات سر می زد و عورات حاملات بخدمت وی می آمدند و می پرسیدند کہ درین حمل پسر خواہد شد یا دختر ؟ پرچہ می گفت ہمچنان می شد - روزی یکے از عورات حاملات در جماعت نساء نشستہ بود ، بعضی زنان گفتند ”این مرتبہ ہدیچین ظاہر می شود کہ پسرے زاید -“ مجد عیسیٰ چهار سالہ بود ، گفت ”این حاملہ دختر می زاید -“ گفتند ”بابا! عورات بقیاس می گویند ، شا چون می دانید؟“ گفت ”من می بینم کہ در شکم او دختر است -“ گفتند ”چہ طور می بینید؟“ گفت ”چنانکہ شا را می بینم -“ بعد انقضائے مدت حمل دختر زائید - بعضی عورات بمحمد عیسیٰ از راہ طہیت گفتند ”سیانجیو! شا دختر می گفتید ، او پسر زائید -“ گفت ”من در شکم او دختر دیدہ ام ، برگز پسر نمی شود -“

دیگر آنکہ مولانا امان اللہ فقیہ برائے کدخدائی خود بہ قریبہ رفتہ بود کہ از سہرند چند منزل باشد - خبر آوردند کہ جامعہ دختر نسبت نمی کنند کہ وی نامرد است - حضرت ایشان متردد گشتند ، مجد عیسیٰ را طلبیدند و ازین ماجرا پرسیدند - گفت کہ نکاح مولانا امان اللہ انعقاد یافت ، جائے تردد نیست - ہمچنان بودہ است کہ وی فرمودہ ، در چند روز با سنکووحہ بمہرند رسید -

خواجہ مجد ہاشم نقل کردہ کہ روزی حضرت ایشان در میان عورات اہل خانہ نشستہ بودند کہ غاجزہ ایشان ام کاٹوم کہ ہفت سالہ بود ، از پیش اخوند آمدہ تاسف بسیار کرد کہ ہائے ہائے! من ہمہ شا را از حق سبحانہ غافل می یابم - حضرت ایشان فرمودند کہ بی بی! این حال بر شاہ از کجا پرتو انداخت ؟ گفت شا فلان زن را شغل تلقین می فرمودید ، من حاضر بودم - ازان روز دل مرا مشغولی گرفتہ است ، ہیچ گاہ بر من غفلت طاری نمی شود و حال ہیچ دل بر من پوشیدہ نیست - ہشتم ربیع الاول سنہ مذکور یک روز عقب از آن دو برادر خورد وفات یافت -



## الحضرة الثانية عشر

فی بیان احوال خلفائے قدس سرہ

ذکر میر محمد نعمان:

حضرت میر محمد نعمان قدس سرہ از کمل خلفائے حضرت ایشان اند۔ والد ماجد آنجناب میر شمس الدین بدخشانی معروف بہ میر بزرگ اند کہ در علو نسبت و فضل و علم و تقوی و حضور و صفا از مشاہیر بدخشان و ماوراء النہر بودہ، و در بعض علوم عربیہ چون جفر و تکسیر و امثال آن بے نظیر عصر۔ مولد و مسکن وے بلدہ کشم است از بلاد بدخشان و مرقد وے در کابل۔ والد میر بزرگ امیر جلال الدین و جد امجد او میر سید حمید الدین نیز از علما و اتقیا بودہ از مشاہیر عرفا۔ ویکے از قدمائے آبائے ایشان عزیزے متبرک گذشتہ کہ وے را شیخ بلبل می گفتند، از آنکہ چون تلاوت فرقان مجید و قراعت قرآن حمید کردے برای استماع حسن صوت او بلبلان پیرامون وے جمع شدندے و عندایمان گرد وے گشتندے، در اثنائے خواندندش صیحه و نوحہ می کردند و در بعضے اوقات پنج شش تن قالب تہی می نمودند و فریاد کنان جان خود تسلیم می نمودند۔

نسبت ارادت امیر بزرگ در طریقت بندرویش بسوزہ فروش است کہ در سلسلہ عشقہ صاحب جذبات و خداوند کرامات بودہ است۔ نیز وے در زوایائے سمرقند خود را مخفی دستور می داشت و بسوزہ فروشی را قیاب خود ساختہ بود۔ خدمت میر بزرگ از آن پیر خورشید ضمیر حکایت می کردند کہ وقتی در جامع سمرقند وے را وجد عظیم در رسید، پاوچود کبر سن برجست و ازین سوئے منبر کہ ارتفاع آن برابر دو قامت آدمی بودہ باشد و عرض آن یک قامت بدان طرف دیگر همچنان برنشست، ہیچ دردے و گزندے بچسمر سامی و جثہ<sup>۲</sup> ناسی آن درویش نرسید۔ و برخی از کرامات شیخ

۲ - در ہر دو مخطوطہ ۱ و ۲ وجہ -

۱ - در مخطوطہ ۱ : اینجا ریاض گذاشتہ اند -

موزہ فروش در احوال میر بزرگ در "سنوات اتقیا" نوشتہ ام ، بنا بران درینجا ایراد نیافت ۔  
و نیز خدمت میر بزرگ بصحبت قاسم شیخ<sup>۱</sup> کرمینی قدس سرہ رسیدہ اند و رسالہ<sup>۲</sup> بنام  
آن عزیز تصنیف فرمودہ و نام قاسم شیخ را بآب زر تحریر نمودہ ۔ چون شیخ آن را دید  
خوش وقت گردید و فرمود "چنانکہ شاہ نام فقیر را مکرم و معظم گردانیدید ، حق  
جل شانہ شاہ را محترم و محتشم گرداند۔" در بہان ایام خجستہ فرجام شاہزادہ مجد حکیم مرزا  
مکتوب محبت اسلوب بجناب میر بزرگ فرستاد و ایشان را بکابل طلب فرمود ۔ اجابت  
نمودند ۔ بعد از رسیدن باحترام و اکرام تمام ملاقات نمود ۔ و چون سلطان مشار الیہ  
بعالم آخرت شتافت ، یکے از کفار نگونسار بحکومت آن دیار قرار یافت ، خدمت میر بزرگ  
ارتحال خود ازین دارالغرور<sup>۳</sup> بدعا می خواستند ، باجابت مقرون گشت ، در سنہ نہصد  
و نود و چہار ہدایا قرار رحلت فرمودند ۔

حضرت میر می فرمودند کہ بر والد خود اعتقاد ہفتاد علم داشتم و بہ تقوی می شناختم  
اما از اولیا نمی پنداشتم ۔ روزے ہمیشہ کلان من کہ از عارفات بود ، با من گفت کہ  
والد شاہ را در واقعہ دیدم ، فرمودند کہ بفرزندی میر مجد نعمان بگو کہ چرا با ما اعتقاد  
ہست داری ، ازان روز معتقد ولایت ایشان نیز گشتم ۔

آمدیم بر سر اصل سخن ؛ حضرت باین حقیر می فرمودند کہ والد ماجد من قرار  
دادہ بودند کہ ہر پسرے کہ از من آید نام وے مرکب باسم مجد علیہ السلام نگاہ  
دارم ، چنانکہ جلال الدین مجد و سعد الدین مجد و ضیاء الدین مجد کہ برادران من بودند ۔  
والدہ من مرا در حمل سہ ماہہ چہار ماہہ داشت کہ والد من حضرت امام اعظم ابوحنیفہ  
نعمان ابن ثابت را رضی اللہ تعالی عنہ در واقعہ دید کہ گوئیا می فرمایند کہ ازین  
حمل پسرے می آید ، او را مسعی باسم من نعمان خواہی کرد ۔ بعد ازان من متولد شدم ،  
والد ماجد من مجد نعمان نام من نہاد تا قرار سابق ہم مقرر باشد و استثال امر حضرت  
امام نیز بوقوع آید ۔ و نیز می فرمودند کہ ولادت من در سنہ نہصد و ہفتاد و ہفت  
در سمرقند واقع شد ۔

۲ ۔ یعنی دنیا کہ جائے غرور است ۔

۱ ۔ مخطوطہ دوم : لفظ شیخ ندارد ۔

قدسیہ : می فرمودند کہ در ایام صغر سن بعضے نسبتہائے غریب استیلا می نمود و مرا از من می ربود و غیبتہا و استغراقہا دست می داد۔ چون بخدمت فقرا در آمدم و از مراقبات و واردات این طائفہ مطلع گشتم، بیقین پیوست کہ اینہمہ شعب این طریق بودہ است۔ تم کلامہ۔

و چون آنحضرت بہ بلوغ رسیدند، در بلخ بخدمت امیر عبداللہ بلخی عشقی رحمہ اللہ باشارت و بشارت وے انابت نمودند، بعد ازان بنا بر اتفاقات بہند افتادند۔ از استیلائے طلب بملازمت عزیزان روزگار می رفتند و از ہر کدام اذکار گرفتہ روئے بکار می آوردند و بمصافحہ شیخ سعید حبشی نیز مستسعد گشتہ اند، و غالباً ہر جا نام درویشے می شنیدند بصحبت وے می رسیدند و بوے می گرویدند تا آنکہ جاذبہ السہی ایشان را بخدمت قطب المحققین حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ رسانید۔ آنحضرت الطاف بے اندازہ در باب ایشان می فرمودند۔ ایشان را در کنف شرف عنایت خود گرفتند و بذکر و مراقبہ طریقہ انیقہ نقشبندیہ مشرف ساختند۔ خدمت میر ترک نوکری و علائق دنیوی نمودہ با جمع کثیر از فرزندان و خویشان بر قدم صدق تو کتل با فقر و فاقہ در خدمت حضرت خواجہ می گذرانیدند و بدان سرخوش و سرور خاطر می بودند۔

گویند کہ یکے از امراء التماس قبول یومیہ بجهت فقرائے خانقاہ از حضرت خواجہ نمود۔ آنحضرت چند کس را بقبول یومیہ تجویز فرمودند۔ درین اثنا شخصے بخدمت خواجہ قدس سرہ عرض نمود کہ میر محمد نعمان باعیال کثیر در شدت فقر و غایت فاقہ است۔ حضرت خواجہ قدس سرہ فرمودند کہ ایشان اجزائے بدن ما اند، ما خود را باین امور ملوث نگردانیم۔ حضرت میر می فرمودند کہ دران ایام باوجود آنکہ فاقہ بر فاقہ می گذرانیدیم اما از استماع این لطف خاص حضرت خواجہ قدس سرہ شادیا و خوشدلیہا کردیم و رقص نمودیم و از خود امیدوار گشتیم و برخے از تصرفات حضرت خواجہ کہ محتوی بر احوال و کمال حضرت میر ہم بود، در ذکر کرامات حضرت خواجہ گذشت۔

۱۔ در مخطوطہ ۱ : تفرقات و در مخطوطہ ۲ : متفرقات۔ مانا کہ ہر دو از اغلاط کتات است۔

و حضرت خواجہ قدس سرہ تربیت حضرت میر را در حال وداع حضرت ایشان با خلعت خلافت بسپهرند (حضرت ایشان<sup>۱</sup>) حوالہ کردہ بودند غالباً۔ چون حضرت خواجہ قدس سرہ رحلت فرمودند، حضرت ایشان قدس سرہ بجهت عزا بدہلی تشریف بردند، خدمت میر رقعہ<sup>۲</sup> مشتمل بر شکستہ دلی و غربت و مسکنت و بے نصیبی و بے استعدادی خود و تذکیر وصیت حوالت حضرت خواجہ قدس سرہ بحضرت ایشان نوشتند و معروض داشتند کہ ”مرا وسیلہ<sup>۳</sup> بمرحمت ایشان غیر آن نیست کہ نسبتی بخاندان سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارم، بصدقہ<sup>۴</sup> سید انبیا علیہ و علی آلہ الصلوٰات العلیٰ بر من ترحم نمایند۔“ حضرت ایشان را از مطالعہ<sup>۵</sup> آن عریضہ رقت تمام حاصل شد۔ فرمودند کہ ”میر بے دلی نکند، انشاء اللہ العزیز خوبتر خواهد شد۔“ و نیز فرمودند کہ ”درمیان اصحاب خواجہ قدس سرہ میر با ما مناسبت خاص دارد۔“ چون حضرت ایشان مراجعت بوطن مالوف فرمودند، میر را در کنف اشرف عنایت و تربیت خود گرفته بسپهرند آوردند۔

میر سالہا سال در آستان فلک نشان حضرت ایشان گذرانده اند تا آنکہ یکبارے حضرت ایشان را ضعفی قوی رو دادہ۔ مانا کہ در آن بیماری موت و حیات را باختیار ایشان گذاشتہ بودند۔ بخیال آورده اند کہ شاید ارتحال اختیار افتد بر آن آمدہ اند کہ امانت حضرات خواجہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم باہل آن باید سپرد۔ در آن وقت شایان تحمل آن بار جز مخدوم زادہ کلان اعنی خواجہ محمد صادق و حضرت میر دیگرے را نیافتہ اند۔ آن امانت را بایشان سپردند و بعضی مقامات بر حسب استعدادات این دو عزیز ہر یک (را<sup>۲</sup>) افاضہ فرمودند۔ بعد ازان بالتباس و الحاح فرزندان و مخلصان جانب حیات بر بہت گزیدند۔ حضرت حق سبحانہ بر وفق خواہش صحت عاجل کرامت نمود۔ بعد ازان فرمودند کہ ستر اعطائے این نسبتہا درین ضعف آن بود کہ حصول بعضی معاملات و مقامات بر من مربوط باعطائے این نسبتہا بشما بودہ است۔

بعد ازان عنایت و تربیت آن عالی حضرت در حق میر مشار السیہ روز افزون بود و ہموارہ بالطف و عنایات مخصوص مے ساختند و معاملہ<sup>۶</sup> ایشان را از حسیض باوج

۱ - ہر دو مخطوطہ این کلمہ ندارد۔

۲ - ہر دو مخطوطہ: این کلمہ ندارد، اما باید۔

می بردند تا آنکه در نواحی یکم هزار و ہزده میر را خلعت خلافت و ارشاد عطا فرمودند و بہ برہانپور رخصت فرمودند۔ این خلافت نامہ بدستخط خود رقم نمودند :

هو الله لا اله الا هو نحمده و نصلى على نبيه و نسلم عليه وعلى آله الكرام۔ بعد  
فان الاخ الصالح السالك طريق اهل الله العارف بالله السيد الكامل محمد نمان  
وقد الله سبحانه و اياى لمرضاته لادخل بتوسط هذا الفقير فى سلك ارادة  
المشائخ النقيبندية و سلك طريقتهم العلية قدس الله تعالى اسرارهم و ظهر منه  
الانتفاع للمطلبة اجزته لتعليم طريقة هؤلاء الاكابر للطلاب و شرط الاجازة  
الاستقامة على الشريعة و الثبات على الطريقة و الحقيقة و السلام على من اتبع  
الهدى و التزم متابعة المصطفى عليه و على آله الصلوات و التسليمات۔

خدمت میر بنابر امتثال امر پیر دستگیر بہ برہانپور رفتند ، دران جا قبول عظیم  
بہم رسید و بنوعی تصرف جاذبہ و صحبت ایشان در گرفت کہ تفصیل آن را مگر کتاب  
عالیحدہ تصنیف کردہ آید۔ بالجملہ ہر کہ بصحبت ایشان می رسید از اثر صحبت و تصرف  
ایشان از فقرا و اغنیا و اہل غفلت و ارباب حضور ، جذبہ و سکرے در وے استیلا  
می یافت کہ از غلبہ آن مستی جامہا پارہ کردے و چون مرغ نیم بسدل بر زمین طپیدے  
و گاہ سی چہل کس بیکبار بے طاقتی می کردند و بے اختیار بر زمین می افتادند بلکہ  
نظارگیان چو صوفیان و منکران مانند معتقدان از مدہوشی و بے خودی بر زمین  
می غلطیدند و سی طپیدند و کاروبار تصرف آن بزرگوار بجائے رسیدہ کہ بسیاری از مریدان  
مشائخ عظام کہ دران شہر بودند بے اختیار گشتہ داخل ربقہ ارادت ایشان شدند  
و بسیاری فاسقان بصلاح آمدند و بسیاری از ہوشیاران بادہ بیخودی و جذبہ چشیدند۔

**قدسیہ :** می فرمودند کہ واقعہ دیدم کہ گوئیا بخدمت حضرت ایشان از سفر رسیدہ ام  
و گرد آستان قبلہ راستان گردیدہ ام کہ ناگاہ از اندرون خانہ بیرون آمدند و مرا بدر  
ایستادہ سر درپیش افتادہ بہ نیازمندی و انکسار دیدند ، خوشوقت گردیدند و بسیار  
توجہ فرمودند و مرا در کنار گرفتند و فرمودند کہ میر را حرارت راہ دریافتہ است ، شربت  
نبات بیارید۔ کاسہ سفید از شربت نبات پیش من آوردند۔ آنحضرت فرمودند کہ "میرا



این کاسه را بگیر و بتام بیاشام و پیچکس را ازان قطره مده۔“ آن کاسه طیب از شربت نبات بتام بیاشاسیدم۔ بعد ازان حضرت ایشان روئے بقبله کرده دست بدعا برداشتند و گفتند کہ خداوندا! آن نسبت را کہ خاصهٔ محمد رسول الله است ﷺ نصیب میرگردان و دست بر روئے مبارک خود فرود آوردند۔ بعد ازان باز دست برداشتند و گفتند خداوندا آن نسبت کہ خاصهٔ من ست، آنرا نیز نصیب میرگردان۔ بعد افاقت ازین واقعہ آنرا بغرض مقدس حضرت ایشان رسانیدم و تعبیر آن را پرسیدم، بجواب لب نکشودند تاآنکہ مفارقتِ صوری از مجلس مقدس آنحضرت روئے نمود۔ بعد از چندگه این نامہ بمن نوشتند کہ :

”روزے بعد از نمازِ بامداد یاران نشسته بودند۔ بخواست یا بے خواست توجہی بجانبِ شا پیدا شد و در رفع بقایائے آثار کہ بنظر می درآمد گشت و اہتمام در دفع ظلمات و کدورات کہ محسوس می گشت، نمود، تاآنکہ ہلال کمال شا بدر کمال گشت و آنچہ در آفتاب ہدایت ودیعت نہادہ بودند، ہمہ دران بدر منعکس شد، حتی کہ درآن جانب کمال پیچ متوقعی و منتظرے نماند“  
 ”الا ان يتسع الظرف بعد ذلك و يأخذ بقدر وسعته شيئاً“ فشيئاً، و تا زمان طویل صورت مثالیہٗ این معنی را در نظر داشت تا یقینے<sup>۱</sup> کہ مصدق<sup>۲</sup> آن است، حاصل آمد۔ الحمد لله والمنه على ذلك۔ حصول این دولت اثر آن واقعہ است کہ شا دیدہ بودید و تعبیر آن را بمبالغہ و تاکید طلب می نمودید۔  
 لله سبحانه الحمد والمنه کہ وام شا بتام ادا یافت و موعود<sup>۳</sup> منجز شد و معہود موفی گشت، امید و اراست کہ تکمیل باندازہٗ این کمال حاصل آید و دشت و صحرائے آن حدود بوجود شریف شا بنور گردد۔ تم کلامہ الشریف۔

الحق چون خدمتِ میر از میان اصحاب آنحضرت بعشق و محبت ایشان امتیاز تمام داشت، ازان رو قبول و اشتہار ایشان در دیار ہندوستان بلکہ در ربع مسکون جہان چون اشتہار خورشید است۔ کثرت ارباب ارادت ایشان بدرجہٗ رسیدہ بود کہ بعضی

۱۔ در مخطوطہ ۱ : بجائے یقینے، نصیبے مذکور است۔  
 ۲۔ در مخطوطہ ۱ : اینجا بیاض گذاشته اند، و در مخطوطہ ۲ : مصداق آنست۔  
 ۳۔ در مخطوطہ ۲ : موعود۔



اعضاء خاندان اسلام بسططان وقت رسانیدند که درویشے ست در برہانپور کہ سرحد ملک شہاست، حضرت میر می گویاند و یک لک سوار از یکی<sup>۱</sup> (?) مریدان دارد۔ سلطان از راه توہم دغدغہ فتنہ و فساد ایشان را از برہانپور طلب نموده فرمود کہ چرا حضرت میر گویانی؟ ایشان در جواب گفتند کہ من سیدم، سید را میر می گویند و از گفتن حضرت راضی نیستم، منع کنید تا نگویند۔ باز فرمود<sup>۲</sup> کہ لک سوار مرید<sup>۳</sup> داری؟ حضرت درین مقام خندہ کردند۔ سلطان بحضار خطاب کردہ گفت کہ بہ بینید، من باو سخن می گویم او خندہ می کند، تکبر این درویش را در یابید۔ مرحومی مہابت خان حاضر بود، بظاہر موافقت<sup>۴</sup> نمود و عرض کرد کہ پیر ایشان ممالک را بخلفائے خود قسمت نموده است۔ ایشان را برہانپور دادہ، جاہ و جلال این مرد در آنجا بہ مرتبہ است کہ مثل ما و شہا بر در او بار نمی یابند۔ سلطان دانست کہ مہابت خان ہم دشمن این درویش است، گفت او را بشہا حوالہ کردیم۔ مہابت خان ایشان را در منزل خود آورد و وجوہ سوالات و مواسات نمود و انواع ضیافت بجا آورد۔ و اہل ارادت و غیر آن مثل مور و ملخ بزیارت حضرت میر می آمدند و نذر و فتوح بسیار می گذرانیدند۔ سلطان آن را شنید و بر مہابت خان تعرض نمود۔ او عرض کرد کہ بادشاہ سلامت! آن درویش پنج وقت نماز می گذارد، دیگر بیچ ندارد۔ فرمود او را بگذاریم اگر در برہان پور نباشد و در دارالخلافہ اکبر آباد وطن گزیند۔ ایشان قبول نمودند، در اکبر آباد توطن اختیار کردند و ارشاد طالبان می فرمودند۔

قدسیہ : می فرمودند کہ شبے از صفہ مسجد جامع برہانپور کہ مقدار قنات آدمی ارتفاع داشت، بر زمین افتادم۔ چنانکہ دست من آزار بسیار یافت، اما فتادین بہان بود حصول مقام کہ تمنائے آن داشتم۔ از آن مضرت بغایت مسرت حاصل گشت و بشکرانہ آن نعمت نعمت حلوا پیچم و اعتقاد من چنان بود کہ ہر کہ از آن حلوا بخورد بہ بہشت رود۔

قدسیہ : در منقبت حضرت ایشان قدس سرہ می فرمودند کہ چند کس را می دانم کہ از برکت صحبت ایشان بہ قطبیت رسیدہ اند۔

۲ - یعنی سلطان -  
۳ - یعنی موافقت سلطان -

۱ - در مخطوطات ۲۲۱ : ازکی مندرج است -  
۲ - در مخطوطہ ۲ : مرید ازکی داری -

قدسیہ : و نیز می فرمودند کہ آن سرور را علیہ الصلوٰۃ والسلام در واقعہ دیدم و امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نزد آنحضرت است - فرمودند یا ابابکر ! بفرزندی محمد نعان بگو ہر کہ مقبولِ شیخ احمد است مقبولِ من و مقبولِ خداست و ہر کہ مردودِ شیخ احمد است مردودِ من و مردودِ خداست - مرا از استماع این بشارت مسرت بے غایت حاصل گشت ، الحمد للہ والمنتہ کہ من مقبولِ حضرت ایشان ام - پس مقبولِ حضرت حق تعالیٰ نیز باشم - بمجرد خطوط این خاطر آن سرور<sup>۱</sup> بصدیق<sup>۲</sup> اکبر خطاب کردہ فرمودند کہ یا ابابکر ! بفرزندی محمد نعان بگو کہ ہر کہ مقبولِ تست مقبولِ شیخ احمد است و مردودِ من و مقبولِ خداست و ہر کہ مردودِ تست مردودِ شیخ احمد و مردودِ من و مقبولِ خداست جمل شانہ -

قدسیہ : و نیز می فرمودند کہ در واقعہ دیدم کہ خیمہ بنی عالی برپا کردہ اند مانند آنکہ در نوروز سلاطین برپا کنند و در زیر آن خیمہ عظیمہ ہفت اقلیم تعبیبہ رفتہ است چنانکہ در عالم شہادت بادشاہان و حاکمان و متصدیان امور مملکت ہستند و قری و بلاد و اسواق و سکوک و طرق و موت و حیات و فقر و غنا و مالکیت و مملوکیت ہانجا نیز ہست ، گویا آن متصدیان سہات یک نگاہ بجانب مرکز آن خیمہ کہ جائے سروغ<sup>۱</sup> (۲) می باشد می کنند و نگاہ دیگر بسوئے عالم و عالمیان می اندازند و ہر یکے را از کار گزاران خدمت می فرمایند - بخاطر من رسید کہ بالا نگاہ کم کہ آنجا چہ چیز است کہ این متصدیان از آن گاہ<sup>۲</sup> حکمے فرا می گیرند ، و در جہانیان بحسب آن حکم عمل می نمایند - سر برداشتم و نظر انداختم ، دیدم کہ بجائے سر ستون کہ وسط خیمہ<sup>۱</sup> فخیمہ است ، روزنہ ست کہ حضرت ایشان بالائے آن خیمہ<sup>۱</sup> جسیمہ نشسته اند و روئے مبارک خود بران روزنہ مانده اند و اشارتے می کنند و ہر یکے از متصدیان سہات ممالک جہان موافق خدمات خویش ازان اشارہ معنی فرا می گیرند و بر حسب آن بعمل می آرند و ہمہ مطالب متضادہ و مقاصد متخالفہ ازان یک اشارت ادا می یابد -

۱ - در ہر دو مخطوطہ ہمچنین نوشته اند ، اما از مابعد مفہوم می شود کہ این لفظ سرستون است -

۲ - در ہر دو مخطوطہ : ازان نگاہ -

**درجہ :** و نیز می فرمودند کہ در حلقہٴ بامداد در خدمت آن قطب ارشاد اعنی حضرت ایشان روبروے ایشان نشسته بودم - سر از مشغولی برداشتم ، دیدم کہ بجائے ایشان حضرت سید الکونین علیہ و علی آلہ الف الف صلوات و تسلیات نشسته اند ، ہیبت بر من مستولی شد - زود سر فرود انداختم و بشغل باطن پرداختم - بعد از ساعتی باز سر برداشتم ، دیدم کہ حضرت ایشان نیز پہلوئے آن سرور نشسته اند ، باز سر بمراقبہ فرود بردم - بعد از لمحہٴ کہ سر برداشتم دیدم کہ بجائے حضرت ایشان پیغمبر علیہ و علی آلہ الصلوات و البرکات نشسته اند و بجائے حضرت پیغمبر علیہ الصلوات و السلام حضرت ایشان - باز سر بمراقبہ فرود بردم - بعد از زمانے کہ سر برداشتم ہر دو را پیغمبر علیہ السلام یاقم - بعد ازان ہر دو را حضرت ایشان یاقم ، بعد ازان دیدم کہ حضرت ایشان نشسته اند فقط ، ابن رویت بصری بود نہ خواب و واقعہ -

**درجہ :** و نیز می فرمودند کہ دران ایام کہ ما در خدمت حضرت ایشان خود<sup>۱</sup> خواجہ محمد باقی قدس سرہ بودیم ، حضرت خواجہ ہمہ اصحاب خود را فرمودہ بودند کہ در خدمت حضرت ایشان قدس سرہ بروید و ہر قسم کہ شغل بفرمایند بہ ہان روش مشغول باشید و در حضور ایشان تعظیم ما نکنید بلکہ توجہ خود نیز بجانب ما نکنید و با من نیز ترغیب صحبت ایشان کردند - چون از من بوئے اباہ شنیدند ، فرمودند کہ میان شیخ احمد آفتابے ست کہ مثل ما ہزاران متارگان در ضمن ایشان گم اند و از کمل اولیائے متقدمین خال خالی مثل ایشان گذشتہ اند -

حضرت میر می فرمودند کہ حضرت ایشان<sup>۲</sup> بعد از بیان این شان عالی<sup>۱</sup> آنحضرت سالہائے بسیار در قید حیات بودہ اند ، خدائے سبحانہ دانند کہ معاملہٴ ایشان تا بکجا رسیدہ ، تم کلام -

بدانند کہ مکتوبات قدسی آیات حضرت ایشان قدس سرہ کہ بحضرت میر نوشتہ اند ، بسیار است و در مکتوبات ایشان کہ در آفاق از آفتاب مشہور تر ست ، مذکور و ایراد آن ہمہ مکاتیب درین باب متعسر ، بنا بران عنان از آن بیان برتافتہ بر بعضی<sup>۳</sup> مکاتیب

۲ - یعنی حضرت مجدد علیہ الرحمہ -

۱ - مخطوطہ ۱ : این کلمہ ندارد -

۳ - یعنی بر خلاصہٴ بعضی مکاتیب -

**مکتوب :** از تكثر طلاب و ترقیيات آنها نوشته بودند ؛ در تكثر اخوان بموجب "اکثروا اخوانکم فی الدین" امیدواری هاست و کریمه "سنشده عضدک باخیک" نیز مؤید این معنی است لیکن باید که منظور نظر احوال و اعمال خود باشد و ملحوظ سکون و حرکت خود بود ، مبادا ترقیيات مریدان باعث توقفات پیران گردد و حرارت مسترشدان در کارخانه مرشدان برودت اندازد - ازین معنی ترسان و لرزان باید بود ، احوال و مقامات مریدان را در رنگ شیر و بپر باید دانست ، چه جائے آنکه بآنها مفاخرت و مباحثات باید کرد که مبادا ازین راه 'عجب کشاده گردد بلکه باید که بحکم "الحیاء شعبة من الايمان" ترقیيات مریدان باعث شرمندگی و خجالت باشد و حرارت طلب طالبان بموجب غیرت و عبرت بود ، باید که قصور اعمال و اتهام نیات ملازم وقت باشد و لسان حال و قال بکلمه "هل من مزید" مرطوب بود -

**مکتوب :** اے برادر! مکرر بشما گفته ، مدار این طریق بر دو اصل است ؛ استقامت بر شریعت بحدے کہ بر ترک ادنی ادنی از آداب راضی نباشد و بسوخ و ثبات ست بر محبت و اخلاص شیخ طریقت بہ نہجے کہ بروے مجال اعتراض نماند بلکه جمیع حرکات و سکنات او زیبا و محبوب در نظر در آید - اگر بعناية الله سبحانه این دو اصل مستقیم است سعادت دنیا و آخرت نقد وقت است -

**مکتوب :** از فرق میان حصول و وصول سوال کرده بودند ، اے برادر ! حصول باوجود بعد متصور است و وصول متعذر - عنقا را کہ بصورت مخصوصه تصور ہی کنیم میتوان گفت کہ عنقا در مدر کہ ما حاصل شد ، اما وصول بعنقا متحقق نیست ، زیرا کہ ظلمت کہ عبارت از ظهور شیء است ، در مرتبه ثانیہ منافی حصول آن شیء نیست ، اما وصول شیء ظلمت را برنتابد فافتزقا -

**مکتوب :** پرسیده بودند کہ ذکر نفی و اثبات بہتر است یا تلاوت یا نماز بطول قنوت ؟ بدانند کہ ذکر نفی و اثبات در رنگ وضو است کہ شرط نماز است تا طہارت

درست نه شود شروع در نماز ممنوع است ، همچنین تا معامله نفی بانجام نرسد غیر از فرائض و واجبات و سنن هرچه کنید از عبادات نافله داخل و بال است ، اول ازاله مرض قلبی باید کرد که مربوط بذکر نفی و اثبات است ، بعد از آن عبادات و حسنات دیگر که در رنگ غذائے صالح است بر بدن را باید پرداخت - پیش از زوال مرض بر غذا که تناول نماید ، فاسد و مفسد است : ع

### هرچه گیرد علتی علت شود

**مکتوب :** عمل آن سرور علیه الصلوة و السلام بر دو نوع است ؛ بر سبیل عبادت است یا بر طریق عرف و عادت - عملی که بر سبیل عبادت بود ، خلاف آنرا بدعت منکر می دانیم و در منع آن مبالغه می نمائیم که احداث در دین است و آن مردود است - و عملی که بنا بر عرف و عادت است ، خلاف آن را بدعت منکر نمی دانیم و در منع آن مبالغه نمی نمائیم که به دین تعلق ندارد ، وجود و عدم آن مبتنی بر عرف و عادت است ، نه بر دین و ملت ، چه عرف بعضی بلاد خلاف عرف بعضی بلاد دیگر است و همچنین در یک بلده باعتبار تفاوت ازمه تفاوت عرف واقع است مع ذلك رعایت سنت عادی نیز مشعر نتایج است و منتج سعادات -

**مکتوب :** شکر این نعمت عظمی بکدام زبان بجا آرد که حضرت حق سبحانه ما فقرا را بعد از تصحیح عقائد بموجب آرائی اهل سنت و جماعت شکر الله تعالی سعیهم بسلوک طریقہ علیہ نقشبندیہ مشرف ساخت و از مریدان و منتسیان این خاندان بزرگ گردانید - نزد فقیر یک گام درین طریق زدن بهتر از هفت گام طرق دیگر است - راهی که کمالات نبوت بر طریق تبعیت و وراثت کشاده می شود ، مخصوص باین طریق عالی است - منتہیان این طریق ازین کمالات به طریق تبعیت نصیب کامل می بایند - مبتدیان و متوسطان که ملتزم این طریق اند و محبت کامل به منتہیان این طریق دارند نیز امیدوارند که "المرء مع من احب" بشارتے ست دورافتادگان را - خائب و خاسر

درین طریق کسی ست کہ داخل این طریقہ! شود و مراعات آداب این طریق نگیرد۔  
امور محدثہ درین طریق احداث نماید و با اعتماد مناسبات و وقائع خود بخلاف این طریق  
اقدام کند۔ درین صورت گناہ طریق چیست۔

اکنون برخے از خواریق و کرامات حضرت میر در معرض بیان و بر منصب عیان  
بیارم۔ ہرچند خواریق عادات و تصرفات و کرامات ایشان از عداد<sup>۲</sup> تعداد خارج است،  
اما بر حکم وقت و مقتضائے حال و نظر بایجاز کتاب دو سه ازان در بیان کشم:

**کرامت:** روزے باجمعی از درویشان و طائفہ از صفا کیشان بخانہ یکے از مخلصان  
مدعو بودند۔ داعی را در حضور خود طلبیدہ اند و تاکید در باب افراط احتیاط فرمودند  
و اہتمام تمام در حق طعام در دفع شبہات نمودند۔ وے نیز بقدر امکان احتیاط نموده، اما  
چون ہمراہ ایشان جمع کثیر و جم غفیر بودند بز و گوسفند بسیار از بسیار ذبح کردند۔ ناگہ  
از قدرت آتہ در یکے ازان مذبوحات کرم نامعدود افتاد، بنوعی کہ در یک لمحہ از گوشت  
باستخوان رسیدہ، بخدست حضرت آوردند شورے در، آن سرا<sup>۳</sup> افتاد، ایشان فرمودند:  
بواسطہ ہمین اینہمہ مبالغہ می کردیم۔ این بز از وجہ حلال نبود۔ حق سبحانہ آن کرم ہا  
را نشانے برائے ما نمود و باوجود آن تحقیق نمایند۔ چون تفتیش نمودند، معلوم  
فرمودند کہ آن بز را یکے از آشنایان داعی کہ از عاملان بود، بہ ستم گرفته، بوے  
فرستادہ بود و آن داعی ازان معنی واقف نبود۔

**کرامت:** یکے از مخلصان ایشان کہ کدخدای شدہ بود، خسر وے باوے خشونت می کرد  
و بسیار ایذا می رسانید۔ آن مخلص واقعہ آزار خسر با صد شکستگی و دردمندی بخدست  
میر بیان نمود، ایشان را بروے رحم آمد، فرمودند کہ غم را بخود راہ مدہ کہ خسرتو  
عنقریب ازین جہان می رود۔ بعد از دوسہ روز خسرش بدارالجزا رفت و آن مخلص از  
شہر وے برست۔

ولادت حضرت میر در سنہ نہصد و ہفتاد و ہفت اتفاق افتاد، تاریخ تولد ایشان از  
لفظ 'شیخ جنید' می برآید، الحق کہ سید الطائفہ بودہ اند و جنید و شبلی عصر، ہرجا

۲۔ در مخطوطہ ۱: از تعداد۔

۱۔ در مخطوطہ ۱: طریق۔

۳۔ در ہر دو مخطوطہ: سر افتاد۔



دزین کتاب حضرت میر واقع شده ، مراد ایشانند و باعث بر جمع این کتاب ہم ایشان -  
این حقیر مصافحه<sup>۱</sup> شیخ سعید<sup>۲</sup> حبشی کہ در ذکر<sup>۳</sup> انتسابات گذشت ، بایشان<sup>۴</sup> کرد  
و اجازت مصافحه با دیگران نیز از آن جناب معلی وارد شده -

### شیخ نور محمد پٹنی قدس سرہ :

آن بدر سپهر ولایت از قدماء اصحاب و اجلائے خلفاء حضرت ایشان است - بعد  
اتمام و انجام تحصیل برخی از علوم ظاہر بنا بر سابقہ عنایت ازلیہ توفیق درد طلب رفیق  
وے گشت ، کمرہمت در جستجوئے پیر خدا آگاہ واقفِ راه بر بست - بسے از  
بلاد ہندوستان بگشت و بملازمت بسیارے از حق پرستان پیوست ، اما مطلب وے از  
پیچکس حاصل نگشت تا آنکہ قائد جذب و ہدایت مہارِ بخت وے را باستان عرش آشیان  
حضرت خواجہ<sup>۵</sup> ما خواجہ محمد باقی قدس سرہ کشید - از آن حضرت بتعلم ذکر قلبی مشرف  
گردید - بعد از آن حضرت خواجہ قدس سرہ تربیت وے را بحضرت ایشان ما قدس سرہ  
حوالہ نمودند - وے بکمال ذوق و شوق و غایت مسکنت و اطاعت بگرامی ملازمت  
ایشان رسید - از راه سعادت کہ در نہاد خود داشت ، داخل جرگہ<sup>۶</sup> خدام حضور آنحضرت  
گردید و بخدمت آب وضو و مسواک و مایتعلق بالحضور<sup>۷</sup> قیام می نمود و باحوال شایستہ  
و مقامات بایستہ<sup>۸</sup> رسید ، چنانچہ حضرت ایشان قدس سرہ از بعض احوال وے بحضرت  
خواجہ قدس سرہ چنین نگاشته اند کہ :

”شیخ نور محمد بنقطہ<sup>۹</sup> پایان فرو رفتہ است و کار جذبہ را بانجام رسانیدہ  
و بر برزخیت آن مقام رسیدہ فرق را من وجہ بنہایت بردہ اول صفات بلکہ  
نورے کہ صفات بان قائم ست از خود جدا دیدہ و خود شیخ خالی یافتہ  
بعد از آن صفات را از ذات جدا مشاہدہ نمودہ باین دیدہ باحدیت مقام جذبہ  
رسیدہ حالا عالم خود را چنان گم ساختہ نہ احاطہ قائل ست و نہ بمعیت

۲ - یعنی در بیان سلاسل (جلد اول) -

۳ - در مخطوطہ ۱ : و ما يتعلق بہا -

۴ - در مخطوطہ ۱ : مقام پیرامتہ ، در مخطوطہ ۲ : و مقامات پیرامتہ - اما نظر بہ شایستہ ، بایستہ

موزون تر ست -

۱ - در مخطوطہ ۲ : سعیدی -

۳ - یعنی بتوسل ایشان -

و چنان بایطن بطون متوجه است که غیر از حیرت و نادانی حاصل ندارد۔  
تم کلامه العالی۔

بعد ازین زمان طویل مدت پشت و نه سال شیخ نشار الیه در آستان حضرت ایشان بتجربید و تفرید و جذبات شائسته گذرانده تا آنکه بمقامات فائقه و واردات رائقه وصول یافته بمرتبہ وصول و ارشاد ہدایت شتافته۔ و حضرت ایشان آن وارستہ کون و مکان را خلافت داده و اجازت تعلیم طریقہ فرمودہ بہ بلدہ معظمہ پٹنہ کہ از اعظم بلاد ہندوستان است، رخصت دادند۔ حسب الامر العالی بان شہر رسید، اما ازان روئے کہ طینت شیخ بر خممول و انزوا افتادہ در صحرا و زوایا بسر می برد و از مصاحبت خلق انفراد می کرد۔ چون این معنی بسمع شریف حضرت ایشان رسید نوازش نامہ محتوی بر نصیحت و ترغیب بر اختیار عشرت کہ مدار طریقہ انیقہ نقشبندیہ بر آن ست و کارخانہ ارشاد و ہدایت خلق اللہ بدان مربوط، نوشته اند۔

**مکتوب:** الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ برادر ارشد! آدمی را ہمچنانکہ از استثال او امر حق جل و علا و انتہا از نواہی گذر نیست از مراعات حقوق خلق و مواسات بایشان نیز چارہ نہ التعظیم لامر اللہ والشفقة علی خلق اللہ بیان ادائے این حق می نماید و بمراعات ہر دو شطر آن دلالت می فرماید پس اقتصار بریکے ازان دو امر از قصور است و اکتفا بجزء از کل از کمالیت دور۔ پس تحمل ادائے خلق ضروری آمد و حسن معاشرت بایشان واجب گشت، بے دماغی نمی زبید و ناپرواہی نمی سزد:

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنین عالم است  
نازکی کے راست آید بار می باید کشید

چون در صحبت بودہ آید و سواعظ شنودہ از اطالت سخن اعراض نمودہ بر فقرہ چند اقتصار افتاد ثبتنا اللہ سبحانہ و ایاکم علی جادۃ الشریعة المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، تم المکتوب۔

بعد ازان شیخ در کنار شہر مذکور بر ساحل دریائے گنگ آمدہ مسکنے اختیار

نموده در آن جامسجدے ساختہ بتوکل و قناعت باعیال و اطفال بسر سی برد - بافادت و افاضتِ طلاب صادق مشغول است و مردم آن بلاد و مکنہ آن دیار گرویدگی خاص بشیخ دارند - طریقہٴ پسندیدہ او روش حمیدہ دارد و بفنا و نیستی و بے وجودی و بے نفسی موصوف است و بکمال استغنا و بے نیازی متصف - دنیا و اہل دنیا نزد ہمتش بغایت خوار و بے اعتبار اند و در تحمل مشاق فقر و فاقہ از جوانمردان روزگار -

گویند کہ در مبادی طلب شیخ و جناب مولانا طاہر لاہوری درحین قرأت کتاب عوارف کہ در دہلی بعضے یاران در خدمت حضرت ایشان سی خواندند در خاطر گذرانند کہ حضرت ایشان حقائق و معارف در اثناے سبق افتادہ نمی فرمایند - پس ما را از استماع این کتاب در خدمت ایشان چہ فائدہ است ؟ این قدر کہ مذکور سی کنند ما نیز سی دانیم - حضرت ایشان بالفور بر خطرہٴ آن دو عزیز مشرف گشتہ جلالیت نمودند و فرمودند تا اینہا را از مجلس مقدس برداشتند بلکہ از قلعہٴ فیروز آباد بیرون کردند مشار الیہا تمام روز بصحرا بسر سی بردند و شب بدروازہٴ قلعہ مذکورہ سی گذرانند تا آنکہ بعضے عزیزان مثل حضرت خواجہ حسام الدین احمد بشفاعت درآمدند - حضرت ایشان فرمودند کہ بگذارید کہ اینہا نفوس سرکش دارند - معروض داشتند کہ تہ خانہائے مسجد فیروزی مدتہا است کہ از نجاسات پُرست - اگر حکم عالی صادر شود مومنی الیہا درون قلعہ آمدہ تطہیر انجاس سرداہائے زیر مسجد نمایند کہ نفوس آنہا زبون شود - آنحضرت اجازت دادند و آن ہر دو عزیز بدستہائے خود آن محل را پاک و مصفی ساختند - بعد ازان حضرت ایشان اینہا را بالطف و اشفاق نواختند و ہمچنین چندین بار حضرت ایشان بر خطرات ناملائمہ ایشان مشرف گشتہ سر تراشہ<sup>۱</sup> ؟ کشیدہ اند و از آنجاست کہ در یکے عرائض بحضرت خواجہ قدس سرہ نوشتہ اند کہ شیخ نور در ہان مقام بند است بہ نقطہٴ فوق کہ در مقام جذبہ است نرسیدہ - در حرکات و سکنات آزار سی رساند و قباحت نمی فہمد - بے خواست کار او در توقف سی افتد -

وما حصل (آنکہ) بعد از تربتہائے جلالی و جہالی کار شیخ بجائے رسیدہ است کہ حضرت ایشان در باب وے چنین فرمودند کہ شیخ نور از رجال الغیب است - راوی

۱ - در مخطوطہ ۲ : تہ تراشہ -

درین شک است که از تقیاً فرمودند یا نحیا - به آنجناب پیش از اتصال این فقیر<sup>۱</sup> راقم حروف بسعادت ارادت حضرت ایشان بخلافت مستسعد گشته رخصت گرفته به بلده پشته رفته بود ، اما بعد از ارتحال مخدومزاده کلان اعنی خواجه مجد صادق در سهرند آمده بودند - این حقیر ملازمتش کرده عجب وارستگی و بی نفسی و فنا و نیستی و گم نامی و بی وجودی از ناصیه<sup>۲</sup> و بی سی بارید و چنان محسوس می شد که گوئیا الف و با نخوانده است و قدم در راه خدا نمانده و این حقیر کتاب "میر احمدی" در بیان مناقب حضرت ایشان تالیف می نمود و گاهی که بصحبتش می نشست سهربانی فرموده ترغیب طاعات و عبادات می نمود و می فرمود که ذکر مقامات و تحریر واردات بکار نمی آید ، داخل لایعنی ست ، دو رکعت صلوة به از تحریر مقامات -

### ذکر شیخ حمید بنگالی قدس سره

شیخ حمید بنگالی قدس سره از قدمائے خلفائے حضرت ایشان بود وطن مالوف و بی منگل کوٹ است که از بلاد بنگالیه است - جامع علوم معقوله و منقوله بوده و تشریح و تقوی و رعایت عزیمت و ترک رخصت در اعلیٰ مراتب داشت و متابعت آداب سلسله<sup>۳</sup> نقشبندیه و سواقت دأب طریقه انیقہ<sup>۴</sup> احمدیه در اقصائے مدارج - صفات حمیده و مسات پسندیده آن برگزیده ، از فقر و قناعت و توکل و زهد و استقامت در گفت و شنفت ننگجد همگی یک سال در خدمت حضرت ایشان بکمال خاکساری و جان سپاری بسر برده ، منازل سلوک را از راه جذب الهمی بانجام و اتمام رسانیده بدرجه<sup>۵</sup> ولایت رسیده و مرتبه<sup>۶</sup> کمال و تکمیل یافته -

آنحضرت و بی را خلافت عنایت فرموده رخصت وطن نمودند - دران دیار مدرس علوم ظاهری و ارشاد سلوک باطنی مشغول بوده ، دران ولایت از مقبولان است ، در عام و خاص به بزرگی شهرت تمام دارد -

ابتدائے تسویه و انابت و انسلاک او در ربقه<sup>۷</sup> ارباب ارادت حضرت ایشان آن بود که از وطن خود بجهت تحصیل (علوم<sup>۸</sup>) ظاهره به بلده<sup>۹</sup> معظمه<sup>۱۰</sup> لایپور آمده بود - بعد از

۱ - در مخطوطه ۱ : این راقم حروف - ۲ - در هر دو مخطوطه این کلمه ندارد و می باید -

فراغ تحصیل علوم متوجہ وطن مالوف ہونے کے در اکبر آباد با مولانا عبدالرحمن مفتی عسکر سلطانی بنا بر سابقہ حقوق معرفت و اتحاد چند روز مصاحبت اتفاق افتاد، اما باین طائفہ انکار بسیار داشت خصوصاً بحضرت ایشان ما وے را نثار و انکار خاص بود و بمشرب<sup>۱</sup> وحدت وجود نیز انکار شدید می نمود۔ اتفاقاً عبور حضرت ایشان قدس سرہ بنا بر سیر و سیاحت با کبر آباد افتاد و در جوار مولانا کہ او و قبیلہ او مردم دیندار پاکیزہ روزگار و از اہل ارادت بانحضرت بودند، نزول اتفاق افتاد۔ چون شیخ حمید این خبر شنید بے طاقت گردید و باضطراب تمام نزد مولانا رسید و گفت کہ ازین محلہ بجائے دیگر می روم و طلب کتب و رسائل کہ در خانہ<sup>۲</sup> مولانا نگاہداشتہ بود نمود۔ مولانا گفت کہ تقریب چیست؟ و این اضطراب چراست؟ نام حضرت ایشان بردہ گفت کہ ایشان در جوار شاہ فرود آمدہ اند، من بایشان آشنا ام<sup>۳</sup> اگر نہ بینم مشکل و اگر بہ بینم مشکل تر۔ مولانا گفت ایشان بزرگ اند و عالم چہ مشکل کہ بہ بگینید۔ گفت من تاب دیدن ندارم۔ این بگفت و بدر رفت۔ بعد از دو سہ روز بجهت گرفتن رسالہ<sup>۴</sup> کہ از وے بخانہ<sup>۵</sup> مولانا بہ نسیان ماندہ بود آمد۔ ناگاہ ورود حضرت ایشان بخانہ<sup>۶</sup> مولانا واقع شد۔ مولانا آداب نیاز و ارادت بجا آوردہ ایشان را استقبال نمودہ بتواضع تمام باندرون برد۔ رنگ روئے شیخ حمید متغیر گردید۔ بصد ہزار پشیمانی از آمدن خود بگوشہ<sup>۷</sup> آن خانہ خزید۔ حضرت ایشان خطاب بمولانا کردہ فرمودند کہ باستفتاء آمدہ ایم۔ وے عرض کرد کدام مسئلہ خواہد بود کہ از حضرت ایشان مخفی ہونہ باشد۔ فرمودند کہ چون شاہ مفتی آید، از شاہ پرسیدہ عمل کردن احوط است۔ بعد از استفتاء مسئلہ کہ در غایت ظہور ہونہ، رو بجانب شیخ حمید کردہ فرمودند "اے شیخ حمید! شاہ اینجا ہونہ آید"، آنگاہ یک دو نگاہ بجانب شیخ انداختند، بعد ازان برخاستند۔ ہرچند مولانا التماس نمود کہ بجهت خادمان درگاہ سفرہ در راہ است، قبول نفرمودند۔ مولانا تاسر دروازہ بمشایعہ<sup>۸</sup> ایشان بیرون آمد۔ رخصتش کردند۔ مولانا گفتہ کہ درین اثنا متفحص شدم کہ شیخ حمید کیجا رفت۔ دیدم کہ شیخ حمید کہ بان شدت انکار و نثار ہونہ است، در ققائے ایشان گریان و بریان و اشک از چشم ریزان ہمراہ درویشان افتان و خیزان می رود۔ آنحضرت التفات نمی فرمایند تاآنکہ حضرت ایشان

۱۔ در مخطوطہ ۲ : و مشرب۔

۲۔ در مخطوطہ ۲ : آشنا نہ ام۔

بمنزل شریف خود درآمدند - شیخ بر سر دروازه ایشان حیران و پریشان دست بسته و سر فروپشته ایستاده بماند - بعد مدتی آن جذب کرده خود را بخلوت خاص طلبیدند و بمجلس راز راه دادند و بانابت و تعلیم طریقه و اعطائے نسبت نواختند - بنوعی در وے نسبت سرایت کرد و مغلوب الحال گشته که از آشنایان و دوستان بکلی<sup>۱</sup> بگسست - بعد از چند روز حضرت ایشان متوجه سهرند که وطن ما لوف ایشان است ، گشتند - شیخ همچنان پایاده از غیر اراده و دل داده در رکاب سعادت مآب حضرت ایشان می رفت و باندک مدت بتصرف و توجه حضرت ایشان کشف توحید و جودی که شیخ ازان منکر بود ، استیلا نمود که بهر شیء عشقبازی خاص می نمود و از حرکات و سکنات انسان<sup>۲</sup> و حیوان می گذاخت -

گویند که دران ایام روزی برای می رفت ، حیوانی مرده افتاده بود و دندانهای وی می نمود - شیخ را از مشاهده این حال تعجب درگرفت و بے اختیار از استیلائے آن وارد بر زبان وے رفت که یارب این چه اداست ؟ باین کسوت درآمدن و خود را باین پیئت وا نمودن چراست ؟

از بعضی اصحاب حضرت ایشان چنین استماع یافته که رفتن حضرت ایشان بمنزل مولانا عبدالرحمن مفتی بلکه تشریف بردن ایشان باکبر آباد محض بجهت صید کردن شیخ حمید بود که ایشان بران مامور بوده اند - مولانا عبدالرحمن می گفت که مشاهده تصرف ایشان در شیخ حمید باعث مزید اخلاص و اعتقاد من بسده سنیہ حضرت ایشان گشته و برگاه کسی از کرامات حضرت ایشان از مولانا پرسیدے این قصه را که اینجا بایجاز ذکر یافته بشرح و بسط گفته -

بعد ازان شیخ مقامات جذبہ و سلوک سیر نموده بدرجہ<sup>۳</sup> ولایت رسیده و بخلافت مشرف گردید ، چون متعارف مشائخ مظالم ست که وقت رخصت ارشاد<sup>۳</sup> و خلافت خرقة

۱ - در مخطوطه ۱ : بالکل -

۲ - دو پر در مخطوطه : ایشان -

۳ - در پر دو مخطوطه عبارت چنین ست - مانا که تقدیم و تاخیر از کاتب بوقوع آمده - در اصل

خرقه ارشاد و خلافت بوده است -



عنایت می فرمایند ، وے وقت رخصت از حضرت ایشان یک کفش تبرک طلب نمود ، آنحضرت عنایت فرمودند - شیخ آن کفش را در دهان خود کرده بصد زاری و نالش وریش جگر رجع القهقری نموده راهی شد - جماعه که بمشایعه وے رفته بودند گفتند که بهمین بیئت می رفت و گویند که آخر آنرا بردستار بست و آن کفش بر فرقش تاج مکل گشت و همچنان تا وطن خود رفت -

اگر خاک ازین کو بر سر آید مرا بهتر ز چندین افسر آید

چون بوطن خود رسید ، آن کفش تبرک را حجره جلد ساخت و با احترام تمام آنجا نگه داشت - اهل حواج آن دیار چون ازین معنی آگاهی یافتند بجهت کشف مشکلات شتافتند - گویند که از اطراف و نواحی آن بلاد برای امتشغای بیماران کوزه های آب پیش وے می آوردند - وے گوشه کفش تبرک را در کوزه می انداخت و می داد ، مردم شفا می یافتند و اگر اجل بیمار رسیده بودے بمجرد انداختن کفش تبرک در کوزه آب ، آن کوزه بشکسته - این معنی مجرب شده بود -

بر زمین که نشان کف پائے تو بود

سالها سجده صاحب نظران خواهد بود

تا شیخ در قید حیات بود معامله بدین منوال می گذشت ، بعد ارتحال شیخ بر سر قبر شیخ طاقچه ساخته اند و کفش را در آنجا نهاده ، همچنان ارباب حاجات و امراض بان رجوع دارند و حاجات ایشان روا می گردد -

راقم این سطور عفی عنه بعد از خلافت شیخ بیک سال در ساک خادمان حضرت ایشان منسلک گشته ، بگرامی صحبت آن عزیز الوجود مشرف نگشته لیکن بخدمت آن خلاصه اهل فضل و کمال در آن ایام رقیمه ارسال داشته بود که این حقیر در صدد تحریر مقامات حضرت ایشان و احوال خلفائے ایشان است که هرچه از مناقب و کرامات حضرت ایشان قدس سره یاد دارید بنگارید و از احوال خود بنویسید و نقل خلافت نامه که حضرت ایشان برای شها نوشته اند نیز بفرستید - شیخ در جواب نامه فقیر بکمال لطف و مرحمت این مکتوب نوشت تبرکاً بتمام آنرا ایراد می نماید :

قدسیه : الله ورسوله ذات خجسته صفات مشیخت مآب کلمات اکتساب بیان  
 شیخ بدرالدین را همواره در کنفِ حمایتِ خویش داشته از ما سوی دور دارد بحریه  
 النبوی و آله الامجاد - عنایت نامه که مصحوب تاجا ارسال داشته بودند ، بمضمون آن مطلع  
 گردید - بسیار قصد خوب کرده اند ، حق سبحانه و تعالی بانصرام رسانند - و تکلیفی که  
 باین فقیر کرده اند که آنچه از احوال و کرامات میانجیو قدس سره در خاطر داشته  
 باشید نوشته فرستید ، چنانچه یاران دیگر هم نوشته اند ، معلوم ملازمان ایشان باشد که  
 هیچ احوال و مقامات نمانده است که حضرت ایشان در مکتوبات و رسائل خود درج  
 نکرده اند و این قلیل البضاعة هرچه بیان خواهد نمود همه را خود در تحریر آورده اند ،  
 آنچه عیان ست چه جائی بیان است ، باقی باندازه احوال خود احوالی که این حقیر دارد  
 در خدمت ایشان گذرانده بود ، لائق و سزاوار آن نیست که قلمی نموده شود که در  
 جنب مقامات و احوال حضرت ایشان و اعزّه دیگر درج نموده شود - ذره پرچند بلند  
 پروازی کند بجنب آفتاب نمی رسد - ارشاد نامه را طلب کرده بودند ، نقل آن را فرستاده  
 شد خواهد رسید والسلام علی من اتبع الهدی" و در ظهر مکتوب نوشته بودند "مخلص  
 غائبانه صوفی حمید" و خلافت نامه این ست :

اما بعد الحمد و الصلوة فيقول العبد المفتقر الى رحمة الله الملك الولي احمد  
 بن الشيخ عبدالاحد الفاروقى النقشبندى<sup>۱</sup> رحمها الله سبحانه رحمة واسعة ان الاخ  
 العالم و الصديق الصالح جامع علوم الشريعة والطريقة و الحقيقة الشيخ حميد  
 البنگالى وقفه الله سبحانه لهامجه و يرضاه لما قطع منازل السلوك و عرج معارج  
 الجذبة و وصل الى درجة الولاية بعد ان حصل له اندراج النهاية فى البداية  
 اجزته لتعليم طريقة<sup>۲</sup> المشائخ النقشبندية قدس الله تعالى اسرارهم للمطالعين  
 المسترشدين و المریدين المخلصين بعد استخارة و حصول الاذن من الله سبحانه  
 و المسئول من الله سبحانه ان يعصمه عما لا يليق و يحفظه عما لا ينبغى و الاستقامة  
 على متابعة سيد المرسلين عليه و عليهم الصلوات و التسليات -

۱ - در هر دو مخطوطه : الطريقة

۲ - در هر دو مخطوطه : النقشبندية

و شیخ در حاشیہ این نقل خلافت نامہ نوشته است کہ این نقل موافق اصل است کہ خط قبلہ گاہ است -

قدسیہ : مکتوبے کہ شیخ جمید بعد مدت مدید درین ایام محضرات مخدومزادہائے گرامی از بنگالہ ارسال داشتہ ، نقل می نماید :

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي جعلكم صاحباً سجادة مولاي و مرشدي و قبلي و قبلة الانام قطب الارشاد و بدر الزهاد لم يأت مثله الا الخلفاء الراشدون ولا يأتي بعده شبهه الا محمد بن عبد الله و هو احمد بين محمد بن و ثاني اثنين - فيضه في العالم الآن كما كان باق في يوم القيامة - اعني خواجه محمد سعيد و خواجه محمد معصوم سلمهما الله سبحانه و ابقاهما و اوصلهما الى غاية ما هو متمناها و زاد عمرهما و عمر اولادهما - اما بعد فقد مضت المدة المديدة و لم يصل الي احوالنا المتضمنة بالخير و العافية - الان ارجو ان تبلغاني اياها والسلام على من اتبع الهدى -

شیخ در سنہ در حدود قریب یکہزار و پنجاہ وفات یافت - بعد ارتحالش فرزند او شیخ حبیب الرحمن کہ صاحب احوال و مقامات است و خداوند استقامت و کرامت بجائے وے نشست و الحال بافاضہ طالبان سرگرم است ، صحبت موثر و قبول عظیم دارد -

### ذکر شیخ محمد طاہر لاہوری قدس سرہ

مولانا شیخ محمد طاہر قدس سرہ از کبار اصحاب و خلفاء حضرت ایشان بود ، حاوی علوم عقلیہ و نقلیہ و از مشاہیر مشائخ لاہور ، خداوند ریاضات شاقہ و مجاہدات

۱ - لعل الضحیح صاحبی -

۳ - در مخطوطہ ۱ درین عبارت دعائیہ ضمیر ہائے خطاب 'کما' مذکور است و در مخطوطہ ۲ جائے ضمیر غائب و جائے ضمیر خطاب و صحیح آنکہ ہر جا ضمیر غائب 'ہا' باشد -

شدیده و صاحب کشف و الهامات جلیه و کرامات و جذبات قویه بود و نزد علما و صلحا و عابیه سکینه آنجا قبول تمام داشت -

چون بعنایت بے غایت حضرت صمدیت ذوق باین راه وے را پیدا گردید و درین عصر افضل و اکمل اولیا جز حضرت ایشان کسی را ندید ، ناچار خود را باستان عرش نشان رسانید و سالها بخاک ساری و جان سپاری و افتقار و انکسار در عتبه علیه گذرانید و حضرت ایشان تعلیم حضرات مخدوم زادپائے عالی منقبت را بوے تفویض فرمودند و باوجود سولویت رعایت آداب حضرت ایشان بکمال می کرد و ہیبت آنحضرت بر مولانا آن قدر مستولی بود که در شرح نگنجد -

گویند روزی حضرت ایشان وے را بااست امر کردند ، رنگ رویش زرد گشت و لرزه در جوارح وے افتاد - باوجود حفظ قرآن و علوم فراوان از غایت خشیت و ہیبت آنحضرت زمان زمان قرأت در گلویش بند می شد -

لاجرم از دولت این تعظیم و تکریم و ادب و ہیبت به یمن نظر کیمیا اثر حضرت ایشان بمرتبہ کمال و تکمیل رسید و بعد اتمام کار وے را باجازات تعلیم طریقت در سلسله علیه نقشبندیه و اعطائے خرقه ارادت در طریقه منیه قادریه و خرقه تبرک در سلسله چشتیه نواختند و خلافت نامه برائے وے نوشتند و بلدة معظمه لاهور بجهت تربیت طالبان رخصت فرمودند - اجازت نامه این است :

**خلافت نامه :**

بسم الله الرحمن الرحيم - بعد الحمد و المنه لولیه و الصلوة و التحية علی نبیه و علی آله و اصحابه الکرام الداعین للحق الی دار السلام - يقول العبد الفقير الی رحمة الله الولی الغنی احمد بن عبدالاحد الفاروقی النقشبندی غفر الله سبحانه ذنوبها و ستر عیوبها ان الاخ العالم العامل الفاضل الکامل الشیخ محمد الطاهر لیا و فقه الله سبحانه و تعالی بسلوک طریقه اولیائه و دخل فی الطریقه العلیة النقشبندیة بجمع الهمة و تمام النهمة حصل له الحضور

و الشهود و القربة و الجمعية و تيسر له البداية التي اندرجت فيها النهاية فاذا مضت برهة من الزمان وهو على هذه الاحوال ظهر لي انه سيبتلى بابتلاء عظيم حتى يخرج من الصراط المستقيم الى سبل متفرقة و يميل من مذهب اهل الحق الى مذاهب باطلة فهمني ذلك و الجأني الى التضرع و الخشوع الى الله سبحانه ليذهب عنه هذا الابتلاء و يرفع عنه ذلك البلاء ثم ظهر لي بعد التضرع التام انه سوف يرفع عنه ذلك الابتلاء فحمدت الله سبحانه على ذلك وقد ظهر بعد مدة يسيرة منه ما ظهر لي اولاً حتى خرج من الاستقامة الى الاعوجاج و سال من الحق النبي الباطل بحيث انقطع رجاءنا من ان يعود الى الحق و يرجع الى الاستقامة هو كما دخل في سبيل من السبل المتفرقة و اظهره الله سبحانه على توجهت بعون الله سبحانه و توفيقه الى اخراجه من ذلك السبيل بالقسر التام و سميت بعد ذلك في ان اسد ذلك السبيل حتى لا يكون له عود الى ذلك ثانياً و مضت الشهور بل السنون<sup>۳</sup> على هذه الحالة ثم ظهر بتأييد الله سبحانه ما ظهر ثانياً فعاد الى الحق و رجع الى الصراط المستقيم ثم قطع سابق له من منازل الجذبة و مقامات السلوك و صار اهلاً لان يرخص لتعليم هذه الطريقة و تربية الطلبة فرخصت له بذلك بعد الاستخارة و التوجه - المسئول من الله سبحانه الاستقامة و الثبات على متابعة سيد الاولين و الآخرين عليه و على آله الصلوات و التسليات و لما كان للشيخ<sup>۴</sup> المشار اليه من<sup>۵</sup> طريق السلسلة القادرية و الجشتية حظاً وافراً و نصيب كامل رخصت له ايضاً ان يعطى للمريدين خرقة الارادة في القادرية و خرقة التبرك في الطريقة الجشتية - و المسئول من الله سبحانه العصمة<sup>۶</sup> و التوفيق و الحمد لله رب العلمين اولاً و آخراً و الصلوة و السلام على سيد المرسلين دائماً مرمداً و على آله العظام و اصحابه الكرام -

آن عزیز در آن بلده بافاده طلبه مشغول گشت لیکن بانزوا و خلوت سرخوش بود و در حجره خمول می نشست و زنجیر در از اندرون می بست و در آمد و رفت خلایق

- ۱ - در هر دو مخطوطه : هذا -  
 ۲ - در هر دو مخطوطه : اظهر الله -  
 ۳ - در مخطوطه دوم : السنين -  
 ۴ - در مخطوطه ۲ : الشيخ -  
 ۵ - در مخطوطه ۲ : لفظ من مذکور نیست -  
 ۶ - در مخطوطه ۲ : حظاً وافراً و نصیباً كاملاً -  
 ۷ - در مخطوطه ۳ : العظمة -

را بر خود بستہ بود - خصوص بجهت اغنیا و امرا نمی کشود و بعضی امرایان معتمد  
 بدیدن وے آمدے ، وے در را وا نکردے و ایشان را ہرگز بخود راہ ندادے - وجہ  
 معیشت شیخ آن بود کہ کتب تفسیر و حدیث مثل بیضاوی و مشکوٰۃ بخط خوب  
 می نوشت<sup>۱</sup> و محشّی می ساخت و مقابلہ می نمود و مزین می ساخت و می فروخت و از  
 تجارت کتاب قوت خود می ساخت -

در اکثر عمر مجرد بود و در آخر کار بجهت ادائے سنت سید ابرار علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام نکاح کرد - و ہر سال یا بعد دو سال و گاہ در سالہ چند بار بخدمت حضرت  
 ایشان قدس سرہ می رسید و برکات و افادات حاصل روزگارش می گردید و باز باذن  
 آنحضرت بوطن مالوف می رسید و در ایام مفارقت صوری احوال و مقامات و واردات  
 خود بعرائض سلتمس می داشت ، چنانچہ برخے ازان عرائض ایراد خواهد نمود -

اخلاق پسندیدہ داشت ، بے نفسی<sup>۲</sup> و مسکنت و نیستی و فنا بر آن عزیزالوجود غالب  
 بود - بمطایبہ<sup>۳</sup> و طیبیت شیرین با صدق قرین ذوق داشت -

گویند کہ روزے حضرت ایشان ابلیس لعین را دیدند و پرسیدند کہ بر کدام  
 یکے از یاران ما ترا سلطان نیست - گفت بر شیخ لاہوری قادر نیستم وقتی کہ گرسنہ  
 می باشد - و لہذا شیخ ریاضات و مجاہدات شاقہ می کشید و از غایت ریاضات خشک شدہ بود  
 و پوست و استخوان مانده و صاحب کشوف ظاہرہ و کرامات باہرہ بودہ است -

اکنون لب از کلمات قدسیہ شیخ بکشائیم و از عرائض کہ محتوی ہر احوال خود  
 و مریدان خویش بحضرت ایشان قدس سرہ نگاشتنہ ، این صفحہ را بیارایم -

مکتوب : عرضداشت احقر الخدمہ مجد طاہر بعرض اقدس می رساند کہ چون از آن  
 آستان علیہ متوجہ این جانب شدم در ہر قدمے با خود می گفتم "اے نادان! مقصود خود  
 را عقب گذاشتہ کجا می روی ؟" اما از عقب کسی می گفتم "راہی شو" - کشان کشان  
 باین شہر آوردند - در گوشہ صحرا حیران نشستم ، ناگاہ روحانیت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ

۱ - در مخطوطہ ۲ : می نویسائید -

۲ - در مخطوطہ ۲ : بے تعینی -

۳ - یعنی ظرافت با صداقت داشت -



ظاہر شد و باعث گشت کہ در پے کارے کہ فرمودہ اند، باید شد۔ امثالاً لامرہ  
و امر کم چندے را مشغول ساختم۔ درین میان جوانے بلند استعدادے رسیدہ بمجرد شغل  
دادن در تمام بدنش دفعۃً نسبت سرایت کرد، سر تا قدم آگاہ شد، دیگر طالبان نیز  
جمعیت و حضور بدست آوردند۔

بعضے حاسدان سخنے را کہ بہ پیر دستگیر در بیان مقامات خصوصاً در مقام حضرت  
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم نمودہ اند، در میان آوردہ بعضے چیزہائے دیگر بان  
از خود الحاق کردہ راہ طعن کشودند۔ مولانا حامد آن مکتوب را پیش علامۃ الانام  
مولانا عبدالسلام برد۔ مولانا بعد از مطالعہ گفتند کہ بیچ شبہہ وارد نمی شود و خیلے  
حسن ظن پیدا کردند۔ زبان حاسدان بستہ شد۔

**مکتوب :** حضرت سلامت! نسبتہائے طرق ثلاثہ جلوه گر امت و مشائخان فوج فوج  
تشریف می آرند و الطاف کثیرہ می نمایند، خصوصاً حضرت خواجہ بزرگ و حضرت  
غوث الثقلین و حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم۔ نیز در حلقہ ذکر  
و نماز تراویح حضرت رسالت با چندین ہزار صحابہ و مشائخ علیہ و علیہم الصلوٰت  
والتسلیٰت آمدہ مدتے می نشستند و نوازشہا می نمودند و در عشرہ اعتکاف خلعت خاص  
عنایت فرمودند و حضرت فاطمہ زہراء علیٰہا الصلوٰۃ والسلام نیز الطاف  
بسیار نمودند و بہ تشریفات نواختند در ضمن این دقائق عروج و نزول بسیار واقع شد  
بعد از طی مقامات کثیرہ خود را در خدمتہ روضہ منورہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ  
وسلم یافتہ۔ بعد ازان بنورے کہ ازان روضہ مبارک را در منزل خود دیدم، بعد ازان  
بنورے کہ ازان روضہ مقدسہ ساطع شد، متحقق شدم و بحقیقت آن مشرف ساختند و بتکرار  
انجامید۔ بعد ازان ظاہر شد کہ حجب تمام از روئے کار زائل گشت و حقیقت وصل عریانی  
آشکارا گردید۔ مکالمہ و محادثہ نیز وقوع یافت، بعد ازان جہل و نکرت صرف روئے  
نمود۔ حالا نہ وصل و نہ فقد، نہ طلب و نہ غیر طلب، بیچ حکم محکوم علیہ نیست،  
نہ اثباتاً و نہ نفیاً۔

۱ - یعنی نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ کہ در آنها مجاز بودہ اند۔

**مکتوب :** حضرت سلامت! قبل ازین ہر یک از نسب<sup>۱</sup> ثلثہ یعنی نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ نوبت بنوبت روئے می دادند و احياناً ہم مختلط نیز می شدند و گاہ گاہ غالب و مغلوب نیز می بودند یک نوبت نسبت چشتیہ غلبہ<sup>۲</sup> عظیم کرد بعدے کہ از نسبتہائے دیگر مایوس گشت از بلدہ فاخرہ اجمیر تا پشاور بلکہ کابل بجز چشتیہ<sup>۳</sup> بیچکس بنظر نمی در آمد و اظهار جلالت کردن گرفتند و می گفتند ”نحن اولو قوۃ و اولو باس شدید“۔ مرتبہ دیگر خود در جواب می گفتند ”ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوها۔“ درین ضمن نقشبندیہ حملہ کردند و نسبت شریفہ<sup>۴</sup> نقشبندیہ ایشان را زیر کرد ، اما نسبت چشتیہ هنوز بر حال خود است۔ نسبت شریفہ<sup>۴</sup> نقشبندیہ بطریق افحام در آمد۔ الحال ہر سہ نسبت (جمع) شدہ اند ، گاہ گاہ یکے بر دیگرے غلبہ نیز می کند۔

و سیر در نسبت مشائخ کم شدہ است مگر احياناً بتقریب سیر در نسبت مشائخ می شد۔ درین ایام سیر در نسبت اصحاب بسیار واقع می شود سوائے خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم۔ اکثر اوقات سیر در نسبت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم می باشد ، بسیار و بیحد خوش می آید۔ نسبت شریفہ<sup>۴</sup> ایشان علیہ الصلوٰت والسلام گویا کہ نسبت دیگر بجنب نسبت شریفہ<sup>۴</sup> آنحضرت علیہ السلام والتحیۃ چیزے نیست۔

حضرت سلامت! مطلب فقیر جز ازین نیست کہ ہمین نسبت شریفہ<sup>۴</sup> آن سرور علیہ السلام زیادتی و قوت گیرد۔ از درگاہ پیر دستگیر ہمین خواست دارم ، امید است کہ این متمنائے فقیر در وقوع آید و از احوال و مقامات چیزے دیگر نباشد ، چون تربیت حضرت پیر دستگیر بلطف و عنف بود ، لاجرم آثار ہم ہمچنان مرتب<sup>۳</sup> می شود۔

ثانیاً آنکہ بعضی اوقات چیزها رو می دهد کہ در اظهار آن شرم می آید ، در غلبہ<sup>۲</sup> احوال می فرمایند کہ ہر کہ ترا دید او را از آتش دوزخ آزاد کردیم۔ وقتی دیگر می فرمایند کہ ہر کہ بتو بیعت کرد او را بخشیدیم و دیگر چنانچہ از حضرت غوث الثقلین قدس سرہ لفظے صادر شدہ بفقیر فرمودند۔

۲ - یعنی مشائخ چشتیہ -

۱ - در مخطوطہ ۲ : نسبت -

۳ - در مخطوطہ ۲ : تربیت -

حضرت سلامت! اگرچہ نسبت ثلثہ بہ تفاوت و تعاقب ظہور می کنند ، اما تعالیم طریقہ انیقہ و وثیقہ ہمین نسبت علیہ نقشبندیہ است - فقراے این دیار نیز بدعا گوئی آن درگاہ اشتغال دارند ، بر حضور و جمعیت اند - بعضے قابل اجازت نیز شدہ اند ، از آن جملہ یکے حافظ یعقوب عالم و عامل و قاری بے نظیر قدم راسخ در امور شرعیہ دارند و در توکل کامل و عالی ہمت اند ، حضور و جمعیت خوب دارند ، از طیران و نزول گذشتہ اند ، یک گونہ اجازتے دادہ شدہ است ، امیدوار الطاف آن درگاہ است - از انجملہ یکے حافظ محمود طالب علم و قاری و عامل اند ، لطائف او طیران نمودہ اند ، مدت مدید شدہ است یک نوع اخطراب نیز دارد ، ہر چند زور می کم فرود نمی توانم آورد ، امیدوار الطاف عالی ست - بعضے طلبہ دیگر را نیز بعضے لطائف بعد از طیران فرود آوردم و بعضے خود فرود آمدند و لطائف بعضے بعمل فقیر طیران می کنند و بعضے را بنفسہ حیرت است - شخصے از پرگنہ پرسرور آمدہ بود ، بمجرد آنکہ تعلیم طریقہ کردہ شد لطائف اربعہ جائے بجاے ظاہر شدہ طیران نمودند - چون قصد مراجعت بوطن خود نمود ، ہمین حال رفتن او دشوار آمد ، فرود آوردم - چون طالب علم و حافظ و قاری و در تقوی کامل بود اجازتے دادہ شد - حضور و جمعیت نیز ہم رسانیدہ بود -

فضائل مآب مولانا حامد کہ بفقیر نسبت تلمذ داشت ، درین روزہا بعد از رفتن میان فرخ حسین از صحرا آمدند و مشغول شدند و متاثر نیز گشتند ، در اندک مدت از جنب بسینہ (؟) قرار گرفتند ، بفقیر بسیار مناسبت دارند - وقتے کہ پیش فقیر می نشینند از خود مطلق غائب می شوند ، اما باوجود این درکار مشار الیہ بستگی می فہمد - کارش نمی رود پیش ، امیدوار توجہ عالی ست - از خواجہ خواند محمود نیز سبقے داشت اما یک ذرہ ہم متاثر نشدہ با آنکہ مدت مدید ہمراہ او بود ، امیدوار توجہ بلیغ است - حضرت سلامت! بصیرتے و نظرے در فہم استعداد ہائے مردم و دقائق راہ و باریکی ہائے دیگر معلوم شدہ اند و می شود و سیر در نسبتہائے بعضے مشائخ نیز واقع می شود و العبودیۃ -

مکتوب : حضرت سلامت ا مقامے بس عالی ظاہر شدہ و فرمودند کہ باین مقام کم کسے را مشرف ساختند ، اذواق و مواجید در آن مقام خیلے ظاہر شدند و امداد

روحانیت خواجه بزرگ قدس سره بسیار بود - روزی محبت حضرت رسالت صلی الله تعالی  
 علیه وسلم باین کمینہ بسیار استیلا یافت ، بحدے کہ بے قراری و بے آرامی روئے نمود  
 و بدرگاہ حق سبحانہ می زارید - اتفاقاً خود را بخدمت رسالت علیہ السلام دید - در پان  
 لحظہ فرمودند اینک حضرت رسالت را فرستادیم ﷺ الحمد لله الذی ہدانا لهذا وما كنا  
 لنہتدی لولا ان ہدانا الله - نمی دانم این چنین اسرار می کنند یا نہ ؟ گاہ گاہے میر  
 در نسبتہائے مشائخ واقع می شود ، درین اخیر در نسبت مخدوم پیر علی ہجویری واقع  
 شد ، مدت مدید در نسبت شریفہ ایشان گذشت ، درین ضمن التفاتہا و عنایتہائے بسیار  
 کردند و بہ تشریفات عظیمہ مشرف ساختند - نسبت شریفہ ایشان بسیار بزرگ و لطیف  
 است و طرف دعوت غالب دارد - در زمانے کہ میر در نسبت حضرت خواجہ بزرگ  
 واقع می شود ، حضرت خواجہ بزرگ قدس سره بر (؟) چتر شاہی را بارہا بر سر فقیر  
 می نہادند ، نمی دانم کہ معنی این طور واقعات چیست ؟ انتہائی -

راقم این حروف گوید کہ این واقعہ دلالت کند کہ او قطب دیار خود بودہ  
 است ، چنانکہ حضرت مخدوم زادہ خواجہ محمد سعید سلمہ الله تعالی نقل کردند کہ شبے  
 قبل نماز عشا شیخ محمد طاہر در مجلس بہشت آئین حضرت ایشان حاضر بود ، آنحضرت  
 خطاب بشیخ نموده فرمودند کہ شما را قطب آن دیار ساختند و اشارت بوطن مالوف  
 شیخ نمودند -

عمر عزیز شیخ پنجاہ و شش سال بود ، بروز پنجشنبہ وقت بچاشت بیستم محرم شروع  
 سنہ ہزار و چہل کہ سال "غم" (۱۰۳۰ھ) ست ، رحلت فرمود و در سواد لاہور طرف  
 میانی بیاسود "آہ مرد" معرفت (۱۰۳۰ھ) تاریخ ارتحال وے روئے نمود -

### ذکر خواجہ محمد صادق بدخشانی رحمہ الله

حقائق آگاہ خواجہ محمد صادق بدخشانی از اجد اصحاب و اکابر خلفائے حضرت ایشان  
 است بفضائل و کمالات صوری و معنوی آراستہ و مقامات طریقت و حقیقت پیراستہ بود -

۱ - یعنی حضرت داتا گنج بخش رحمۃ الله علیہ -

۲ - در مخطوطہ ۲ : آہ معرفت مرد -

در عنفوان شباب از کشم کہ مولد وے ست ، ہندوستان افتادہ - چند گاہ محبت الفقراء  
 عبدالرحیم خانخانان بصحبت وے سرگرم و سرخوش بود - دران ایام وے را بشعر  
 و شاعری میلے تمام بودہ است و ہدایت تخلص خود نمودہ است - اشعار دلفریب از راہ  
 طینت عشق و مایہٴ محبت کہ در نہاد آن عزیز الوجود سرشتہ اند ، از دل ممتلی از درد  
 و چون صراحی مملو از صاف و درد بر زبانش جوش می زد و از آشنا و بے گانہ ہوش  
 می برد و غزل ہائے دل خراش و گلوگیر دارد و حکایت "شیشہ گر ماچین" را بصورت  
 مجاز و در حقیقت بیان راز بوزن مثنوی مولوی روم بغایت دلنشین در نظم کشیدہ است  
 و مثنوی دیگر ہم دارد بوزن نظم خسرو و شیرین - از آنجاست اینکہ رقم زدہ می شود -

### مثنوی

وزین تنها نشستن حاصلم چیست ؟	بہ تنہائی چنین میلِ دلم چیست ؟
بدین عذر از خلائق دور باشم	سگم من در سگی معذور باشم
کہ خود را کردہ ام نسبت باو باز	غلط گفتم کہ گر سگ داند این راز
کہ بد عہدے زما خود را شہارذ	ز ننگِ این سخن افغان برآرد
بسے از ناشناسائی ہراسد	کہ سگ خود صاحب خود را شناسد
چرا بدنام سازد خیلِ ما را	نہ خود را می شناسد نے خدا را
نہ از کفرم نہ از دینم خبر شد	درین مدت کہ عمر من بسر شد
نہ سگ نے آدمی ، پس کیستم من ؟	ندانم بر چہ ملت زیستم من

ولہ<sup>۱</sup> ایضاً ، در غزلیات گفتہ :

### غزل

ما ز جام و شیشہ سامان شراب انداختیم<sup>۲</sup>  
 اعتبار چند پیچیدہ در آب انداختیم  
 چون یکے بود ست ساقی و حریف و جام مے  
 ما ہم این ما دو منی را از حساب انداختیم

۲ - در مخطوطہ دوم : 'انداختم' در ہر شعر -

۱ - مخطوطہ دوم این عبارت ندارد -

زین خودی موہوم اسمے بر تراشیدیم و رسم  
اللہ اللہ بر عبث نقشے بر آب انداختیم

ما نہ بغنودیم لیکن چشم بیدارے غنود  
ننگ غفلت بود بیداری بخواب انداختیم

عقدہ بکشود یار از زلف عنبر بوے و ما  
زان نسیم زلف خون در شکناب انداختیم

اشک ریزان بود نے سیلاب ابر نوبهار  
طرفگی کردیم و تہمت بر سحاب انداختیم

نشاء از مے برگرفتیم و تہی کردیم خم<sup>۲</sup>  
خانہ خالی گشت در وے آفتاب انداختیم

چون<sup>۳</sup> ہدایت گشت ساق ساخت از خمخانہ جام  
دورہ ما بود در دریا شراب انداختیم

ولہ ایضاً :

طلوع شمس من از وجہ وجہیت عالی ست  
توجہ دلم از رتبہ صفت عالی ست

چہ دست و رو بگناہم زئی کہ شناسی  
حقیقت گنہے کان ز مغفرت عالی ست

بعلم خویش چہ نازی بسوز<sup>۲</sup> من مے ناز  
کہ شان جہل من از معرفت عالی ست

۱ - در مخطوطہ دوم : ہے - ۲ - در مخطوطہ اول : جام -

۳ - در مخطوطہ دوم بعد مقطع این شعر مذکور ست :

راست پرسی رائی نیست در معنی حجاب  
بل ز غیرت بر رخ وحدت نقاب انداختیم

کہ مصرع اول آن محتمل ست - ۳ - در مخطوطہ ۲ : بسوزے - و مخطوطہ ۱ : این شعر ندارد -



مرا نظر بجمال ست بے حجاب نقاب  
فضائے آن نظر از دید منقصت عالی ست

ہدایت ار طلب عافیت کنی غبن است  
کہ درد دوست ز تیار عافیت عالی ست

نخستین انتساب آنجناب باستان قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ بوده است و در خدمت آنحضرت انابت نموده و ذکر گرفته - و حضرت خواجہ را بر وے لطف خاص بود ، و اکثر اوقات می فرمودند کہ خواجہ محمد صدیق بغایت استعداد بلند و قابلیت ارجمند دارد -

قدسیہ : حضرت خواجہ محمد صدیق می فرمودند کہ وقتی من از سفر دکن آمدم و رابطہ حضرت خواجہ داشتم و معاملہ این نسبت بجائے رسیدہ بود کہ بہر کہ نظر می کردم ، جمال ہایون آن قبلہ آمال بنظر می درآمد ، حتی بر در و دیوار و شجر و مدر کہ نظر می افتاد ، غیر آن جمال باکمال چیزے دیگر بنظر نمی درآمد ، تا آنکہ این وجود موهوم را نیز از میان برداشته بودند و از خود تعبیر بایشان می نمودم - ہمدرین حالت حضرت ایشان را بجانب سہرند رخصت فرمودند و جمیع یاران را علی العموم حکم شد کہ در خدمت ایشان بروند مگر چندے کہ در خدمت حضور قیام می نمودند - درین اثنا مرا طلبیدہ فرمودند کہ استعداد رفتن سہرند کردہ ؟ چون حال فقیر بر آن نمط بود کہ تحریر نمود ، از رفتن سہرند بمبالغہ ابا کرد - ابا نمودن من و جلالیت حضرت خواجہ قدس سرہ معاً واقع شد - پیش از آنکہ دران جلالیت از حس غائب شوم ، ہمین قدر بیاد مانده کہ آرے تو و امثال تو ایشان را چہ شناسند ، تو خود این قدر ہم نفہمیدہ کہ از ایشان بتو چیزے رسیدہ است یا نہ ؟ و آنچه تو بان می نازی اقل قلیل ست از آنچه از ایشان بتو رسیدہ است - بعد ازان از ہوش رقم و نمی دانم کہ چہ قدر مدت بیخود افتادہ بودم ، بالجملہ چون بافاقت آدم معلوم شد کہ برسر مرحمت اند و آنچه بعد از افاقت بیاد مانده آنست کہ فرمودند ”باکے نیست ، این گلے کہ از راہ محبت شگفتہ است - اے برادر! اگر اعتقاد درست برستی و راست گفتاری این جانب ترا عطا فرمودہ اند ،

بیقین بدان کہ امروز زیر طاس فلک مثل میان شیخ احمد موجود نیست و از کمال کہ گذشتہ اند سه تن یا چہار تن بکمالات ایشان می شناسم ، زیادہ نہ و خود طفیلی ایشان می دانم ، آنچه گفتم محکمتر گیر، بکار تو خواهد آمد۔ اما بشتاب و دریاب ، اگر ترا بطوع و رغبت بردند فرہوالمراد و اگر بلا و نعم لب نکشودند در رکاب سعادت ایشان تا بسہرند پیرو۔ اگر از روئے مرحمت بگردانند پائے ایشان بوسیدہ برگرد کہ حکمتی خواهد بود۔“

الغرض تا نزدیک بہ برآمد شہر دہلی رسیدہ بودند کہ بخدمت حضرت ایشان پیوستم۔ چون قدرے راہ پیمودہ شد ، مرا نزد خود طلبیدہ فرمودند کہ برگرد ، بخدمت حضرت خواجہ (قدس سرہ) رو کہ ہنوز وقت رفتن تو بسہرند نرسیدہ و اگرچہ بسہرند خانہ تست۔

قدس سرہ : و ہم آن خدا آگاہ می فرمودند کہ من در وقت ارتحال حضرت خواجہ حاضر نبودم۔ در بہان شب وصال در خواب بر من ظاہر شدہ برچہ مرا فرا پیش آمدنی بود خاطر نشان فرمودہ اند و حقیقت سلوک را چنانچہ باید بیان نمودہ نصائح و مواعظ در کار من بتقدیم رسانیدہ و اعظم نصائح ترغیب خدمت ایشان و ملازمت طریقہ انیقہ ایشان بود با بعضی امور دیگر۔ اگر این اجال را در مقام تفصیل آرم دفترے برائے این باید پرداخت۔ تم کلامہ الشریف۔

خواجہ محمد صدیق بعد وصال حضرت خواجہ قدس سرہ بلطف الہی و سابقہ ازلی و وصیت حضرت خواجہ قدس سرہ شرف آستانہ عرش نشانہ حضرت ایشان دریافت۔ اقتضات شیباب و لذات شعر و شاعری بکمال از سرانداخت ، و رابطہ قوی و محبت کامل بایشان داشت و بملازمت مستسعہ گردید۔ چنانکہ حضرت ایشان روزے از حلقہ بامداد برخاستند و در مجمع اصحاب فرمودند کہ امروز خواجہ صدیق بولایت خاصہ مجددیہ مشرف گشت و راقم این سطور عفی عنہ دران حلقہ حاضر بودہ و این کلمہ از زبان گوہر فشان حضرت ایشان شنودہ۔ و نیز حضرت ایشان بیکے از مخلصان نوشتہ اند کہ مولانا محمد صدیق درین ایام بعنایت اللہ سبحانہ بولایت خاصہ مشرف گشتند و از اسم

جزئی باسم کلی ملحق شدند ، مع ذلك نظر بفرق دارند ، از آنجا نیز نصیب وافر حاصل کرده شاید میل بر جوع نمایند ”والله یختص برحمته من یشاء“ و بسا مکتوبات قدسی آیات حضرت ایشان بنام خواجه صدیق است و جوامع رساله ”مبدء و معاد“ حضرت ایشان آنجناب ست ۔

قدسیہ : وے گفته ، ع : ”کو مرگ کہ زندگانی نام نہم“۔ فی الواقع زندگانی ابد وابستہ ہرگز است ، مرگ مشاطہ حیات جاوید است ، نہ بلکہ آب حیات است ، مرگ پیرایہ آرائے دوستی ست ، مرگ برہمزن لذات فانیہ است ، مرگ آتش زنِ خانمانِ ماسواست ، مرگ پردہ سوزِ غمان ست ، مرگ موانست بخش حقیقت است ، مرگ نمایندہ حقیقت است ، مرگ چہرہ کشائے جالِ غیب است ، مرگ بینش افزائے شاہد لاریب است ، مرگ است کہ بآمدنش دلخوشم ، مرگ ست کہ جمعیت بخش پریشانی ست ، مرگ رسانندہ محب است محبوب ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عنہ الغافلون : ”الموت جسر یوصل الحیب الی الحیب ۔“

ز مرگ خویش شنیدم پیامِ ابد  
زہے خدا کہ کند مرگ را پیمبر من

اللہ تعالیٰ و تقدس بکمال کرم بسوئے خود کشد و بخود گرفتار کند بحدے کہ دید گرفتاری نیز رخت بر کران کشد و خودی سالک را از میان بردارد : قطعہ

القصہ بجام اے عراق  
مگذار کزو بماند آثار  
تا جملہ تو باشی تو گوئی  
او گم کند از میانہ رفتار

بلکہ تا سالک از میان نہ برخاستہ عابد خود است و خود را می پرستد و می پندارد کہ معبود حقیقی را پرستار است ۔ نزد عارف میان آن سالک و بت پرست فرقہ نیست ۔

قال الله تعالى اذا جاء نصر الله و الفتح الاية تا نصرت حق عز شانه شامل حال سالک طریق نشود ، کفرستان طبائع بشری مفتوح نگردد ، هیئات هیئات تا خود این دولت نصیب دیده بیدار کیست ، این فتح و فیروزی وقتی رونے می دهد که میں به تجلیات جلالی ناظر بمراقبه جمال بر شهرستان عالم صغیر تر کتاز آرد و قلاع و حصون او را درهم شکنند و بر نقد و جنس که سکان عقول و نفوس و طبائع و لطائف بشری وهما و خیالاً اندوخته بودند بیغارود و مجال قرآر و مجال فرآر نماند لاعلاج فوج فوج در دین خدا عزشانه داخل شوند و باسلام حقیقی مشرف گردند ، بانابت و استغفار گرایند چنانکه کریمه "اذا جاء نصر الله" ازان انباء می نماید ، دریافت این حقائق سوره الفتح باین کیف فی الحقیقه نشان می دهد از بلوغ بمرتبه بے کیفی - ع :

هنيئاً لارباب النعيم نعيمها

ز به خرابی که سبب آبادی گردد ، فی الحقیقت این آبادی احیائے است بعد اماتت که بولادت دوم تعلق دارد :

پیش از مردن بمیر و جاوید بزی  
ورنه پس ازین مرگ چو مردی مردی

صاحب این ولایت و عرفان فی الحقیقه صاحب احوال جمیع اشخاص و ولایات است ، در هر تنی او را سفر در وطن کرامت نموده گذرانده اند و از جمیع قیود آزادی بخشیده اند و در هر ولایتی از ولایات اشخاص دیگر صاحب احوال بر سبیل استقلال ، مع هذا این مراتب از نظر اعتبارش ساقط و منتفی گشته - عارفی که از راه ولایت خود عارف است ، این دستگاه را در خواب ندیده ، مقید است ، هر چند در مرتبه ولایت بر وجه اتم و اکمل باجمال و تفصیل سیر نموده باشد و دران مرتبه شان عظیم او را کرامت کرده باشند ، مع هذا در قید ولایت خود است و آنچه او از خبر از ولایات دیگران می دهد ، نمودجات ولایات اشخاص است و از راه جامعیت آورده است نه اصل آن ولایات - اگر سالک حدید البصر باشد هم از ولایت خود تشخیص تواند کرد که آنچه

بدید او در می‌آید آن نمائش از راه نمودجات است که در نسخه جامه او از اشیاء و اشخاص ودیعت نهاده اند و حال آنکه آن ولایات اصلی بیرون ولایت اویند - اگر بمحض فضل و کرم او را از ولایت او برآورده در هر تنه سفر در وطن فرا پیش آرند نیک دریابد که معامله چیست؟ زیاده چه نویسد که اگر پیش ازین زبان کشاید و فرا نماید آنچه فرموده اند کو سلیم القلبی که باور کند؟ بهرحال خوشحال آنکه بانکار زبان نکشاید هرچند اقرار نکند - تم کلامه - مناقب و مآثر و مقامات<sup>۱</sup> و کمالات او بسیار ست بهمین قدر اقتصار<sup>۲</sup> کرده شد -

**قدسیه :** و هم وے گفته یکبارے مرا داعیہ حج پیدا شد - عزم مصمم کردم و تہی<sup>۳</sup> از زاد و راحلہ نمودم و بخدمت حضرت ایشان این عزم جزم عرض کردم ، بالفور فرمودند کہ درین سال ترا درسیان حاجیان نمی بینم - من ازین فرمودہ آنحضرت بالکلیۃ اغراض کرده راہی شدم - قطع طریق بر من تاختند و مرا زخمی ساختند و اسباب و متاع وغیرہ مرا بغارت بردند - سفر حجاز دران سال در تعویق افتاد - سال دیگر باز از سر نو استعداد آن سفر نموده متوجہ گردیدم و بجمع رسیدم -

**قدسیه :** و ہم وے گفته کہ روزے در اکبر آباد بخدمت شریف ملازمان آنحضرت رسیدم - بمجرد ملازمت فرمودند کہ فلانے! در تو تغیرے می یابم - عرض کردم کہ من در خود بیچ گونه تغیرے نمی فہمم - باز فرمودند تغیر فاحش می بینم - باز من کلامہ سابقہ اعادہ کردم - فرمودند کہ خواجگی شما چه حال دارد و این خواجگی از یاران جہتمند فقیر بود و از نیازمندان حضرت ایشان و از طبقہ امرائے دیندار - عرض کردم تغیر فقیر ہانا کہ ازین راہ بودہ است کہ حکیم علی کہ در حکمت ضرب المثل روئے زمین است ، مرض خواجگی را اسہال کبدی تشخیص کرده است و گفته کہ عنقریب خواہد مرد - حضرت ایشان فرمودند کہ ما ہم از حکیم خود تحقیق مے نمائیم - فردائے آن روز فرمودند کہ خاطر جمع دارند کہ خواجگی ازین مرض صحت خواہد یافت - ہمدران ایام مرا سفر دکن اختیار افتاد - بموجب ”الرفیق ثم الطريق“ برفاقت محب الفقرا خانخانان می رفتم و مرا با

۲ - در ہر دو مخطوطہ : اختصار -

۱ - در مخطوطہ اول : مقالات -

۳ - در ہر دو مخطوطہ : و تہی زاد و راحلہ نمودم -

وکیل او قاضی نصرالله اتفاق مصاحبت واقع شد۔ در یک عماری فیل سوار می شدیم۔ روزی قاضی نصرالله بحسرت گفت کہ خواجگی یار خوشی بود، حکیم علی مرض او را لادوا گفته است۔ من جواب گفتم کہ حضرت ایشان ما در باب او فرموده اند کہ او را البتہ صحت است و ما را بر فرمودہ ایشان اعتقاد است۔ قاضی در جواب گفت کہ "صحت خواجگی امکان ندارد و ازین قسم بشارات دل خوش نمی توان کرد۔ خواجہ سبالغہ کردند، تا آنکہ من و قاضی مذکور باہم بر محبت و حیات او شرط بستیم۔ بعد از چند روز خبر رسید کہ خواجگی صحت تمام یافت و من شرط بردم۔

ارتحال آن صاحب کمال بتاریخ شوال سنہ ہزار و پنجاہ روئے داد۔ قبر متبرک او در دہلی در مقبرہ حضرت خواجہ قدس سرہ است۔ زوجہ خواجہ مرحوم از صالحات و عابدات است، نیز ہمراہ خواجہ بصدق ارادت بخدمت علیہ حضرت ایشان رسیدہ و بہرہ تمام و حظ وافر از الطاف و عنایات ایشان یافتہ تا آنکہ از مجازات گشتہ۔ الحال جماعہ بسیار از طالبات از وی بہرہ ور اند و صحبت او موثر است۔

### ذکر شیخ بدیع الدین سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ بدیع الدین قدس سرہ از کبار خلفائے حضرت ایشان بود و از مشاہیر مشائخ دیار خود است۔ عالم و عامل و متقی و پرہیزگار، خوش صحبت و شیرین گفتار بود، صاحب کشف و کرامت و خداوند معرفت و بشارت است۔ در اوان شباب پیش از انسلاک بساک ارادت در خدمت حضرت ایشان تلویج می خواند و بہر ایشان اعتقاد و انقیاد نداشت بلکہ او را انکار و نقار باین طائفہ کبار بودہ است۔ شیخ پیش این حقیر می گفت کہ دران ایام نزد حضرت ایشان سبق علم ظاہری می خواندم و در حجرہ خانقاہ یکے از مشاہیر سہرند کہ صاحب ریاضت بود، می بودم۔ حضرت ایشان در ہان ایام از حضرت خواجہ رخصت شدہ بسہرند آمدہ بودند۔ ہنوز شہرت ارشاد و ہدایت ایشان در میان نشدہ، گاہ بر زبان من کلمہ گونہ از حضرت ایشان در حضور آن درویش صفا کیش رفتی، وی بر آشتی و مرا بمبالغہ تہدید و توعید کردی و گفتم کہ آنچه بر من ظاہر شدہ



آنت کہ ایشان قطب روئے زمین خواهند شد، تو ایشان را شناخته و منافع بسیار از ایشان رسیدنی ست، زہار کلمہ ایشان بر زمان میار۔ و در پان ایام واقعہ جلیل القدر دیدہ بود؛ عزیزے کہ راہ انس و محرمیت بوئے داشت آن واقعہ را مذکور ساخت، آن عزیز در تعبیر گفت کہ حضرت ایشان از اکابر اولیا و قطب وقت خواهند شد۔ الحال مردم قدر نمی دانند، آخر ظہور خواهند کرد، تو نیز از ایشان فیض خواہی برد۔

شیخ از ابتدای توبہ خود نقل می کرد کہ در آن ایام نوکر بودم و گاہ گاہ بملازمت آنحضرت فائز می شدم، بعشق مجازی مبتلا بودم و باعمال صالحہ و ترک مناہی تقیّد نداشتم۔ حضرت ایشان مرا فرمودند کہ فلانے! چرا نماز نمی خوانی و از جنایات باز نمی آئی؟ گفتم از مردم بسیار این قسم نصائح شنیدہ ام۔ اگر درین باب توجہ مبذول دارند و ازین حالت بتوجہ و تصرف برآرند می تواند بود والا نصیحت کارگر نیست۔ اندکے توجہ کردہ فرمودند ”فردا باین نیت وامنیت نزد ما بیا“ اتفاقاً روز دیگر معشوق من مہمان من شد، صحبت او را غنیمت دانستم و بخدمت ایشان رسیدن نتواستم۔ بعد از دو سه روز بملازمت ایشان مستسعد گشتم۔ فرمودند کہ خلف وعده کردی، اکنون کہ آمدہ نیز نیک و مبارک است، برو تجدید وضو کن، دوگانہ ادا نما و پیش ما بیا، چنان کردم۔ مرا بخلوت بردند و تعلیم ذکر قلبی نمودند و توجہ فرمودند۔ چنانکہ بیخود گشتم و رخت صحو و ہوشیاری برستم و بر خاک افتادم و ہمچنان مرا بہ ہوشی برداشتہ بمنزل من بردند۔ بعد از یک شبانہ روز بشعور آمدم۔ چون بہ دل رجوع کردم، ازان گرفتاری عاری یافتم بلکہ از جمیع تعلقات خالی شناختم۔ بعد ازان ملازم خدمت آنحضرت گشتم و بہ برکت توجہات عالیات آن قبلہ حاجات ترقیات بلا نہایات یافتم، ہر روز از خود دورتر می شناختم و ہر ساعت بہ غیب الغیب می تاختم۔<sup>۲</sup>

بالجملہ شیخ سالہا و عمرہا در خدمت حضرت ایشان گذرانیدہ و بوارادات و مقامات رسید و بدرجات کمال و تکمیل مشرف گردید و خلعت خلافت یافتہ بوطن مالوف خود نشست و بہ تربیت طلاب مشغول گشت۔ میان این راقم و شیخ اخلاص و اختصاص بود

۲ - در ہر دو مخطوطہ : می تاختم۔

۱ - در مخطوطہ ۱ : لیل القدر۔

اکثر اوقات کہ صحبت انعقاد می یافت ، از خوارق و کرامات حضرت ایشان قدس سرہ بادائے شیرین و عبارت رنگین بیان می فرمود ، و مجموعہ صنوف اکتشاف و بشارات و کرامات آنحضرت بودہ است۔ آن قدر خوارق حضرت ایشان کہ ازان عزیز شنیدہ ام ، اگر در آن وقت داعیہ تحریر مقامات حضرت ایشان مصمم می گردید ، دفترے بزرگ تر مرقوم می گشت۔ اما الحال این عزم تصمیم یافتمہ اکثرش از یاد رفتہ ، آنچه حافظہ وفا کردہ است نوشتہ :

**قدسیہ :** می فرمود کہ چون بخدست حضرت ایشان عرض کردم کہ نوکری ترک دہم ، فرمودند کہ درین سفر ترک مدہ۔ ہرچند گفتم فرمودند مرضی نیست ، بنا بر حکم وداع شدم۔ از اول روز رخصت از دارالخلافت اکبر آباد تارقتن بہ برہانپور ہر روز از صبح تافرود آمدن بہ منزل حضرت ایشان را ہمراہ خود می دیدم کہ می رسیدند و از میان فوج دست مرا گرفتہ کنارہ می بردند و تربیت می کردند۔ درین مدت ہیچ روز و ہیچ گاہ این معنی تخلف نکرده۔

**قدسیہ :** و نیز می گفت کہ چون بہ آجین رسیدم ، بنا بر اتفاق بدیدن اجید روپ جوگی ، کہ از رہبانان کفر بود و از مرتاضان صاحب کشف کون واستدراج بود ، پادشاہ وقت و امرائے زمانہ اعتقاد و ارادت بوے داشتند و بدیدن وے می رفتند۔ رقم ، بمجرد دیدن من گفت کہ فلانے ! تو پیر خود را کہ درین وقت از وے کامل ترے نیست ، عقب گذاشتہ ، پیشتر کجا می روی ؟“ گفتم تو چگونه دانستی ؟ گفت مرا معلوم و مکشوف گشتہ کہ درین عصر مثل پیر تو کسے دیگرے نیست۔ گفتم تو چرا در خدست ایشان نمی روی ؟ گفت من در دین خود کاملم ، احتیاج ایشان ندارم۔

**قدسیہ :** ہم وے گفتہ کہ در حلقہ ذکر دیدم کہ در صحبت حضرت رسالت ﷺ حاضر شدم۔ شخصے ازان حضرت پرسید کہ یا رسول ﷺ شما سنت زوال می گذارید یا نہ ؟ متوقف شدند۔ فقیر عرض کرد یا رسول ﷺ بندگی میان شیخ احمد این نماز را می گذارند و حال آنکہ ایشان التزام دارند کہ ہر عملے کہ از ذات مبارک شما بوجود

آمده است ہاں بجا آرند - حضرت رسالت اندکے مراقب شدہ سر بر آوردند و فرمودند کہ ہر عملے کہ میان شیخ احمد می کند ، حق است و بعینہ عمل ماست و ابن نماز را ما ہم می گذاریم -

قدسیہ : و ہم وے گفته کہ من غائبانہ از حضرت ایشان بیشتر نسبت بحضور فیض می ربایم و پیوستہ تنے<sup>۱</sup> از میان خالی از حضرت ایشان ما مشہود و محسوس من می گردد - از آن راہ ہموارہ فیض ہن می رسد و در غیبت ازدیاد شوق و محبت می باشد کہ موجب مزید استفاضہ و قربت است -

قدسیہ : و ہم وے گفته کہ ہر گاہ بخدمت حضرت ایشان بپہرند می آمدم ، از خود می فرمودند کہ حال این ست و بعد ازین فلان و فلان حال خواهد شد و ہمچنانکہ می فرمودند بیان واقع بودے و بر طبق مقال آن سرگروہ ارباب کہال ہمہ احوال بظہور پیوستے و ہمیشہ با من ہمین طریق سلوک می کردند -

قدسیہ : و ہم وے گفته کہ روزے بالتاس آشنائے بزیارت قبر شیخ<sup>۲</sup> کہ حضرت ایشان بنا بر صدور بعضے کلمات مخالف شرع شریف ازان شیخ در بار بودند ، رقم لیکن درین رفتن خوف آزرگی و خشم آلودگی آنحضرت داشتم - درین اثنا کہ من سر قبر وے نشستہ بودم ، دیدم کہ شیرے غران درون آن خطیرہ در آمد و من بجانب آن شیر دلیر بہ دہشت و وحشت تمام می نگریستم - دیدم کہ چشمہائے آن شیر بصورت چشمان حضرت ایشان است و ہمچنین تمام حلیہ زیبائے حضرت ایشان از روئے شیر ظاہر گشت در کہال غضب - از غایت ہیبت بسرعت برخاستم و بفرار ساختم و بہ توبہ و انابت شتافتم -

قدسیہ : و ہم وے گفته کہ دران ایام کہ در برہانپور بودم ، روزے چند در خدمت شیخ عیسیٰ مندی کہ از مشاہیر مشائخ آن دیار است و از متقیان روزگار ، آمد و شد نمودم - مرا در صحبت وے جذبے پیدا شد ، خواستم کہ با وے بیعت کنم و طریقہ

۱ - در ہر دو مخطوطہ : "پیوستہ تہی از میان خالی از حضرت ایشان ما من مشہود و محسوس من می گردد" - معنی این جملہ ظاہر نیست -  
۲ - در ہر دو مخطوطہ : شخصیہ -

بگیرم ، و شیخ نیز قرارداد کہ طریقه خود با من بگوید۔ درین اثنا شیخ مرا بجلوت برد تا تلقین ذکر سلسلہ خود نماید۔ ناگاہ حضرت ایشان را عیاناً بچشم سر (بفتح سین) دیدم۔ غضبناک و لطمہ بر روئے من زدند ، چنانکہ اثر آن برخسارہ این بیچارہ پیدا گشت و آنچه من دیدم و چشیدم ، شیخ نیز دید و از دہشت و وحشت این معاملہ بر خود بلرزید و گفت اے فلان! باوجود اینچنین پیر کامل و مکمل ، صاحب غیرت و کرامت و خداوند تصرف چرا قصد انابت بجائے دیگر باید کرد و بالفور برخاست و گفت بروید ، بطریق حقیق پیر دستگیر خود مشغول باشید و مرا نیز در بلا با خود شریک نسازید۔

بعضے از عرائض کہ شیخ بخدمت حضرت ایشان نوشتہ ، ایراد می نماید :

**مکتوب :** عرضداشت احقر العباد الخدمۃ بدیع الدین سہارنپوری بعرض بار یافتگان آستان عرش نشان می رساند کہ حضرت سلامت ! از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بشارتہائے خاص می یابد و عنایتہا می نمایند و نصائح می فرمایند۔ روزے فرمودند انت سراج المہند و بہ ازدیاد طاعت امر نمودند و نیز از عالم غیب بشارت قطبیت می رسد و اکثر اوقات حادثہ کہ حکم الہی جل شانہ بوقوع آن تعلق گرفتہ است ، پیش از وقوع آن اعلام بخشند بے آنکہ قصد بان متعلق باشد و از عالم غیب بشارتہائے غریب می یابد کہ عرض آن بحضور تعلق دارد۔

چندے از طالبان صادق جمع شدہ اند ، سرگرم کار اند و احوال بلند می گذرانند و حضور نقشبندیہ در اندک مدت ملکہ ساختہ اند و شمول نسبت بہم می رسانند و بعضے بفنائے جسدی مشرف گشتہ اند (بعضایت) حق سبحانہ احوال اخروی و برزخ را بدیہی اولی می دانند۔ بعضے از طلبہ بواسطہ التذاذ ترک خانمان می کنند۔

**مکتوب :** حضرت سلامت! بتوجہ شریف آنحضرت بدولت مشاہدہ سرفراز ساختند و نیز آرزوے کہ داشت یکبار نظارہ مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نماید ، سر بر آستان نہد و از انوار کمالات آن پرتوے یابد۔ حق سبحانہ بمحض کرم شیے بعد از نماز تہجد

بأن دولت رسائید - چنان معلوم گشت کہ اہتمام خدمت این مقام بحضرت غوث الثقلین قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس تعلق دارد و بے وسیلہ ایشانیان بان درگاہ رسیدن دشوار است و از انوار این مقام اقتباس نہ نمایند مگر کمال اولیا کہ بکمال متابعت سرور انبیا علیہم الصلوٰات والتسلیٰات مشرف شدہ اند -

حضرت سلامت! درویشی کہ در ملازمت قدوة المحققین حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ مشغول بود ، می گفت کہ شش ماہ در خدمت ایشان بودہ ام ، نسبت بروحانیان داشت و اکثر ارواح مشائخ برو ظاہر می شد ، می گفت حضرت شیخ فرید شکر گنج مرا فرمودہ اند کہ چند گاہ ہمراہ بدیع الدین باش ، استغراق در مشغولی خیلے داشت و احوال عجیب او را روئے می داد -

**مکتوب :** در معاملہ از حضرت صدیق اکبرؓ نسبت حبیبی ایشان کہ بسرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم داشتند ، التماس نمودم ، از کمال بندہ نوازی عنایت فرمودند و باز از درگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نسبت حبیبی ایشان کہ بحضرت حق سبحانہ داشتند آرزو کردم ، آنحضرت علیہ التحیة عنایت فرمودند و گفتند کہ این طریق وصول خاص است ، تم کلامہ -

کرامات و خوارق عادات و صنوف کشف از شیخ منقول ست ، اما اینجا بچند خارق اکتفا می نماید -

**کرامت :** یکے از یاران نقل می کرد ، وقتی کہ حضرت ایشان شیخ را خلافت داده رخصت وطن فرمودند ، من برائے مشایعہ وے تا بیرون شہر رفتم - بخاطر رسیدن کہ پدر من مدتے ست کہ وفات یافته است ، شیخ را از احوال پدر خود بہ پرسیم کہ مثاب است یا معذب - شیخ چون برائے نماز چاشت فرود آمد ، من این معنی را عرض کردم - شیخ لحظہ سر بہ جیب مراقبہ فرو کشید ، بعد ازان فرمود کہ شخصے بدین صورت و ہیئت پیدا شد و جاسہائے سفید اعلیٰ داشت احوال او از وے پرسیدم گفت نیک است مقام عالی بمن داده اند - نمی خواستم کہ آنجا انتقال نمایم - اما چون شا طلب کردید بضرورت آمدم ، نشانہائے صورت و حلیہ پدر من ہمہ همچنان بود کہ شیخ فرمود و حال آنکہ شیخ پدر مرا برگز ندیدہ بود و نمی دانست -

**گراست :** وقتی کہ حضرت ایشان قدس سرہ وے را خلافت دادہ رخصت بوطن مالوف کردند ، گویند کہ در اثنائے راہ بخاطرش رسید کہ حضرت ایشان مرا اجازت تعلیم طریقہ فرمودند ، در طالبان تصرف باید کرد ۔ بارے بیازمایم کہ مرا قوت و قدرت تصرف ہست یا نہ و توجہ من اثرے دارد یانے ، ناگاہ ڈولی دختر کافرے کہ وے کدخدا کردہ می بردند بنظر افتاد ، تصرف را بروے سر دادم ، بالفور آن عروسہ قطع نظر از حیائے کہ دختران را می باشد کردہ و بے اختیار شدہ از ڈولی خود را انداختہ بجانب شیخ ہشتافت و خود را بر قدم وے انداخت ۔ شیخ نظر باثارت فتنہ کردہ مطلب کہ تجربہ توجہ بود حاصل نمودہ تصرف خود را از وے باز داشت ، بہان ساعت وے حیا عود نمود باز گشت و در ڈولی نشست ۔

**گراست :** دران ایام سلطان وقت حضرت ایشان مارا قدس سرہ بنا بر نمانت جمعے گمراہ با کبر آباد طلبیدہ بود ۔ یکے از نزدیکان سلطان بشیخ نسبت قرابت داشت لیکن بحکم الاقارب کالعقارب عداوت خاص وے را بشیخ و حضرت ایشان ما بودہ است ۔ شیخ را درین ایام نافرجام بخاطر افتاد ، بخانہ او رفت و بتعلق بسیار التماس نمود کہ در اضرار حضرت ایشان سعی نہاید ۔ آن بے دولت بیش از پیش بجانب عداوت رفت و گفت مراد چندین سالہ من اکنون برآمدہ است ، بنگر کہ چہ می کنم ؟ شیخ را از استماع آن دہشت شد و رگ غیرت در جنبید و بغایۃ الغایۃ در شورید و بجدبہ تمام گفت کہ بنگریم کدام یکے کار یکدیگر کنیم ؟ (؟) از آنجا باخاطر خستہ برخاستہ بہ زاویہ خود آمدہ متوجہ گشت ، آن خویش بدکیش پیش از آنکہ فرصت بدگوئی یابد در دو سہ روز بمرد ۔ گویند کہ آن خویش بدکیش شیخ پیش سلطان رفتہ خواستہ بود کہ حرف بدگوئی حضرت ایشان از زبان برآرد کہ ناگاہ در بہان ساعت وے را درد شکم گرفت و فرصت سخن نیافت ، در اندک فرصت بہان درد از عالم برفت ۔ این بود سزائے آن بداندیش ۔

### ذکر شیخ محمد طاہر بدخشی

شیخ محمد طاہر بدخشی قدس سرہ از خلفائے مشہورین حضرت ایشان قدس سرہ است ۔

۱ - ترجمہ : اقربا چون کژدمہا اند ۔ ۲ - صحیح : کند ۔



مردے وارستہ و آزادہ و بے تکلفے بے تعینے است ، از مشاہیر مشائخ دیار جونپور است کہ شہرے ست در ہندوستان در غایت زیبائی - و در اصل از اتراک بدخشان از دشت قلعہ کہ از مضافات اوستاق است -

از ابتدائے درآمد خود درین راہ نقل می کرد کہ من در سپاہ گری ہمراہ یکے از امرایان برسر ملکوسہ سے رقم ۱ - شخصے آمد و گفت کہ ترا حضرت رسالت پناہ ﷺ می طلبند - من ہمراہ او رقم ، دیدم کہ آن سرور علیہ السلام و امیر المومنین ابوبکر صدیق رضو صحابہ دیگر رضی اللہ عنہم نشسته اند و آنحضرت علیہ السلام والتحیہ جوشن گرانے و زرے پرگرہ کہ فیل زیر بار آن اعتراف بعجز نماید در پیش خود دارند بمجرد ملازمت من فرمودند یا ابابکر ! تو طرف جوشن را بگیر تا آنرا بشیخ طاہر پوشانیم - آنحضرت علیہ التحیہ و صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آن جوشن را برداشتند بر بالائے کتف من انداختند - آن را در پوشیدم - بعد ازان فرمودند کہ درین قوم چہ می کنی ، در راہ فقر در آئے ، اما این حصار را فتح کردہ ترک کنی - از خواب درآمد و الرحیل کوچ بگوش من رسید ، سوار شدم - چون ہمراہ فوج خود نزدیک بحصار ملکوسہ رسیدم ، جنونے در من پیدا شد کہ اسپ پیش از ہمہ دوانیدم بجهت دروازہ قلعہ - بصدمة اول او مفتوح گشت ، در آمدم و متصرف گشتم - بعد ازان از اسپ فرود آمدم و جامہائے زیادتے فرود آوردم و بہ نوکر خود گفتم کہ این جامہا و اسپ مرا بہ خانہ ببر کہ ان شاء اللہ العزیز من ہم می رسم - از آنجا گزرادم تا بخدمت شیخ عبدالجلیل بیانکی پیوندم - پیش شیخ رسیدم ، بے پرس و جوئی (?) آن نسبت بخود ازوے شنیدم ، بعد ازان گفت کہ تو طالب صاحب استعدادی - سفر بر خود لازم گیر ، شاید کہ بکسے برسی کہ کار ترا کفایت کند - اما حضرت خواجہ مجد باقی را (قدس سرہ) در دہلی خواہی دید - چون بدہلی رسیدم و از احوال حضرت خواجہ پرسیدم ، گفتند کہ حضرت خواجہ درین ایام سفر آخرت گزیدند - حضرت ایشان علیہ الرضوان در دہلی تشریف داشتند -

شیخ ۲ گفته کہ حضرت مجد نعمان بر من شفقت بسیار فرمودند و دلالت بحضرت ایشان

۱ - مانا کہ عبارت "شعبے در خواب دیدم کہ" درینجا از کاتب ماخذہ است - زیرا کہ این واقعہ

خواب است - ۲ - یعنی شیخ مجد طاہر رحمہ اللہ -

نمودند و مرا بخدمت آنحضرت بردند۔ ملازمت ایشان نمودم۔ بعد از فراغ نماز، از راه آشفته‌گی‌ها و پریشانی‌های طلب التماس فاتحه رخصت کردم۔ حضرت ایشان فرمودند که ماه رمضان است، قرآن خوانده می‌شود، چه شود اگر باشید و سنت ادا نمائید۔ گفتم من طالبم، اگر مرا نگاه دارید و متصدی کار من باشید می‌باشم والا رها کنید که راه خود گیرم۔ فرمودند که این را خود چون بگویم و راهی شدند و باز من التماس فاتحه رخصت کردم۔ ساعتی سر در پیش انداخته و بتوجه پرداخته، بعد از آن سر برداشتند و فرمودند باشید که ما شما را نگاه داشتیم۔

شیخ خدمت ایشان را لازم گرفت و در مدت دو ماه حال بدین منوال گشت که حال جهان آرائی خلاصه موجوات محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم را پیوسته معاینه می‌نمود و ساعتی از نظر وے جدا نمی‌گشت۔ این معامله دو سه ماه برسبیل اتصال کشید، بعد از آن باحوال سنیه و مقامات علیه جذب و سلوک مشرف شد و بولایت استسعاد یافت و قبول خاص و عام پیدا کرد و تصرف تام نمود۔ آنحضرت قدس سره در سنه یکهزار و هفده پیش از آمدن راقم این سطور در ربیعہ ارادت حضرت ایشان یک سال وے را اجازت و خلاف طریقہ نقشبندیہ عنایت نموده بچونپور رخصت فرمودند و در حین رخصت گفتند که در آنجا برو که از آنجا شخصی بظهور آید که از مقبولان و دوستان حق باشد۔ شیخ بعد از احوال حضرت ایشان بده سال بخدمت حضرات مخدومزادها گرامی نامه نوشته بودند که آن فرزند که حضرت ایشان در باب من بشارت داده بودند ظاهر گشت۔ فرزندے پیدا شده که در تحصیل علم و حال رسیده است۔ تجرید و تفرید را از من گذرانده متوجه خاندان است۔ زہے نظر دور بین حضرت ایشان! چیزے که بعد سی سال بظهور رسد، بوجود آن حکم فرموده اند۔

شیخ بعد از احوال حضرت ایشان بسمهرند آمده بود۔ راقم این سطور عفی عنہ وے را دیده است۔ مردے دراز قدے قوی بیکله بود بحکم "اتقیاء امتی برآء عن التکلف" بیچ چپ و راست زمانه بگرد دل آن یگانہ آفاق نگشته است، او را ابدال می‌توان

گفت - مکاتیب حضرت ایشان کہ بشیخ صدور یافته ، در مکتوبات آنحضرت مندرج است ، بدانجا رجوع نمایند - عمر شیخ از ہفتاد تجاوز نموده بود -

### ذکر شیخ یار محمد قدیم قدس سرہ

آن جناب از اصحاب قدیم حضرت ایشان بود و بہ جازتِ تعلیمِ طریقہ امتیاز یافتہ -  
وے را قدیم ازان گویند کہ بعد او یار محمد دیگر کہ جامع دقت اول مکتوبات حضرت ایشان است ، بارادت حضرت ایشان در آمدہ - وے را یار محمد جدید گفتند و این را قدیم -  
بقیام و صیام التزام تمام داشت - ہموارہ استغراق و فرو رفتگی و اضمحلال و استہلاک دامن گیر دل او بود - بغایت وجیہ بود ، ہر کہ وے را سی دید خدا یاد می کرد -  
”اذا رؤا ذکر اللہ“ کہ از علامات اولیاء اللہ نشان دادہ اند، در وے ہویدا بود و ہمسکنت و غربت اتصاف داشت و بفقیر و فاقہ و احتیاط در لقمہ موصوف بود، بہان وضع ناسرادی بسفر حجاز رفت و طواف بیت اللہ و روضہ سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نمود -

قدیمیہ : بعد از مراجعت از سفر کثیر البرکت بیکے<sup>۱</sup> از مخلصان خود گفتہ کہ در محل<sup>۲</sup> یمانی در ہودج آنسرور را صلی اللہ علیہ وسلم بہ آراستگی و پیراستگی ہرچہ تمام تر دیدم ، از غایت لذت و خلوت آن مدہوش گشتم - چون بخود آمدم ، رقصان و پائے کوبان راہ می رقم ، خاجیان در تعجب شدند - بعضے عربان می گفتند ، ”ہذا العجمی مجنون -“

در سنہ ہزار و چہل و شش ورود آن طالبِ معبود بزیارت روضہ منورہ حضرت ایشان قدس سرہ شدہ بود - راقم این سطور عفی عنہ را بخدست آن بزرگوار از قدیم الایام نسبت و داد و اخلاص بودہ است - درین مرتبہ باوے گفتم کہ من مقامات حضرت ایشان و خلفائے ایشان مسودہ می کنم ، اگر سخن چند از مناقب حضرت ایشان از شاہ شنوم ، داخل کتاب نمایم - وعدہ کردہ بود کہ در خلوتے باہم بنشینیم و آنچه داریم در عرضہ بیاریم ، قضا را میسر نشد - وے با کبر آباد برفت و در آنجا بدان جہان پیوست -

۱ - خواجہ محمد ہاشم کشمی<sup>۳</sup> -

۲ - یعنی رکن یمانی -

قدمیہ : حضرت ایشان قدس سرہ کہ<sup>۱</sup> بسوے نوشته اند ، جمیع مشائخ را نافع است و آن اینست : چون طالبی بارادت پیش شا بیاید در تعلیم طریقہ کامل بسیار باید کرد ، مبادا درین امر استدراج شا خواستہ باشند و خرابی منظور علی الخصوص کہ در آمدن مرید فرحے و سرورے پیدا شود ۔ باید درین باب راہ التجا و تضرع اختیار نموده استخارہا متعدد نماید تا آنکہ یقین پیوندد کہ طریقہ را باید گفت ، استدراج و خرابی مراد نیست ، زیرا کہ در بندہائے حق سبحانہ تصرف کردن و وقت خود را در عقب ایشان غارت نمودن بدون اذن او سبحانہ مجوز نیست ۔ کریمہ<sup>۲</sup> ”لتخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربهم“ دلالت برین معنی دارد ۔ عزیزے وفات یافت ، خطاب آمد توئی کہ زره پوشیدہ بودی در دین من بر بندہائے من ، گفت بلے فرمود ہلا<sup>۳</sup> و کلت خلقی الی و اقبلت بقلبک علی ۔

### ذکر شیخ عبدالہادی قدس سرہ

مولانا عبدالہادی قدس سرہ فاضل بود از خلفائے حضرت ایشان و از مشاییر دیار خود ۔ نخستین انتسابے بخادمان قطب المحققین خواجہ ما خواجہ مجد باقی قدس سرہ ۴۴۴ رسانیدہ بود ۔ آنحضرت تربیت وے را بحضرت ایشان حوالہ فرسودند و از دہلی بسہرند ہمراہ حضرت ایشان ما فرستادند ۔ وے ملازم خدمت ایشان گشت و از برکات و نظرات آنحضرت بہرہا یافت ، چنانکہ آنحضرت در مبادی سلوک او از حال وے بحضرت خواجہ قدس سرہما چنین نوشته اند کہ :

”مولانا عبدالہادی حضور باستغراق در نقطہ<sup>۴</sup> فوق پیدا کردہ است و نیز می گوید کہ مطلق سوزہ جل شانہ را در اشیا بصفہ تنزیہ می بینم و افعال را ہم ازو تعالی می دانم“ انتہی ۔

۱ - یعنی آنچہ ۔

۲ - ترجمہ : تا بیرون آری مردمان را از تاریکی با بسوے نور بحکم پروردگار ایشان ۔

۳ - ترجمہ : چرا نگذاشتی خلق مرا بمن و چون توجہ نکردی بقلب خود بر من ۔

و بعد از ورود این حال آن صاحب کمال مدت بسیار ملتزم سده سنہ حضرت ایشان بوده است و کالات و مقامات اکتساب نموده و بدولت خلافت آنحضرت سرفراز گشته - گویند کہ شیخ عبدالہادی و مولانا یار محمد قدیم در خدمت حضرت ایشان بہ حجرہ بودند، مولانا ہموارہ شبہا بقیام صبح کردے و شیخ بیماری مہولہ<sup>۱</sup> داشت - حسرت بر فوت طاقت طاعت و قیام لیل سینمود<sup>۲</sup> و غبطہ بر احوال مولانا داشت و در دل تاسف بر تلف شرف بیداری شب می کشید - روزی حضرت ایشان فرمودند کہ سبحان اللہ حسرت و تاسف شیخ عبدالہادی بر عبادت مولانا یار محمد قدیم را حج آمدہ و کار او را از مولانا بلند برد و از حضیض باوج رسانید - آرے کار<sup>۳</sup> مدبر<sup>۴</sup> بسیار بخش چنین است -

### ذکر خواجہ محمد صادق کابلی قدس سرہ

خواجہ محمد صادق کابلی قدس سرہ از قدمائے اصحاب و خلص احباب و از مجازان حضرت ایشان بود - و ابتداء توبہ<sup>۵</sup> او آن بود کہ وے از اغنیاء روزگار بودہ است و از ملازمان شاہزادہ<sup>۵</sup> ولیعہد - اتفاقاً درد طلب و شوق مطلوب دامنگیر او گشت - در آنچہ بود ازان بیرون آمدہ از الہ آباد عازم ملازمت حضرت خواجہ<sup>۶</sup> ما قدس سرہ گشت و بحضرت دہلی رسید - شنید کہ حضرت خواجہ بدار باقی رحلت فرمودند - بجناب خواجہ حسام الدین احمد علیہ الرحمۃ، کہ از خلص اصحاب حضرت خواجہ قدس سرہ بود، ملازمت نمود و از درد طلب خود اظہار کرد - خواجہ حسام الدین فرمودند کہ اگر طلب حق جل و علا داری بملازمت حضرت ایشان بشتاب کہ دوائے درد تو در نظر شفا بخش ایشان است - از آنجا احرام حریم آن عالی حضرت بست و بشرف ملازمت ایشان رسید و چون طالب صادق بود، بشرف قبول پیوست و مورد عنایت

۱ - بیماری سخت و ہولناک -

۲ - در مخطوطہ ۲ : می خورد -

۳ - مترجم اردو، ترجمہ این عبارت چنین نموده: "بے شک کام بخشش حق کے زیر سایہ ہے۔"

۴ - در مخطوطہ ۲ : بزیر -

۵ - یعنی شاہزادہ سلیم پسر اکبر شاہ کہ پچھانگیر شہرت یافتہ -

و لطف خاص گشت و بمقامات سنجیده و باحوال پسندیده رسید - بنوعی مشمول الطاف گشت که او را داخل زمره فرزندان و محرمان می شمردند و چون بکمال عقل و زیرکی و باداب و اخلاق حسنه آراسته بود ، در سفر و حضر خادم حضور و مصداق خدمات شایسته می شد -

چنانکه منقول است که یکبارے در سفر در ملازمت حضرت ایشان بود ، اتفاقاً منازل همچنان افتاد که آبهای آن دیار بسیار بے مزه و شور بوده است - خواجه مذکور چون وسعت داشت فرمود تا آب جمن که از آنجا در مسافت بعید بود ، بر شتران بار کرده آوردند و بملازمت عالیہ رفتہ عرض نمود کہ آب شیرین بار کرده آورده اند کہ آب دریائے جمن برائے خادمان حضرت طلبیده ام و درین ضمن مجرائے خدمت خود خواست - حضرت ایشان فرمودند کہ جمن معبد کفار است - برداشته آوردن آب آن دشمن تعظیم آن است ، نشاید کہ ما آنرا بخوریم یا وضو کنیم - بعد ازان فرمودند کہ اضاعت آب روا نیست - هر یارے کہ محتاج باستنجا باشد ، ازان آب استعمال نماید و خود بہان آب گرم بے مزه و شور ساختند و رعایت تقوی نمودند -

**کرامت :** گویند کہ خواجه مجد صادق را مرض جزام پیدا شده بود - بعضی اعضائے وے معلول گشت ، چنانکہ یاران از صحبت وے استنکاف نمودند - وے ازین معنی بغایت دل تنگ<sup>۲</sup> شده قرار داد کہ برسبیل نکارت و جسمالت ہجرت نماید - بعضی اصحاب حضرت ایشان رسانیدند بنوعی کہ دل آنحضرت را مہربان گردانیدند - آنحضرت رحم نموده توجہ و ہمت بر رفع آن مرض گماشتہ ، روز دیگر فرمودند کہ استنکاف یاران از وے و دل تنگی وے ازین معنی دیدم ؛ ما را بروے رحم آمد ، مرض وے را بر خود گرفتیم - بعد ازان آثار آن برپائے مبارک ایشان ظاہر گردیدن گرفت و خواجه مذکور صحت یافت - مخلصان عرض کردند حضرت توجہ نمایند کہ از ایشان نیز این مرض سدیف شود - ملتئم ایشان باجابت پیوست ، درین باب نیز توجہ و التجا نمودند و آن مرض را نیز از خود دفع کردند -

۲ - در مخطوطہ ۲ : دل شکستہ -

۱ - یعنی انعام توجہ خاص -



و چون خواجه مذکور بدرجه کمال رسید و حظ وافر از مقامات طریق یافت ، آنحضرت وے را اجازتِ تعلیمِ طریقه فرمودند و خواجه مشار الیه بامر عالی حضرت ایشان باین امر مهم مشغول گشت و از صحبت او طلاب را سرگرمی و انجذاب و تاثیر تمام پیدا شد و در بلده فاخره لاهور اقامت ورزید و قبول پیدا کرد در سنه هزار و پزده وفات یافت -

### ذکر حاجی خضر خان افغان قدس سره

حاجی خضر خان افغان قدس سره از خلص اصحاب و قدماء احباب و از مقبولان و منظوران حضرت ایشان بود و از خلفاء و مجازان آنحضرت - مسکن و مدفن وے قصبه بملول پور است که از مضافات سمرند است و بشرف ملازمت حضرت میانجیو کلان اعنی والد ماجد حضرت ایشان نیز مشرف گشته بولوله شوق و طنطنه عشق در عالم تفرید و تجرید سیاحت بسیار کرده و مشائخ و فقرا را بسیار ملازمت نموده و سفر حجاز و اکثر دیار عرب و طواف بیت المقدس بجا آورده و در ہرجا او را حکایات شیرین و معاملات رنگین پیش آمده ، چنانکه تفصیل آن طولی دارد ، اما بیچ جا دل وے تسکین نیافته - و چون بخدمت شریف حضرت ایشان رسید دلش بیارامید ، ملازمت ایشان گزید - بتلقین ذکر مستسعد گردید - بواردات و مقامات رائقات<sup>۱</sup> مشرف گشت و کار او بجائے رسید کہ روزے حضرت ایشان ابلیس را دیدند ، از وے پرسیدند کہ در یاران ما کیست کہ ترا دست تصرف بروے نیست ؟ گفت حاجی خضر - ہرچند تلاش<sup>۲</sup> و خراش نمودم ، وے بدام من نیفتاد<sup>۳</sup> -

راقم حروف گوید کہ ازین معنی تعجب نکنی کہ حضرت حق سبحانہ در کلام مجید فرموده است : ان عبادی لیس لک علیہم سلطان و نیز در قرآن حمید گفته :  
الا عبادک منهم المخلصین -

۱ - در ہر دو مخطوطہ : و رابقات -

۲ - در ہر دو مخطوطہ 'تلاش' مذکور است و 'تراش' مناسب تر است -

۳ - ہمین طور واقعہ در باب شیخ محمد طاہر لاهوری گذشتہ -

و آنحضرت گاہ گاہ با وے مطایبہ می فرمودند و گاہ از روئے طیبیت وے را خضرا می گفتند و وے عاشق جمال ایشان بود کہ در ہر مرحمت کہ ازان محبوب سبحانی نسبت بان محب جانی سر می زد او فدا می شد۔ حاجی اذان خوش الحان باصوت جہیر گفترے و تا وے در خدمت آنحضرت بودے ، دیگر را اذن نبود و اذان او در دلہا بغایت موثر بود۔ شب ہائے جمعہ بر حجرات مسجد حضرت ایشان بر آمدہ صلوات طیبات برسید کائنات علیہ و علی آلہ الف صلوات و تسلیات باواز خوش تا دیر خواندے و در اوقات سحر بلکہ اکثر شب ابیات و اشعار بنغمہ سرائیدے و گریستے۔

این حقیر یک بار در عشرہ اخیرہ ماہ مبارک رمضان در حال حیات حضرت ایشان با حاجی در یک حجرہ معتکف بود۔ این حقیر در دو روز اخیر عشرہ کتاب خلاصہ کیدانی شرح مبسوط جامع روایات مسمی بمعراج المومنین تصنیف نمودہ۔

القصہ نمی دانم کہ از ذکر و تلاوت وے بگویم و یا از نماز و اوراد و یا از مراقبہ و استغراق وے سرایم یا از دردسندی و سوزگذاری وے بیان کنم و یا از خدمتگاری برادران حقیقت و مخلصان طریقت شرح نمایم۔ غرض کہ یک لمحہ وے را غافل نیافتم۔ در دیار بجاوڑہ و بہلول پور و غیر آن مردم بسیار از افغان و غیرہم بطفیل صحبت شریف وے بہدایت رسیدند و برخے بمراتب کمال حال پیوستند چنانکہ از حاجی تعلیم طریقہ یافتند۔

ازانجملہ است حقائق آگاہ شیخ آدم نبوری اولاً اخذ طریقہ از خدمت حاجی نمودہ سلوک و کسب کمالات کرد۔ بعد ازان بملازمت گرامی حضرت ایشان رسید چنانکہ تفصیل این در ذکر شیخ آدم بیاید ان شاء اللہ۔

حاجی در بجاوڑہ کہ خبر ارتحال حضرت ایشان شنود ، بیہوش گردید۔ چون بہوش آمد از ہان جا افتان و خیزان و دریائے اشک از چشمہ چشم ریزان و صیحہ و نعرہ زنان و فریاد و فغان کنان ، گریان و بریان بمنزل حضرت ایشان رسید و خود را بر اقدام مخدوم زادہ ہا انداخت و بے طاقتیہا از فرط محبت و نا شکیبائیہا از افراط عشق کہ بالحضرت داشت ، بسیار نمود۔ ماتم آنحضرت را از سر نو تازہ ساخت و اذان

گفت کہ بیاد حال حیات حضرت ایشان در جمیع اصحاب و اہل محلہ برپا کرد - ہمچنانکہ بلال بعد وصال سید کائنات علیہ الصلوٰات و التسلیٰات از شام بمدینہ سکینہ<sup>۱</sup> حضرت سید امام رسیدہ و اذان گفتہ بر اہل مدینہ ماتم نبوی را تازہ کرد - حاجی از درد مفارقت ایشان ہموارہ می نالید تا آنکہ بعد اندک مدت از ارتحال حضرت ایشان بخدمت آن حضرت رسید غفراللہ لہ و رحمہ اللہ رحمتہ واسعتہ -

### ذکر شیخ احمد دینی (دیوبندی) قدس سرہ

دین (دیوبند) شہرے ست نزدیک سہارن پور بوڑیہ<sup>۱</sup> - شیخ از انجا بود و اکثر عمر در سیر و سیاحت گذرانده از مخلصان قدیمی حضرت ایشان بودہ است - پیش از درآمدن آنحضرت درین راہ ، وے پیش ایشان سبق می خواند - و سفر پورب<sup>۲</sup> دران ایام بہراہ ایشان کردہ - جہات اخلاص بحضرت ایشان قوی داشت بعد ازان بنا بر اتفاقات بہ برہانپور افتادہ - بشیخ فضل اللہ کہ از مشاہیر مشائخ آن دیار بود ارادت آورده بخدمت آن عزیز مدت مدید بسر بردہ و خلافت و ارشاد ازان عزیز یافتہ کہ ناگاہ جذبہ<sup>۳</sup> این راہ او را بشاہراہ دولت ملازمت حضرت ایشان رسانید و بشرف صحبت آنحضرت سعاد تمند گردانید و اخذ طریقہ از آن حضرت نمودہ و قدم حقوق معرفت و اخلاص وے موجب مزید لطف و مرحمت آنحضرت گشت -

درین اثنا حضرت سید میر محمد نعمان بخلافت مستسعد گشتہ عازم برہانپور شد - آنحضرت تربیت شیخ را حوالہ<sup>۴</sup> میر فرمودند و او از صحبت میر بہرہ تمام یافت تا آنکہ بسیاری از طالبان حق را بوے رجوع شد و صحبت او اثر بخش گردید - بعد ازان باز بخدمت حضرت ایشان و بعنایات ممتاز گردید و مدتہا باستان قبلہ راستان بہ نیازمندی تمام گذرانید و فیوض و برکات بسیار برداشت - و خلافت و اجازت ازان حضرت یافت -

۱ - 'بوڑیہ' قصبہ اے ست نزدیک سہارنپور کہ ضمیمہ نام سہارنپور شدہ -

۲ - یعنی دیار شرق -

صحبت او را آنقدر اثر پیدا شد که هر که از وی مشغول می‌گشت ، از غلبهٔ جذبہ بے اختیار بر زمین می‌طپید و بعضی بے پوش مطلق می‌گشتند و برخی در گریه و زاری و نعره و صیحه سر افتادند - توجه و تصرفات وی بغایت اثر داشت - چندگاه در اکبر آباد بر مسند مشیخت نشست و عالم از صحبت فیض بخش وی رشد و ہدایت یافتند -

و از دولت ہمت و صحبت شیخ مشار الیہ مرحوسی قاسم خان کہ صاحب صوبہ بنگالہ بود از تشیع بہ تسنن سہمت شدہ بود در خدمت شیخ تائب گشتہ واردات آوردہ و طریقہ گرفتہ و صحبت تمام بشیخ حاصل نمودہ و صاحب توفیقات و طاعات و مصدر انواع خیرات گشتہ و بالتاس خان مشار الیہ شیخ نیز سیر ملک بنگالہ نمود - وی را آنجا قبول عظیم و تصرف جسم حاصل گردید چنانکہ طلاب بسیار از علما و صلحا و اکابر و اصاغر در رقبۂ ارادت وی در آمدند و جمعے بخلافت و اجازت شیخ ممتاز گشتند و الحال در مقام ارشاد اند -

گویند کہ شیخ در اول مشیخت در خدمت آنحضرت قدس سرہ عرضداشت نوشت کہ من در خود پیچ حال و کمال نمی‌یابم - دو کس را ذکر گفتہ بودم ، چنین و چنان احوال بر ایشان ظاہر گشت - آنحضرت در جواب وی چنین نوشتہ اند کہ احوال آنها فی الحقیقہ عکس احوال شاہست کہ در آئینۂ استعداد آنان بظہور آمدہ است - چون آن دو تن صاحب علم بودہ اند ، درک احوال نمودہ اند و مقصود حصول احوال ست علم باحوال دولتی دیگر است کہ جمعے را این علم بدہند و جمعے را ندہند - پر دو ارباب ولایت اند - تم کلامہ المقدس -

و چون شیخ از سر ذہول باوجود آگاہی از دوام آگاہی استفہار نمودہ ، آنحضرت در جواب وی نگاشتہ اند کہ دوام آگاہی کہ عبارت از حضور باطن است ، بجناب قدس خداوندی جل سلطانہ شبیہ بعلم حضوری ست کہ دوام لازم او ست - پیچ شنیدہ اند کہ شخصی در وقتی از اوقات از نفس خود غافل گردد و ذہول نسبت بخود پیدا کند - غفلت و ذہول در علم حصولی متصور است کہ مغایرت درمیان ست و در علم حضوری حضور در حضور است -

شیخ در سن ہفتاد سالگی بعالم آخرت رحلت نمود و در اکبر آباد بیاسود ۔

### ذکر شیخ احمد برکی قدس سرہ

شیخ احمد برکی قدس سرہ از خلفائے حضرت ایشان است ، عالم و عامل بوده در اصل از بلدهٔ واد۱ است کہ میان کابل و قندھار واقع است و والد ماجد وے خدمت خواجہ از آنجا انتقال نموده در بلدهٔ کانکریت معروف بہ برک متوطن شدہ ۔ مسکن وے در اینجا ست ۔ مکتوبات قدسی آیات حضرت ایشان بدان ملک رسیدہ ۔ شیخ بشرف مطالعہ کلام آن فخر انام مشرف گردیدہ سابقۂ سعادت ابدیہ دل وے را باعث آئند حضرت ہدایت نمود ۔ بہان حال بے اہمال متوجہ حضرت سہرند گشت و بشرف ملازمت آنحضرت مستعد گردید و از یمین توجہ حضرت ایشان و صدق ارادت خود در یک ہفتہ کار او بانجام رسید و حضرت ایشان او را خلافت دادہ رخصت فرمودند ۔

وے از اقطاب دیار خود شدہ ، چنانکہ حضرت ایشان اشعارے باین معنی فرمودہ اند در مکتوبے کہ بوے نوشتہ اند :

”روزے توجہ بحال شا نمودہ آمد ، دید کہ مردم آن دیار بجانب شا می دوند و التجا بشا می آرند ۔ معلوم شد کہ شا را مدار آن زمین ساختہ اند و مردم آن حدود را مربوط بشا داشتہ لله الحمد والمنۃ علی ذلک ۔ ظہور این معاملہ را از جملہ واقعات نیگارند کہ از مظان ریب و اشتباہ باشد بلکہ از محسوسات و مشاہدات شمرند ۔“

دیگر نوشتہ اند کہ :

”از عدم اطلاع کہ ینبغی باحوال خود و یاران خود در آزار نباشند و آنرا دلیل بے حاصلی خود ندانند ۔ احوال یاران در آئینہ داری کہالات شا کافی ست ، احوال شا ست کہ بطریق انعکاس در یاران ظاہر گشتہ ۔“

و نیز در مکتوبے کہ بشیخ یوسف برکی نوشتہ اند ، نگارش فرمودہ اند کہ :

۱ - در مخطوطہ دوم : شہر واد ۔

”مولانا احمد برکی عوام او را از علمائے ظاہر می دانند و او نیز علم باحوال خود و یاران خود ندارد - سرش آنست که باطن او متوجه شہود تنزیہی ست کہ موطن جہل ست و ایمان او در رنگ ایمان علما بغیب ست - باطن او از بلند فطرتی التفات بشہود کثرت آمیز نہ کرده است و ظاہر او بہ تربات صوفیہ مغرور و مفتون نگشته وجود شریف او دران نواحی مغتم ست - این حال کہ شاہ از حصول آن خبر داده اید مولانا دیر ست کہ بان حال متحقق است ، علم او لم یعلم ، نزد فقیر مدار آن بقعه بر وجود مولانا ست - عجب ست کہ بر اہل کشف آن نواحی چگونہ مخفی مانده است -“

در علم فقیر بزرگی مولانا در رنگ وجود آفتاب ظاہر و باہر ست - تم کلامہ

القدسی -

و نیز آنحضرت بعد ارتحال او در عزائے وے بفرزندان وے نوشته کہ :  
”وجود شریف مولانا درین وقت مرسلانان را آیتے بود از آیات حق  
جل و علا و رحمتے از رحمتہائے او تعالی اللہم لا تحرمانا اجرہ -“

و نیز حضرت ایشان بوے مکتوبے نوشته بودند کہ در مکتوبات اندراج یافتہ  
است کہ :

”صاحب منصب علم ست مخدوما! قطب الاقطاب صاحب علم ست  
و اقطاب بقعات در رنگ اجزائے ویند و دست و پائے او - بعضے را علم  
بمداریت خود بود و بعضے دیگر را نبود - نوشته بودند کہ فنا فی اللہ  
و بقا باللہ تا اکنون بدست نیامد - چہ توان کرد کہ شاہ در صحبت کم  
بوده اید و این قدر مکث نکردید کہ از حصول بعضے از احوال شاہ اطلاع  
داده شود - اکنون از ہندوستان فنا و بقائے شاہ را مشاہدہ می کم - این دو  
کمال کہ گفته اند ، در شاہ احساس می نمایم و شاہ انکار این معنی می نمائید -  
مسافت بعیدہ در میان ست تا ملاقات صوری میسر نشود ، اطلاع بر احوال  
مکنونہ متعسر ست - مشائخ در فنا و بقا سخنان گفته اند کہ ہمہ بر سر و



واشارت ست ، از خود کسی چه دریابد و حضرت حق سبحانه همه را علم احوال نمی بخشید - شخصی را علم باحوال عطا فرموده پیشوا می سازد و جمعے را باو مربوط ساخته ہر تہہ کمال و تکمیل می رساند - ع :

خاص کند بندہ مصلحت عام را “

قدسیہ : مولانا در خدمت حضرت ایشان نوشته اند کہ :

”یکے از یاران دیدہ کہ آنسرور علیہ السلام فرمودند کہ شیخ احمد برکی را و یاران او را قبول کردیم - و صالحے دیگر دیدہ کہ حضرت رسالت پناہ علیہ السلام فرمودند کہ شیخ احمد برکی دو رنگ خرپزہ می پزد - درویشے دیگر سه مرزعه دیدہ ؛ دو پختہ یکے سبز در میان ہر دو ، وے را گفتند این مرزعه از آن رسول اللہ ﷺ است و آن مرزعه از قطب وقت و این مرزعه سبز کہ مابین ست از آن شیخ احمد برکی -“

قدسیہ : وے گفته کہ در ولایت اقدام متفاوت اند و آن درجات خمسہ است - ہر کہ بولایت قلبی رسید مشہود او صفات فعلیہ است و ہر کہ بولایت روح رسید مشہود او صفات ذاتیہ و ہر کہ بولایت ستر رسید مشہود او تجلیات ذاتیہ و ہر کہ بولایت خفی رسید ، مشہود او تنزیہات و تقدیسات ست و ہر کہ بولایت اخفی رسید در آن مرتبہ اتصال بے کیف و وصل عریان با یاس -

کرامت : در آن ایام کہ احداد<sup>۱</sup> خروج نمودہ بود ، بنا بر عداوت قدیمی کہ با اہل بلدہ شیخ مذکور داشت ، علی الخصوص بقوم شیخ ، ہموارہ بر سر تاخت و تاراج آن بلدہ بود و از این رو بر آن مردم زلزلہ عظیم بود - شیخ از شر ظلم آن ظالم بحضرت ایشان پناہ آوردہ نیازنامہ درین نوشتہ است - آنحضرت در جواب وے نوشتہ اند کہ بقعہ شما از شر او محفوظ خواہد ماند ، خاطر ازین معنی جمع دارند ، ہمچنان واقع شد - اطراف و نواحی قریہ ہمہ از دست آن متغلب بتاراج رفت و بان بقعہ از وے گزندے نرسید -

**کرامت :** حضرت ایشان بشیخ نوشته اند که اگر شما را سفری پیش آید ، باید که شیخ حسن را نائب خود سازند - بعد از چند روز از وصول مکتوب شیخ را در نواحی سنه هزار و بیست و شش سفر آخرت پیش آمد - بعد از ارتحال شیخ عثمان از سفر اکبرآباد مراجعت نموده بخدمت حضرت ایشان رسید - آنحضرت خبر ارتحال شیخ را بوئے فرموده فاتحه بروح شیخ خواندند - از شیخ عثمان بے اختیار گریه و زاری ظاهر شد - از غلبه درد مصیبت بیہوش گشت و بر زمین می طپید - مردم از ہر طرف بمنع او درآمدند - حضرت ایشان فرمودند کہ او را منع مکنید کہ آسمان و زمین بر ارتحال شیخ می گریند - اگر برادرش گریه چرا منع باید کرد - و بعضی یاران ازین سخن تعجب نمودند - آنحضرت فرمودند کہ شیخ از آن اولیاء اللہ بود کہ نہ مردم وے را شناختند و نہ وے خود را شناخت چنانکہ ولایت وے بود -

### ذکر شیخ یوسف برکی قدس سرہ

شیخ یوسف برکی قدس سرہ از مجازان حضرت ایشان است ، از ارباب وجد و شوق و اصحاب نعرہ و صیحه بود - نخستین انتساب او بیکے از مشائخ نواحی وطن مالوف وے بوده است و استہلاک در توحید صوری از آن عزیز حاصل نموده - درین اثنا در واقعہ دید کہ بزرگان بمدحت حضرت ایشان زبان کشوده او را دلالت بملازمت حضرت ایشان نمودند - وے بخدمت آنحضرت عریضہ محتوی بر احوال خود نوشته ارسال داشت - آنحضرت در جواب وے نوشتند کہ این قسم احوال مبتدیان این راہ را دست می دہد ، اعتبار ننہایند بلکہ نفی آن نمایند - بعد وصول نواز شنامہ حضرت ایشان وے را شوق دیدار حضرت ایشان پیدا شد - بصد نیاز و انکسار بشرف عتبہ بوسی مشرف گشت و سعادت قبول یافت - در اندک مدت وے را مراتب کمال حاصل گردید تا آنکہ حضرت ایشان وے را اجازت دادہ بجلندھر کہ قصبہ ایست نزدیک سہرند صانہا اللہ سبحانہ عن الآفات رخصت نمودند - وقت رخصت و ہنگام وداع نعرہا و صیحہا از وے ظاهر گشت و کرہا و بے طاقتہا نمود

و فرط اخلاص و افراط محبت و عشق آنحضرت از وے محسوس و مشهود می گردید - بعد از مدت قلیله بخدمت حضرت ایشان میرسید و مستفیض و مستفید می گردید و بوطن عود می نمود - و گاه گاه عرائض مشتمله بر احوال خویش بآنحضرت می نوشت و مورد جواب می گشت - حضرت ایشان در مکتوبے که بمخلصے نوشته اند ، مرقوم فرموده اند که شیخ یوسف بما نزدیک اند و تا مدتی اینجا بوده اند ، فوائد بسیار اخذ نمودند و بحقیقت فنا اطلاع یافتند و بمیعاد باز آمدن خانه رفتند - مردے مستعد صادق الاخلاص است -

قدسیه : وے گفته که در اوائل حال دران ایام مغلوب وحدت وجود بودم - در غلبات این حال که خود را حق می یافتم می گفتم<sup>۱</sup> که اگر فی الواقع من حقم چنین شود و چنان گردد ، همچنان بوقوع می آمد و چیز های عجیب و غریب بظهور می رسید - و پر که دران وقت از ارباب حاجات حاجت می طلبید می گفتم که اگر من حقم حاجت تو برآید ، همچنان می شد - و وقتی که حال فرود می آمد و خود را بنده می دیدم ، دران وقت ازین امور چیزے بظهور نمی پیوست - شیخ در حدود ثلثین و اربع بعد الالف (۳۴۰۵۱) ارتحال نمودند - مدفن شیخ در قصبه جلندهر واقع است -

### ذکر شیخ کریم الدین عرف عبدالکریم قدس سره

شیخ کریم الدین<sup>۲</sup> قدس سره مسکن وے موضع عثمان پور کهتر من اعمال پرگنه<sup>۳</sup> اٹک است ، نزدیک بابا حسن ابدال که میان لاهور و کابل واقع است ، از آنجا رایے بکشمیر جدا می گردد - شیخ از خلفا و اصحاب مشهورین حضرت ایشان است ، صاحب تصرف و خوارق بود ، درآن دیار از تصرف آن بزرگوار شورے ست - وے از زمینداران آن دیار بوده است -

سبب ارادت خود بحضرت ایشان قدس سره پیش این حقیر نقل می کرد که در سن شباب بحمت طلب علم بلاهور آمده بودم - علم ظاہری شروع نموده که بخاطر من افتاد که اگر درین حال بمیرم خدا را ناشناخته مرده باشم ، ترک خواندن کردم ، بوطن باز

۱ - یعنی باخود می گفتم -

۲ - در مخطوطه ۲ : عبدالکریم -

گشتم و بطاعت و عبادت مشغول گشتم - طلب مرشد در نهاد من افتاد - شبی در واقعه صورت مبارک بزرگی را دیدم که از جمال یوسفی نشانمند بود و کمال و جاهت و وقار داشت - بخاطر رسید که مرید این عزیز شوم - از واقعه در آمدم ، در حیرت افتادم که این بزرگ را کجا توان یافت - باخود گفتم که هرچه در خواب دیده می شود ، در بیداری بظهور می آید - شب دیگر باز به آن حلیه پایون بنظر در آمدم ، مرا عشق آن صورت زلیخا وار بقرار ساخته ، و همچنین چند کورت دیدار آن بزرگوار با نهایت حسن و جمال نمودار گشت و آرام بخش دل مضطرب گردید - بعد از آن رؤیت در منام نمود ، بقرار آرامی و بقرار دامنگیر دل شد ، تا با یارم که همراز بود ، قرار دادم که در شب بعد از نماز تهجد به من اشارت کنی که به آن وقت بظهار مردم خانه و والده خود در طلب خدا برآیم - آن یار به آن وقت آمد و مردم خانه همه در خواب بودند که دیوانه وار از خانه برآمدم و بهندوستان افتادم تا پسرند رسیدم پیش غفران پناه شیخ جوهر که از مشاهیر علما و اهل تقوی بود ، رفتم و اظهار کردم که مرا به پیرم دلالت کند که متشرع باشد ، شیخ گفت غم مخور که خواهی یافت - از و رخصت شدم ، بخاطر کردم که بجانب اکبر آباد بروم شاید که در آن سرزمین مرشدی بیابم - اتفاقاً در اثنای بازار سهرند باصوفی منشی ملاقات افتاد ، با و طلب خود را اظهار کردم ، و نشان حضرت ایشان داد - مرا مسجد و خانقاه ایشان بنمود -

آمدم و بیرون دروازه ایشان ایستادم ، احوال ظاهر من در غایت افلاس بود - درویشی رفت و بخدمت آنحضرت رسانید که مرده مفلس آمده است ، می خواهد که ملازمت نماید - حضرت ایشان فرمودند که او را بیارید - درون رفتم ، چون نظر من بر دیدار فائض الانوار آنحضرت افتاد ، دیدم که حضرت ایشان اندک که صورت و حلیه مبارک ایشان قبل ازین بکرات و مرات در واقعات دیده بودم - گریه شوق و صیحه ذوق در من گرفت - خواستم که در قدم ایشان بیفتم ، حضرت ایشان مرا در کنار کشیدند و ساعتی باخود داشتند و من بزور و غلبه حال خود را کشیده برپائے ایشان افتادم و تا مدتی گریه و زاری و بے اختیاری داشتم - حضرت ایشان سر مرا از پائے مبارک خود برداشتند - بالفور

ہاں وقت بحجرہ بردند و طریقہ فرمودند۔ عرض کردم کہ مقصود من حاصل شد، باآنکہ روش آنحضرت چنان بود کہ طالب مدتها آمد و شد بخدمت ایشان می کرد، آن زمان بتعلیم طریقہ می نواختند۔ تم کلام الشیخ۔

**درجہ :** یکبارے حضرت ایشان را گذر بوطن شیخ افتاده بود۔ اتفاقاً جماعتی از مریدان شیخ بخدمت حضرت ایشان آمدند و عرض کردند کہ حضرت ایشان از خوان الوان نعمت خود بما نصیبی ارزانی دارند۔ حضرت ایشان شیخ را طلبیدند، پرسیدند کہ این مردم را طریقہ گفته آید یا نہ؟ گفت آنچه از حضرت ایشان بمن رسیده بود، بایشان رسانده ام۔ حضرت ایشان فرمودند ”زبان من زبان شیخ کریم الدین، آنچه وے گفته من گفته ام۔ بروید، بکار خود مشغول باشید۔ پیرہنے کہ در بدن مبارک ایشان بود برآورده بشیخ کریم الدین عنایت فرمودند۔

**قدسیہ :** شیخ پیش راقم این سطور می گفت کہ بعد از دویم سال از حین اخذ طریقہ در مسجد حضرت ایشان قبل صبح صادق سر بزانوئے مراقبہ نشسته بودم، غیبت در ربود، دیدم کہ چہار کس مثل من پہلوئے من نشسته اند و ہر چہار کس من۔ بافاقت آمدم و لاحول خواندم و باز مشغول شدم۔ باز ہاں چہار ہم شکل<sup>۱</sup> را نزد خود نشسته دیدم۔ بصبح آمدم، لاحول بر زبان راندم، سہ مرتبہ ہمچنین واقع شد۔ مرتبہ<sup>۲</sup> چہارم (چون مرا) غیبت<sup>۲</sup> برد، دیدم کہ شخصی نورانی سفید ریشی عصا در دست از جانب حجرہ مسجد پیدا شد، سلام گفت، رد سلام کردم۔ بعد ازان گفت کہ خود را چون مے بینی، بمجرد گفتن او حال من دگرگون شد۔ بعد افاقت گفتم کہ من خود را چنین می بینم کہ وطن من ازینجا دو صد کروہ است، دست خود را ازینجا فراز کنم و ہرچہ آنجا ست اینجا آرم، تمام ملک بمن متصل و نزدیک شدہ است۔ گفت می دانی صاحب این وقت را چہ می گویند؟ گفتم نہ، گفت قطب می گویند۔

**قدسیہ :** شیخ می گفت کہ ہر من وقتی رسیده بود کہ در آن وقت خود را چنان یافتم کہ اگر تمام عالم بنظر من در آید، بیک نگاہ بمقصود رسانم۔

۱ - در ہر دو مخطوطہ : شکل۔

۲ - در مخطوطہ دوم : غیبت برد و در مخطوطہ اول بست مرد۔

قدسیہ : و ہم شیخ سے گفت کہ من یکبارے بقصد ملازمت حضرت ایشان می آمدم ۔ در سرائے فضل آباد در واقعہ دیدم کہ مرا بر تخت سلطنت نشانده اند و سلطان وقت دست بستہ پیش من ایستاده است ۔ از آنجا بخدمت حضرت ایشان آمدم ۔ آنحضرت دران مرتبہ مرا خلافت مطلق عنایت فرمودند ۔

قدسیہ : و ہم شیخ گفتہ کہ حضرت ایشان مرتبہ اولیٰ مرا اجازت مرید گرفتن دہ کس فرمودہ بودند و مرتبہ دوم کہ بخدمت آنحضرت رسیدم ، اجازت تعلیم طریقہ بہفتاد کس فرمودند و مرتبہ سیوم کہ واقعہ مذکورہ دیدہ بودم ، اما بحضرت ایشان آنرا عرض نکرده بودم ، آنحضرت مرا خلافت مطلق عنایت نمودند ۔

قدسیہ : و ہم شیخ گفتہ کہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ را در واقعہ دیدم گوئیا می فرمایند تو بجانب ما بیا ۔ مرا خوف حضرت ایشان در آن وقت غالب آمد و بخاطر افتاد کہ پروردہ نعمت حضرت ایشان باشم و جانب غوث اعظم بروم ، نیک نباشد ۔ سکوت کردم و از غلبہ خوف از واقعہ بافاقت در آمدم ۔ بعد ازان تا یک سال حال برین سنوال بود کہ ہر کرا طریقہ نقشبندیہ می گفتم ، در عین ذکر نقشبندیہ نسبت قادریہ از خود حاصل وقت مرید می شد ۔

درجہ : روزے کنیزے پیش شیخ آمد و گفت کہ فلان زن این جزوی مبلغ بخدمت شا فرستاده است ۔ اتفاقاً شیخ با اصحاب خود سر ہراقبہ فروربدہ بود ، چون سر برداشت نظر شیخ بران کنیز افتاد ، جال وے دگرگون شد ۔ مست وار بہ جذبہ بسیار پیش بی خود رفت ۔ بی بی عاقلہ بود ، دریافت کہ اثر نظر شیخ بروے افتادہ است کہ او بدین حال دیوانہ مثال گردیدہ ۔ از مشاہدہ حال کنیزک در وے نیز جذبہ در گرفت ۔ خواست کہ ترک ستر کردہ بملازمت شیخ شتابد ، شوہرش ہزار محنت وے را نگاہ داشت کہ ترا با سترے فرستم ۔ این سخن بسمع شیخ رسانیدند ۔ شیخ خلیفہ خود شیخ جوہر را بخانہ وے فرستاد ، آن خلیفہ وے را طریقہ فرمود و در وے بغایت تاثیر نمود ۔

تصرف : شیخ عبدالنبی کہ مردے عالم و فاضل در قریہ شیخ مرجع خلق اللہ بود ، روزے شیخ را دعوت کرد و بعد از فراغ از طعام بچسب شد کہ مرا طریقہ ہفرمایند ۔



شیخ گفت در مسجد بیرونِ خانہ بیا ، آنجا با من بیعت کن و طریق بگیر ۔ گفت در خلوت بگوئید ، شیخ دانست کہ او عار می کند از آنکہ در حضور مردم مرید من شود ۔ فرمود کہ در خلوت نمی گویم ۔ وے گفت کہ اگر در خلوت بمن طریقہ نگوئید ، من مرجع خلقم ، در مردم شہرت دہم کہ شاہ مبتدعید و مردمانرا منع کنم کہ پیچکس پیش شاہ نرود ۔ شیخ از غیرت بر آشفت و از آنجا برخاست و گفت ”ہرچہ از دست تو می آید از شکوہ و شکایت پیش خلق بکن و درین باب تقصیر منہ ۔“ وے پیشہ شکایت شیخ پیش گرفت ۔ چند روز نگذشتہ بود کہ خان و مان او خراب شد ، وے و پسرش عنقریب ہلاک شدند و خانہا خالی بماند ۔

**تصرف :** شیخ موسی شوین کہ در ملک خود بجاہ و حشمت مشیخت ممتاز بود ، بتقریب کارے بقریہ شیخ آمدہ بود ۔ اتفاقاً بدیدن شیخ آمد ، شیخ پرسید کہ شاہ در کدام سلسلہ مریدید ؟ گفت مرید شیخ عیسی بلوتی ام و خلافت از آنجا دارم ۔ شیخ فرمود کہ بخود متوجہ شوید کہ از من چیزے بشا رسد ۔ وے سرفرود انداخت و شیخ بتوجہ پرداخت و بزبان بیانِ طریقہ نکرد ، و روشِ شیخ بود کہ محض بتوجہ و تصرف طریقہ نقشبندیہ در دل طالب القا می نمود و نہال ذکر در مرعزارِ دلِ مرید بتصرف باطن می نشانند کہ در ساعت دلِ مرید بذکر متجوہر می گشت ۔ بعد از لمحہ شیخ موسی سر برداشت و گفت کہ نسبت شیخ عیسی از باطنِ من زائل گشت و نسبت شاہ بر دلِ من متمکن گردید ۔ بعد ازان کہ بخانہ خود رفت ، بہ پسر خود شیخ اسحاق اظہارِ این معنی نمود و او را ترغیب بصحبتِ شیخ فرمود ۔ پسرش با جلالت شیخ زادگی بدیدن شیخ آمد و شیخ بدست خود بہ تعمیرِ حجرہ مشغول بود و گل و لائے بدست و پائے شیخ رسیدہ ۔ دران شیخ زادہ آمد و سلام کرد ۔ شیخ نگاہے بجانب او انداخت و فرمود کہ دست بشویم و بشا مصافحہ کنم ۔ وے فریاد برآورد کہ حضرتم بمجرد نگاہے از شاہ نسبتے کہ ہفت ماہ است کہ از خلیفہ خواجہ مجد باقی قدس سرہ اعنی شیخ تاج سنبھلی گرفتہ بودم از من زائل گشت و نسبت شاہ بجائے آن نشست ۔ وے شیخ زادہ را درون حجرہ برد و بوے متوجہ شد و در حین توجہ القائے طریقہ انیقہ کرد ۔ بہ مجرد توجہ شیخ ، شیخ اسحاق سست گشت و چون شتر کف از دہانِ وے می رفت و اضطراب و بے طاقتی

از وے ظاہر می شد۔ بے اختیار می جست ، خود را بر سقف حجرہ می زد و بر در و دیوار می افتاد۔ دیوانہ وار گشت۔ شیخ برخاست و زنجیر در حجرہ از بیرون بست ، از صبح تا نیمروز گذشت ، وے بے ہوش و مدہوش افتادہ بود۔ بعد ازان شیخ در حجرہ باز کرد و نزدیک وے بنشست و متوجہ گشت، بافاقت آمد و سر پرپائے شیخ نهاد و گفت ”دوات و قلم طلب کنید کہ حضرت ایشان اینجا حاضر بودند و با من کلام فرمودہ ، بنویسم تا فراموش نشود ، فرمودہ اند :

”عن احمد السمرندی الی اسحاق السندي - یا اسحاق ! انت ولدی و خلیفتی

فی جمیع الرموزات الحقیقی<sup>۱</sup> و الدقیقی وانی مغفور و انت مغفور و من توسل

بک ایضاً مغفور و اقرء لحبیبی و خلیفتی مولانا کریم الدین منی السلام۔“

شیخ باوے گفت کہ الحال کہ حضرت ایشان ترا خلافت دادند، ہمین بسند است۔ وے را رخصت فرمود۔ او بخانہ خود رفت و مردم آنجا بسیار بوے گردیدند۔ اول کسی کہ مرید وے شد ، میرک مسعود بیگ بن احمد بیگ خان کابلی ست کہ یکے از امرا بود۔ علم و فضلا و مشائخ کہ بہرہ میرک مشارالیہ بودند از راہ حسد و غیرت بوے گفتند کہ اسحاق مرید شیخ عیسی بلوقی ست ، بدروغ خود را نقشبندی می کرد۔ وے از ارادت شیخ اسحاق پشیمان گشت و دو سہ روز گذشت کہ میرک بخدمت شیخ اسحاق نیامد۔ شیخ اسحاق برخاست و بخانہ میرک رفت۔ از بس کہ طعن طاعنان در وے اثر کردہ بود ، تعظیم شیخ اسحاق ننمود۔ شیخ اسحاق را غیرت در گرفت ، آنجا نشست و رجع القہقری نمودہ بمنزل خود آمد۔

بہ شب میرک در واقعہ دید کہ گوئیا حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ حاضر اند۔ گاہ چنان می بالند کہ تمام زمین و آسمان را در می گیرند و گاہ چون سوزنی لاغر می شوند و بمیرک خطاب کردہ فرمودند کہ اے مردک! مردان خدا را نمی شناسی۔ از غایت خوف لرزہ بر اندام وے افتاد و از غلبہ خشیت از خواب درآمد۔ بہان لحظہ بخدمت شیخ اسحاق رسید و بصد نیاز و انکسار برپائے افتاد و طلب عفو تقصیر نمود

۱ - فی ترکیب هذه العبارة نظر۔

وگفت کہ این جماعت حامدان را ہرچہ فرمائی بکنم کہ اینہا در خطر جان و ایمان من کوشیدہ بودند۔ شیخ اسحاق فرمود کہ اینہا را از پیش خود دور کن، وے ہمچنان کرد۔

مرتبہ دوم کہ شیخ اسحاق پیش شیخ کریم الدین آمد، وے را ذکر نفی و اثبات فرمود۔ بمجرد گفتن ذکر در شیخ اسحاق در گرفت و او را حرارتے و سوزشے پیدا شد کہ اگر آب دریا تمام بخورائند، کفایت نکند۔ کوزہ کوزہ آب می دادند و او می خورد و سیراب نمی شد و می گفت سوختم سوختم و تا چند روز سخن نکرد۔ بعد ازان شیخ از احوال او پرسید، گفت من نمی دانم کہ کیستم؟ مردم یا زخم، در زمین یا در آسمان۔

**تصرف:** شیخ گفتہ کہ یکبارے اہلیہ خود را ہمراہ گرفتہ بخدمت شریف حضرت ایشان آمدہ بودم۔ چون خواستم کہ وداع شوم، اہلیہ من گفت کہ بہتر آنست کہ من ہم از حضرت ایشان اخذ طریقہ نایم و روبروے آنحضرت شدہ رخصت شوم۔ بخدمت حضرت ایشان عرض کردم۔ فرمودند کہ وقت خلوت بیائید۔ بردم و عرض کردم کہ می خواہد کہ از حضرت ایشان طریقہ بگیرد۔ فرمودند خوب۔ سر بمراقبہ فروردند، بعد از دیرے سر بر آوردند، فرمودند کہ شیخ کریم الدین! اورا بتو سپردیم، از تو ذکر خواہد یافت۔ بعد ازان ہرچند توجہ کردم ذکر در وے نمی گرفت۔ بعد از نماز تہجد بکلمہ لا الہ الا اللہ مشغول نشستہ بودم و اہلیہ من نیز عقب من تہجد گذارده نشستہ بود کہ از زبان لا الہ الا اللہ بلند برآمد۔ حال بر وے متغیرگشت و جذبش درگرفت و چون مرغ نیم بسمل بر زمین می طپید۔

و دران ایام کہ شیخ باعیال خود و اصحاب خود بخدمت آنحضرت آمدہ بود، ایام عزلت حضرت ایشان بود و کم کسے را از محرمان، چہ جائے غیر محرمان، آنجا بار بود۔ اما حکم بود کہ شیخ و یاران شیخ دران حریم بار داشتہ باشند۔

**کرامت:** یکے از مریدان شیخ بیمار بود، خبر بشیخ بردند، آمد و برابر آن مرید بر عریش دیگر خواب کرد تا در واقعہ حیات و ممات او را مشاہدہ نماید۔ خوابش برد، دید کہ گوئیا لشکر سیاہ پوشان پیدا شد و وے نیز بمریدان خود گفتہ تا مسلح شوند۔ ہر دو لشکر مقابل گشتند و آن مرید بیمار گوئیا اسب از ہمہ پیش دوانید

و زخمی گردید و از اسپ فرود افتاد ، اسپ او بفوج ایشان ملحق شد - شیخ از خواب درآمد ، از حیات آن مریدِ مریض مایوس گشت و بایاران گفت که استعداد گور و کفن کنید - پیچکس قبول نمی کرد ، زیرا که بیماری او باین شدت نمی دیدند که بموت رساند و می گفتند یا شیخ ! شما از زبان خود چنین نفرمائید - بعد از لمحہ نفس او دراز گشته و طلبہ علم که منکر درویشان بودند ، دران وقت حاضر شدند که پیری و مریدی را درین وقت به بینیم که چه کار می آید - شیخ گفت "خدایا ! اگر بالفرض این مختصر بذکر تو مشغول نبود ، الحال زبان او را بذکر جاری گردان" - بنور این سخن تمام نشده بود که آن مریض مختصر ذکر "الله الله" شروع کرد و کلمه ثانی را بلند تر از اول می گفت تا آنکه دم واپسین بر کلمه الله ختم شد - منکران همه معتقد و مخلص گشتند -

**کرامت :** شیخ کریم الدین نقل می کرد که در مرتبه اخیر که با اہلیہ خود بخدست حضرت ایشان آمده بودم ، زوجه من حامله بود - چون پیاده پا احرام ملازمت آنحضرت بسته آمده بودم ، پایہائے من را پا آبله شده بود - زوجه خود را در خانه آشنائے فرود آورده خود جریده بخدست شریف ایشان رسیدم - بمجرد آنکه به پائوس آنحضرت مشرف شدم ، مرا در کنار گرفتند و فرمودند که شیخ کریم الدین ! پایہائے تو بسیار مقروح شده - الله تعالی ترا بخشید ، و اہلیہ ترا نیز بخشید و آنچه در شکم اہلیہ تست آنرا نیز بخشید و حال آنکه دم اول ملازمت بود و ذکر ہمراہ آوردن زوجه و حمل او در میان نیامده -

ارتحال شیخ بتاریخ سوم ماه محرم در حدود سنہ یکہزار و پنجاه واقع شد و در قریہ خود در حجرہ مسکن مدفون است -

### ذکر شیخ حسن برکی قدس سرہ

شیخ حسن برکی قدس سرہ از جوانمردان این راه بود ، از اصحاب استقامت ، جامع بود میان شریعت و حقیقت ، صاحب مقامات عالیہ و واردات سنئہ و علوم لدنیہ بود ، از علوم ظاہر بہرہ تمام داشت ، از تلامذہ شیخ احمد برکی ست کہ احوال خیر مال و سہی سبق ذکر یافت ، باستان عرش نشان حضرت ایشان رسیده و باخذ طریقہ مشرف گردیده

و در صحبت کثیر البرکت آنحضرت حالات و مقامات تحصیل نموده بوطن مالوف خود مراجعت کرده در صحبت شیخ احمد برکی بسر می برد - حضرت ایشان در مکتوبی که باستاد و نایب شیخ احمد مذکور نوشته اند ، رقم فرموده که "شیخ حسن از ارکان دولت شاست و مدد و معاون معامله شها - اگر فرضاً شها را میل سفری شود ، نایب مناب شها اوست ، التفات و توجه در حق او مرعی دارند و کوشش بلیغ فرمایند که از تحصیل علوم دینی ضروریه فارغ شود - این سیر هندوستان هم در حق او مغتم بود و هم در حق شها - رزقنا الله سبحانه وایاکم الاستقامة" انتهى -

بعد ازین باندک زمان شیخ احمد برکی بسفر آخرت رفت - چون این خبر به سمع شریف آنحضرت رسانیدند ، ایشان پیاران شیخ احمد مسطور نوشتند که اطوار و اوضاع مرحومی را مرعی دارند و در طریقه ذکر و حلقه مشغولی باید که فتور نرود - یاران جمع شده بنشینند و در یکدیگر فانی باشند تا اثر صحبت ظاهر شود - این فقیر قبل ازین برسبیل اتفاق نوشته بود که اگر مولانا سفری اختیار کند باید که شیخ حسن را بجای خود نصب کند ، قضا را این سفر مراد بوده است - الحال مکرر ملاحظه می نمایم شیخ حسن را متعین این معنی می یابم ، این معنی بر بعضی یاران گران نیاید که باختیار ایشان نیست ، انقیاد لازم است - طریقی شیخ بطریق مولانا مناسبت بیشتر دارد و در آخر مولانا نسبتی که ازین جانب گرفته بود شیخ حسن را دران نسبت شرکت است و یاران دیگر ازین نسبت قلیل النصیب اند ، هرچند کشف و شهود پیدا کنند انتهى -

بالجمله باجازات و خلافت حضرت ایشان مسند نشینی و افاده پردازی آن نواحی بشیخ حسن قرار گرفت و بافادت و بافاضت پرداخت و بتوجهات غائبانه حضرت ایشان ترقیات و افرات نصیب آن عزیز گشت و وے رسائل شریف تصنیف کرده که مخبر از علو حال و مشعر از بلندی مقام اوست و همه معارف مندرجه آن رسائل مکشوفات خاصه اوست و مشهودات مختصه وے الا ماشاء الله تعالی - در یکی از عرائض بخدست حضرت ایشان نوشته بود : معارفی که این بے بضاعت را تسلی می دهد معارف شرعیه است ، گوئیا هر

حکمی از احکام شرعیہ دریچہ<sup>۱</sup> ایست کہ موصل شد بشهر مقصود و نشانه<sup>۲</sup> ایست ازان شاه بے نشان و ہمین بیت نصب العین است :

ما بسفر سے رویم عزم تماشا کراست ؟  
ما بر او سی رویم گز ہمہ عالم وراست

تم کلامہ -

حضرت ایشان در جواب وے رقم فرموده اند :

”این معرفت شما بس اصیل است و بسیار عالی و امیدواری بخش - مطالعہ<sup>۳</sup> این معرفت محظوظ ساخت - حق سبحانہ از ہمین راه مقصود رساند -“ تم کلامہ المقدس -

قدسیہ : وے در عرضہ داشت دیگر نوشته کہ مدتے حیرت در باطن بر وجہی استیلا یافته بود کہ بہ ہیچ کلامی از کلمات صوفیہ و بہ ہیچ عبارتے از عبارات ارباب اشارات و بہ ہیچ معرفتے از معارف اہل حقیقت زائل نمی شد بلکہ مد آن حیرت بوده است - پس لاجرم بعجز خود معترف بود و درین عجز و حیرت جملہ عالم را با خود شریک می یافت ، اما خود را بعقائد اہل سنت و جماعت معتقد بیشتر از پیشتر می دید -

قدسیہ : و نیز در عرضہ داشت نوشته بود کہ نمازتمجدسی گذارد ، درین اثنا معنی کریمہ و نحن اقرب الیہ من حبل الورد را ظاہر ساختند و پردہ حیرت برداشتند تا بعین الیقین شرف ساختند و از (بیان<sup>۱</sup>) حقیقت آن مقام زبان قلم قاصر یافت - از مستمعان فہم آن نمی دید و زان لب نمی کشاد و در عالم مثال ازان حال بغیر ازین مثال تعبیر نمی توانست کرد کہ مخاطب در جسم روح است و جسم نسبت بروح لباس است و روح نسبت بخالق ارواح ہمین حکم دارد و بس لاجرم خالق الارواح نسبت بارواح از رگ گردن نزدیکتر است و این اقربیت حق ابعدیت خلق گشت و این اقربیت بیچونی و بے چگونی<sup>۲</sup> است ، ازین جہت عالم را بخالق<sup>۳</sup> عالم ہیچ نسبتے ندید بجز خالقیت و مخلوقیت و صانعیت و مصنوعیت - ع :

۱ - ہر دو مخطوطہ این کلامہ ندارد و باید کہ باشد -

۲ - در مخطوطہ ۱ : بے چونگی ، و در مخطوطہ ۲ : بیگونگی - ۳ - در ہر دو مخطوطہ : بحال -



### چه نسبت خاک را با عالم پاک

**قدسیه ۱:** و نیز در عرضه داشت دیگر نوشته اند که نمی دایم که یاس است یا وصل ، حظی از کنه ذات بیچون تعالی و تقدس بر وجهی دست داده که خود را معطل از کار می یابد و به بیچ مناسبتی باو تعالی مناسب نمی بیند مگر استغنا از جانب قدس او و احتیاج از جانب این - و باوجود آن بیچ چیز ازو تعالی بخود نزدیک تر نمی یابم ، حتی که لطائف عشره - لاجرم دوری ازو تعالی به بیچ وجه متصور نیست و غفلت متلاشی ست و توجه معدوم و اینهمه از برکت متابعت حبیب او تعالی علیه الصلوات و التسلیات و تربیت حضرت ایشان می داند - ازینجا امیدواری دست داد - دیگر آنکه دو واقعه روشن بفقیر نموده اند ؛ یکی آنکه حضرت ایشان عنایت کرده فرموده اند که هم توفیق می دهم و هم ایمان حقیقی - واقعه<sup>۲</sup> ثانیه آنکه حضرت ایشان از من پرسیدند که از ما چه می طلبی ؟ فقیر گفت همه را بدهند - حضرت ایشان فرمودند پس بیا و دست فقیر گرفتند ، فقیر را حالتی عجب دست داده - حضرت ایشان فرمودند که اے یاران ! این شخص را حالتی دست داده که همیشه غالب باشد و مغلوب نشود -

**قدسیه ۲:** و نیز در مرض موت گفته که بشارت یافتم که هر که مرید تست مغفورست - زیاده ازین درخواستم ، ملهم شدم که هر که معتقد نیست مغفورست - زیاده تر درخواستم ، حکم شد که هر که بتواتر اعتقاد خواهد کرد تا قیامت مغفورست -

**قدسیه ۳:** و نیز در وصایای اصحاب و احباب گفته که عرصه جهان را تصفیح نمودم در تمام عالم مثل حضرات مخدومزادها<sup>۳</sup> گرامی ساسی اعنی حضرت خواجه محمد سعید و حضرت خواجه محمد معصوم نیاتم ، هر کرا از شما طلب خدا جل شانہ دامنگیر شود خود را بخدمت ایشان رساند و ملازمت ایشان را سعادت خود داند -

**حقایق و معارف که در رسائل و عرائض که بخدمت حضرت ایشان و حضرت مخدومزادها<sup>۳</sup> عالی قدر نوشته بسیار بسیارست و آنچه این فقیر نقل نمود ذره از آنست که حضرت ایشان در جواب بعضی از عرائض شیخ حسن برنگاشته اند -**

۱ - در هر دو مخطوطه : مگر آن دو واقعه - ۲ - این قدسیه در مخطوطه ۱ مرقوم نیست -

قدسیدہ : در ہنگام ارتحال شیخ پسر رسید ، او جوان قابل و مستعد و طالب صادق بود ۔ در خدمت حضرت مرشدی و قبلی خواجہ محمد سعید بوده است و شیخ نمی دانست کہ کجاست ، آن پسر را یاد کرد ۔ بعد ازان بشارت یافت کہ خاطر من ازان فرزند جمع شد کہ در خدمت حضرت مخدومزادہ عالی منزلت است و بشرف اجازت تعلیم طریقہ ازان حضرت رسیده است ۔ الحال اورا وداع کردہ اند ، عنقریب می رسد و بجائے من می نشیند ۔ همچنان بوقوع آمد ۔ بعد ازان ارتحال نمود و در عثمان پور کہ وطن ، الوف وے بود ، بیاسود ۔

### ذکر شیخ عبدالحی قدس سرہ

شیخ عبدالحی سلمہ ربہ از اخیار اصحاب و زبدۂ احباب حضرت ایشان ، دراصل از جبار شادمان است ۔ در ہندوستان مقیم بلدہ پتنہ گشتہ ۔ از آنجا کہ شیخ را توفیق رفیق گشت و معادت ازلی رہ نمونی کرد از پتنہ احرام ملازمت ایشان بست و بتجربہ و تفرید و بجمہالت و نکارت بدرگاہ ملائک پناہ حضرت ایشان قدس سرہ رسید و بقبول مستسعذ گردید ۔ در اندک مدت بتوسل خدمت از مقربان آنحضرت و از محرمان راز گشت ۔ و اکثر خدمات حضور باو تعلق گرفت و در گاہ و بے گاہ و خلوت و جلوت بحضور موفور السرور حاضر می گردید ، ہرچہ می خواست می پرسید و جواب می یافت ۔ باسرار مخفیہ اختصاص یافتہ و دفتر ثانی مکتوبات عالیات حضرت ایشان را وے جمع نموده است ۔ مدتی در خدمت حضرت ایشان بود ، بعد ازان خلافت دادہ بوطن بالوف وے رخصت نمودند و می فرمودند کہ شیخ قطب آن مقام است ۔ چون شیخ در وطن خود رسید مرجع عوام و خواص گردید و قبول عظیم یافت و مریدان رشید و خلفائے اہل ارشاد از وے بظہور رسید و آن حضرت قدس سرہ بصاحب صوبہ پتنہ در حق شیخ عبدالحی و شیخ نور محمد کہ ذکرش بالا گذشت ، چنین نگارش فرمودہ اند :

”دو اہل اللہ شیخ عبدالحی و شیخ نور محمد در آن یکشہر قران السعدین ۔“

و نیز بشیخ نور محمد بدست شیخ عبدالحی نگاشتنہ اند کہ :

”شیخ عبدالحی ہمیشہ شہاست و بجوار شا آمدہ است ۔ نسخہ علوم و معارف

غریبہ است و چیزہائے ضروری این راہ نزد او مودع است ، ملاقات او

یارانِ دوز افتادہ را مغتم ست کہ نوآمده است و چیزبائے نو آورده است، و از فنا و بقا نزد او نشان ست و از جذبہ و سلوک نزد او بیان بلکہ بماوراء فنا و بقای متعارف و ازگذشت جذبہ و سلوک مقرر نیز او آگاہ ہست بلکہ توان گفت کہ اورا درآن جا گذرگاہ ہست۔ پیشترے از معارف غریبہ مکتوبات گوش زد او شدہ است و سہا امکان استفسار نمودہ دریافتہ است، انتہای۔

طریقہ شیخ بذل موجود است و سخاوت و ہمت، و بااصحاب طعام خوردن، و روش عشرت و شہیخت است۔

**قدسیہ :** وے گفتہ کہ در مبادی طلب کہ ہنوز درپٹنہ بودم و بملازمت حضرت ایشان مشرف نگشتہ بودم، در واقعہ دیدم کہ قلعہ ایست خالی و من درآنجا سیر می کنم، ناگاہ جماعتی درآنجا آمدند و من گوئیا خواستہ ام کہ خود را از ایشان پنهان کنم، ناگاہ مرا گرفتند و بر بستند۔ گفتم ایشان کیانند، گفتند کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم (اند) بااصحاب کبار خویش رضی اللہ عنہم۔ مرا بستہ از قلعہ بیرون آوردند۔ درین اثنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ در خدمت آنحضرت علیہ التَّحیہ شفاعت من کردہ ربائی دہانید و من گوئیا چون یاران دیگر ہمراہ آنحضرت علیہ التَّحیہ می روم۔ بعد از آن سرور علیہ السلام مرا بوحممت تمام نزد خود طلبیدہ فرمودند کہ بفلان سہم رو کہ ہے تو صورت نخواہد گفت، من و جماعت کہ ہمراہ ہمند بر شتران سواریم، و در ہوا می رویم۔

**قدسیہ :** وے زمانے کہ حضرت ایشان مرا بجانب پتنہ رخصت می نمودند، فرمودند کہ خاطر ما از شیخ حمید بنگالی جمع نیست البتہ نزد او یک بار خواہی رفت۔ حیران بودم کہ بہ منگل کوت چہ طور رفتن میسر خواہد شد۔ اتفاقاً تقریبے ضروری واقع شد کہ بناچار بدان دیار باید رفت۔ بشہر شیخ رفتم و باخود می گفتم کہ شیخ عالم ست و از مشاہیر مشائخ آن دیار و مرجع اصاغر و اکابر آن ملک۔ من چہ خواہم گفت کہ اورا مفید بود۔ باز بخاطر رسید کہ فرمودن حضرت ایشان بے حکمتے نخواہد بود۔ پیش شیخ رفتم، مرا احترام بسیار نمود، بعد ازان فرمود کہ حضرت ایشان و بزرگان دیگر نوشتہ کہ محبت

رسالت پناہ ﷺ از ضروریات این راه است و من می گویم کہ آن دل کہ در وے محبت حق سبحانہ باشد ، محبت دیگرے را دران چسان گنجائش بود ۔ گفتم محبت آن سرور عین محبت حق است کہ کریمہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ مؤید اینمعنی ست ۔ شیخ حمید از مقولہ خود نادم گردید و مرا بہ یقین معلوم شد کہ امر ایشان مرا بدیدن شیخ و فرمودن کہ خاطر ما از وے جمع نیست ، ہمیں (برائے) رفع این شبہ بودہ است ۔ تم کلامہ ۔

شیخ در سنہ ہزار و پنجاہ و چہار عازم حرمین بود ، از پتنہ بزیارت مزار ملائک مزار حضرت ایشان و ملازمت حضرات مخدومزاد ہائے گرامی سلمہ اللہ سبحانہ بسپہرند آمدہ بودند ۔ بعد ازان متوجہ حرمین شریفین شدند زادہما اللہ تشریفاً و تکریماً ۔ بر قدم توکل قطع این راہ نمود و درآن دیار ملائک مزار آن بزرگوار را قبول بسیار روئے دادہ ۔ استماع یافتہ کہ شیخ بعد اداے حج عازم وطن خود گردیدہ ۔ بر جہاز ، کہ با حاجیان کہ عازم اوطان بودہ اند نشستہ ۔ اتفاقاً تاچند روز از جائے خود نجیبید ، ہمہ حیران شدند و غریو از خلق برخاست ۔ آخر شیخ گفت یاران و دوستان بیرونند و ما از جہاز فرود می آئیم و یک حج دیگر می کنیم کہ این توقیف جہاز برائے ماست کہ مارا نمی گذارند ۔ راوی گوید کہ فرود آمدن شیخ از جہاز و چون سہم راہی شدن آن معاً واقع شد ۔ گویند کہ این برگشتن شیخ بحرین شریفین بشارت حضرت پیغمبر بودہ است ﷺ و سن شریف شیخ نواحی شصت سال بود کہ بمکہ معظمہ رفتہ سلمہ اللہ و ابقاہ ۔

### ذکر خواجہ محمد ہاشم کشمی برہانپوری

خواجہ محمد ہاشم کشمی قدس سرہ از مقبولان و منظوران خاص حضرت ایشان بود و سرآمد فدویان و نصرتیان آنحضرت ۔ از بزرگزادہائے کشم بدخشان ست ۔ والد ماجد او خواجہ قاسم از اکابر آن ولایت و از علمائے مشہورین و استاد مرزا شاہرخ بادشاہ بدخشان بودہ است ۔ خواجہ می گفت کہ آبا و اجداد من از منتسبان سلسلہ کبرویہ بودہ اند و من نیز در اوان طفولیت بصحبت بعضے خلفائے آن خانوادہ متبرکہ رسیدہ بودم لیکن بمناسبت فطری و رابطہ جبلی در عنقوان شباب بشارت و بشارت دل بسلسلہ خواجگان نقشبندیہ بستگی دادہ بودند ۔ اما نمی دانستم کہ کدام

۱ - در مخطوطہ ۲ : نصریان و در مخطوطہ ۱ : اینجا بیاض گذاشتہ ۔

راهبر از راه نمایان این شاهپره دست مرا بگیرد و کدام یکی از منعمان این سلسله<sup>۱</sup> عالی شان مرا بکرم به پذیرد - و در اوان کشاکش این اندیشه مرا رنجوری فرا پیش آمد و در غلبات آن حال بر زبانم می رفت بان ! بر مرکب زین نهید که مرا بهندوستان باید شد -

بعد از شفای ازان رنج و پس ازان حرفهای جنون سنج تقریبی درمیان گشت که ناچار سر از پای نشناخته بمملکت هندوستان آمد - بعد از ساله در آن کشور شبی در محفل حدیث حالات عجیبه و تصرفات غریبه<sup>۲</sup> گذشتگان مشائخ ذکر یافت - بخاطر فاطر گذشت که آیا این قسم مردم در زمان ماضی بوده اند و درین زمان وجود ندارند و یا از دیده ادراک ما مستوراند - درین اثنا شبی در خواب نمودند ، صاحب دل در رسید و گفت که برخیز که فلان عزیز در فلان موضع در مجمع اهل دل نشسته است و ترا می طلبد بر اثر آئنده آنجا رفت ، بزرگی دید که بجلیه<sup>۳</sup> ارباب صفا بر صفا<sup>۴</sup> علیا مراقب نشسته است و اصحاب او پایان آن صفا سر در پیش افکنده - مرا نزد آن بزرگ برد - آن عزیز سر از گریبان کشیده دست خود بکشاد و دست من بگرفت و گفت بر خوان "اذا جاء نصر الله و الفتح و رأیت الناس یدخلون فی دین الله افواجا - فسیب محمد ربك و استغفره انه کان توابا" و من می خواندم و اشک از چشم می راندم و چون بیدار شدم از مضمون فتح مشحون و سبب نزول آن پی بمقصود بردم - چون خاتمه این سوره امر باستغفار بود از آنجا شاهپراه توبه گرفتم - بعد ازین بچند روز در برهانپور بخدمت مرشد الزمان میر محمد نعمان که دران بلده معظمه از خلفای این سلسله<sup>۵</sup> علیه بر مسند ارشاد و هدایت بودند و از کاسات جذبات قلوب طلاب را می ربودند ، شتافتم - ذکر و مراقبه<sup>۶</sup> این سلسله<sup>۷</sup> شریفه از ایشان برداشتم و مدتی بخدمت ایشان بسر بردم تا آنکه در سنه یک هزار و سی و یک حضرت ایشان قدس سره الاقدس از سمرهند مرا طلبیدند - باجازات این خلاصه<sup>۸</sup> دودمان سیادت بملازمت گرامی آنحضرت سمرهند رسیدم و قریب دو سال در سفر و حضر بسته<sup>۹</sup> دامن فتراک ایشان بودم - فوائده<sup>۱۰</sup> که این غریب درین مدت قلیله از موایده<sup>۱۱</sup> کثیره آنحضرت یافته و انوار می که ازان آفتاب عالمتاب

۱ - در مخطوطه ۱: مسب دامن و در مخطوطه ۲: مشیت و امان - ۲ - در مخطوطه ۱ ، ۲ : فوائده -



بر روزنہٴ دل شکستہ خاطر تافتہ شرح و بیان را بر تباد و بر منطوق آن بوقوع  
آمده انتہی -

الحق خواجہ در مدت یسیر بہیمن توجہ و قوت تصرف حضرت ایشان باحوال باطنی  
و مقامات معنوی و حالات عجیبہ و کمالات غریبہ رسیدہ مورد الطاف کثیرہ و اعطاف  
عظیمہ آنحضرت گشتہ و از محزمان اسرار و از خلوتیان راز حضرت ایشان شدہ و بخلافت  
تعلیم طریقہ ازان عالیحضرت مشرف و مستسعد گشتہ بامر آنحضرت بہ برہانپور نشستہ  
جامع جلد ثالث مکتوبات قسمی آیات حضرت ایشان آنجناب ست - صحبت او بغایت تاثیر  
داشت ، مردم آن دیار چون سور و ملخ و چون پروانہا بر شمع می ریختند چہ فقرا  
و چہ اغنیاء ، قبول عام و خاص داشت و معتقدیہ ہمہ بود و مدار آن دیار بوجود آن  
بزرگوار<sup>۱</sup> بودہ است - خصوص این معنی از اثر نفس نفیس آنحضرت قدم سرہ بودہ کہ در  
جواب عرضہ داشت وے نگارش فرمودہ اند کہ در وقت مطالعہ<sup>۲</sup> کتاب<sup>۳</sup> شا انتساب  
نورانیت شا در آن نواحی بسیار در نظر در آمد و اسیدوار ساخت لله الحمد و المنۃ  
علی ذلک -

گویند در برہانپور در ایام گرسی<sup>۱</sup> ارشاد و ہدایت خواجہ روزے آنجناب<sup>۳</sup> بجائے  
سوارہ می رفتند و اعیان و بزرگان در جلو خواجہ بسیار غلو داشتند - چون کثرت  
ازدحام خلایق دیدہ خواجہ را انکساری روئے داد و گفت کہ من چہ باشم کہ لیاقت  
و قابلیت این قبولیت عام داشتہ باشم - این ہمہ اثر کلمہ<sup>۲</sup> مبارک حضرت ایشان است  
کہ روزے در پلا<sup>۱</sup> سن فرمودہ بودند و آن چنان ست کہ وقتی در لاہور این فقیر  
و بزرگان بسیار در جلو حضرت ایشان می رفتیم - من دران ہجوم در لائے افتادم ، آنحضرت  
بہن مہربانی نمودہ فرمودند کہ خواجہ نزدیک است کہ تو سوار باشی و اکابر و اعیان  
در جلو تو بروند -

و حضرت ایشان در باب خواجہ بشارات عالیہ فرمودہ اند و آنچہ در مکتوب ہشتاد  
و دوم از جلد ثالث بنام حضرات مخدومزادہائے گرامی در بیان بشارات و قبولیت ایشان

۲ - یعنی نامہ شا -

۱ - در مخطوطہ ۱ : پیر بزرگوار -

۳ - یعنی خواجہ تہد باشم -



بارگاہ سلطان حقیقی واقع است مرقوم قلم مشکین رقم حضرت ایشان قدس سرہ الاقدس گشته کہ "ازان یار ثالث خاطر در آزار ماند کہ قبول نکردند ، کاش بنو کبری نوکران بادشاہ قبولش فرمایند" انتہی ۔ بعد ازان بانڈک مدت آن عالی حضرت قدس سرہ فرمودند کہ "آن یار نیز در حکم ایشان داخل شد و بدین خصوصیت قبولش کردند ۔" مراد از یار ثالث خواجہ است و نیز از مکاتیب دفتر ثالث کہ ہم بنام حضرات مخدوم زاد ہائے گرامی ست ، در واقعہ دیدن خود سید اولین و آخرین را علیہ الصلوٰۃ و السلام و نوشتن آنسرور علیہ السلام اجازت نامہ برائے آنحضرت ، نگارش فرمودہ اند کہ "یکے از یاران جہتمند من درین معاملہ است" چنان استماع یافتہ کہ مراد از یار جہتمند کہ میانجیوا بود میان آنسرور علیہ السلام و میان حضرت ایشان قدس سرہ نیز خواجہ است ۔  
**درجہ :** خواجہ نقل نمود کہ روزے حضرت ایشان بحکم "اما بنعمۃ ربک فحدث" از عنایات خداوندی کہ دربارہ آنحضرت بودہ است از خصوصیت و درجات خود کہ تعلق بحشر و نشر داشت بیان می نمودند ۔ این فقیر الطاف و اعطاف آنحضرت را در باب خود دیدہ استفسار نمود کہ این مسکین را در آن مجمع گہ بکدام خدمت گاری حضرت سر افراز خواهند نمود و بچہ خصوصیت ممتاز ؟ فرمودند کہ تو میر تزک مجلس ما خواہی شد ۔

خواجہ در ایام مفارقت خود از آستان فلک نشان حضرت ایشان عرضہ داشتہائے محتوی بر احوال ارجمند و مقامات بلند بخدمت آنحضرت مرسل می داشتہ اینجا بایراد یکے ازان کہ مبین از علو حال و کمال اوست ، اکتفا می رود ۔

**عرضہ داشت :** عرضداشت بندہ سہجور آوارہ دیار برہانپور مجد ہاشم الکشمی ، بعرض خدمتہ آن درگاہ اقطاب پناہ می رساند کہ بتوجہ عالی خادمان آن آستان مقرون صحبت و عافیت بشہر مذکور رسید و بملازمت جناب سیدی<sup>۲</sup> و مرشدی سلمہ اللہ مشرف گشت و غلام زادہائے<sup>۳</sup> حضرت را سلامت یافت اما از داغ جان گدازے کہ از محروسی آن درگاہ بر دل دارد ہائے طالع درگل بزبان کدام قلم و بقلم کدام زبان بعرض بیان آرد ۔

۱ - یعنی واسطہ ۔

۲ - یعنی میر مجد نغان قدس سرہ ۔

۳ - یعنی فرزندان خود را ۔

اے جان جہان ! آئینہ گیر بدست  
خود گوئے کہ بے تو زندگانی چون ست  
مگر نسیم توجہ و تصرف ایشان این غبار تیره بر راه افتاده را باز پیرامون آن  
آستانہ رساند -

مراکشند و طنایم در گردن اندازند  
کشان کشان چو سگام بکوئے یار برند

چون شکایت را پایان نیست و خود کرده را درمان نہ ، ازین درد و غم بعرض  
احوال درہم و برہم آیم ، زیرا کہ آنحضرت بوقت رخصت بتاکید تمام باین کمترین غلام  
امر فرمودند کہ آنچه درین مفارقت صوری بگذرانی باید کہ بزبان خامہ بعرض ما برسانی  
حسب الامر العالی جرأت می نماید -

قبلہ گاھا ! مجملے از آن احوال کہ در حضور اقدس بسمع اشرف رسانیدہ بود  
بعرض می رساند تا قایلے کہ بآن درین اوقات ہجران بتوجہ حضرت ایشان ملحق گشتہ  
معلوم گردد - بتوجہ والا معاملہ فنا بجائے رسیدہ بود کہ وجود و توابع آن را باصل  
دادہ بود و احکام عدسیت را بعدم فرستادہ و عین واثر بکلی زائل گشتہ ، خود رائمی یافت  
مگر ثبوتے کہ کارخانہ عدم برو برپا بود - بعد ازان چنان دریافت کہ آن کہالات کہ باصل  
دادہ بود گوئیا ازین کس است و قائم ست بآن ثبوت مذکور چون بعرض اشرف رسانیدہ  
بود ، فرمودہ بودند کہ آثار ظہور بقائے خاص است - بعد ازان خود را گاہ عدم صرف می  
یافت و آن کہالات را قائم باصل می دید و گاہ آن ثبوت را حقیقت خود می یافت و آن  
کہالات را قائم بآن - بالجملہ درعین فنا باقی بود و درعین بقا فانی تا روزے چنان معلوم  
گردانیدند کہ آن ثبوت نیست مگر نمود وجود او تعالیٰ آن را نیز باصل داد و میان  
ظل و اصل مغایرہ مفقود یافت بخلاف ما یظہر فی المرآة الظاہر ولاجرم جز ہستی صرف  
بظہور نیامد - چون بعرض رسانید فرمودند "اکنون دائرہ نفی کہ تعلق بامکان ما شائبہ  
آن داشت باتمام رسید ، الحمد لله علی ذالک - بعد ازین نیست مگر معاملہ اثبات کہ  
بوجوب متعلق است" ایضاً بر زبان مبارک گذرانیدند کہ "بتامی این دائرہ نفی نصیبہ کہ  
ترا از ولایت ابراہیمی (علیہ السلام) علی صاحبہا و علی نبینا الصلوٰۃ و السلام ۲ مناسبت

۱ - در ہر دو مخطوطہ : مزاحیہ - ۲ - در مخطوطہ ۲ : الصلوٰۃ و التسلیات -

استعداد تو بود ، انجام یافت کہ رئیس کارخانہ نفی و اثبات و سر حلقہ این ولایت علیا خلیل الرحمن ست ، علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام الی یوم القیام<sup>۱</sup> -

و این بنده نیز بعد ازین عرض واقعہ کہ ہم دیدہ بود کہ حضرت ایشان خدمت مخدوم زادہ عالی مرتبہ خواجہ محمد سعید سلمہ اللہ را با این فقیر در قدم محترم حضرت خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ انداختند و آنحضرت از غایت نوازش این بنده را در آغوش مقدس گرفته زخصت فرمودند انتہای ، معروض داشته بود - نیز واقعہ دیگر کہ ہم در آن ایام بعرض رسانیدہ بود کہ حضرت ایشان باین بنده فرمودند کہ کار تو از ذکر نفی و اثبات بذکر اثبات محض افتاد ، بعد استماع آن واقعہ حضرت ایشان از ذکر نفی و اثبات منع فرمودہ بودند و بذکر اسم ذات بتوجہ تصرف امر نمودند ، بعد ازان فرمودند کہ یک دقیقہ دیگر در معاملہ نفی پس دقیق مانده کہ باید آن نیز بظہور آید و آن اینست کہ چنانکہ عدم مرآت عکوس کمالات وجودیہ بود ، تو آن عکس را در آن فنا باصول آنها دادی - همچنین وجود را مرآت صور و ہمیہ عدمیہ<sup>۲</sup> احکام دان کہ ہرچند او تعالی جز خود و کمالات خود را نہ بیند ، اما احکام مرآت عدم را گوئیا گرفتہ می بیند ، این دقیقہ رقیقہ دریاب - و آن احکام را بعدم صرف دادہ آئینہ وجود را صاف بین ، - بمحض عنایت آن قدوہ ارباب ارشاد و ہدایت ، این دولت عظمی نیز بمحصل پیوست و رخت بکارخانہ فنا تم کشید و بقاء نیز باندازہ آن فنا جلوہ گر شد و نیز بتوجہ خاص پیر دستگیر آن اسم جزئی کہ از مرتبہ وجوب مبدء این سالک بود لقاے میسر گشت و خود را کہ نبود مگر عدم ، مقید بان ثبوت نمود و خود (را) قائم بان اسم یافت ، عجیب تر آنکہ باوجود این یافت مورد آنان ، آن اسم نبود تعین خود را باتشخیصات ملاحظہ نیافت مگر صور و ہمیہ متمثلہ آن اسم کہ او بود کہ باین صورت برآمده بود چون تمثل روح الامین بصورت وحیہ کلبی<sup>۳</sup> و لله المثل الاعلی -

ہست بے صورت جناب قدس ذات

لیک در ہر صورتے خود را نمود

۱ - در مخطوطہ ۱ : احکام عدمیہ -

۲ - در مخطوطہ ۱ : القیامہ -

دران وقت ازان ابوالوقت دو عالم مد الله تعالی ظلہ العظیم استفسار معنی این بیت شیخ عطار عطار الله تربته نمود کہ فرموده :

نمی بینی کہ شاہے چون پیمبر  
نیافت او فقر کل تو رنج کم بر

چون فقر کل نیست مگر فقدان تمامی آثار امکان و عدم و چون آن بحصول پیوست فقر کل میسر شد - پس سرور فقرا و سلطان انبیا علیہ و علیہم الصلوٰات<sup>۱</sup> و التسلیات چرا فقر کل نیابد ؟ کہ خاک روبربان آستان او را بطفیل وے علیہ الصلوٰة و السلام ازین نعمت او ریزبا رسیده - حضرت ایشان کہ حلال مشکلات درویشان اند ، فرمودند کہ مراد شیخ از فقر کل رفع تمیز تعین وجودی است یعنی تعین مجددی نیست مگر تمیز علمی حضرت ذات - گویا نشان حال ہمت عالی او صلی الله علیہ و سلم از بس شوق فقر اتم خواسته است کہ آن تمیز نیز مرتفع گردد و آن محال بود کہ لا یخفلی علی عارفی ہذہ الاسرار الاسنی - پس "نیافت او فقر کل" گفتن باین معنی باشد -

و ایضاً حضرت ایشان باین غلام درگاہ خود بعد از چند روز ازان الحاق مذکور فرمودند "ترا بقسر از مبدء تعین تو بہ مبدء تعین خود آوردیم و مشہود گشت کہ بقا بآن ترا میسر گشت -" و بعد ازین بشارت از حصول برکات خلت نیز مژدہ دادند و این مسکین آنچه ازین دولت فہمیدہ بود نیز بعرض رسانیدہ بود و از نسبتی کہ بملاحت تعبیر نمودہ بودند و آن از خصائص ولایت حضرت ایشان بود ، نیز از راه نمکین (نمکے) بر جراحت این عاشق دل فگار ریختہ بودند و بندہ نیز آنچه ازان دریافتہ بود بعرض اقدس رسانیدہ بود - فرمودہ بودند کہ ہمین ایماست بفنائے و بقائے مبدء تعین ما کہ این نسبت از خصائص آنست و از غایت بندہ پروری بر زبان مبارک آوردند کہ "اگرچہ دیگر یاران سالمہا درین خانقاہ بسر بردہ اند و محنتها دیدند اما فلان<sup>۲</sup> باندک باندک زمان از فرط محبت ما از نسبتہائے خاصہ ما بہرور شد" - بعد ازان فرمودند کہ "روئے بہ نزول داری" قبیل ایام رخصت فرمودند کہ :

۱ - در مخطوطہ ۱ : من الصلوٰات اکملها و من التسلیات اتمها -

۲ - کنایہ از خواجہ مجد ہاشم کشمی -

”نزول ہم شدہ و باز ترقی ہم بحصول پیوستہ ، اما الحال در کشف ما بخصوصہ  
نمی درآید۔“

اے قبلہ دوجہانی ! و اے کعبہ آمالی و امانی دامت برکاتہم علی رؤس الخلائق ،  
آرزوے کہ بر دل پیچیدہ بود ، آن بود کہ آن جزئی بکلی بل ہمکز آن کلی کہ معبر  
بملاحت است ، ملحق گردد و آن ملحق بہ ملحق بہ مخصوصات خود رساند و از اصل الاصل  
بہرہ اتم بخشد۔ پیشتر ازین در بلدہ متبر کہ اجمیر ہم بشارت حصول آن دولت داده بودند  
و حصول آنرا در حق این غریب بمحض فضل حوالہ فرمودہ و مثل او را بفلک دفتر  
حساب وانمودہ۔ ہرچند از نسبت خلقت کہ بصباحث معبر است بصدقہ آنحضرت بہرہ ور  
ست ، اما دل مجروح گرفتار نمک آن ملاحت است۔ این رباعی از شورش آن ملاحت  
از دل بر زبان آمد :

### رباعی

از زلف تو آشفستگی بر سر ماست  
آشوب جنون پر نصیحت گر ماست  
شورے ز ملاحت تو پیچیدہ بہ دل  
کز وے ہمہ روز عمر ما محشر ماست

بعضے علوم کہ درین میان افاضہ نمودہ اند ، اگر وقت دیگر بیاد آورید بعرض اقدس  
خواہد رسانید۔ چنان می نماید کہ سیر را روئے بہ بیرون کمتر است و توجہ بعالم  
نمی آید بناوجود امر آنحضرت بتعلیم ذکر طالبان و افادہ ایشان ، اما بسبب عدم توجہ  
بعالم خود را باین معنی بے مناسبت می بیند۔ الحال نسبتی کہ دران ست سر کان  
اللہ و لم یکن مغہ شیء و الآن کہا کان است و نیز در عین بقا فانی ست و در عین فنا  
باقی ست۔ در فقرہ آخرین از فقرات رسالہ قدسیہ حضرت قدوة الاولیا خواجہ محمد پارسا  
قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کہ مقتبس از کلمات قدسی آیات غوث العارفین خواجہ  
بہاء الحق و الدین رضی اللہ عنہ است ، بنظر در آمد کہ :

”چون معاملہ عارف بان رسد کہ در عین فنا باقی گردد و در عین بقا فانی ،

چون در عین بقا فانی بود علمے باشد۔“

۱۔ در مخطوطہ ۱ : آرند و در مخطوطہ ۲ : آرید۔

اما ازان جهت که در عین فنا باقی باشد نفرمودند که بقا علمی ست یا حقیقت آن چیست ؟ می دانستم که مقابله آن گذاشته باشند - آخر چنان وانمودند که چون در عین بقا فانی باشد فنا در علم گنجائی دارد که معامله بر بقا مبتنی ست و علم آنجا ثابت - اما چون در عین فنا باقی بود علم ببقا نتواند کرد که علم ازان مفقود است که مبنی بر فنا ست - نیز وانمودند که علم مدرک معامله فنا ست یعنی که علم که عارف ازان علم باین نسبت فنائیه مطلع می شود ، پرتوے سنت ازان نور ، و آن علم که به کمالات بقائیه متعلق است ، گوئیا آنرا بحاسوسی مایجری علی لسانک الاستهلالک برو داشته اند ، نه آنکه آن علم بسالک الحاقه یافته باشد ، بل در مرتبه خود است که علم واجب سبحانه باشد ، ازان مرتبه نظریه باین معامله دارد چنانکه پرتو آفتاب بر روزن خانه افتد و احوال آن معلوم گردد و آن نور خورشید همچنان در مرتبه خود باشد ، زیاده برین نمی توانم تعبیر کرد مگر بتائید افاضه علم از باطن اقدس حضرت ایشان ، رب زدنی علماً -

و ظهور نسبت را درین ایام بدو طریق می یابم ، گه ظهور نسبت فکر و ذکر و توجه و نگرانی و طاعت می یابم که بتوسل اینها راه کشاده می گردد و گه بی این و آن ازان سوئے بی سو واردی عظیم فرو می رسد و سالک را بتامه از خود می رباید - بخودش واصل خویش مشغول می سازم - طریق ثانی از اول الطف می نماید و بسیر مرادی و محبوبی و سیر معشوقی معتبر می شود -

و ایضاً شبی در یکی از حدائق آن شهر تنها رفته گذرانیده بود ، آن شب از ظهور کلام نسبتی فائض شد که جز بمشافهه بتوان بعرض رسانید - این ها همه از برکات نیم نظر خادمان آن درگاه است و الا این ناقابل پست همت را باین گفتگو چه نسبت ؟

ما چو شطرنجیم اندر برد و مات

برد و مات ما ز تست اے خوش صفات

گدائی که الحال دارم این ست که این بنده را بمرضیات خود دارند و این



گرگین سگ آستان خود را باز باستان خوانند ، رباعی :

اللہی بان سرو نازم رسان  
بان دلبر دلتوازم رسان  
سرم را بود منزل آن آستان  
بسر منزل خویش بازم رسان (انتہلی)

خدمت خواجہ از فضائل صوری و علوم رسمی بہرہ تمام و سہم کامل داشت  
و خوش معاورہ و شیرین سخن و نیکو خلق و متواضع بودہ است۔ حکایات رنگین بادا ہائے  
نازنین ادا کردے و سوز و گداز از تقریر و تحریر وے پیدا و ہویداست مانا کہ ہرچہ  
از ان عزیز سرمی زد ، از سر حال و ذوق بودہ است نہ از مقال و حرف۔ و مستیہا  
و فرو رفتگیہا از دیدار وے روشن و بہرہن می گشت و در تاریخ و انشا نشاء عالی وے را  
بودہ است و اشعار دلفریب و ایات جان نشین و دیوان دل آویزے و مثنوی ہائے  
جان خراش و رسالہ ہائے لطیف خواجہ اشتہار دارد و بعضے از ان اشعار نگاشته می آید :

### اشعار

ہست تا یولیدگی با سوئے مجنون آشنا  
تار جان من بود با تار قانون آشنا

گر نہ بیگانہ ہوش آشنا شو با کسے  
کز درون بیگانہ خلق ست و بیرون آشنا

کے شناسی مردمی چو مردمان چشم من  
تا نگر دی از ہجوم گریہ با خون آشنا

خال آن لب دیدہ کے عقلہا ماند بجائے  
باچنان مے چون شود زینگونہ افیون آشنا

ریش دل ناسور شد زان گیسوان مشکبار  
زخم این افعی نمی ماند بہ افسون آشنا

۱۔ در مطبوعہ اردو : ”ہست ناز دلبرم با جان مجنون آشنا“ ، معلوم نیست کہ از کدام  
نسخہ گرفتہ ۔

پے برد بر کار گردون از ہلال و ماہ و سلخ  
ہر کہ باشد بافریب **لعل** واژون آشنا

شہد دانش را بتلخی ہائے نادانی دہد  
گر بود صفرائے ہاشم بافلاطون آشنا

خواجہ در منقبت حضرت ایشان ایات چند در بحر مثنوی گفتہ :

### مثنوی

بدین سودا سوئے ہر بام و در شد  
بدگانی شکر ریزے بناگہ  
کز آشوب سفر سازد نفس راست  
بناگہ عنکبوتش کردہ در دام  
بقید افتادہ بے دست و پایم  
بدگان وجودم گشتہ رہبر  
جہان در دام خسرا تم کشیدہ  
زہندستان شکر ماندہ مایوس  
زخم بر چوب و آہن سینہ خویش  
مرا عود جگر در مجمر افتاد  
کتون در خطہ ہندوستان است  
سرایم کز شکیب آمد دلم تنگ  
کہ اندر پایے او بنہادسر، ہند  
غبارش توتیائے چشم روح است  
بعہد ما عجب کانے برآمد

ذباہے را تمنائے شکر شد  
رسید از بعد حسرتہائے جانگاہ  
بہ پیرامون دکان لحظہ<sup>۲</sup> خاست  
نکردہ کام شیرین آن<sup>۳</sup> فنا کام  
من اکنون آن ذباہے بے نوایم  
کہ از دشت عدم سودائے شکر  
مشاسم بوئے آن شکر ندیدہ  
شکرخا<sup>۴</sup> طوطیم در خویش محبوس  
چو یاد آرم شکر غلطیدن پیش  
کنون چون ذکر ہندستان در افتاد  
کہ آن قندے کہ شیرین تر ز جانست  
یکے زین ننگ شکرہائے نیرنگ  
الا سودائیمان شہریست در ہند  
سوادش زلف رخسار فتوح است  
ازین شہرے کہ ناست مضمیر آمد

۲ - در مخطوطات ۱ و ۲ : لمحہ -

۱ - در مخطوطہ ۱ : نام ور -

۳ - در مخطوطات ۱ و ۲ : کام شیرین را فنا کام -

۴ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : چو شکر طوطیم -

چه معدن؟ معدن قند معانی  
ازو پیدا بهر شهرے دکانها  
تو اندر حبس خود دائم نشینی  
جهان، یک ذره قندش را بها نیست  
شکر بخشم ز نامش کام جان را  
سمی خاتم اہل بشارت  
بود ہر حرف نامش رمز غایت  
بود قلاب <sup>چکا</sup> در بحر نامش  
دہان شد میم تا باشد سخنگو  
چہارم حرف کان چارست دال ست  
بہ سردشت ولایت خیمہ افراشت  
ز نامش اول و آخر شمردم  
کہ شخصے نام ہر اولی و آخری  
ہمی تنها باحمد او سمی نیست  
ز تجدیدش حدیث کہنہ نوشد  
ہزار اندر چمن دستان گذارست  
ترا گر نیست فہم راز بلبل  
بتذکیریش<sup>۳</sup> دل ہر ذره حاضر  
سراپا نسخہ اخلاق فاروق  
مہین فرزند فاروق ست چون آب  
ز ہر یک نقطہ اش چو نافہ<sup>۴</sup> پر  
ولے آن کز برودت در زکام ست

بشکر اوست این شکر فشانی  
روان در دشت جانها کاروانها  
بدشت این کاروان را کے بہ بینی؟  
و لیکن مشتری غیر از گدا نیست  
نئے شکر کنم کلک و بنان را  
باسمے کز مسیحا شد اشارت  
الف از راستی بگرفته رایت  
کہ اوصاف شان آید بکامشن  
ز بدو کار و عمر مرشد<sup>۱</sup> او  
کہ وے از چار<sup>۲</sup> نعمت ذی نوال است  
زبس شمع نبوت نور برداشت  
از آنجا سوئے رسزے راہ بردم  
ز رحمتهاست دریاب این معما  
چہ گویم بیا کسے کش محرمی نیست  
کسے داند کہ در عشقش گرو شد  
کہ این گل رونق باغ<sup>۳</sup> ہزار است  
بہ بین گل گر نداری در نظر گل  
فدکتر<sup>۴</sup> انما انت مذکر  
بزہر منقصت تریاق فاروق  
کنون نطق از زبان او کند رب  
شمیم وصل جانان می رند سر  
چہ داند، نافہ اش گر در مشام ست

۱- عمر مرشد حضرت مجدد رحمۃ اللہ یعنی حضرت خواجہ قدس سرہ چہل سال بودہ کہ عدد میہست۔

۲- یعنی ولایات ثلثہ و کلمات نبوت کہ در شعر آئندہ مذکورست۔

۳- در ترجمہ اردو: باغ بہار: ہر نسخہ مخطوطہ ۱: این بیت ندارد۔

یکے گفت و صدِ دیگر نہان کرد  
 در اندازد بہفت افلاک شورے  
 چو من لب تشنہ نیم نگاہند  
 کہ ماند ارشاد را جہازہ در راہ  
 بُد از طرف جیب اللہ نمک دان  
 سرِ خوان خلیل آمد مہیا  
 بجاسم فطرت والائے او ریخت  
 شود یک شب کنی مہمانِ خویشم  
 شکر ریزی بکاسم زان صباحت  
 بنان آمد ز ایمان شد تونگر  
 بدین نان آمدہ با قد چون نون  
 شکر ریزو مبین صفرائے ایمانش  
 ہم از افسردگی ننگ شرارہ  
 زد از آوارگی برسینہ ناخن  
 فگندم شورش دل در نمک سار  
 دگر کان دارد و کارے ندارد

ز عرفان گرچہ صد دریا روان کرد  
 اگر ظاہر کند اسرار سورے  
 بسے پیران بہ نزدش طفل راہند  
 بصجرائے سمند انگیخت این شاہ  
 ملاحت ہائے ذاتی را درین خوان  
 صباحتہائے آن قندِ مصطفیٰ  
 عنایت را ز این رشحے درآمیخت  
 خلیلا ! تلخ کاسم ، سینہ ریشم  
 نمک بیزی بریشم زان ملاحت  
 سوئے خوان خلیل آن پیر کافر  
 کنون این طفل دون ، آن پیر محزون  
 نمک بیزو مبین ناسورِ حرمانش  
 اگر بودم سراپا سنگ خارہ  
 یدِ طولائے دقت شد فلاخن  
 کنون گر خارہ ام زین دشت پرخار  
 ز سنگ آن بود کین ہمت گارد

### قطعہ

نگر صراحی سے را کہ از طریقہٴ ماست  
 کہ گاہ قہقہہ صد گریہ در گلو دارد  
 کجا ست سوزن مژگان کجاست تار سرشک ؟  
 کہ پارہ پارہ دلِ من سرِ رفو دارد  
 لباسِ فاختگان دانی از چہ اسپید است ؟  
 کہ سرو باغ نشینے بطرف جو دارد

۱ - در ہر در مخطوطہ و ترجمہٴ اردو : ہلاس -

گہ نظارہ او ، دل برسہ ابرویش  
زگفتگوئے لبش<sup>۱</sup> بستہ گفتگو دارد

ہزار مژدہ بدیوانگان عشق کہ یار

ہزار سلسلہ در ہر شکنج سو دارد

بکعبہ سجدہ کنان خلق و سجدہ ہاشم

بدلبرے کہ دل کعبہ روبرو دارد

قدسیہ<sup>۲</sup> : وے گفتہ کہ دران ایام کہ حضرت ایشان مرا برابطہ و حفظ صورت

خود امر فرمودند ، مرا راہ عشق بازی بحضور ایشان کشودہ بود ، روزے این رباعی

بنظم کشیدہ بسمع شریف آنحضرت رسانیدم :

### رباعی

اے آنکہ ملائک مگس قند تو اند

دل سوختگان عشق اسپند تو اند

کان نمک از لعل تو آوارہ بکوه

عالم ہمہ در شور شکرخند تو اند

آنحضرت بمجرد استماع مصراع اول فرمودند کہ مدح یکے چنان نباید کرد کہ قدح

بزرگ دیگرے لازم آید - ملائکہ بس بزرگ اند ، ملائک را مگس قند کسے گفتن نامناسب

است - مرا برائے استشہاد ، این بیت مولوی روم :

بے عنایات حق و خاصان حق      گر ملک باشد میر ہستش ورق

بمخاطر گذشت - بمجرد خطور فرمودند کہ مبادا باین بیت مولوی روم تکیہ کردہ

باشی کہ مراد مولوی از خاصان انبیا صلوات اللہ علیہم خواهند بود و نیز مولوی ”گر

ملک باشد“ گفتہ یعنی اگر فرض کنیم و گوئیم کہ ملک باشد ، یا در سکر حال از مولوی

سر برزدہ -

۲ - زبدة المقامات صفحہ ۲۷۵ (نولکشوری) -

۱ - در ہمہ نسخہا : لب بستہ -

**کرامت ۱ :** و نیز وہی گفتہ کہ روزے در حین تلاوت سورہ بئی اسرائیل بآیت :  
 ”فتہجد بہ نافلۃ لک عسی عن یبعثک ربک مقاماً محموداً“ رسید ، بخاطر گذرانید مگر  
 ادائے نماز تہجد را در نصیب از برکات مقام محمود کہ مقام شفاعت ست ، دخلے خواہد بود ،  
 از حضرت ایشان باید پرسید ہمین نیت بملازمت حضرت ایشان آمدم ۔ در استعداد وضو  
 بودند ، چون مرا دیدند پرسیدند کہ تہجد را لازم داری ؟ معروض داشتم کہ اکثر  
 اداسی یابد ، فرمودند ہر کہ خواہد از مقام محمود کہ مقام شفاعت است بہرہ تمام گیرد  
 گو نماز تہجد را ملتزم باشد و ہمان آیت را تلاوت فرمودند ۔ من سر بر قدم مبارک  
 آنحضرت نہادم و معروض داشتم کہ من اکنون ہمین نیت استفسار این سر بملازمت رسیدہ  
 بودم الحمدللہ کہ بکرامت ایشان بے آنکہ عرض کنم بظہور آمد ۔

**کرامت ۲ :** وہم وہی گفتہ کہ چون حضرت ایشان ہر یکے از مخلصان مکتوبے  
 نگارش فرمودہ اند این فقیر را نیز تمنائے این معنی در دل خطور کرد و نیز در خاطر  
 گذشت کہ آن مکتوبے کہ بنام من صدور یابد خاتمہ مکتوبات جلد اول ہمین مکتوب  
 من باشد کہ من آخرین و فروترین مخلصان حضرت ایشانم ۔ آنحضرت از راہ اشراق باطن  
 معلوم ساختند ، مکتوبے<sup>۲</sup> بمن نوشتند و در آخر آن نگاشتہ کہ ہاین مکتوب کہ بنام  
 خواجہ ہاشم ست ، مکتوبات این دفتر را کہ بر طبق عدد رسل و اصحاب جیش بدر گشتہ  
 ختم نمایند ۔ فحصل مرادی بکرامتہ قدس سرہ ۔

اکنون<sup>۳</sup> چندے از کرامات خواجہ نگاشتہ می آید :

**کرامت ۳ :** یکے از مریدان خواجہ می گفت کہ جزوی مبلغ نذر خواجہ خود ہجد  
 ہاشم<sup>۴</sup> کردہ بودم کہ اگر اسپ من فروختہ شود ، آنرا بایشان بگذرانم ۔ اتفاقاً چون  
 اسپ من بفروخت رفت دو سہ روز برآمد کہ نذر ادا نشد ۔ روزے در کیسہ<sup>۵</sup> من مبلغے  
 ہود کہ بخدمت خواجہ آمدم ، فرمودند کہ فلانے ! درین زرے کہ در کیسہ<sup>۶</sup> تست  
 ما را ہم خود شرکتے ہست ، چرا ادا نمی نمائی ؟ بمجرد امتناع این سخن حال من  
 دگرگون شد و بالفور مبلغ نیاز از کیسہ برآورده بایشان گذرانیدم ۔

۱ - زبدة المقامات ۲۵ ، نولکشوری ۔ ۲ - مکتوب سہ صد و سیزدهم دفتر اول ۔

۳ - این عبارت مخطوطہ ۱ ندارد و می باید ۔



**کرامت :** و نیز یکے از مریدان خواجہ نقل کرد کہ در عالم سپاہی گری در محاربه صف ما را ہزیمت اتفاق افتاد - مردم ما ہر طرف جان خود گرفتہ سی گریختند و من نیز خواجہ را یاد کردہ اسپ خود دواندم<sup>۱</sup> ، اتفاقاً در آن پریشانی<sup>۲</sup> حال و اضطراب وقت از خانہ<sup>۳</sup> زین اسپ جدا شدہ بر سرین او<sup>۴</sup> افتادم - در این اثنا خواجہ حاضر شدہ بقوت تمام برداشتہ بر خانہ<sup>۵</sup> زین نشانند و فرمودند ، درست بنشین ، درست<sup>۶</sup> نشستم ، فرمودند کہ برو<sup>۷</sup> سلامت خواہی رفت - حق سبحانہ<sup>۸</sup> و تعالیٰ مرا بتوجہ ایشان سلامت آورد و اکثر لشکریان ما آنجا مقتول شدند - انتہی -

بعض چیزبائے غریب و عجیب از قسم خوارق از خواجہ شنیدہ شدہ است ، اما چون گوش اہل زمانہ آن را بر نمی تابد و ہوش روزگار آن را درک نتواند کرد بنا بر آن خامہ را ازان گفتار بکنار کشید و بتاریخ سنہ<sup>۹</sup> ..... در برہانپور رحلت نمود -

### ذکر شیخ آدم بنوری قدس سرہ

شیخ آدم بنوری قدس سرہ از مشاہیر خلفائے حضرت ایشان است و از اجلہ اصحاب آنحضرت - در صحبت سیر فوائد کثیر و احوال و مقامات عظیم و مراتب و درجات فخیم از علو استعداد و سمو فطرت و نہاد بل از قوت تصرف پیر بزرگوار و وفور توجہ آن مخزن اسرار حاصل نمودہ ، بخلافت آنحضرت مستسعد گشت - باتباع سنت و رفع بدعت موصوف بود و بکمال استقامت در شریعت و طریقت متصف - و بسذل موجود بطریق مساوات میان معسر و موسر و غنی و غنی و خادم و قادم و فرزند دلیند و درویش نیازمند شیوہ مرضیہ<sup>۱۰</sup> آن برگزیدہ بودہ ، طعام بجمعیّت تمام با طہارت تام ، درویشان نیک کیشان وے طبخ می فرمودند و علی السویہ قسمت می نمودند - ریا و سمعہ را در آن مجلس راہ نبود و تفضیل غنی بر فقیر برآن محفل گذر نداشت - امر معروف و نہی منکر طریقت<sup>۱۱</sup> انیقہ<sup>۱۲</sup> شیخ بود ، خصوصاً باہل دنیا بر وجہی بتسلط و غلبہ حرف می زد کہ

- |                                  |                                      |
|----------------------------------|--------------------------------------|
| ۱ - در مخطوطہ ۳ : دوانیدم -      | ۲ - در مخطوطہ ۱ و ۳ : اوفتادم -      |
| ۳ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : درست -     | ۴ - در مخطوطہ ۳ : فرمودند رو -       |
| ۵ - در مخطوطہ ۱ و ۳ : حق یعالی - | ۶ - در ہر ۳ مخطوطہ بیاض گذاشتہ اند - |

کسی یا حد الناس چنان سخن نگویید و با اینهمه شدت و عنف عجب تر آنکه سخن گیرا داشت ، بہر کہ گفت و بہر چہ گفت در مستمعان موثر افتاد و بہان لحظہ بتوبہ و انابت آمدند ، کلام او غالباً یا در امر معروف بود و یا در بیان حقنائق و معارف - کلام رسمی از زبان شیخ کمتر استماع یافتہ و اگر فرضاً بظاہر کلامی شبابہ بر سمیات بوقوع آمدہ در ضمن آن موعظتے و حکمتے بودہ و صحبت شیخ از ذمائم صفات و معائب اخلاق و از محبت دنیائے دنی تطہر و تنقیہ بخش بودہ -

شیخ درین زمانہ از مشائخ مشہورین ربع مسکون است - خلفائے شیخ بمات رسیدہ اند و مریدان قریب بہ مائة الف بل زیادہ - غرض کہ قبول عظیم داشت و از اکناف و اطراف ارض مردم فوج فوج می آمدند و بسعادت صحبت و انابتش می رسیدند - بسیاری از اوقات جماعہ کثیر از فقرا و درویشان صفاکیشان ہمراہ شیخ می بودند و این ہمہ را علی السوویہ طعام می دادند - و طن اصلی شیخ روہ است - وے از جانب آباء سید بودہ است و جدہ وے از قوم افغان - بتقریبے از آنجا بہ پنور کہ قصبہ ایست از مضائق حضرت سہرند صانہا اللہ سبحانہ عن الآفات توطن گرفتہ -

قدسیہ : شیخ نزد این حقیر نقل می نمود کہ والد من آن سرور را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در واقعہ دید کہ آنحضرت علیہ التحیہ دست مبارک خود بر سینہ بے کینہ خویشن بمالیدند و چیزے از آنجا جدا کردند و بہ پدرم دادند کہ بخور ، والد من آنرا بخورد ، بعد ازان والدہ من بمن حاملہ گشت - اکنون مرا معلوم کردند کہ وجود من ازان عطیہ نبویہ علیہ الصلوٰات والتحمہ است -

قدسیہ : وہم شیخ باین فقیر می فرمودند کہ والدہ من در واقعہ دیدہ بود کہ چراغ حکمت پر افروختہ اند و بسقف خانہ آویختہ اند - چون این خواب را والدہ من بوالد من گفت ، والد تعبیر کرد کہ از تو پسرے نورانی بوجود خواہد آمد -

قدسیہ : وہم شیخ باین فقیر می فرمودند کہ من اول از خدمت حاجی خضر خلیفہ حضرت ایشان ، کہ احوال وے بیلا ذکر یافت ، طریقہ گرفتہ بودم و احوال عالیہ بحصول پیوستہ ، چون بخدمت حاجی واردات خود را گذراندم فرمود کہ زیادہ

برین مرا حاصل نیست - اکنون در خدمت حضرت ایشان بروید - باجارت حاجی بخدست حضرت ایشان پیوستم و سواخ حاصله خود را بعرض عتبه علیه رسانیدم فرمودند که این سبادی احوال است ، کمال هنوز کجا است ؟ بخاطرم گذشت که ظاهراً تشویق من اراده دارند و گرنه ازین پیش کمال چه خواهد بود - اما چون حسن اعتقاد داشتم بخدست پرداختم ، بعد از مدت یسیر معلوم گشت که واردات حاصله من نسبت بآنچه در خدمت حضرت ایشان بر من افزایه رفت قابلیت ابتدا هم نداشت - بعد از چند ماه در خلوت خوانده اجازت ارشاد و خلافت عنایت فرموده رخصت به بنور کردند و من محض بنا بر امثال چند کس را طریقه گفتم - اما دل من بر مسند نشینی و مشیخت اقبال نمی کرد تا آنکه بعد از چند گاه چون باز بعتبه بوسی آنحضرت مشرف گشتم ، آنحضرت از راه اشراق دانستند که مرا سرگرمی این کار نیست - فرمودند که خدائے تعالی از شما خواهد پرسید که باوجود قدرت هدایت خود را معاف می دارید - چون آنحضرت قدس سره باین تاکید و اہتمام فرمودند ، ناچار درین کار بگرمی بسیار درآمدم - تم کلامه

در سنہ یکہزار و پنجاہ و سہ شیخ مدارالسلطنت لاہور بنابر التماس مخلصے و ایفائے وعدہ کہ بوئے رفتہ<sup>۱</sup> رفتہ بود - خبر بسطان<sup>۲</sup> رسید - چون شیخ اجتمع عظیم از افغانان وغیرہم ہمراہ داشت ، بعضے مردم خبر شیخ را بسمع سلطان وقت بنوع دیگر رسانیدند کہ بر مزاج اشرف گران آمد - چون شیخ را از قدیم الایام داعیہ زیارت بیت اللہ و روضہ رسول اللہ نیز بوزہ لاچار از دارالسلطنت لاہور بوطن اصلی خود مراجعت نمودہ عازم حرمین شریفین گشت - بعد از ادائے حج چون بمدینہ سکینہ رسیدہ ، اجازت اربعین در حرم محترم یافتہ و دران دیار شیخ را نیز قبول عظیم پیدا شدہ - و چون عزم معاودت نمودہ ، از آن حضرت علیہ السلام و التحیہ مبشتر گشتہ "یا ولدی انت فی جواری" ہانجا مانده تا در ماہ شوال سنہ<sup>۳</sup> . . . دست از حیات فانیہ افشاند و باخترت مرکب راند و نزدیک روضہ منورہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی بمسافت قلیلہ مدفون گشت ، چنانکہ سایہ گنبد مبارک امیر المومنین برقبر شیخ سی افتاد -

۱ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : بوئے رفتہ بود -

۲ - در مخطوطہ ۲ : سلطان وقت -

۳ - در ہر سہ مخطوطہ بیاض گذاشتہ اند -

## ذکر مؤلف کتاب حضرات القدس شیخ بدرالدین

المسکین بدر الدین جامع این کتاب عفی عنہ ہر چند این حقیر لیاقت آن ندارد کہ خود را در زمرہ مریدان آنحضرت انسلاک و انضمام دہد، اما چون بعضے کلمات قدسی آیات از زبان الہام ترجان ایشان شنیدہ و خوارق ایشان دیدہ و باحوال و واردات حضرت ایشان متحقق گردیدہ و این کتاب مستطاب برین معنی تالیف نمودہ، بنا بر ضرورت اتفاق افتاد کہ نام من غریب درین جرگہ داخل باشد۔

این فقیر پانژدہ سالہ بود کہ بشرف ارادت آنحضرت استسعاد یافتہ، و قحے کہ این حقیر را بذکر اسم ذات مشغول کردند و خود نیز متوجہ و مراقب شدند و بندہ ہم بذکر مشغول گشت، اتفاقاً بحسب نفس ذکر دل می کرد۔ ایشان باشراف باطن معلوم ساختہ فرمودند کہ در ذکر اسم ذات بحسب نفس نیست، بے حس نفس ذکر بگو۔ بعد ازان بہان نہج مشغول شد، در بہان مجلس ذکر در گرفت، بعد ازان فرمودند کہ چند روز ترک سبق خود و تکرار طلبہ باید کرد تا ذکر ملکہ<sup>۱</sup> دل گردد۔ بعد ازان فرمودند کہ شغل خود نخواہد گذاشت کہ میل شا با مرے دیگر واقع شود۔ همچنان شد کہ میل خواندن و جدا<sup>۱</sup> ماندن بالکل برخاست تا آنکہ در یک ہفتہ ذکر ملکہ<sup>۱</sup> دل شد بحدے کہ اگر خواہم ذکر نگویم ممکن نبود کہ برطرف شود، کار از اختیار بیرون رفت۔ بعد ازان ذکر بجانب یمن صدر کہ مقام روح است منتقل شد، بعد ازان بجانب یسار تحت قلب کہ مقام سر است انتقال یافت۔ بعد از چند گاہ بطرف یمن تحت مقام روح کہ مقام خفی است، منتقل شد۔ پستر بوسط سینہ کہ مقام اخفی ست ذکر متجوہر گشت و تا مدتے حال بدین سنوال بود۔ بعد ازان ذکر در تمام بدن سرایت کرد۔ و ہر موے و ہر عضو ذا کر بود۔ بعد ازان ہر شے را از شجر و مدر ذا کر یافت تا آنکہ روزے وضوئے چاشت می کرد و پیرہ زنے از پیش گذشت، درین اثنا تجلی حق عزو جل پرتو انداخت، دید او تعالی بدین لباس متلبس شدہ ظاہر گشتہ است۔ بعد ازان ہر چیزے کہ در نظر افتاد آنرا حق می یافت کہ بدین کسوت مکتسی<sup>۲</sup> شدہ۔ بعد ازان خود را

۱ - یعنی از صحبت حضرت ایشان جدا ماندن - ۲ - در غلطوٹہ ۱ و ۲ مکتسب -

نیز ہنچناں یافت کہ دیگران را می یافت کہ گوئیا باطن این حقیر را بہ تمام بردہ اند و اکثرے از ظاہر نیز ہمراہی<sup>۱</sup> کردہ و اگر کسے بادن سخن می گفت یا من بکسے سخن می کردم، نمی دانستم کہ اوچہ گفت و من چہ گفتم - و اگر گاہے باز<sup>۲</sup> می دادند می دیدم کہ ہیچ غبارے از ہیچ قسم نہ از دنیا و نہ از دین دران راہ لیافتہ است و از آئینہ ہم صاف ترست اما نمی دانستم کہ کجا می بردند ؟

بعد ازان بتوجہ آنحضرت تنزیہ و تقدیس پرتو انداخت و تشبیہ و توحید<sup>۳</sup> رخت بر بست - حضرت حق سبحانہ را غیب الغیب یافت و صفات او را تعالیٰ در رنگ ذات او نیز غیب الغیب یافت - غیب الغیب ہم از تنگی عبارت می گفت والا این لفظ را ہم در آنجا گنجائش اطلاق نبودہ - او را سبحانہ بعالم ہیچ نسبتی بہ ہیچ وجہ ثابت نمی کرد و نہ صفات او را تعالیٰ - و جمیع بنی نوع را از جناب قدس او ہمچو خود بے مناسبت و عاجز از درک و پریشان از یافت و نیز از بے سزگی و بے حلاوتی با کمال یاس و ناامیدی می یافت و گاہے غلبہ<sup>۴</sup> این یاس بحدے می رساند کہ جامہا چاک کردہ صحرا ہا بگردد و گاہ بر آن می آورد کہ خود را ہلاک سازد و از غم یافت و نایافت خلاص گردد<sup>۵</sup> و اکثر اوقات ازین معنی گریہا و سینہ خراشی ہا کردہ می شد ، اما حضرت ایشان را ہمیشہ بچشم سر (بفتح سین) باخود می دید کہ در میان آمدہ تسلی می بخشیدند۔ بعد از مدتے ہمین حال عود می نمود و باز ایشان تسکین می فرمودند -

و از آنجا کہ حضرت حق را سبحانہ از عالم مستغنی و بے نیاز می یافت و خود را دور تر از دور تر<sup>۵</sup> می دید از سلب ایمان و عذاب اخروی بر خود می لرزید و این یافت غیب الغیب در ضمن حجب ظلمانی بود - بعد ازان حجب ظلمانی منتهی شدہ شروع در حجب نورانی افتاد - آن را ہم قطع نمودہ می رفت - چند حجاب کہ در نظر می افتاد مجملًا ازان می گذراندند و بتفصیل بران اطلاع نمی بخشیدند و درایتے کہ پیش ازین حاصل شدہ بود قسمے دیگر بود ، در آن حالت بعد ہر حجابے تعین او تعالیٰ می کرد - چون

۱ - در مخطوطہ ۳ : ہمراہ -

۲ - یعنی باطن را بمن باز می دادند -

۳ - یعنی توحید و جودی -

۴ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : کردند -

۵ - در مخطوطہ ۲ : دور می دید -

بدانجا می رسید ازان حجاب او را تعالی وراه می یافت ، اما درین حالت بیچ جا تعین نمی کرد - و هر چهار و پنج و ده و بیست حجاب که در نظر می آمد ازان بالکلیه وراه می یافت بلکه نمی یافت و بحیرت و جهالت پیشتر می رفت بے تعین و تشخیص ثم فتم - طرفه کارے و عجیب معاملہ بود - امید و نا امیدی دست و گریبان یکدیگر بود - درین اثنا که این حال اخیر در خلوت بعرض ایشان می رسانید مخدوم زاده اعظم خواجه محمد صادق در خدمت آنحضرت در آمدند - حضرت ایشان فرمودند که شنیدند فلانی معطل شده است و تبسم نمودند - بعد ازان فرمودند باک نیست ، این احوال اصالت مال بر سالکان وارد می شود ، اما شکر کن که در عالم تنزیه است ، در لباس تشبیه نیست که آن مزله اقدام ست و موجب ضلالت و ظلام ست - اکثرے از راه تشبیه بر قدم رفته اند نه از رهگذر تنزیه - دعوت انبیا همه تنزیه بوده است -

یک بارے بحضرت ایشان عریضه نوشته بود ، آنرا بجنس ایراد می نماید -

**عرضداشت : قبلہ من ! مراتب ترقیات بحسب التقدیس و التتذیه** هر روز بلکه هر ساعت نوع دیگر منکشف می گردد و دقتہائے <sup>۲</sup> عجیب بطرزہائے غیر مکرر بظہور می آید ، اما بعد از گذشت آن حال کم ست کہ یاد بماند بلکه منسی مطلق می گردد ، بطریقے کہ گوئیا آن حالت نداشته است ، مع ذلك برائے عرضداشت دو چیز دیگر مانع است ؛ یکے آنکہ یقین آن دارد کہ برآن حضرت منکشف می گردد کہ احوال طالبان چنین ست ، خصوصاً حال این حقیر کہ باطن خود را محاذی باطن شریف آن قبلہ گاہی می یابد کہ هر چه از کمالات بر باطن شریف می ریزند در باطن این حقیر نیز ظاہر می شود وجداناً محلاً چنانکہ صورت در آئینہ کہ محاذی ذی صورت است - وجه دوم آنکہ در کتب و رسائل حضرت ایشان دیدہ است کہ احوال و مواجید را اعتبارے نہ باید نہاد بلکه کمر ہمت را باید بست کہ بمحول احوال توان رسید ، - احوال را چندان اعتبارے نمی نہد بلکه ہمت آن دارد کہ بوئے از محول آن احوال بیابد -

۱ - کنایہ از شیخ بدر الدین رحمہ اللہ -

۲ - در ہر سہ مخطوطات دقتہائے عجیب مسطور است - مانا کہ دقتہائے عجیب بودہ باشد ؟



حالا آنچه باعث این همه گستاخی است آن ست که مدت یک ماه کم و بیش باشد که من عالم و هرچه ازین پیش موجود و متحقق می دانست ببالکلیه از نظر باطن مرتفع گشته است و بعدم یکجا شده و نسیان آن تحقق یافته است ، استغفرالله نسیان کرا بود ؟ که ناسی نیز موجود نیست و او ست سبحانه موجود بدان تنزیه که تعبیر آن بلسان<sup>۱</sup> خامه قریب باستحاله است - آری این قدر می توان گفت که آنجا جز حیرت و نادانی ثابت نیست و اثبات احکام و اعتبارات و اوصاف سلبی و ثبوتی در آنجا عین زندقه است - درین حالت بطریق القاء<sup>۲</sup> ظاهر شد که این فنا بعد از اتمام دائره عروج قالب است ، بر صحت و سقم آن اشارت فرمایند و نیز درین مقام خود را از محفوظان ذنوب می یابد تا معامله چیست ؟

حضرت ایشان در جواب می فرمودند که بدین فنا و بقا ست که ولایت بدان متحقق می شود - مخدوم زاده اعظم از آنکه نوشته بودم که "آنچه بر باطن آنحضرت می ریزند در باطن این حقیر ظاهر می شود" - تعجب کردند که بسیار بلند ست - حضرت ایشان فرمودند که چه جائے تعجب ست که وے بقدر استعداد خود فیض می برد و این مصراع خواندند ، ع :

بقدر آئینه حسن تو می نماید رو

بعد ازان عرضه داشت دیگر نوشته که حضرت سلامت اکنون اندکے از غنودگی و سُکر آن سر برآورده است ، عالم در نظر آمده اما آن را وهم و خیال می یابد ، نه بطریقی که سابقاً نیز ظاهر شده بود که آنجا علم تحقق عالم داشت و حال غالب بود و درینجا با غلبه<sup>۳</sup> حال علم تحقق و ثبوت آن نیست بلکه عام و یتیم راسخ موافق حال است - حضرت ایشان بعد مطالعه<sup>۴</sup> این حال فرمودند که حال اصل ست ، حضرت خواجه<sup>۵</sup> ما آنرا فرق بعد الجمع می گفتند -

روزے بخدمت آنحضرت عریضه نوشت که حق سبحانه وراء الورا است ، وراء اسما و صفات و وراء شیون و اعتبارات بلکه وراء وجود می یابد - حضرت ایشان در جواب

۱ - در مخطوطه ۲ و ۳ : بلسان و خامه - ۲ - مخطوطه ۴ : این کلمه ندارد -

نہی فرمودند کہ این حال اصل ست ، بر متقدمین نیز گذشتہ است شیخ علاء الدولہ سمنانی  
می فرماید کہ فوق عالم الوجود عالم الملك الودود ۔

و در عرضہ داشت دیگر نوشتہ حضرت سلامت ! ہر گاہ بر قبرے می گذرد ، احوال  
اہل آن را از عذاب و ثواب و ایلام و انعام معلوم می نماید ۔ گاہے بخصووصہ عذاب  
و ثواب و گاہے قبر را مکدر و منور می بیند ۔ و اگر بر سر مزار بزرگے می رود اثابت  
و تنعیم او در جنت معلوم می کند و الطاف و مراحم آن عزیز در حق خود مشاہدہ  
می نماید ۔ گاہے اعراض و بے توجہی نیز مکشوف می شود ، بعد از استفسار با تضرع<sup>۱</sup>  
بسیار وجہ آنرا ازان بزرگ معلوم می نماید ۔ روزے بزیارت والدین رفتہ بود و وضو  
ساختہ دو رکعت نماز گذارده بعد از ادائے نماز گفتم ”اللہم اجعل ثوابہا لنبینا  
و لجمیع الانبیاء و اصحاب کل من الانبیاء و لجمیع الاولیا و تبعیتہم لارواح<sup>۲</sup> والدی“  
بلفظ اخیر کہ رسیدم ارواح جمیع مقبوران آن مقبرہ ملخ وار بر من ریختند تا ایشان را  
نیز درج نمایم ہرچند گفتم کہ می خواہم کہ بوالدین ثواب جزیل برسد فائدہ نداشت ،  
الحاح و تضرع می نمودند ۔ گریختم و در مقبرہ شیخ ابو بخاری خود را انداختم ۔  
دیدم کہ در چہار دیوار شیخ نہاں درآمدند و محروم باز می گشتند ، بایشان وعدہ کردم  
وقت مراجعت بہ نیت جملہ شاہ فاتحہ علیحدہ خواہم خواند ، خوشوقت شدند ۔ درون  
مزار شیخ بزرگوار در آمدم ، شیخ برخاست و تعظیم کرد و انواع الطاف و  
مراحم بجا آورد و بشارت داد کہ ازین وبا کہ درین بلدہ استیلا یافتہ ، محفوظ  
خواہی ماند ۔

حضرت ایشان در جواب فرسودند کہ حضرات خواجہائے ما قدس اللہ اسرارہم  
بکشف قبور اعتبار نمی نہند ۔ طریقہ ایشان در زیارت مزارات آن ست کہ محاذی قبر ،  
خود را از جمیع نسب خالی ساختہ بجمع ہمت متوجہ صاحب قبر می نشینند بعد ازان ہرچہ  
بپاٹن ایشان فائز گردد ، ازان حال صاحب قبر دانند و در صحبت مردم بیگانہ نیز

۱ - در مخطوطہ ۲ و ۳ : تصرفے ۔

۲ - در ہر ۳ مخطوطات : بارواح والدی ۔

طریقه<sup>۱</sup> ایشان چنین ست ، آنها را اعتبار نگیری که در عجب خواهی افتاد و عجب سد راه است -

وقتی دیگر بخدمت آنحضرت عریضه نوشت که حضرت سلامت ! چنانکه از جناب قدس او تعالی جهل و حیرت متحقق بود ، علم نیز بان منضم گشت ، گوئیا اجتماع نقیضین بوقوع آمد - تنزیه سابق که ملاحظه<sup>۲</sup> اضافات در آنجا ساقط بود و جهل متحقق ، بر حال خود است و اثبات صفات مر ذات را و علم ذات موافق مذهب سنت و جماعت متحقق - اما نه ازان قبیل که در آن واحد هر دو حالت اجتماع یافته باشند بلکه اینزمان علم ست و اثبات اضافات ، اما اگر نظر کند آیا تنزیه سابق در باطن ملحوظ است یا نه ؟ پرچند ورود این علم هم بر باطن است می یابد که آن تنزیه بهمان صرافت است ، درین زمان علم هم بوعی یکجا می شود -

و وقتی دیگر نوشته که حضرت سلامت ! در آن حالت که جهل و حیرت متحقق بود از سلوک این طریقه نا امید شده بود ، ازین جهت که اناء استعداد خود را تنگ می یافت و در آن اناء زیاده ازین گنجائش نمی دانست و التجا و تضرع بحضرت صمدیت ازین بحر از حد<sup>۱</sup> متجاوز شده بود ، حق سبحانه بتوجه شریف آنحضرت میدان باطن را وسیع ساخت و از روع<sup>۲</sup> القا معلوم ساختند که این وسعت میدان باطن که در نظرداری وسعت میدان روح است - امید که بر صحت و سقم و قوف یابد -

حضرت ایشان بکمال بشاشت فرمودند که "جهل و حیرت به از علم و معرفت است - اسیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه فرموده اند العجز عن درك الادراك ادراک" ، پر چند معامله بجهل صرف افتد و کار تنزیه صرف می افتد<sup>۲</sup> و بوصول اقرب است - سعی کنید که حال از جهل بعلم فرود نیاید و ظاهر با باطن درین معامله متحد گردد - آری بعد از نزول علم به از جهل ست و بعکس در عروج ، و حال تو عروج ست نه نزول -

وقتی دیگر نوشته بود که حضرت سلامت ! ظهور امور غیبیه بر اقسام است ؛ اول

۱ - در مخطوطه ۱ ، ۲ : از خدمت صادر -

۲ - در سه نسخه و او مذکور ست ، اما مناسب آنست که عبارت چنین بود "و کار به تنزیه صرف می افتد بوصول اقرب است -"

آنکہ از غیب بگوش باطن می شنود کہ این امر چنین است گاہے بلفظ عربی و گاہے بفارسی و گاہے بہندی و گاہے بے عبارت فہم مطلب می کند و حق را سبحانہ ہمچنان غیب الغیب می یابد و این معنی را ہمچو کلام بہ متکلم<sup>۱</sup> منسوب نمی یابد اما در اول وہلہ پیدا است ، می داند کہ از حق است سبحانہ لیکن تعلق این بحق جل و علا مفہوم نمی شود و ظہور آن را جہت معلوم نمی گردد۔ و گاہے چنان می شود کہ عرض مہم می کند و منتظر جواب می باشد بیکبار می بیند<sup>۲</sup> مثلاً اسم اللئیم<sup>۳</sup> یا اسم الفقیر التماس می کند باسم الکریم آن مہم را و اسم الکریم جواب می دہد۔ این فقیر این معاملہ را معاینہ می نماید و بجواب آن اسم یقین تام حاصل می گردد۔ و گاہے چنان می شود کہ در فعل و ترک امرے جانب اطمینان قلب و رجحان آن برآن جانب حکم می کند و گاہے امرے را بر نہجے کہ شدنی ست شدہ<sup>۴</sup> می بیند۔ مثلاً شخصے ست ، صحیح می بیند کہ او بیمار ست و دیگرے ست کہ او را بصورت میت می بیند۔ و مردے ست در سفر غائب ، خواهد کہ موت و حیات او معلوم نماید ، خود را از برا<sup>۵</sup> این معنی جمع می کند ، اگر او در نظر آمد چنانکہ اجساد در نظر آیند ، می داند کہ او زنده است و اگر بطرز ارواح بظہور می آید ، معلوم می کند کہ مردہ است۔ و گاہے ست کہ عالم را بر نہجے کہ در خارج ست در باطن خود احساس می نماید از زمین و آسان و کوچہ و بازار و غوغائے خاص و عام۔ علیٰ ہذا حیات و موت را ازین فہم کردن خود آسان است حتی کہ دران وقت اگر توجہ نماید، آنچه در دلہائے ایشان ست معلوم سازد از آنجا کہ صفا دارند این معنی نادرا<sup>۶</sup> حاصل می شود، اما آنچه در حق حضرت ایشان سلمہ اللہ و ابقاہ در وقت حلقہ<sup>۷</sup> ذکر بظہور می آید این ست کہ می بیند کہ ایشان گوئیا در سینہ<sup>۸</sup> این کمینہ مربع<sup>۹</sup> نشستہ اند۔ درعین غیبت و بے شعوری برخاستن ایشان بلکہ قصد برخاستن ایشان معلوم می نماید و گاہے این علم مخالف واقع نشدہ۔

۱ - در ہر سہ نسخہ خطیہ : کلام متکلم - ۲ - یعنی آن مہم را ساختہ می بیند۔

۳ - یعنی بنندہ کہ مسمی باسم لئیم و فقیر ست التماس می کند بواسطہ اسم کریم کہ نام خداوندی ست۔

۴ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : شدہ است می بیند و در مخطوطہ ۳ : بر نہجے کہ شدہ نیست شدہ می بیند۔

۵ - یعنی بسیار نادر۔ ۶ - در ہر سہ نسخہ خطیہ : مرجع۔

**والعدہ :** می بیند کہ گوئیا بمَدینہٴ معظمہ رسیدہ ، ناگاہ بمزار سید ابرار علیہ الصلوٰۃ و السلام آمد، دید کہ گنبدے ست بس عالی از سنگ سیاہ ، فراخی آن گنبد بقدر یک کروه راه<sup>۱</sup> باشد و مردم بسیار بسیار می در آیند و می برآیند و غلو بسیار در آن مزار ملائک قرار<sup>۲</sup> شدہ۔ من نیز در آمدم ، قبر آنحضرت را دیدم و بوسیدم۔ 'سستم'<sup>۳</sup> است و یک بدست از زمین مرتفع و تسنم آن نہ بآن روش است کہ در ہندوستان می سازند<sup>۴</sup> کہ از مسطح بتدریج بروش زینہا ساختہ از میانہ 'سستم' می سازند و تعویذ طورے در میان می نہند بلکہ تمامی قبر بشکل تعویذے ست کہ در میان قبر می کنند۔ بخاطر رسید در گنبد آن سرور علیہ السلام قبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم است ، و در آنجا ہیچ قبرے دیگر نمایان نیست۔ گفتم ظاہرا در تہ خانہ آمدہ باشد ، کلندے گرفتم کہ خاک از بالاے آن قبر دور کم تا قبر نمایان شود۔ از برابر قبر آن سرور علیہ السلام شروع کردن کردم ، قبرے نہ برآمد۔ گفتم شاید از روئے ادب اندکے فروتر کنده باشند ، یک بدست بدست تقدیر کردم و کردن آغاز نہادم۔ قبر یاقم و آنجا را کاتم و خاک از چپ و راست آن برداشتم و قبر چنانکہ بود ظہور نمود و اصلاحش دادم۔ باز بخاطر رسید کہ قبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز در گنبد حضرت پیغمبر علیہ السلام بودہ است برابر قبر حضرت ابوبکر۔ چند کلند زدم ، نشانے از قبر نیافتم ، گفتم مگر قبر حضرت فاروق<sup>۵</sup> از جہت ادب صدیق اکبر<sup>۶</sup> فروتر کنده باشند، اینجا دو بدست بدست پیچودم و شروع در کردن نمودم ، از جانب سر قبر خاک پاک برداشتم۔ و قبر نمایان شدہ بود کہ گوئیا موذن اذان صبح گفت۔ برائے نماز رقم ، باین نیت کہ بعد اداے نماز تمام قبر را نمایان خواہم ساخت ، درین اثنا بیدار شدم<sup>۵</sup>۔

۱ - مخطوطہ ۳ : این کلمہ ندارد -

۲ - در مخطوطہ ۲ و ۳ : مزار ملائک مزار -

۳ - یعنی بلند بقدر کوبان شتر -

۴ - در مخطوطہ ۱ : است -

۵ - ظاہرا این پست و بلند بودن قبور مبارکہ اشارۃ ایست بآنکہ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم مقام ابوبکر رضی اللہ عنہ است و بعد صدیق اکبر مقام حضرت فاروق رضی اللہ عنہ و مانا کہ در زیر خاک نہفتن قبور شیخین رضی اللہ عنہما ایمائے ست بآنکہ درین زمان مردم در اتباع شیخین علیہما الرضوان مست رو گشتہ بودند و نمایان ساختن ہر دو قبر رزمے ست بآنکہ این نمایندگی سعی حضرت مجدد و اتباع ایشان شدہ است رحمہم اللہ تعالیٰ -

**واقعہ :** می بیند کہ آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام در مسجد فقیر پشت بقبلہ دو زانو نشسته اند۔ بندہ از بیرون بدرون مسجد در آمد ، دید کہ آنحضرت <sup>رض</sup>نشسته ، بے اختیار خود را بر قدم آنحضرت انداخت۔ بعد ازان برخاست و ہر دو دست برداشته چنانکہ برائے دعا بردارند۔ التماس نمود یا رسول اللہ بمن بشارتے عنایت فرمایند۔ آنحضرت <sup>رض</sup> آیت خواندند ”سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً“ بعد ازان فرمودند کہ درخانہ تو فرزندان نرینہ آیند ، اتفاقاً در آن ایام فرزندانے درخانہ فقیر می شد ، بعد ازین واقعہ بہ دہ ماہ درخانہ فقیر پسر آمد، مجد عارف اورا نام کرد۔ بعد ازان در ہر حمل فرزند نرینہ می آمد تا آنکہ حق سبحانہ بطفیل بشارت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام والتحیۃ تا حال ہفت پسر دیگر دادہ۔

**واقعہ :** می بیند کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ و السلام بہ جہت تسخیر ہندوستان بالشکر تمام نہضت فرمودند ، از راہ ملتان آمدہ اند و تا بسہرند در حیطہ تصرف آورده اند و پیشتر را عازم اند و مخدومزادہائے عالی قدر خواجہ مجد سعید و خواجہ مجد معصوم را قراول کردہ اند و تدبیر این تسخیر بہ رائے و صلاح ایشان گذاشتہ و این حقیر را خدمت یسولی<sup>۱</sup> است کہ لشکر را بہنچار سوارگرداند و نگذارد کہ در سوار شدن و فوج بستن تکاسلے از ایشان واقع شود۔ گوئی آنحضرت <sup>رض</sup> از سہرند بیرون آمدہ اند۔ دو سہ کروہے از شہر بجانب اکبر آباد فرود آمدہ اند۔ چون صبح شد آنحضرت <sup>رض</sup> سوار شدند و یک تیر پرتاب بلکہ ازان کہ متر رفتہ بانتظار مخدوم زادہا فرود آمدند و من در تلاشم<sup>۲</sup> کہ ایشان زود شوند کہ حضرت علیہ السلام و التحیۃ منتظر اند و بہ لشکریان دیگر<sup>۳</sup> ہم اہتمام می نمایم و بخدست مخدومزادہا می گویم کہ درحین سواری حضرت علیہ التحیۃ می باید کہ شاہ پارہ راہ پیادہ در رکاب سعادت می رفتہ باشید<sup>۴</sup> و اگر از شاہ نیاید بفقیر اذن کنید کہ من دران وقت در رکاب سعادت می رفتہ باشم۔ درین اثنا شخصے گفت کہ ازین دروازہ کہ در عمارت سر چاہ واقع است جہاں آرائے حضرت

۱ - یعنی انتظام لشکر - ۲ - یعنی فکر و سعی - ۳ - در ہر سہ مخطوطہ : دیگر را ہم -  
 ۴ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : ”باشم“ ست و عبارتے بقدر یک سطر قبل ازان از بین رفتہ است و آن چنین است ”می رفتہ باشید و اگر از شاہ نیاید ، بفقیر اذن کنید کہ من دران وقت در رکاب سعادت می رفتہ باشم“ - از مخطوطہ ۳ آورده شد -



علیه السلام نمایان است ، زود سوار باید شد و بان حضرت ملاحق گشت ، من بر سر آن دروازه رفتم جمال مهدی را صلی الله علیه وسلم دیدم که آفتاب در پیش روئے آنحضرت از غایت انفعال خسوف گرفته است و زرد و بے نور گشته - و آنحضرت سفید پوست ، سیاه ریش ، نورانی رو بر عریشه در صحرائے مسطح نشسته اند غالباً ترب بدست خود پاک می نمایند و پاره می کنند و می خورند و لشکریان همه بر زمین نشسته اند ، از غایت لذت که از رؤیت جمال با کمال آنحضرت <sup>رض</sup> یاقم بیدار گشتم و تا مدت مدید آن لذت در دل این فقیر تازه بود -

**واقعه ۱ :** می بینم که سرور کائنات در خانه<sup>۱</sup> این حقیر بنده نوازی کرده اند و بر عریش بنشسته و بنده بر بوریائے نشسته است گوئیا از بیرون خانه حضرت غوث <sup>القلین قدس سره</sup> در دیوار درآمده بے آنکه دیوار شق شود چنانکه کسی در آب درآید ، داخل خانه شده اند با گریه و اضطراب بر زانوئے آنحضرت <sup>صلی الله علیه و آله</sup> افتادند و گفتند یا رسول الله! شنیدید که این جوان چه گفت و اشارت بمن می کنند ، اما از راه دلسوزی و نصیحت نه از روئے غضب و شکایت - از خوف و رعب این واقعه بیدار شدم و توبه و انابت بجا آوردم و وجه آن را مشخص معلوم نکردم ، اما این قدر می دانم که از من در آن روز دو چیز واقع شده بود؛ یکی آنکه با مخدوم زاده خواجه محمد سعید می گفتم که در جمیع امور متابعت سرور کائنات علیه الصلوات والتسلیمات ممکن است اما در طریق جماع مشکل که آن را کسی چه طور داند؟ و دوم آنکه شخصی از من پرسید که در قبر لحد را به نهجی نمی سازند که کسی بنشیند و در حدیث پیغمبر علیه السلام آمده که مرده را در لحد نمی نشانند ، گفتم که این نشان دادن امری ست معنوی نه که صوری که جثه<sup>۲</sup> این کس را نشانند ، از هر دو قول تائب گشتم -

**واقعه ۲ :** می بینم که گوئیا چاه<sup>۳</sup> ده در ده<sup>۲</sup> عمیق<sup>۳</sup> است و گرد آن باغچه<sup>۴</sup> ایست مدور خوش اسلوب - در آنجا ایوانی ست عالی ، گوئیا در آن ایوان افضل پیغمبران علیه الصلوة و السلام نشسته اند و این حقیر در جائے که آب دلو منجنیق می افتد

۱ - این واقعه در مخطوطه ۱ مذکور نبود ، از ۲ و ۳ آورده شد -

۲ - یعنی بقدر ده ذراع در ده ذراع وسیع - ۳ - در مخطوطه ۱ و ۲ : عمیق -

نشسته است و شخصی پیش من کتاب حدیث می خواند ، در معنی لفظی غیر مستائن دربانده ام که آنحضرت علیه التحیه از ایوان برآمده در باغ تشریف آوردند و وقفه کرده معنی آن لفظ را فرمودند و بجانب دروازه باغ مستوجه شدند و بنده بملازمت آنحضرت صلی الله علیه و آله تا سر دروازه باغ همراهی کرده ، ایشان تمام حدیث را بر خواندند و آن حدیث بلفظ یاد داشتم اما تا نوشتن وفا نکرد -

**واقعہ :** سی بیند کہ از سفر دور و درازے مراجعت می نماید و بر اسب سوار است و پدر من نیز ہمراہست و جامعہ سالکان و مجذوبان کہ با ساسی ایشان را می داند نیز ہمراہ اند۔ بقصد نماز فرود آمدیم ، چاہے دہ در دہ بود ، آنجا وضو ساختم و آب خوردم ، چون از آنجا باز آمدم در باطن من ندا دردادند و من باین جامعہ رفقا باین عبارت گفتم قال الله سبحانه لی قد غفر الله لکم -

**واقعہ :** شبے در واقعہ دیدم در شہر عظیم الشانے در ایوان کلانے و صفتہ عالی سکانے در ملازمت حضرت ایشان قدس سرہ نشسته ام ، درویشے از بیرون در آمد و بہ فقیر گفت کہ حضرت خضر علیہ السلام بر در ایستاده اند و ترا ہی طلبند۔ اشارت اجازت از آن حضرت قدس سرہ یافتم ، بالفور برخاستم و بیرون شتاقتم ، دیدم کہ حضرت خضر بصورت جوانے خوش زبانے ، نیکو روئے ، سفید رنگے ، نو ریشے در دروازه ایستاده اند۔ سلام کردم ، بمجرد آمدن من راہی شدند و من در عقب ایشان می رفتم ، سیر سکک<sup>۲</sup> و طرق آن بلده می نمودند۔ درین اثنا عرض کردم کہ حضرتتم از نسبت خود بہرہ مند گردانند۔ فرمودند کہ تو نسبت از کسے گرفته کہ ترا و عالم را ارشاد آن<sup>۳</sup> بسند است ، اشارت بعظمت حضرت ایشان کردند۔ از اتفاقات آنکہ در سیر و سلوک حضرت خضر علیہ السلام بہان راہ در دروازه حضرت ایشان معاودت نموده بودند کہ ناگہ حضرت ایشان دران وقت بے قصد از خانہ بیرون آمده اند۔ من پیش شدم و بحضرت خضر گفتم کہ حضرت ایشان را در یابید۔ حضرت خضر قدمے چند بجانب حضرت ایشان رفتہ مصافحہ و معانقہ کردند۔ بعد ازان فرسودند کہ قطب است و از یکدیگر رخصت شدند

۱ - در مخطوطہ ۱ و ۲ : با این -

۲ - کوچہا جمع سکک -

۳ - در مخطوطہ ۳ : ارشاد وے بسندہ است -

و من در خدمت حضرت ایشان ماندم و ہمراہ حضرت خضر نرفتم۔

**درجہ :** بعد از ارتحال حضرت ایشان قدس سرہ در واقعہ دیدم کہ گوئیہا حضرت ایشان در گوشکے رفیعے و قصرے وسیعے کہ طول آن نزدیک بیک کر وہ باشد ، مسکن دارند و گوئیہا از قصور جنت است و این حقیر نیز در گوشہٴ ہان ایوان کلبہٴ دارد و دور تر از آن ایوان خانہٴ دیگر است و درون آن خانہٴ دیگر ست ، مانند آنکہ در حمام حجرات متعدده یکے درون دیگرے می باشد۔ می گویند این دوزخے ست۔ بخاطر این مسکین گذشت کہ درین خانہا در آیم و تماشا نمایم کہ کدام مردم در دوزخ آمدہ اند۔ از دو سہ خانہ درگذشتم و بہ دروازہٴ آن خانہ کہ در آنجا مردمان معذب می بودند رسیدم۔ دیدم کہ در بستہ است و شخصے بر در آن ایستادہ ، باو گفتم کہ می خواہم تا اہل دوزخ را تماشا کنم۔ آن شخص گفت ازان روز کہ حضرت ایشان قدس سرہ از دنیا بہ جنت علیا تشریف آورده اند بحکم الہی جل شانہ دروازہٴ دوزخ بستہ اند و آن را سرد گردانیدہ ، الحال بطفیل ایشان پیچکس<sup>۱</sup> بدوزخ نمی رود۔ باز گشتم و این ماجرا بخدست حضرت ایشان گفتم۔ فرمودند کہ راست گفتمہ است سوکل دوزخ۔ الحمد للہ الذی من علینا بارادتہ<sup>۲</sup>۔

**درجہ :** حضرت ایشان قدس سرہ یک مسدے بر مصلائے قالیہائے پشمین نماز می گذاردند و چون بر مذہب امام مالک<sup>۳</sup> سجدہ بر پشمین مکروہ است و طریقہٴ ایشان جمع مذاہب بود حتی الامکان ، در موضع سجدہ قدرے جامہٴ ریسہانی بآن مصلائے پشمین دوختہ بودند و سالہا بر آن مصلائی نماز گذارده اند و بر آن قطعہٴ جامہٴ سجدہ کرده اند۔ چون آن پرچہٴ جامہٴ شوخین شد ، خادمان آن جامہٴ را فرود آوردند و بجائے آن جامہٴ نو ہان قدر دوختند۔ این مسکین آن جامہٴ شوخین را کہ بغایت متبرک بود ، در دستار خود نگاہداشت کہ بخانہٴ خود رفتہ آن را در جائے نیک بتعظیم تمام نگاہ خواهد داشت۔ اتفاقاً شب در آمد و این حقیر نماز عشا را خواندہ بخواب رفت و آن جامہ

۱۔ مانا کہ مراد پیچکس از متوسلان حضرت ایشان خواهد بود۔

۲۔ در ہر سہ نسخہ ہمین طور نوشتہ ، ظاہراً در اصل نسخہٴ 'بارآئندہ' بودہ باشد۔

در دستار من بماند - از دولت عظمت و کرامت آنحضرت در آن شب جہاں جہاں آرائے پیغامبر علیہ السلام را دوازده بار بلکه زیادہ بخواب دیدم - ہر بار بیدار می شدم و بخواب می رفتم و باز آن سرور را علیہ السلام مشاہدہ می نمودم -

**درجہ :** در ایام تحریر این کتاب "حضرات القدس" شب جمعہ نہم جمادی الاولی دیدم کہ گوئیا باغ ست بغایت زیبا و دروازہ دارد نہایت عالی - حضرت ایشان را دیدم کہ در دروازہ آن باغ بر تخت پادشاہانہ نشسته اند و دو سہ کس دیگر نزد آنحضرت بر بساط نشسته اند و پیش دروازہ از ہر دو طرف تا مد نظر اولیاء اللہ صف بستہ ایستادہ اند بادب تمام سر فروپشتمہ و دست بر ناف بستہ ، گوئیا جان در بدن ایشان نیست ، و مردم نذر و فتوح علی التوالی و التواتر می آرند و این درویش گوئیا در خدمت ایشان درون می رود و بیرون می آید کہ نذر و نیاز کہ می آرند و می گذرانند ، این مسکین آن را از حضور حضرت ایشان بر می دارد و بخرج دار می سپارد - نوزدہ روپیہ باین حقیر نیز دران مجلس مقدس از آن فتوحات بدست خود مرحمت فرمودند -

**درجہ :** سی بیستم کہ حضرت ایشان گوئیا بر مسند قطبیت نشسته اند و بدست مبارک خویش بر قطعہ کاغذ می نویسند "قبل فلان" و بر آن مہر خود می کنند - و این حقیر را گوئیا فرمودہ اند کہ این قطععات قراطیس را بنام ہر کس کہ باشد باو برسان و این خدمت رساندن بمن حوالہ شدہ - نخستین بر قطعہ کاغذ بدست خط خاص نوشته اند کہ "قبل بدر الدین" و بالائے آن مہر خود مزین ساختہ بانہایت مرحمت و غایت عنایت بمن دادند و من آنرا بصد انکسار و تواضع از دست مبارک ایشان گرفتم و در دستار خویش نگاہ داشتم - بعد از ان کاغذ دیگر بمہر خود عنایت فرمودند کہ در آنجا نوشته بود "قبل امان اللہ" و فرمودند کہ بوی برسانی - و این مرد عالم بود و ہمدرس قدیم فقیر و سرید آنحضرت - و ہمچنین بر پرچہ کاغذ مہر می کردند و "قبل فلان" می نوشتند و باین حقیر می سپردند و من بہر کدام می رساندم الہی ماشاء اللہ - در آن وقت چنان معلوم می شد کہ قبول و رد ہر فرد را از عالمیان با اختیار حضرت ایشان وا گذاشتہ اند

و این حقیر را متصلی این خدمت ساختند -

**درجه ۱ :** در شبی در واقعہ می بینم کہ گوئیا حضرت ایشان قدس سرہ پیش روضہ منورہ خویش نشستہ اند و مریدان و طالبان در پیش ایشان حلقہ زدہ - بعد از ساعتی می بینم کہ سرور کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰات والتسلیٰات اند و جماعہ کہ حلقہ کردہ اند صحابہ و پیغمبران اند - درین اثنا دیدم کہ جبرئیل امین از آسمان فرود می آید تا آنکہ بخدمت آنحضرت علیہ التّحیۃ رسید و سلام حضرت علام جل جلالہ بآنحضرت رسانید و بادب تمام بانڈک فاصلہ بدو زانو بنشست - من بیکے از اصحاب آنسرور کہ پہلوئے بندہ نشستہ بود ، گفتم نزولِ جبرئیل انقطاع پذیرفته بود ، الحال وجہِ نزولِ جبرئیل چہ باشد ؟ گفت ندانستہ کہ جبرئیل بجهت تناولِ سُور (بر ۲) پیغمبر ہموارہ فرود می آید -

**قدسیہ :** حضرت ایشان ہموارہ در ماہ رمضان ختاتِ ثلثہ قرآن می شنیدند ، باوجود کبر سن و ضعفِ بنیہ - و از ہر طرف مردم دیگر را نُعاس می گرفت و اکثر مردم را غنودگی غلبہ می نمود بخلاف حضرت ایشان را در حین استماع قرآن در تراویح غنودگی نمی شد - این حقیر عرض کرد کہ حضرت سلامت ! تمام مردم را غنودگی می برد ، از کرامات حضرت ایشان است کہ ہرگز سَنہ نمی آرند - فرمودند کہ :

”شناوری بحر قرآن کے می گذارد کہ غفلت را در آنجا گنجائش بود ،  
کشان کشان بجانب خود می برد -“

**قدسیہ :** روزی حضرت ایشان در میان کبار اصحاب خود فرمودند کہ لفظ نسبت کہ در السنہ ارباب این طریقہ جاری ست ، معنی آن چیست ؟ عرض کردیم کہ حضرت خود عنایت فرمایند - لمحہ سر درپیش انداختند و متوجہ گشتند - بعد ازان فرمودند کہ مراد از نسبت نسبتے ست کہ میان سالک و حق است سبحانہ -

**ملفوظ :** روزی یکے از خاص اصحاب در حضور این فقیر ازان حضرت پرسید کہ

۱ - مانا کہ تاویل این واقعہ تفسیرے ست قول حضرت مجدد قدس سرہ را کہ ”طریقہ ما ہمین طریقہ اصحاب کرام است“ و نزولِ جبرئیل کنایہ ایست از آنکہ اقوال و معارف مجددیہ ہمہ از الہامات ربانی و حقانی اند کہ لاریب فیہا در شانِ آنها توان گفت -

۲ - ہمہ نسخِ خطیہ این کلامہ ندارد و باید کہ بود -

سَر چيست که در ذکر لا اله الا الله ابتدا از ناف نمايد و بعد تا سر کشد و از انجا بجانب کتف راست آورده بر دل ضرب کند - اندکے سر بمراقبه فرو بردند - بعد ازان فرمودند کہ درين صورت نقش "لا" پيدا می شود فهم من فهم -

**قدسيه :** روزے اين فقير از آنحضرت قدس سره پرمييد که در اخبار آمده که آن سرور عليه السلام در نماز اتم و اسرع بودند، بعضی نماز را از همه بسرعت تمام می گذاردند و بيچ دقيقه از دقائق آداب را فرو گذاشت نمی کردند - اين معنی چه طور تواند بود؟ فرمودند که مردم در نماز وقفات بيجا بسيار می کنند و اگر سراپا مشغول ارکان و آداب نماز باشند و بے جا تعجل و تعطل نہ نمايند، نماز ايشان نیز اسرع و اتم باشد -

**قدسيه :** روزے در مجلس مقدس آنحضرت حاضر بودم - فرمودند که در شريعت غرا در نماز تکليف احضار قلب نکرده اند - خشوع و خضوع که صاحب شرع فرموده، آن ست که نظر را در قيام بسجده گه دوزد و در رکوع بر پشت پا و در سجده بر پرّه بينی و در جلسه بکنار خود - ليکن سَر درين معنی آن ست که بند کردن نظر را تاثيرے ست در جمعيت بخشى دل - و هر که چشمش پراکنده نشود دلش پراکنده نشود - روزے که اين فقير را شغل فرمودند، گفتند که هر چند چشم پوشيدن وقت ذکر شرط نيست اما تا ذکر ملکه دل نگرود چشم پوشيده هم مشغول<sup>۲</sup> بايد کرد که چشم فراپيش داشتن را اثرے ست عظيم در حصول جمعيت، حضرات خواجگان ماقدس الله اسرارهم درين باب حديثے روايت کرده اند و آن حديث را نیز خواندند - خوش گفت :

اگرچه ديده بود پاسبان تو اے دل بهوش باش که نقد تو پاسبان نبرد

**قدسيه :** روزے حضرت ايشان فرمودند که در معنی حديث نبوی عليه الصلوة والسلام که "حب الهرة من الايمان" است، اکثر بخاطر خلجان داشت که ايمان را به محبت گره چه مناسبت است که آنحضرت عليه السلام والتحيه دوستی او را از ايمان فرمود - توجه تام درين باب کرده شد، آخر معلوم ساختند که مردم باواز نوحه آسائے پره تطير می کنند و آن را شوم می انگارند و ازین راه باگره عداوت دارند - پيغمبر عليه السلام فرمودند که

۱ - يعنى صورت لائے منقلبہ بدین شکل ۸ -  
۲ - يعنى دل بذکر مشغول بايد کرد -



محبت گریہ از ایمان است یعنی ہر گاہ وے را دوست دارند باواز نوحہ وے تطہیر و تشام  
نخواہند کرد کہ تطہیر از کفر ست و ترک آن از ایمان ۔

**قدسیہ :** روزے بتقریب نصیحت بیکے از خدام خود ، بے آنکہ نام وے بر زبان  
آرند ، در مجمع اصحاب فرمودند کہ قلب را با مقلب نسبتے ست خاص کہ بیچ چیز را آن  
نسبت باوے سبحانہ کائن نیست ۔ ہر چند قلب کافر بود پس ایذائے دل ، ہر دلے کہ باشد  
فی الحقیقۃ ایذائے حق است سبحانہ کہ ایذائے جار ہجار سرایت کند فکیف کہ نسبت  
و خصوصیت در میان ایشان باشد ۔

**قدسیہ :** حضرت ایشان می فرمودند کہ در نماز رعایت سنن و مندوبات و آداب  
کار حضور قلب می نماید ، چہ این رعایتہا ہمہ ذکر است زیرا کہ یاد کرد امر اوست  
سبحانہ و توجہ باو تعالی ۔

**کرامت :** این حقیر را رسالہ در علم قراءت بغایت غریب از جائے بدست افتادہ  
بود ۔ بخاطر رسید کہ آن را بخدست حضرت ایشان بگذرانم کہ آنحضرت ذوق بعلم قراءت  
بسیار دارند ۔ بہین نیت آن رسالہ را در بغل انداختم و بخدست شریف ایشان شتافتم ۔ بعد  
از ان کہ دولت ملازمت آنحضرت دریافتم ، بمجرد رسیدن و دیدن فقیر فرمودند کہ در بغل  
تو چیست ؟ گفتم کہ رسالہ ایست در علم قراءت ۔ از بغل خود بر آوردم و بردو دست خود  
نہادہ نزد ایشان بردم ۔ از دست گرفتند و مطالعہ فرمودند ۔ و بعضے از مواضع تردد را  
از آنجا تحقیق نمودند و بعد از ان بجانب من نگاہ کردند و تبسم کردہ فرمودند جزاک اللہ  
خیر آ رسالہ نیک گذراندی ۔ گفتم حضرت سلامت ! فقیر بہین نیت آورده است کہ بگذرانم ،  
حضرت ایشان کرامت کردند ۔ آنحضرت آن رسالہ قبول فرمودند و در خلوت خانہ بالائے  
طاق نگاہ داشتند ۔

چون از ان مجلس مقدس برخاست بردل فقیر خطرہ گذشت کہ این رسالہ نادر و  
لطیف بود کہ حضرت ایشان بمطالعہ آن این قدر حظ کردند ، اگر پیش من بودے یا

۱ - در مخطوطہ ۲ ، ۳ : امر است ، و در مخطوطہ ۱ اینجا بیاض گذاشته است و مانا کہ امثال  
امر او الخ بودہ باشد ۔

نقلش برداشتم و بعد ازان گذراندم بهتر بودی - روز دیگر وقت نماز پیشین چون دروازه خلوت خانه کشادند ، فقیر بخدمت آنحضرت رسید - وضو می ساختند ، به بنده خطاب نموده فرمودند که اے که امروز در قیلوله می بینم که تو آن رساله را از من می طلبی ، اینک رساله در طاق است ، برو بگیر - خوف بر من غالب شد که آنحضرت بر خطر من مطلع شدند ، اما اظهار خاطر خود مرا زیبا نه نمود - عرض کردم که حضرت سلامت! این واقعه احتمال تعبیر هم دارد که بنده طلب علم قراءت از حضرت ایشان می کند - فرمودند چنین نیست ، چیز دیگر است ، دل خود را به بین که چه گفته است -

**کرامت :** این حقیر هر گاه در حلقه ذکر حضرت ایشان می نشست ، صورت آنحضرت را پیوسته در دل خود نشسته می یافت و بمشغولی می پرداخت تا آنکه حلقه آخر می شد - چون می دیدم که صورت حضرت ایشان از دل این مسکین برخاست ، چشم وای می کردم ، معائنه می نمودم که حضرت ایشان نیز برخاسته اند یا بر می خیزند ، این معنی برگز تخلف نورزیده و مختلف نگردیده بود - زبے تصرف آنحضرت برد لهائے طالبان !

**کرامت :** شبی بر بستر خواب نیم بیدار بودم که گوئیا دو کس آمده بر سینه من نشستند - هر چند قصد کردم که خود را خلاص نمایم نتوانستم و این قدر طاقت نشد که لاجول ولا قوة الا بالله العظیم بر خوانم - آخر بزور تمام خود را خلاص کردم - شب دیگر و دیگر شب همچنین واقع شد - حیران کار خود گشته بر سر مزار ملائک قرارا حضرت ایشان نشستم ، ملتجی و متضرع - درین اثنا مرا غیبتی در ربود ، حضرت ایشان را دیدم که می فرمایند که در مکان عریش<sup>۲</sup> تو دو جن است ، هر گاه خواهی که بخواب روی دهائی<sup>۳</sup> ما بده و بخواب رو که ایذا نتوانند رساند - چون شب درآمد و وقت خواب بر بستر خود دراز کشیدم ، گفتم "یا معشر جن شما را دهائی حضرت ایشان می دهم ، اگر در خواب یا در بیداری بر من حاضر شوید" و نام نامی آنحضرت را بر زبان آوردم - آن شب آرام تمام خوابیدم ، چند شب بر همین قول عمل کردم

۲ - عریش بمعنی چارپائی -

۱ - در مخطوطه ۲ و ۳ : ملائک مزار -

۳ - یعنی واسطه و پناه ، در هر سه مخطوطه ؛ 'در دهائی' البته در مخطوطه ۲ لفظ 'در' قلم زد

پیچکس از جن بر من حاضر نشد - شبی از غلبه خواب دہائی فراموش کردم ، میان خواب و بیداری ام ، دو کس دیدم کہ مرا خفہ<sup>۱</sup> می کنند ، از خوف بیدار گشتم و پہان کلمہ را بر زبان راندم ، پیچکس از جن بر من ظاہر نشد - بعد ازان تا مدت مدید این عمل را ملتزم بودم و ہرگز اثری از آثار جن ندیدم -

**کرامت :** فرزند ارجمند شیخ محمد افضل ، دور از امروز ، در ایام صغر سن بیمار بود و تب محرق داشت ، درین اثنا وے را آسیب رسید و ہذیان بر زبان او جاری گردید - من دران وقت حاضر گشتم و پرسیدم کہ تو کسیتی؟ گفت پرنام نام جنی ام ، در فلان ناودان کہ در خانہ شاہ است می باشم - گفتم کہ تو مگر ما را نمی شناسی کہ بے محابا<sup>۲</sup> می در آئی و شوخی می نمائی و فرزندان ما را آسیب می رسانی؟ ما مریدان<sup>۳</sup> حضرت ایشانیم - گفت ہمین ساعت از روضہ مطہرہ ایشان می آیم - گفتم بگذر و گرنہ ترا ہلاک گردانیم - بندہ ہزار ملائک قرار حضرت ایشان رفت و بصد نیاز و شکستگی عرض این حادثہ نمود - آواز از مزار آنحضرت بگوش ہوش من رسید کہ بخانہ خود رو کہ فرزند ترا صحت شد و آن لعین بدر رفت - بخوشحالی تمام بخانہ آمدم ، دیدم کہ آن فرزند عزیز صحت یافته است و اثری ازان ماجری ندارد و بعد ازان الی یومنا ہذا آن جن پیچکس را از اہل خانہ این فقیر آزار نرسانیدہ -

**کرامت :** چون دفتر ثالث مکتوبات قدسی آیات باختتام رسید و چند مکتوبات بدوستان دیگر نوشتند ، بخاطر فاتر این حقیر گذشت کہ جامع این دفتر رابع من باشم ، چنانکہ دفتر اول را مولانا یار محمد جدید تمہید نمودہ و دفتر ثانی را مولانا عبدالجی و دفتر ثالث را خواجہ ہاشم کشمی جمع فرمودہ اند - روزی در خلوت این نیت و اسنیت خود را بعرض آنحضرت رسانیدم - لمحہ سکوت نمودہ فرمودند کہ وقت کجا ست و فرصت کرا؟ اول یقین حاصل باید کرد کہ حیات این قدر وفا خواهد کرد کہ از اعوام<sup>۴</sup> گذشتہ است و بایام افتادہ - تو خود اجر نیت خود را یافتی - بعد از ایام معدودہ ازین مقولہ آن

۱ - یعنی گویم می گیرند -

۲ - در ہر سہ مخطوطہ بہائے ہوز مسطور است -

۳ - در مخطوطہ ۳ : مر یاران -

۴ - جمع عام بمعنی سال -

آفتاب عالمتاب رو در نقاب تراب طاب تربته کشید -

**کرامت :** دور از امروز در پائے من داغ سفید از برص پیدا شده بود ، حیران و پریشان گشتم - گاه بخاطر می رسید که وطن بگذارم تا باز رسوائی در وطن نباشد و گاه بخاطر می گذشت که خود را هلاک گردانم - روزی حضرت ایشان قدس سره الاقدس از حلقه<sup>۱</sup> بامداد برخاسته خواستند که درون محل روند ، من خلوت یافته خود را در دروازه درون رساندم و بخدمت آنحضرت بصد پریشانی و حیرانی حال خود معروض داشتم و آن داغ را بایشان بنمودم - فرمودند هیچ قصه نیست ، و هم نکنی ، برطرف خواهد شد - فرمودن ایشان این بشارت و دفع پریشانی دل من معاً واقع شد ، اما آنروز تمام تا شب آن داغ نمایان بود - چون صبح کردم ، دیدم اثری از آثار آن داغ نیست - شکر خدا جل و علا بجا آوردم و ایمان و ایقان بکرامت و عظمت حضرت ایشان ده صد گشت -

**کرامت :** روزی حضرت ایشان در جماعت خانه خود در آمدند و حضرات مخدوم زادپائے عالی درجات اعنی خواجه محمد سعید و خواجه محمد معصوم سلمیها الله سبحانه همراه بودند - زنجیر دروازه را بدست خود از اندرون بستند تا غیره داخل نشود و بطرف قبله از قبه<sup>۲</sup> منوره مخدوم زاده اعظم اعنی خواجه محمد صادق قدس سره نشستند<sup>۱</sup> و بمعارف درآمدند و این حقیر طرف دیگر ازان قبه نشسته بودم - مرا ندیده بودند و من استراق سمع می نمودم و معارف می شنودم و در دل خود آرزوئی این معنی کردم که چه شود که مرا نیز بطلبند ؟ و اجازت حضور در خلوت فرمایند ، تا سخن باینجا رسید که خطرہ غیر در دل فانی نمی گذرد اگرچه وے را عمر نوح دهند - اتفاقاً مرا نیز در آن ایام حال<sup>۲</sup> بدین سوال بود که خطرہ از دل منقطع شده بود - اما هنوز بخدمت آنحضرت معروض نه داشته بودم - درین اثنا حضرت ایشان نام این مسکین را برزبان آورده فریاد کردند ، گفتم 'لییک' و دران خلوت خاص حاضر گشتم - فرمودند بنشین که تو از محرمانی و داخل عیال مائی - در خلوت حاضر شده می باش که تقدم علم بحال مشر حصول حال است بایسیر<sup>۳</sup> وجوه بر تو خود این حال وارد است که خطرہ بر دل نمی گذرد، اما بگو

۱ - در مخطوطه ۳: حاله بدین منواله -

۲ - در مخطوطه ۲: نشسته -

۳ - یعنی بآسانی تمام -

این ہمہ خطرات اکل و شرب و نشستن و برخاستن وغیر ذالک اگر بردل نمی گذرد پس کجا عبور می نماید۔ عرض کردم کہ لطائف ستم مابین خودها فواصل دارد ، این خطرات در فاصلتها کہ میان اینهاست مروراً می نماید۔ حضرت ایشان این سخن فقیر را بسیار تحسین فرمودند؛ بعد ازان فرمودند کہ آنچه بر ما ظاهر ساخته اند، آنست کہ عبور این خطرات در نفس است کہ تعلق بدماغ دارد و بدل کارے ندارد۔

**کرامت :** شبے در ایام وبا نیم شب در گلوئے اہلیہ این فقیر شکنج طاعون ظاہر گشت و تب محرق در گرفت۔ حیران و پریشان گشتم کہ اطفال صغار داشتم۔ در بہان وقت باگریہ و زاری بیاطن متوجہ حضرت ایشان گشتم۔ آنحضرت حاضر شدند و فرمودند۔ ”این نانہا کہ در فلان جا نہادہ اند آنرا تصدق کنید کہ اہلیہ شما را صحت خواہد شد“ و غائب گشتند۔ من از اہلیہ خود پرسیدم کہ آیا نانہا در خانہ ہست؟ گفت آری در فلان خانہ است ، ہانجا کہ حضرت ایشان فرمودہ بودند نشان داد۔ و بہان وقت برخاستم و نانہا را برداشتم و بیرون شتاقم و فقیرے را بیدار ساختہ باو دادم۔ بنوز صبح ندیدہ بود کہ تبش برطرف شد و آن شکنج طاعون غائب گشت۔

**کرامت :** یکبارے بعضے عورات مستورات از محرمات فقیر و عم من شیخ محمد کہ شیخ فانی شدہ بود و طاقت رسیدن بملازمت ایشان نہاشت بفقیر بجد شدند کہ ما را بطریقہ ایشان مشغول کن۔ گفتم من اجازت ندارم۔ از حضرت ایشان رخصت گرفتہ مشغولی خواہم گفت۔ چون بملازمت آنحضرت رسیدم معروض داشتم کہ بعضے نساء صالحات ازین فقیر طلب مشغولی می کنند ، درین برچہ حکم شود برآن عمل نمایم و نام عم فراموش کردم۔ فرمودند بان نساء مشغولی بگو بلکہ عم خود شیخ محمد را ہم خواہی گفت کہ او ہم مشتاق است۔ و نام پیرے دیگر بردند کہ پسر او آمدہ بود و از جانب او التماس مشغولی می نمود ، بخانہ وے رفتہ او را مشغولی بگوئی۔ بخاطر فقیر گذشتہ کہ این اجازت مقید است بہمین اشخاص یا دیگران را ہم اگر مشغول کنم مجوز باشد۔ بنوز این خطرہ در دل استقرار نگرفتہ بود کہ فرمودند کہ ترا اجازت مطلق ست کہ تو داخل عیال

مائی - بعد ازان این فقیر بان غورات و بعثم خود و بان پیر دیگر مشغولی گفته بملازمت رسید - احوال آن جاعه بتفصیل پرسیدند - عرض کردم که همه را مشغولی گفتم و درینها بتوجه حضرت خوب در گرفته - فرمودند الحمد لله رب العالمین - بعد ازان چند کس دیگر را هم تلقین ذکر کردم و احوال فرورفتگیها و استغراق ایشان بخداست حضرت ایشان معروض داشتم - خوشوقت شدند و فرمودند ما میخواستیم که تو بنشین و بارشاد خلق الله پردازی ، کثرت عیال ترا نمی گذارد -

**واقعہ :** و در آن ایام که بمشیتة الله سبحانه عازم جازم دارالخلافة اکبر آباد شده بود و بسرائے قصبہ متبر که پانی پت فرود آمده، قبل نماز دیگر بارادۃ زیارت قدوة المحبوبین زبده المجذوبین شیخ شرف الحق و الدین ابوعلی قلندر قدس سره از دروازه شرقی سرائے مذکور بیرون آمد و یاران همراه بودند که همه اشتیاق زیارت شیخ بزرگوار داشتند - چون قدمی چند بجانب یسار آن دروازه بسوائے مزار آن بزرگوار برداشت از عقب اشارت و بشارت از عزیزے بر دل این مسکین وارد شد که نزد ما ییا و ما را زیارت کن که صاحب ولایت این مقام مائیم - با یاران بیان این معنی کرده شد ، همه متعجب شدند که باوجود شیخ بزرگوار درین دیار صاحب ولایت که خواهد بود ، بہر حال ہر گشتہ درپے آن اشارت روان شدیم - نزدیک دروازه یمین آن مسجدے نمایان گشت و معلوم شد کہ آن اشارت از ہانجا بوده است - در محاطہ آن در آمدیم و پیش صحن مسجد مقابر بسیار بود - از حضار مسجد پرسیده شد کہ درینجا مزار بزرگوارے ہم ہست ؟ گفتند بلے خواجہ شمس الدین ترک کہ صاحب ولایت این مقام است درینجا آسودہ است - گفتم این معنی را بشرح و بسط بگویند - گفتند ایشان خلیفہ خواجہ معین الدین اجمیری چشتی اند - چون حضرت خواجہ ملک ہندوستان را بحکم حق سبحانہ بر اولیا قسمت نمودند ، پانی پت را بخواجہ شمس الدین ترک دادند و خواجہ شمس الدین بامر پیر دستگیر خود باینجا تشریف آوردند - بعد استماع این کلام کہ مصداق کشف صحیح صریح بود، در حجرہ مزار خواجہ شمس الدین ترک درآمد ، بمجرد در آمدن انوار آن بزرگوار ظاہر گشت و سراپائے این درویش را درگرفت و از آثار آن انوار ظاہر و باطن این مسکین منور گشت و سردی و خنکی کہ لازم آرام و جمعیت است ، ہویدا گردید ، قبر مبارک را بوسہ داد و



بتواضع تمام<sup>۱</sup> روئے برو بنشست و مشغول گشت - لطفہائے بیکران از آن دریائے بے پایان مشاہدہ نمود و نسبت خاصہ<sup>۲</sup> خود را کہ سراسر بیچونی داشت، برین حقیر افاضہ فرمودند و رخصت نمودند۔

از آنجا روز دیگر رو براہ نہاد تا آنکہ بسواد حضرت دہلی کہ از سویدائے چشم روشن تر است، افتاد و آرزو داشت کہ بزیارت مزار حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ کہ از دوستان شنیدہ بود کہ در سواد طرف درآمدن آن بلدہ معظمہ واقع است، مستسعد خواہد شد۔ غالباً چون پیش ازین بزیارت آنحضرت مشرف نشدہ بود، آن مقام را نمی دانست و رفقا نیز نمی دانستند۔ اتفاقاً بہلبان کرایہ کش بہل را براہ غیرسلوک<sup>۳</sup> و معہود برد و گفت کہ من دو کروزہ راہ از دہلی خانہ دارم۔ این منزل را بہان جاگذرانند متوجہ منزل دیگر می شوم۔ حیرانی روئے داد کہ یکے از زیارت حضرت خواجہ<sup>۴</sup> خود، دوم از<sup>۵</sup> ملازمت حضرت خواجہ زادہا حرمان نصیب گشت۔ درین اثنا کہ غم و غصہ می خورد و با بہلبان سنازعت و خصومت داشت کہ راہے پیش آمد، از ہر دو طرف باغ دارد و برین مسکین مکشوف گردید کہ مزار حضرت خواجہ بزرگوار درین باغ یمین راہ ہست۔ و مکرر و مؤکد بالہام این کلام اعلام دادند و چون فلق صبح روشن گشت و یقین پیوست خود را از بہل روان بے آنکہ فکر شکستن دست و پا کردہ پاشم بشوق تمام و سکر مالا کلام انداختم و بسوئے آن باغ شتافتم و در آن درآمدم و پرسیدم۔ گفتند کہ ہم درین باغ مزارست از حضرت خواجہ<sup>۶</sup>۔ شوق و آرزومندی یکے ہزار شد، بدویدم و بصفہ رفیعہ منیعہ برآمدم و مزار حضرت خواجہ را از میان قبور شناختم بے آنکہ کسے بیان کند۔ بعد ازان مجاورے در رسید و مصدق گردید۔

الحق مزارے ست کہ انکسار و اضمحلال از آن می بارد، بر قدم آنحضرت افتادم و بمستی رو نہادم۔ جنونے دست داد کہ ہزاران ہوشمندی نزد آن بجوئے نیرزد و گریہ روئے نمود کہ ہزاران شادی پیاسنگ آن نخرند<sup>۷</sup>۔ تا وقتے و مدتے بیخود افتادہ بودم

- ۱۔ در مخطوطہ ۱ : بتواضع روبرو، و در مخطوطہ ۲ : بتواضع تمام روبرو، و در مخطوطہ ۳ :  
و روبرو بنشست۔  
۲۔ در ہر سہ نسخہ خطیہ : غیر سلوک معہود۔  
۳۔ ہر سہ مخطوطہ کلمہ 'از' ندارد۔  
۴۔ در مخطوطہ ۲ : نخرد۔

در آن افتادگی و رفتگی حضرت خواجه را دیدم و پسابوس آنحضرت مشرف گردیدم ۱ -  
 مراحم و عنایات که آباء بر ابناء می کنند ، در حق این نیازمند بجا آوردند و به فرزندی  
 قبول کردند - نسبت خاصه خود عنایت نمودند و فرمودند که "نسبت خاصه من سعیت  
 حبیبی ست و این نسبت را پیرزاده تو مجد سعید غائبانه از من بقوت محبت و اعتقاد که  
 با من داشت ، اخذ نموده است - وے آن را سرانجام خواهد داد" - و جذبے عجیبے در  
 خود یاقم و محبت بے کیفی بذات بیچونی در خود مشاہدہ نمودم تا آنکہ این معنی را  
 بہ پیرزاده برجاده نوشتم - ایشان در جواب نوشتند کہ سعی کنید کہ نام و نشانے از  
 غیر محبوب حقیقی جل شانہ در نظر بصیرت نماند - متفکّر شدم کہ غیر در نظر است  
 و مقتضائے محبت نسیان ما سوی - درین تفکر ملہم گشتم کہ نسیان در ولایت است  
 و این محبت<sup>معین</sup> حبیبی دیگر است کہ در نبوت بحصول پیوندد و "یحببہم و یحبونہ" ازین سر  
 چشمہ نبوت سر می زند ، واللہ معنا ازین مقام ناشی ست و آن مرتبہ نسیان ما سوی  
 مدتے ست کہ ترا در حضور شیخ تہو بحصول پیوستہ بود و آن را بمراحل دور تر  
 گذاشتہ : والحق چنان بود -

بعد ازان بزیارت حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي مشرف گشتم - قبرے  
 بسر آپا شکستگی و انکسار ہنظر در آمد - بتواضع تمام آن را بیوسیدم و روئے پروئے  
 ایشان نشستہ متوجہ گردیدم - حضرت خواجه بر اسپ تازی سوار از مزار بیرون آمدند  
 چنانکہ نصف عقب اسپ درون قبر بود و نصف پیش اسپ بیرون و اسپ را در ہان  
 قدر جا ہی تازاندند و ہی فرمودند کہ آن نسبت سعیت حبیبی کہ حضرت خواجه مجد باقی  
 بتو داده است ، از من گرفته است و این نسبت نسبت من است ، آن را نیک نگاہ داری و خود  
 را از من دانی و گویانی و از ہمین جا باز گرد و در گوشہ بنشین و راہ آمد و رفت مخلوق  
 بر خود بہ بند ، آنچه ازین سفر جوئی ہانجا یابی - عرض کردم کہ چون برآمده ام ، یکبار  
 اکبرآباد بروم و باز گردم و آنچه فرمودہ اند انشاء اللہ تعالیٰ بعمل آرم - فرمودند تا  
 زود باز گردی و رخصت کردند ۲ -

۱ - در مخطوطہ ۳ : گشتم -

۲ - در مخطوطہ ۱ : فرمودند -

بیچ معلوم نہ گشت کہ بر اسپ سوار برآمدن باین نیت و تازاندن را چه سبب  
خواهد بود و زیارت حجره حضرت خواجہ محمد باقی کہ نزدیک مزار حضرت خواجہ  
قطب الدین کاکی بود و ایشان آنجا تنها شہا می گذرانند و نصف شب پیش مزار  
خواجہ آمدہ تا آخر شب می نشستند ، کردہ شد - اما حیرت و تعجب از فرودہ حضرت  
قطب الدین روئے نمود کہ مگر این نسبت نسبت چشتیہ است کہ حضرت خواجہ ما از  
حضرت خواجہ قطب الدین گرفتہ اند - اگر چنین بود چرا فرمودند کہ این نسبت  
چشتیہ است ، نقشبندیہ نیست ، این خلجان در دل ہمیشہ داشت -

بعد ازان با کبر آباد رسیدہ کارے کہ در پیش داشت ، بانجام رسانید - اتفاقاً سلطان  
را در آخر شعبان بعزم زیارت حضرت خواجہ معین الدین اجمیری اتفاق افتاد - فقیر را  
نیز داعیہ زیارت حضرت خواجہ معین الدین دامن گیر شد ، برفاقت عسکر سلطانی روان  
شد - چون باجمیر رسید بزیارت حضرت خواجہ رفت - بارگاہے دید چون بارگاہ سلطان  
و حشمت و عظمت و جاہ و جلال پادشاہانہ و نوبتے چون ملوک قرار دادہ<sup>۱</sup> و از کثرت<sup>۲</sup>  
لشکریان و غلّو زوار از امرا و ملوک زیارت قریب باستحالہ گشت - برگشتہ بخانہ آمدہ  
امیرے کہ با فقیر سر اخلاص داشت بارے ہمخانہ بود ، حقیقت ماجری باوے بعرض  
بیان آورد و او را ترغیب و تحریص بر زیارت نمود - او صد روپیہ برائے خرج مزار  
حضرت خواجہ ہمراہ گرفت تا زیارت باسانی سیر آید ، باز بزیارت رسیدیم ، وے آن جا  
زرپاشی نمود - صد روپیہ چہ اگر ہزار روپیہ ہم بمجاوران بدہند زیارت ممکن الحصول  
نبود - چہ جمع کثیر متصل یکدیگر قصد می کردند کہ بدرون در آیند و جمع دیگر ہمچنان  
عزم آن داشتند کہ بیرون آیند و تدافع اینہا موجب ایذائے یکدیگر می گشت - درین  
اثناء بعضی درمیان می افتادند و جان برباد<sup>۳</sup> می دادند - غرض آنکہ آن ہجوم  
و عموم و علّو و غلّو بدیدن تعلق دارد - ع :

شہیدہ کے بود مانند دیدہ

۲ - در مخطوطہ ۲ : از ورود کثرت -

۱ - مخطوطہ ۲ و ۳ این کلمہ ندارد -

۳ - در مخطوطہ ۱ : می مردند -

بہزار حیلہ نفوذ در گنبد عالی آنحضرت و دست رسانی بمزار آن بزرگوار واقع شد و بہان لحظہ بخاطر گذشت یا حضرت خواجہ ! این ہمہ کثرت را چرا قبول کرده اید ؟ و یقین است کہ اگر شاہنخواہید برگزاین غلّو نشود - فرمودند عزّی ما عزّی اسلام است - بعد ازان مرتبہ دیگر زیارت واقع شد - یک شب تمام شب در مسجد آنحضرت کہ روبروئے مزار ملائک قرار ایشان واقع است و آن را از سنگ مرمر ساخته اند ، گذراند و آخر شب کہ خلوت شد زیارت آنحضرت در قبہ معلی در آمد و تا مدتی مدید نشست - باز بہان خطرہ دامن گیر گشت بلکہ بر زبان جریان یافت کہ یا حضرت خواجہ ! اینہمہ غلّو و کثرت مگر مزاحم نسبت شاہنمی شود ؟ فرمودند کہ :

”مارا قطب الاقطاب ديار ہندوستان ساخته اند و روائی مہمات و حاجات خلق را بما مربوط گردانیدہ - ایشان را از رجوع بما چارہ نیست و ما را از امثال امر علاج نہ ، و جمع بین الامرین ما را میسر است -“

بعد ازان فرمودند آن نسبت کہ خواجہ قطب الدین خواجہ مجد باقی دادہ بود و او بتو دادہ ، از من گرفتہ بود و آن نسبت از من است ، نیک نگاہ داری کہ تو از مائی - عرض کردم کہ یا حضرت خواجہ ! بندہ آن نسبت را نسبت حضرات خواجہا می دانست و از فرمودہ ایشان و حضرت خواجہ قطب الدین چنان ظاہر می شود کہ این نسبت چشتیہ است - فرمودند کہ این نسبت خواجہاست کہ خواجہ یوسف ہمدانی بمن ارزانی داشتہ بود -

بعد ازان مرتبہ دیگر زیارت مشرف گشت ، فرمودند کہ :

”بوطن خود باز گرد و آنجا بنشین و راہ آمد و رفت مردم بر بند و ایڈائے آنجا بکش -“

بعد از آنکہ مراجعت کرد ، بمحضرت دہلی فرود آمد و زیارت حضرت سلطان المشائخ کرد ، مشاہدہ نمود کہ محبوبے نازنینے بر بستر عیش و عشرت آرامیدہ است و فرمود کہ :

”معنی معیت حبیبی کہ نسبت ماست، آن ست کہ حب طرفین معاً برابر باشد،  
 اما بر ما محبوبی غالب است و فرمودند کہ بنا بر وصیت مشائخ بنشین  
 و صبر اجر دارد و تحمل تجمل۔“

و در وقت برآمدن از دہلی بزیارت قدم حضرت<sup>۱</sup> رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گشت  
 و آہے کہ مجاوران در قدم معظم سی اندازند، بہ دہن خود بیاشامید و گریہا دست داد  
 و در آنجا مبشر بمغفرت گشت و از آنجا بیرون آمد و آرزوئے آن داشت کہ باز بزیارت  
 حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ مستسعد گردد۔ درین میان پارہ<sup>۲</sup> راہ رفتہ بود، مکشوف  
 شد کہ درین باغ مزار حضرت خواجہ است، درآمد و قدم بوسید و وجدہا کرد  
 و لطفہا دید۔

بعد ازان بہ پانی پت رسید، باز بزیارت خواجہ شمس الدین ترک مستسعد گشت  
 و الطاف و اشفاق بے اندازہ از ایشان مشاہدہ نمود۔ بعد ازان بزیارت شیخ شرف الدین<sup>۳</sup>  
 بو علی قلندر سربلند گردید۔ بعد ادائے مراسم<sup>۴</sup> فرمودند کہ :

”ایذائے نیست و صبرے نہ“ الحق چند گاہ بر طبق قول بوقوع پیوست  
 و ”بعد ازان ایذائے و صبر و تحمل است۔“

**واقعہ :** شبے در واقعہ سی بیند کہ تمام عالم از آب<sup>۱</sup> پر است و من براہے سی روم۔  
 ہر چند پیشتر سی روم (آب) ازان راہ عمیق تر سی آید۔ باز گشتم و براہ دیگر افتادم،  
 دیدم کہ کعبہ مکرمہ است و این ہمہ آہائے عمیق بدامن آن سی ریزد و غلاف سیاہ  
 ہران پوشانیدہ اند و این پشت کعبہ بود کہ بجانب آب بود، اما پہلوئے کعبہ در حرم  
 دروازہ بود۔ ازان راہ در آمد، روئے کعبہ دید، دروازہ ایست وسیع چون دروازہ<sup>۲</sup>  
 ایوان، و جامہ<sup>۳</sup> سیاہ در پیش دروازہ فروانداختہ اند، برداشت، دید کہ بر دیوارہائے  
 درون توریت نوشتہ اند۔ آن را دران وقت برخواندہ و پردہ فرو ہشت، چنانکہ بود۔

۱۔ در مخطوطہ ۱ : قدم رسول، و در مخطوطہ ۲ : قدم مبارک رسالت پناہ۔

۲۔ در مخطوطہ ۲، ۳ : شرف بوعلی۔

۳۔ در مخطوطہ ۱، ۲ : بعد ادائے مراسم، و در مخطوطہ ۳ : بعد ازان مزاحم۔

بعد ازان به بلندیها برآمد که آنجا آب و رطوبت نبود و درین عالم آشنایان پیدا شدند و ضیافت با کردند و بعد ازان آگاه شد.

تعبیر این واقعه بخاطر این فقیر چنین گذشت که این درویش را از ولایت مهدی و ولایت موسوی نصیب است و این واقعه را با تعبیر بخدمت مخدومی مخدومزادگی خواجه محمد سعید مذکور ساخت - فرمودند که بخاطر 'فقیر همچین می گذرد والسلام اولاً و آخراً علی سید الاولین و الآخرین محمد وآله واصحابه اجمعین و قد تم الكتاب المسمى بحضرات القدس فی مقامات الاکابر النقشبندیه و درجات الاعیان الاحمدیه بمنه و کرمه -





## عبارت خاتمه هائے کتابت

مخطوطه ۱ : حاصل کرده از خانقاه سراجیه کنڈیان ضلع میانوالی :

”قد فرغ من تحریر هذه النسخة المباركة في سنة یک ہزار و یکصد و نود

و پنج -

مخطوطه ۲ : حاصل کرده از خانقاه ٹنڈوسائیں داد ضلع حیدر آباد سندھ - تاریخ ختم

کتابت مذکور نیست -

۱ - و ہمیں قدر مذکور است کہ باصل مقابل نموده نشد - چون مکشوف بود بنا بران

تصرف کرده نشد ، انشاء اللہ از نسخہ دیگر مقابل کرده شود -

۲ - کتاب حضرات القدس ملک ملا دین مجد آخند -

مخطوطه ۳ : حاصل کرده از خانقاه موسی زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان -

۱ - (کاتب) الفقیر الحقیر ملا مجد صادق غفر الله له فی تاریخ پانزدہم ذی قعدہ سنہ

یکہزار و یکصد و بست و یک -

۲ - در آخر کتاب دو مکتوب از امام ربانی مجدد الف ثانی - چہل و ہفتم و پنجاہ و سیوم

- بنام شیخ فرید بخاری مرقوم فرمودہ، تاریخ اختتام ”فی وقت الزوال روز دو شنبہ

شہر جادی الاول سنہ یک ہزار و یکصد و بیست و دوم“ نگارش کردہ اند -

الحمد لله والمنتہ کہ امروز روز دو شنبہ دوم محرم الحرام یکہزار و سہ صد

و ہشتاد و ہشت ہجری (۱۳۸۸ھ) مطابق یک ہزار و نہ صد و شست و ہشت

شمسی (یکم اپریل ۱۹۶۸ء) از نقل و مقابلہ این نسخہ مبارکہ فراغ

حاصل شد - قالحمد لله علی ذلك -

العاجز الفقیر الی رحمة ربہ مجد محبوب الہی غفر الله له

۷ بیڈن روڈ ، لاہور



